میرا ستمگر۔

تحریر۔اریج شاہ ۔۔

مکمل ناول ---------------------------------

سب اہم کرداروں کا تعارف ۔۔

شازر شاہ ۔۔۔

ایک ایسا مغرور اور گلمنڈی شخص جس نے اپنے بدلے کی آگ میں اس انسان کو جلا دیا جس سے وہ عشق کرتا تھا۔۔

جس کے لئے وہ مر سکتا تھا لیکن غصے اور انتقام میں اس نے اس انسان کو پل پل اذیت دی اور اسی اذیت میں خود بھی کہیں بار مرا۔

ایک ایسا انا پرست انسان جس نے اپنی خوشیوں کا آشیانہ اپنے ہاتھ سے جلایا

ابان حیات خان

ایک عام سی لڑکی ایک عام سی زندگی جینے کی خواہش رکھنے والی جو بادلوں کے گرجنے سے ڈرتی ہے ڈراونی فلموں کے کرداروں سے ڈرتی ہے کیونکہ وہ کردار اسے رات کو خوابوں میں ملنے آتے ہیں

وہ نازک سی لڑکی کاجل کی دیوانی بے حد حسین جو کسی کے انتقام کی بھینٹ چڑ گئی۔۔

--

غنویٰ حیات خان ۔

کسی سے نہ ڈرنے والی ہر بات کا منہ توڑ جواب دینے والی ہر شخص کو اس کی اوقات میں رکھنے والی ایک بولڈ اور ٹیلنڈڈ لڑکی جس کی ایک غلطی نے اسے ساری زندگی پچھتانے پر مجبور کردیا

❤

شایزخان

ایک عام سا میڈیا کا نمائندہ ۔جو وطن کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہے۔ ۔اپنی ماں کا اکلوتا بیٹا ۔جو ہر کسی کو خوش دیکھنا چاہتا ہے

ہر کسی کے کام آنے والا ہر کسی کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیرنے والا اپنی محبت کے چہرے پر ایک مسکان تک نہ لا سکا ۔۔

❤

حیات خان

اپنے بچیوں کی مستقبل کی دعائیں مانگتا۔سالوں سے ایک ڈر کے زیراثر
کہ کہیں اس کے گناہوں کی سزا اس کی بیٹیوں کو نہ لے ۔

نگاہ بیگم ۔

45 سال کی عمر میں اپنی اداؤں سے جادو چلانے والی عورت ایک طوائف آج بھی جب
اس کے گھنگرو کی جھنکار بجتی ہے تو بڑے سے بڑے تیس مار خان ڈھیر ہو جاتے ہیں

شامیر شاہ ۔

جس نے محبت کا دعوی تو کیا لیکن اس محبت کا ساتھ نہ نبھا سکا اپنی محبت کی قربانی
دے کر اسے اس کی زندگی کی ہر خوشی مل گئی لیکن سکون نہ ملا

آمنہ زکا

ایک ایسی عورت جس نے ساری زندگی صرف ایک شخص سے محبت کی لیکن وہ اس کا ساتھ چھوڑ گیا ایک ایسی عورت جس نے اپنے شوہر کا انتظار کرتے کرتے موت کو گلے لگا لیا

-

❤️

حمزہ ملک

ایک عام شخص عام سی زندگی گزارنے کا خواہش مند ۔اپنی بیوی اور بچے سے بے انتہا محبت کرنے والا

جن کی ہر خواہش کو پورا کرنا اس کی زندگی کا مقصد ہے ۔

❤️

ارادیہ حمزہ ۔

ایک لڑکی جس کی زندگی اس کے شوہر اور بچے پر آکر ختم ہوتی ہے

جسے باہر نکلنے سے خوف آتا ہے کہ کوئی اسے پہچان نہ لے

اپنے سینے میں کہیں راز دفن کیے ایک عام سی زندگی گزارتی ایک خاص لڑکی

۔

❤

❤

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہال کی طرف آ رہی تھی ۔

اس کے گھنگرو کی جھنکار پورے ہال میں گونج رہی تھی ۔

اس کے ہر قدم کی جھنکار کے ساتھ مردوں کے دل اور بیتاب ہو رہے تھے ۔

ہر کوئی اسے ایک نگاہ دیکھنے کو ترس رہا تھا ۔

اسے دیکھ کر کوئی کہہ نہیں سکتا تھا کہ اس عورت کی عمر کم از کم 45 سال ہے ۔

اس کی اداؤں نے یہاں کے مردوں کے دلوں کو اپنے قبضے میں کر رکھا تھا ۔

وہ ہال میں آئی ۔تو ہر کوئی اسے شیطانی ہوس پرست نظروں سے دیکھ رہا تھا ۔

لیکن اسے پروانہ تھی۔ ان سب نظروں کی پروا کرنا وہ بیس سال پہلے چھوڑ چکی تھی۔

ہال میں مردوں کے ہجوم کے سامنے اس نے اپنا رقص شروع کیا ۔

اسکے گنگرو کی آواز نے ہر کسی کو مدہوش کر دیا تھا ۔

ہر کوئی یہاں اپنی حیثیت کے مطابق دولت لٹا رہا تھا ۔

جوزیادہ لوٹاتا وہ اس کی طرف چلی جاتی ۔

تو دوسرا اس کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے اور پیسے لوٹ آتا ۔

100کے نوٹ 500 کے نوٹ 5000 کے نوٹ۔ ہر رات یہاں لاکھوں کے حساب سے پیسہ لوٹایا جاتا ۔

وہ خود اتنا کما لیتی تھی کہ اس کے آگے کام کرنے والی دوسری لڑکیوں کے پیسے اپنے پاس نہیں رکھا کرتی تھی۔

رات کے 2 بجے اس کا رقص ختم ہوا ہر کوئی اس کی تعریف کر رہا تھا ۔

وہ بھی ادائیں دکھاتی آگے بڑھیں کبھی ایک کی باہوں میں تو کبھی دوسرے کی باہوں میں

۔وہ پچھلے بیس سال سے یہ کام کر رہی تھی ۔

ایک انتہائی خوبصورت لڑکی جو وقت کے ساتھ عورت بن گئی لیکن اس کی خوبصورتی ہر دن بڑھتی چلی گئی اور آج بھی وہ ہزاروں کے دل پہ بجلیاں گرانے کے لیے اکیلی کافی تھی

جلدی کرو صاحب اٹھ گئے ہوں گے سب نوکروں میں افراتفری مچی ہوئی تھی

دیکھو گھر کا کونہ کونہ چمکادو صاحب کو دول مٹی بالکل پسند نہیں ہے اگر غلطی سے بھی ان کو کوئی جگہ گندی نظر آگئی تو تمہیں پتا ہے نہ صاحب کا غصہ کتنا خطرناک ہے

اختر سب نوکروں کو ہدایت دے کر باہر نکلا جہاں کتوں کے بھونکنے کی آوازیں آرہی تھیں

ابھی تک ان کتوں کو کھانے کو کچھ نہیں دیا اختر احمد سے بولا اور وہ خوفناک شکل کے کتوں کے قریب آگیا

خوفناک شکل ایک فٹ تعلق لٹکتی زمین پر زبان وہ نہ صرف دیکھنے میں خطرناک تھے بلکہ ان سے خطرے کا عملی نمونہ اس گھر کے سب نوکر دیکھ چکے تھے

جب شازر غصے سے اپنے آپے سے باہر ہوتا تو اکثر اس غصے کی وجہ کو ان کتوں کے سامنے پھینک دیتا

اس گھر کے سبھی نوکر شازر کے نام سے کانپتے تھے

لیکن آج کے بعد اس حویلی میں کچھ دن کے لیے سکون ہونے والا تھا کیوں کے شازر کچھ دن کے لیے ملتان روانہ ہو رہا تھا

جس کی وجہ سے ہوئی خویلی میں عید کا سماں تھا لیکن اس گھر کے نوکر شازر کے سامنے اپنے خوشی کا اظہار کم ہی کرتے کہیں ایسا نہ ہو کہ انہیں خوش دیکھ کر شازر اپنے کام پر نہ جائے

شاہزر کو غریبوں سے چڑ تھی اور اسے سب سے بڑ بات یہ لگتی تھی کے غریب لوگ اپنی غریبی کا رونا رو کر خود ہی احساسِ کمتری کا شکار رہتے ہیں

اس سے اپنے سبھی نوکروں میں سے اختر کچھ عزیز تھا کیونکہ اس کا ماننا تھا کہ وہ محنت کر کے ایک دن بڑا مقام حاصل کرے گا

اور یہ بات اس کو پسند تھی کیونکہ غریبی کا رونا رو کر اپنے آپ کو کمتر سمجھنے والے غریبوں سے نفرت کھاتا تھا

اسے سب سے زیادہ نفرت بھیکاریوں سے تھی اس کا دل چاہتا کہ ایک دن شہر کے سبب بھکیاریوں کو اکٹھا کر کے شوٹ کردے

جب ہرره بند ہوجاتی ہے تو اللہ راستہ کھول دیتا ہے ۔

اللہ کے سامنے سجدے میں جھک کر اپنی غلطیوں کی معافی مانگی جائے تو وہ ستر ماؤں سے بڑھ کر پیار کرنے والا انسان کو معاف کر دیتا ہے ۔

انسان سے زندگی میں کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہوتی ہے کبھی چھوٹی تو کبھی بڑی کچھ انسان غلطیوں سے سبق حاصل کرتے ہیں تو کچھ انہی غلطیوں کی وجہ سے گمراہی کے راستے پر چل پڑتے ہیں ۔

جو لوگ گمراہی کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں اللہ ان سے روٹھ جاتا ہے

لیکن جو لوگ اپنی غلطی سدھارنا چاہتے ہیں اللہ ان کو موقع دیتا ہے

اور زندگی رہتے ہوئے انہی غلطیوں کو سدھار لینا ہی سمجھ دری ہے ورنہ ساری عمر پچھتانا پڑتا ہے

اور کچھ لوگ ساری زندگی معافیاں مانگتے رہتے ہیں ۔

پچھتاتے رہتے ہیں

ایسا ہی ایک وجود آج پھر سجدے میں جھکے اپنے بیس سال پرانے گناہوں کی معافی مانگ رہا تھا ۔

ساری رات وہ وجود روتا سسکتا ۔لیکن شاید اس کے نصیب میں معافی نہ تھی

شاید اس کی غلطی غلطی نہیں ایک گناہ تھی ۔

اور مافیاں غلطیوں کی ہوتی ہے گناہوں کی نہیں ۔

❤

دیکھو اس مال کو کم مت سمجھو تقریباً دو کروڑ کا مال ہے۔

اور جلدی سے جلدی بوس کے پاس پہنچا ہوگا ۔

اگر مال وقت پر نہ پہنچا تو تم اپنا انجام اچھے سے جانتے ہو ۔

مجھے دھمکانے کی ضرورت نہیں ہے میں سب کچھ سمجھتا ہوں میں 11:30 بجے ٹرک یہاں سے لے جاؤں گا ۔

لیکن تم پولیس کا دھیان رکھنا ۔اگر میں پھسا تو یاد رکھنا میں سب پھسا دوں گا

کوئی ایک باہر نہیں رہے گا سب کو اندر چکی پیسنے پر مجبور کر دوں گا ۔

وہ دھمکی دے کر چلا گیا اس بات سے انجان کہ کوئی ان کی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اپنے کیمرے میں ریکارڈ کر چکا ہے ۔

اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر وہ دو دن سے یہاں ان کی جاسوسی کر رہا تھا ۔

اس کام کے لیے اس کی کمپنی نے صرف اسی کو ہی بھیجا تھا ۔کیونکہ اتنی بہادری سے یہ کام اور کوئی سرانجام نہیں دے سکتا تھا ۔

وہ اپنا کام کر چکا تھا اسے جلد سے جلد یہ ریکارڈنگ اپنی کمپنی تک پہنچانی تھی ۔

اسلحے سے بھرا ہوا ٹرک ایک شہر سے دوسرے شہر لے کے جایا جا رہا ہے ۔

اپنے ملک کے ساتھ غداری کرنے والوں سے وہ اتنی نفرت کرتا تھا کہ وہ چاہتا تھا کہ ابھی ان کا منہ توڑ دے لیکن یہ وقت صحیح نہیں تھا

اپنے دل کے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے انٹرنیٹ سروس تلاش کرنے لگا ۔

لیکن اس جگہ شاید سروس نہ تھی۔وہ ان لوگوں کے جانے کا انتظار کرنے لگا۔

کھانے پینے کی چیزیں اس میں اپنی بیگ میں رکھی ہوئی تھی لیکن اب اس کا پانی ختم ہو چکا تھا۔

اور اس سے بہت پیاس لگی تھی

وہ دل ہی دل میں ان لوگوں کو گالیوں سے نواز کر ابھی بھی چھپا بیٹھا تھا ۔

پھر آخر کار ان لوگوں نے اس پر احسان کیا اور چلے گئے ۔

وہ بھی چپکے سے بلڈنگ سے نکلا او اپنی کمپنی کی راہ لی ۔

وہ کئی سالوں سے کسی کو ڈھونڈ رہا تھا

اس کے گھر کے سبھی لوگ نوکر جانتے تھے کہ وہ کسی کی تلاش میں ہے لیکن وہ انسان کون ہے وہ اس کی تلاش کیوں کر رہا ہے

یہ کوئی نہیں جانتا تھا بس اتنا پتا تھا کہ وہ جو کوئی بھی ہے شازر اسے دیکھتے ہی گولی مار دے گا

آخر وہ کون تھا اور شازر اس سے اتنی نفرت کیوں کرتا تھا اس سوال کا جواب ہر کوئی جاننا چاہتا تھا

شازر کراچی شہر کا بہت برا برزنس مین تھا کھڑے نقوش سرخ رنگت لمبے بال کالی بڑی بڑی آنکھیں لہجے میں غرور وہ وجاہت کی چلتی پھرتی مثال تھا

32 سال کا ہو جانے کے باوجود بھی اس نے اب تک شادی نہ کی تھی کیونکہ اس کا ماننا تھا کہ وہ اس سے شادی کرے گا جو اس سے پہلی نظر میں اس کے قابل گے گی چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو

شازر پہلی نظر کی محبت پہ یقین رکھتا ہے لیکن 32 سال کی عمر ہوجانے کے باوجود بھی اسے اب تک کوئی ایسی نہ ملی جس سے وہ اپنی پہلی نظر کی محبت کا نام دے

وہ پچھلے دو سال سے بزنس ڈیل حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور اس سال وہ ڈیل حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائے گا جس کے لیے وہ ملتان جا رہا تھا پچھلے دو سال سے اس کے لیے بے انتہا محنت کی تھی

اور اب اسے اس محنت کا پھل ملنا تھا جس کی وجہ سے وہ خوش تھا اور آج ملتان جا رہا تھا

❤️

❤️...

وہ ابھی ناشتے کی ٹیبل پر آکے بیٹھا تھا جب اس کے سامنے ناشتہ رکھا گیا

اس کے نوکر نے اسے ناشتہ سرو کرنا شروع کیا ڈر کے مارے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے

بریڈ پے جام لگاتے وقت اچانک باہر سے کتے کی بھونکنے کی آواز آئی نوکر بوکھلا گیا اور جام سے بھرا ہوا ٹوسٹ شاہزر کی شرٹ کو گندا کر گیا

اس سے پہلے کہ اس کا نوکر سنبھل کر اس کو دیکھتا ہے شاہزر نے گرم چائے کا پیالا اس کے منہ پر دے مارا نوکر درد سے بلبلا اٹھا

دوٹکے کے آدمی تیری اتنی اوقات توشاہزر کے کپڑے گندے کرے اپنے درد کی پروا کیے بغیر نوکر اس کے پیروں پہ آکر بیٹھ گیا

کیوں کہ کل اس کی گاڑی سے اسکی امپورٹنٹ گھڑی چوری کرنے کے جرم میں اس میں ایک نوکر کو اتنے برے طریقے سے پیٹا تھا کہ اس وقت وہ ہسپتال کے رحم و کرم پر تھا

معاف کردو صاحب جی غلطی ہوگئی مجھ سے آئدہ زندگی ایسی غلطی نہیں ہوگی بس ایک بار معاف کر دو نو کر رونے لگا

دفع ہو جاؤ میری نظروں سے تیری وجہ سے میرے کپڑے برباد ہوگئے دس منٹ میں نکلنا ہے ملتان کے لئے صبح صبح منحوسیت پھیلا دی کان کھول کر سن لو تم سب اگر میری یہ ڈیل فائنل نہ ہوئی تو تم سب کے ساتھ وہ کروں گا جو شاید ہی کبھی کسی نے کیا ہوگا

غصے سے کہتا ہوا وہ اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ راحت بابا اسکو اٹھانے گے جس کا منہ گرم چاہے کی وجہ سے جلس چکا تھا

لیکن راحت بابا اختر کے سامنے اکثر احتیاط کرتے اور شاہزر کے لئے کوئی غلط لفظ استعمال نہ کریں

اس لیے وہاں سے اس نوکر کو اپنے ساتھ لے کر حویلی سے باہر چلے گئے

پاکستان کے نیوزنگ نیٹ ورک میں ایک سے بڑھ کر ایک چینل موجود ہے

جو پہلے پہنچانے کی کوشش میں نا جانے کیا کیا ٹیگ لائن بنانے لگتے ہیں ۔

ہر منتھ کی طرح اس بار بھی شاہ ریز حانBest Newser of the Month

اس بار بھی ایسے جیتنے کی خوشی میں زیادہ پیسے ملنے والے تھے ۔.

جس کے لیے وہ کافی خوش تھا وہ اپنی جان خطرے میں ڈالتا تھا اپنی ماں کیلئے ۔وہ بہت

بیمار تھی جس نے اپنی بیٹے کو پالنے کے لیے دن رات ایک کر دیا

اور اب وہ بیٹا اپنے فرائض سرانجام دے رہا تھا

شاہ ریز خان تمہیں ایک بات بتانی تھی ۔وہ جو تمہارے ساتھی رپورٹر اقصیٰ ہے وہ دو دنوں سے نہیں آرہی اگر تم اس کی جگہ کام کرو گے تو اس کی سیلری بھی تمہیں لے گی ۔

کرنا کیا ہے مجھے۔۔؟ شاہریز نے پوچھا

کچھ حاص نہیں ۔ایک بہت بڑا بزنس ٹائیکون ملتان بڑی میٹنگ کے لیے آرہا ہے یہ پاکستان کا پہلا بزنس مین ہے جسے اتنی بڑی ڈیل دی جا رہی ہے ۔

بس اسے ہی رپورٹ کرنا ہے ۔

او یار مجھے نفرت ہے ایسے بزنس مین سے جس کے پیچھے ہم مائیک لے کر دوڑتے ہیں اور وہ نخرے دکھاتا ہے شاہ ریز نے کہا ۔

تو کیا میں تمہاری طرف سے انکار سمجھوں۔

نہیں میں چلا جاؤں گا لیکن میرے پیسے تیار رکھنا۔

ویسے بھی یہ کام مشکل نہیں ہے صرف مائیک لے کر کھڑے ہی تو رہنا ہے ۔

۔

حمزہ اٹھ جائیں صبح ہو گئی ہیں

آج آپ کو ملتان کے لئے نکلنا ہے ۔

ارادیہ ہر روز کی طرح آج بھی محاذ فتح کرتے ہوئے اپنے شوہر حمزہ کو جگانے کی کوشش کر رہی تھی ۔

اور وہ روز کی طرح کبھی پانچ منٹ کبھی دس منٹ کے بعد اٹھنے کا وعدہ کر کے دوبارہ سو جاتا ۔

حمزہ دوبارہ شاہزر بھائی کا فون آچکا ہے ۔اسنے ہوا میں تیرا چھوڑا جو بالکل نشانے پر لگا حمزہ بلبلا کر اٹھا ۔

یار پہلے کیوں نہیں بتایا تمہیں پتہ نہیں ہے کیا کہ ملتان جانا ہے وہ آدمی مجھے آج کچا چھبا جائے گا۔۔

حمزہ واش روم کی طرف بھاگتے ہوئے بولا۔جبکہ اس طرح سے اٹھنے پر اس کا معصوم سی بیٹی بری طرح رونے لگی۔

ارادیہ واش روم کے دروازے کو گھورتے ہوئے بیٹی کو چپ کرانے لگی

تیری شادی کی منتیں کرتے کرتے میں خود ایک بیٹی کا باپ بن گیا ہوں لیکن تو نے ابھی تک شادی نہیں کی

حمزہ اور وہ ملتان جا رہے تھے

جب راستے میں ایک بار پھر سے اس نے اپنا پسندیدہ ٹاپک شروع کردیا

تیرے بچے سے میری شادی کا کیا تعلق ہے شاہزر نے دلچسپی سے پوچھا کیونکہ ایک ہی تو اس کا دوست ہے جس سے اپنی ہر بات شیئر کرتا تھا

میں تجھ سے دو سال چھوٹا ہوں ایک بیٹی کا باپ بن گیا ہوں اور ابھی تک تیری شادی کا کوئی چانس نہیں ہے

دیکھ بھول جا پہلی نظر کی محبت کو اور کسی بھی لڑکی کو پکڑ اور شادی کرلی کب تک تنہا زندگی گزارے گا حمزہ نے سمجھانے کی کوشش کی

اور جب تم میری طرح ایک عدد بیٹی کا باپ بن جائے گا تب تجھے پہلی نظر نہیں بلکہ ہر نظر میں اپنی بیوی سے محبت ہوگی

حمزہ نے اسے سمجھانے کی ایک اور ناکام کوشش کی

ایسا کبھی نہیں ہوگا میں نے کہا نہ جب کوئی لڑکی مجھے پہلی نظر میں اس قابل لگے گی کہ وہ میری بیوی بن سکتی ہے تو اگلے دن اس کے گھر بارات لے جاؤنگا ہر بار والا جواب سن کر حمزہ کا منہ لٹک گیا جسے دیکھ کر شاہزر کی ہنسی نکل گئی

اس کا مطلب ہے کہ میں کبھی زندگی میں کسی لڑکی کا دیور نہیں بن پاؤں گا

حمزہ نے آہ بھر کر کہا

دعا کر کے تو کسی لڑکی کا دیور بن جائے اور مجھے بھی کوئی مل جائے شاہزر نے ہنستے ہوئے کہا

او بھائی جس سپیڈ سے تیری عمر بھر رہی ہے نا لڑکی نہیں آنٹی لیے گی تجھے پھر کرنا اس سے پہلی نظر کا عشق حمزہ نے جل کر کہا

جس پر شاہزر قہقہ لگا کر ہنسا

آدھے گھنٹے میں انکی میٹنگ شروع ہونے والی تھی جبکہ وہ دونوں ٹریفک میں بری طرح پھنس چکے تھے اوپر سے بارش اتنی زیادہ ہو رہی تھی کہ آگے کچھ دیکھنا بھی مشکل تھا

شاہزر کی ماتھے کی رگیں تن چکی تھی

اب کبھی بھی اس کے اندر کا لاوا پھٹ سکتا تھا اب حمزہ کو بھی سے ڈر لگنے لگا تھا کیونکہ اس کا چہرہ مکمل سرخ ہو رہا تھا

کب ختم ہوگی یہ ٹریفک اس نے غصے سے پوچھا

اگر تجھے یاد ہو تو میں بھی تیرے ساتھ ہی آیا تھا تو مجھے کیسے پتا ہوگا حمزہ نے اپنا آپ بچایا

جب ان کی گاڑی کے سامنے سے ایک لڑکی سفید فراک میں گزری وہ لڑکی بڑے سے دوپٹے سے اپنا آپ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی اور ہاتھ میں پکڑی کتابیں بری طرح بھیگ چکی تھی

وہ لڑکی کبھی اپنے گرد چادر لپیٹتی تو کبھی اپنی کتابیں بچاتی اسے بارش کبھی بھی پسند نہ تھی لیکن آج پہلی بار اس نے بارش میں اتنا حسین منظر دیکھا تھا

اس کے لب اپنے آپ مسکرا اٹھے

جب اتفاقاً حمزہ کی نظر اس کے چہرے پر پڑی

تو کیوں ہنس رہا ہے کیا دیکھ لیا حمزہ نے پوچھا

تیری بھابھی جواب بہت مختصر تھا

جب کہ حمزہ نے اس کی نظروں کے سامنے ہر چیز دیکھیں جہاں اسے کوئی لڑکی نظر نہ آئی

مت ڈھونڈ جا چکی ہے شاہزر نے مسکراتے ہوئے کہا

ٹریفک کھل چکا تھا اورشاہزر نے گاڑی آگے بڑھا دی

کافی دیر انتظار کرنے کے بعد بھی ٹریفک نہ کھلا

میٹنگ میں صرف دس منٹ رہ گئے تھے ۔

شاہزربہت غصے میں تھا ۔

حمزہ بھی چپ ہو کر بیٹھ گیا اب بول کر بو اپنی شامت نہیں لانا چاہتا تھا ۔

کیونکہ پچھلے بیس منٹ سے وہ بار بار یہی کہہ رہا تھا ابھی کھل جائے گا ۔

وہ جانتا تھا کہ اگر یہ الفاظ اس نے دوبارہ دہرائے تو اس کی خیر نہیں

حمزہ میرے سگریٹ ختم ہو گئے ہیں ۔شاہزر کافی دیر بعد بولا ۔

میں دیکھتا ہوں ہوسکتا ہے یہاں آس پاس کہیں سے مل جائے ۔

حمزہ جانتا تھا کہ شاہزر سگریٹ کے بغیر نہیں رہ سکتا ۔

نہیں تو آگاڑی سنبھال میں دیکھ لوں گا ۔

ٹھیک ہے حمزا نے بحث کیے بغیر اس کی بات مان لی

شاہزر جب غصے میں ہوتا تو حمزہ ویلے بھی کچھ نہیں بولتا تھا ۔

کیونکہ اچھے موڈ میں وہ جتنا اچھا دوست تھا ۔

خراب موڈ میں اتنا ہی بڑا دشمن ۔

اس لئے شاہزر سے بحث کرنا حمزہ افورڈ نہیں کر سکتا تھا

وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ شاہزر آگے پیچھے کہیں سگریٹ کی دکان دیکھنے لگا ۔

دوکانے تو بہت تھی یہاں لیکن اتنے رش میں نکلنا ذرا مشکل تھا

وہ جیسے تیسے نکلا اور ایک سیگریٹ کی دکان پر آگیا ۔

تب ہی ٹریفک کھلا اور حمزہ گاڑی آگے لے گیا ۔

❤

کچھ پتہ چلا اس لڑکی کے بارے میں ۔

آج اشرف بہت دنوں کے بعد کوٹھے پے آیا تھا۔

نہیں نگاہ بیگم بہت ڈھونڈا لیکن وہ نہیں کہیں نہ ملی۔

مجھے تو لگتا ہے کہ وہ لڑکی مر چکی ہے۔

ورنہ کیا تک بنتی ہے۔پاکستان کا کوئی شہر نہ چھوڑا ہم نے اتنے پیسے تو اس کے پاس تھے نہیں کہ کسی باہر ملک نکل جائے۔

اپنے گھر تو وہ جا نہیں سکتی تھی

باپ اس کا خود چھوڑ کر گیا تھا اسے یہاں۔

لیکن پھر بھی میں نے باپ کو خبردار کر کے رکھا ہے اگر لڑکی وہاں آئی تو خبر دے گا۔ اور میں نے پیسوں کی بھی واپسی کا مطالبہ کردیا ہے۔

پیسے کب تک واپس کرے گا نگاہ بیگم نے پوچھا۔

ارے بیگم صاحبہ ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے اس کے پاس

جو پیسے اس کی بیٹی کی قیمت پر ہم نے دیے تھے وہ تو کب کا جوا ہار آچکا ہے ۔

مجھے دیکھتے ہی رونا دھونا شروع کر دیتا ہے ۔

یہ سب کچھ ہم نہیں جانتے ہم تو بس اتنا جانتے ہیں کہ اس کی لڑکی ہمارے کسی کام نہیں آئیں ہمارے پیسے واپس نکلوا اس سے

اور جہاں تک اس لڑکی کی بات ہے ڈھونڈو اسے زندہ یا مردہ اگر مر چکی ہے تو اس کی لاش دکھاؤ

اور اگر زندہ ہے تو بالوں سے گھسیٹ کر یہاں لے کے آؤ

مجھے وہ لڑکی چاہیے کسی بھی قیمت پر ۔نگاہ بیگم غصے سے بولی

بیگم صاحبہ باہر سفیان ملک صاحب آئے ہیں ۔ایک لڑکی بولی

ارے اتنے برے لوگ ہمارے غریب خانے میں کیا کر رہے ہیں۔

ایک ادا سے کہتی ہوئی وہ اپنی ساڑی کا پلو سنبھالے باہر نکل آئی

لیکن جانے سے پہلے اشراف کو سخت نگاہ سے خبردار کر گئی ۔

آئیں حضور آئیں ۔جب ہمیں آپ کے آنے کی امید ہوتی ہے تب آپ آتے نہیں ہے

پھر اچانک کسی دن یوں ہی چلے آتے ہیں ۔

آنے سے پہلے خبر تو دے دیتے۔

ہم آپ کی خاطر تواضع کا کچھ سامان ہی کر لیتے ۔

رہنے دو نگاہ بیگم ایک چھوٹی سی خواہش تھی میری اسے تم پورا نہیں کر پائی ۔اور کیا خاطرداری کروگی ۔

وہ یقیناً ریمشا کی بات کر رہا تھا ریمشا دو سال پہلے اس کوٹھے پے لائی گئی تھی ۔

جس کے سوتیلے باپ نے اس کی خوبصورتی کا فائدہ اٹھا کے منہ کھول کے قیمت مانگی ۔
اور سفیان ملک کی نظر جب اس سے پڑھی تو وہ اس کا دیوانہ ہوگیا

لیکن اس سے پہلے کے سفیان ملک اس کے وجود سے اپنی ہوس مٹاتا ۔
وہ راتوں رات کوٹھے سے بھاگ گئی ۔
جس کی تلاش دو سالوں سے اب بھی جاری تھی ۔

نگاہ بیگم کی خاص آدمی اشرف کے مطابق وہ مر چکی تھی ۔

لیکن نگاہ بیگم کا کہنا تھا کہ جب تک وہ اس کی لاش نہ دیکھ لے تب تک یقین نہیں کرے گی

ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ نگاہ کے کوٹھے سے کوئی لڑکی اس طرح سے بھاگ جائے

وہ بھی اسی لڑکی جس کی منہ مانگی قیمت ادا کر چکی تھی ۔

وہ سگریٹ لے کر جیسے ہی مڑا۔۔۔ سامنے ایک جانا پہچانا چہرہ تھا

اس کے سامنے کھڑے انسان کو وہ کروڑ میں بھی پہچان سکتا تھا ۔

وہ مسکرا مسکرا کر کسی سے بات کر رہا تھا ۔

آج بھی وہ ویسا ہی دیکھتا تھا جیسے بیس سال پہلے ۔بس اب اس کے چہرے پر داڑھی تھی جس میں زیادہ بال سفید تھے ۔

اس نے مڑ کر جیسے ہی شاہزر کے چہرے کی طرف دیکھا اس کے ہنستا مسکراتا چہرا خوف اور ڈر سے زرد پڑگیا ۔

وہ شاہزر کو دیکھتے ہی پہچان چکا تھا ۔ شاہزر کے چہرے کے تاثرات بہت خطرناک تھے ۔

وہ بیس سال سے اس آدمی کو ڈھونڈ رہا تھا ۔ بیس سال پل پل اذیت سہ کر وہ آج اس کے سامنے کھڑا تھا

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ جسے وہ پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہے وہ اسے یہاں ملتان میں ملے گا ۔

کیسے ہو لالا ۔۔۔۔؟ اس کی خیریت پوچھنے میں شاہزر کو کوئی دلچسپی نہ تھی وہ تو بس بتانا چاہتا تھا کہ وہ اسے پہچان چکا ہے ۔

لیکن لالہ اس کی آواز سنتے ہی پیچھے کی جانب قدم اٹھانے لگا ۔

اور بنا گاڑیوں کی پرواہ کیے تیز تیز بھاگ کر شاہزر کی نظروں سے دور جانے لگا ۔

شاہزاس کے پیچھے جا رہا تھا جب حمزہ نے آکر اس کا ہاتھ تھام لیا ۔

شاہزر کیا کر رہا ہے تو وہاں میٹنگ شروع ہوچکی ہے مجھے فون بھی آچکا ہے ۔

چل وہ لوگ کب سے تیرا انتظار کر رہے ہیں حمزہ بول رہا تھا جبکہ شاہزر کا دھیان سڑک کے اس پار تھا جہاں تھوڑی دیر پہلے لالہ غائب ہوا تھا ۔

حمزہ لالہ ابھی یہاں تھا وہ بھاگ کر گیا ہے مجھے جانے دے شاہزرنے اسے بتایا تو حمزہ نے فورا اس کا بازو چھوڑ دیا

لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ اپنے پاگل پن میں بے دھیانی میں ان گاڑیوں سے نکلے گا

ابھی ابھی ٹریفک کھلنے کی وجہ سے یہاں گاڑیوں کا ہجوم تھا

حمزہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا اس لیے اس نے ایک بار پھر سے شاہزر کو رک لیا

میری بات سن شاہزر ہمیں پتہ چل چکا ہے کہ لالا اسی شہر میں ہم پولیس کی مدد لیں گے

پولیس ہمیں لالہ تک پہنچائے گی لیکن اس وقت تیرے میٹنگ میں پہنچا زیادہ ضروری ہے

بھول مت بول تیرا ڈریم پروجیکٹ ہے ۔

شاہزر نے بہت غصہ کیا لیکن پھر بھی حمزا نے اسے نہیں جانے دیا

حمزہ جانتا تھا کہ اگر اس نے شاہزر کو جانے دیا تو وہ لالہ کو زندہ نہیں چھوڑے گا

اور حمزہ نہیں چاہتا تھا کہ شاہزر قانون کو اپنے ہاتھ میں لے

اس لیے وہ شاہزر کا سارا غصہ برداشت کر گیا لیکن اسے نہیں جانے دیا ۔

بابا چلتے چلتے گھر کی چابی جیب سے نکال رہے تھے جب دیکھا دروازہ کھلا ہے ۔

لگتا ہے بانو آج کالج نہیں گئی ۔

یہ کہہ کر وہ گھر میں داخل ہوگئے

جب سامنے ان کی بیٹی بانو اپنی کتابیں پنکھے کے نیچے بچھائے سکھا رہی تھی اور خود بھی تقریبا بھیگی ہوئی تھی

ارے بانو بچے کیا ہوا ۔

حیات صاحب نے پوچھا

بابا دیکھے نہ میری ساری کتابیں بھیگ گئی

گھر سے نکلتے وقت بالکل بارش نہیں تھی

پھر نہ جانے اچانک اللہ میاں نے کہاں سے بارش بھیج دی

اور میرا نیا عید والا سوٹ بھی خراب ہوگیا اور کتابیں بھی

بانو کبھی اپنا سوٹ دیکھتی تو کبھی کتابوں پہ دھیان دیتی

ہاں بیٹا صبح کوئی بارش کا موسم نہیں تھا اچانک اتنی تیز بارش پتا نہیں کیسے ہونے لگی

بابا میں نے سنا ہے چڑیلیں جب زمین پہ اترتی ہیں تو بہت تیز بارش ہوتی ہے بانو بولتے بولتے بالکل بابا کے ساتھ آکے بیٹھی

اور اس کے بات پربابا بے اختیار مسکرائے

یہ بات تمہیں غنویٰ نے بتائی ہوگی غنویٰ اس کو ڈرانے کے لیے اکثر اس طرح کی اوٹ پٹانگ کہانیاں سناتی رہتی تھی

ہاں انھوں نے کہا تھا کہ آپ نے ان کو یہ یہ بتایا ہے کہ بہت تیز بارش ہوتی ہے تو چڑیلیں زمین پر آتی ہیں

بانو نے معصومیت سے کہا

دیکھو بچے یہ چڑیل بھوت کچھ نہیں ہوتا تم بے کار میں ڈرتی ہو

ابھی بابا بانو کو بتا ہی رہے تھے جب تیز ہوا کی وجہ سے جھاڑو ہلنے لگا اور بانو بابا سے چپک کر بیٹھ گئی

بابا چڑیلیں ہوتی ہیں وہ دیکھیں وہ جھاڑو کیسے ہل رہی ہے

اس کا ڈر اور خوف دیکھ کر بابا اسے سمجھانا چاہتے تھے اور انہیں غنویٰ پر بھی بہت غصہ آرہا تھا جو اسے ایسی باتوں سے ڈراتے رہتی تھی

آج غنویٰ واپس آئے تو میں خبر لیتا ہوں

بانو کو اپنے سینے سے لگائے وہ بولے

کہاں گئی ہے غنویٰ بابا نے پوچھا

وہ انکی جاب کا انٹرویو تھا نہ آج وہی دینے گئی ہیں

کتنی بار کوشش کر چکی ہے وہ اسے سمجھ ہی نہیں آتا کہ یہاں پر نوکریاں صرف سفارش والوں کو ملتی ہے میری معصوم بچی کی سفارش کون کرے گا

اور ابھی میں زندہ ہوں گزرا ہو تو رہا ہے ہمارا ضرورت کیا ہے اسے نوکری کرنے کی

بابا بربراتے ہوئے اٹھ کر کمرے میں چلے گی

جب کہ بانو کا سارا دیھان ابھی جھاڑو پے تھا

آپی سے کہوں گی آج سے جھاڑو وہ خود لگایا کریں ۔

چڑیلیں ان کو تو کچھ نہیں کہتی

بانو بھی بربراتے ہوئے بابا کے پیچھے کمرے میں چلی گئی ۔

وہ فل سپیڈ میں گاڑی چلا رہا تھا حمزہ کو اس کے غصے سے خوف آرہا تھا

حمزہ جانتا تھا کہ لالہ کا ملنا کتنا ضروری ہے

لیکن آج وہ اسے اپنی دوستی کی قسمیں دے کر وہاں سے لے آیا تھا

حمزہ بالکل خاموش بیٹھا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر اس وقت وہ بولا تو وہ اس کا حشر نشر کر دے گا

یقیناً لالہ کا انتقام بھی اسی سے لے گا

اس لئے چپ بیٹھنے میں ہی اپنی بہتری جانی

گاڑی فل سپیڈ میں چل رہی تھی کہ اچانک ایک عورت ان کی گاڑی کے سامنے آئی ۔

شاہزر اس کی پرواہ کیے بغیر گاڑی آگے بڑھ چکا تھا

جبکہ وہ عورت زمین پر بیٹھی دھاریں مار کے رو رہی تھی

گاڑی چلانے کے دوران شاہزر نے اپنی جیب سے والٹ نکالا

اور اس میں سے چند نوٹ نکال کر سڑک پر پھینک دیے

جو عورت نے اتنی صفائی سے اٹھائے کہ کسی کو پتہ بھی نہ چلا

جبکہ وہیں کھڑی ایک لڑکی کو شاہزر جیسے لوگوں سے نفرت تھی

جو خود تو بڑی بڑی گاڑیوں میں بیٹھتے ہیں لیکن سڑک پہ چلنے والے عام لوگوں کو کیڑے مکوڑے سمجھتے ہیں ۔

ایسے تو میں سبق سکھاؤں گی ۔یہ کہتے ہوئے وہ ایک رکشہ میں بیٹھی اور رکشے والے کو گاڑی کا پیچھا کرنے کہا۔

❤️

شاہزر اور حمزہ تیزی سے بلڈنگ کے اندر آئے کیونکہ میٹنگ شروع ہوچکی تھی ۔

ان کے پیچھے میڈیا والے دوڑتے ہوئے آرہے تھے ۔

ان میں سے ایک شایزخان بھی تھا

جس سے ان دونوں سے کوئی واسطہ نہ تھا

اس کا تو دل چاہتا تھا کہ وہ ان دونوں کا منہ توڑ دے

جو انہیں اتنے نخرے دکھا رہے ہیں

لیکن اسے اپنے پیسے سے مطلب تھا

صرف مائک پکڑ کر پیچھے بھاگنے سے پانچ ہزار روپے مل رہے تھے

جن سے زیادہ کچھ ہو نہ ہو اس کے ماں کی ایک ہفتے کی دوائیاں تو آ ہی جائے گی۔

میٹنگ سٹارٹ ہو چکی تھی

ان لوگوں کو شاہزر کا کام سب سے زیادہ پسند آیا۔

شاہ زر کو ویلے بھی یقین تھا کہ یہ پروجیکٹ اسی کو ملنے والا ہے

اس کے چہرے پر ایک مغرور مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی جب کہ حمزہ بھی پر سکون ہو چکا تھا

شاہزر پروجیکٹ فائل سائن کرنے ہی والا تھا کہ تیز رفتار میں ایک لڑکی ۔اندر آکر شاہزر کے سامنے کھڑی ہوئی

اور زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا

جس رفتار سے یہ لڑکی اندر آئی تھی اسی رفتار سے پیچھے میڈیا والے بھی آئے

خود گاڑی میں بیٹھتے ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم سڑک پر چلنے والے لوگوں کو اپنے آگے کچھ نہ سمجھو

وہ بھی انسان ہی ہیں جان رکھتے ہیں سانسیں لیتے ہیں تمہاری طرح

اتنے بڑے اے سی والے روم میں بیٹھنے سے بہتر تھا کہ تم اس عورت کو ہسپتال لے کے جاتے اور اس کا علاج کرواتے

لیکن نہیں تمہیں ایسا کیوں کرتے تمہاری شان گھٹتی ہے نہ غریب انسان سے بات کرتے ہوئے

غنویٰ ابھی بول رہی تھی کہ ایک رپورٹر آگے آیا

غور سے دیکھئے اس آدمی کو یہ ہے وہ انسان جو ایک چیریٹی ٹرسٹ چلاتا ہے ۔ہر سال وہاں کروڑوں دیتا ہے اور ایک عورت کو زخمی حالت پر سڑک میں چھوڑ آیا ۔

ناظرین یہ خبر سب سے پہلے ہمارا چینل آپ تک پہنچا رہا ہے پاکستان کے جانے مانے بزنس ٹائیکون شاہزر شاہ نے یہاں آتے ہوئے ایک عورت کا نہ صرف ایکسیڈنٹ کیا بلکہ اسے زخمی حالت میں سڑک پر چھوڑ کر بھاگ گئے

۔

مزید جاننے کے لئے دیکھتے رہیے

ایک سے بڑھ کر ایک رپورٹر اپنی گھٹیا ٹگ لائن بنائے جا رہا تھا

غصے سے شاہزر کے دماغ کی رگیں باہر آچکی تھی

شاہزر غصے سے اس لڑکی کی طرح بڑا جب حمزہ نے اسے پکڑ لیا

شاہزر پہلے ہی بہت تماشہ بن چکا ہے ہم کوئی رسک نہیں لے سکتے

اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر غنویٰ وہاں سے نکل گئی

جبکہ اپنی رپورٹ کی پرواہ کیے بغیر شایرز خان اس کے پیچھے بھاگا

اس لڑکی نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا ہے میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا شاہزر غصے سے آگ بگولہ ہو چکا تھا

ایک سے بڑھ کر ایک رپورٹر اپنی ٹگ لائن بنائے جا رہا تھا ۔

ایم سوری مسٹر شاہ ہم آپ کے ساتھ یہ ڈیل نہیں کرسکتے

یہ ڈیل آپ کینسل سمجھے ۔

شاہزر غصے سے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جب کہ حمزہ کو ڈر تھا کہیں وہ اپنا غصہ اس آدمی پہ نہ نکال دے

❤️

میم زرا رکیں مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے پلیز ایک منٹ شایرز غنویٰ کے پیچھے بھاگتے ہوئے آیا

کیا ہے --؟

غنویٰ نے کاٹ کھانے والے انداز میں کہا

آپ بہت بہادر ہیں میم آپ جیسے کچھ لوگوں کی وجہ سے آج انسانیت زندہ ہے

اس نے دل سے تعریف کی

شکریہ --

غنویٰ بس اتنا کہہ کر جانے لگی

میم۔ -؟ اس سے پہلے کچھ کہتا غنویٰ پلٹی

کیا میم بولو کیا مسئلہ ہے--؟

بول دیا نہ تھینک یو اب کیوں میم میم کیے جا رہے ہو--؟

اچھے سے سمجھتی ہوں میں تم جیسے آوارہ لڑکوں کو

بات کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہے ہو

کوشش بھی مت کرنا غنویٰ حیات خان نام ہے میرا

تم جیسوں کو بہت دیکھا ہے اور سیدھا ابھی کیا ہے ۔غنویٰ اسے نظروں سے گھورتے ہوئے آگے چل دی

جبکہ شایز سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اس نے ایسا بھی کیا کہ دیا

کہ میڈم اتنی برک اٹھی

وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ شاہ زر اور حمزہ تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑے میڈیا والے برابر ان کے ساتھ بھاگ رہے تھے

اب کس کو مارو گے شایرز اونچی آواز میں چلاتے ہوئے بولا

جب شاہ زر نے اسے گھور کر دیکھا جیسے نظروں سے ہی کھا جانے کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن یہاں پروا کیسے تھی ۔

شاہزر گاڑی میں بیٹھا ایک بار پھر سے فل سپیڈ میں گاڑی چلا دی

آج اس کی زندگی میں کچھ بھی اچھا نہیں ہوا تھا

آج اس نے لالہ کو دیکھا لیکن اسے کچھ کہہ نہیں پایا

ایک لڑکی آکر اسے تھپڑ مار گئی جس کا وہ جواب بھی نہ دے پایا

اس کی دو سالوں کی محنت پر برباد ہوگی

اس کا ڈریم پروجیکٹ اس کے ہاتھوں سے نکل گیا

اور ایک دو کوڑی کا رپوٹرا سے باتیں سنا گیا

لیکن ان سب میں جو ایک اچھی بات ہوئی تھی اسے نظر انداز نہ کر سکا

اور نہ ہی اگنور کرنے کا ارادا رکھتا تھا

❤

وہ جب سے واپس آیا تھا ایک ہاتھ میں سگریٹ تو دوسرے ہاتھ میں شراب کا گلاس پکڑ رکھا تھا

حمزہ تو اس کے کمرے میں بھی نہیں جا رہا تھا

اس وقت اس کا شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کا کوئی ارادہ نہ تھا

تبھی اس کا فون بجنے لگا

فون اٹھایا تو ارادیہ کی کال تھی

کیسی ہو جان من ۔ حمزانے فون اٹھاتے ہی کہا

میں بالکل ٹھیک ہوں لیکن آپ کی لاڈلی ٹھیک نہیں ہے

کیوں کیا ہوا حمزہ کو فکر ہونے لگی

ہونا کیا ہے حمزہ آپ جانتے ہیں یہ آپ کے بغیر نہیں سوتی

ساری رات روتی رہی ہے ایک سیکنڈ کو بھی نہیں سوئی

اور نہ ہی سونے دیا

آپ کی شرٹ میں لپیٹ کر اتنی مشکل سے سلایا ہے اس کو ۔اس کی بات پر حمزہ مسکرایا ۔

شاید وہ اپنے باپ کی شرٹ میں اپنے آپ کو محفوظ سمجھتی ہے ۔ اسی لیے بیٹیاں باپ کے زیادہ قریب ہوتی ہے

آپ کی بیٹی کو سنبھالا میری بس میں نہیں ہے آپ پلیز واپس آجائے وہ آپ کو بہت مس کرتی ہے

چلو ماں تو یاد نہیں کرتی میری بیٹی تو مجھے یاد کرتی ہے نا حمزہ نے آہ بھر کر کہا

حمزہ آپ کو مذاق سوجھ رہا ہے آپ کو پتہ نہیں ہے یہاں میری کیا حالت ہو رہی ہے

جب سے مشال پیدا ہوئی تھی حمزہ ایک دن بھی اس سے الگ نہ ہوا تھا

اور اب اسے شاہزر کے ساتھ ملتان آنا پڑا تھا ۔

شاہزراور حمزہ بچپن کے دوست اور بزنس پارٹنرز تھے

وہ ہمیشہ سے ساتھ تھے اور ہر کام ساتھ کرتے تھے

ان دونوں میں ایک بات کومن تھی وہ دونوں ہی یتیم تھے اور انکا کے پیچھے کوئی نہ تھا

حمزہ کو اپنے آفس میں کام کرنے والی ارادیہ سے پیار ہوگیا

اظہار محبت کر کے اس نے شادی کر لی

اور آج پیاری سی بچی کا باپ تھا

جبکہ شایزز کا ہمیشہ سے یہ ہی کہنا تھا جو لڑکی اسے پہلی نظر میں اس قابل لگی کہ وہ اس سے شادی کر سکے

وہ شادی کر لے گا کیونکہ وہ پہلی نظر کی محبت پر یقین رکھتا ہے

حمزہ پہلے تو ان سب باتوں پر یقین نہیں کرتا تھا لیکن کل سے کرنے لگا تھا

جب شاہزر نے اس لڑکی کو دیکھا تھا

اور اس کے بعد شاہزر کے منہ سے نکلے الفاظ

''تیری بھابھی۔''

نے حمزہ کو بہت کچھ سمجھا لیکن حمزہ اسے دیکھ نہیں پایا۔

اچھا جان میں جلدی واپس آنے کی کوشش کروں گا تم اپنا اور مشی کا خیال رکھنا

کیونکہ تم مجھے یاد کرو نہ کرو میں تم دونوں کو بہت مس کر رہا ہوں ۔

اس کے لہجے کی محبت کوسسوں دور بیٹھی ارادیہ محسوس کر سکتی تھی

آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا ۔

محبت سے کہا

ایسا مشی کہہ رہی ہے ۔پھر بات بدل کر بولی

ارادیہ حمزہ سے بہت محبت کرتی تھی لیکن اس میں کبھی اتنی ہمت نہ ہوئی کہ وہ اپنی

محبت کا اظہار کر پائے ۔

شاید اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتی تھی ۔

ہاں یار بیٹی کی بات تو ماننی پڑے گی ۔مسکراتے ہوئے کہا

شام کو جب مشی جاگ جائے گی میں ویڈیو کال کروں گا ۔

فلحال فون رکھ رہا ہوں ببر شیر اپنے کمرے میں بند ہے ۔

ارادیہ جانتی تھی شاہزر جب بھی غصے میں ہوتا وہ اسے ببرشیر کا کہ پکارتا تھا

شاہ پلیز چل نا یار ۔

دو دن سے کمرے میں بند ہے تو نے کچھ کھایا تک نہیں ہے

حمزہ اس سے گھر واپس جانے کی بات کرنا چاہتا تھا ۔

لیکن شاہزر اس سے کوئی بات ہی نہیں کر رہا تھا وہ تو اپنے کمرے میں بند تھا

حمزہ تو جانا چاہتا ہے تو پلیز چلا جا مجھے تنگ مت کر

کیسے جاوں تیرے بغیر آج صبح اٹھتے ہی حمزہ نے اسے شاپنگ پر چلنے کے لیے کہا

وہ اس کا مائنڈ فریش کرنا چاہتا تھا

حمزہ میں نے کہا میرا دماغ خراب مت کر جا ۔بار بار کہنے پر اب شاہزر کو غصہ آنے لگا تھا

ٹھیک ہے میں اکیلا ہی چلا جاؤں گا

کیا پتا اتفاق سے کہیں بھابھی نظر آ جائے ۔ حمزہ نے اپنی طرف سے ایک اور کوشش کی شاہزر کو اپنے ساتھ لے جانے کی

اس پر نہ جانے کیا سوچ کر شاہزر مسکرایا

چل چلتے ہیں ۔کیا پتا اتفاق سے تیری بھابھی نظر آہی جائے

لیکن تو نے اسے دیکھا نہیں پہچانے گا کیسے

بس اتنا ہی کہ کرشاہزز باہر چلا گیا

اس کا مطلب تھا تبدیلی آ رہی نہیں ہے بلکہ تبدیلی آگئی ہے

حمزہ تاشکر ہوتے ہوئے اس کے پیچھے چل دیاا

❤❤

آپی پلیز چلے نا ہم جلدی واپس آجائیں گے بانو کب سے اس کی منتیں کر رہی تھی لیکن وہ کا جواب نہ تھا ۔

وہ پہلے صبح سے ہی پریشان تھی نوکری نہ ملنے کی وجہ سے اب بانو اپنے ساتھ بازار چلنے کے لئے کہہ رہی تھی

بانو میں کہہ رہی ہوں نا میرے سر میں بہت درد ہے

کیا میری آپی کے سر میں درد ہے میں ابھی چائے بنا کر لاتی ہوں بانو نے اسے مسکا لگاتے ہوئے کہا

کیوں جانا ہے بازار کل چلی جانا ایسی بھی کون سی قیامت آرہی ہے جو آج جاننا ضروری ہے کہ غنویٰ نے پوچھا

آپی میرا کاجل ختم ہوگیا ہے معصوم سا جواب آیا

تو کل لے لینا نا غنویٰ نے لیٹتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے ۔۔۔ وہ روتی شکل بنا کے اٹھی جب غنویٰ نے کا ہاتھ پکڑ لیا

ٹھیک ہے چلو لیکن جلدی واپس آئیں گے ۔

آخر غنویٰ کو اس کی معصوم شکل پر ترس آہی گیا

آہ آئی لو یو آپی اس زور سے گلے لگاتے ہوئے پوری اس پر چڑھ چکی تھی ۔

بابا ہمیں ذرا بازار سے کچھ سامان لانا ہے ہم ابھی آتے ہیں

اچھا رکو مجھے بھی ذرا اپنے ایک دوست سے ملنا ہے مارکیٹ جانا ہے

ٹھیک ہے تو چلے ہم بھی ساتھ چلتے ہیں آپ کے

وہ تینوں گھر کو تالا لگا کے مارکیٹ کی طرف چل دیے

حمزہ تو یہاں آکر اسے بھول ہی گیا تھا وہ اپنی بیٹی اور بیوی کے لیے شاپنگ کر رہا تھا

جب کہ شاہزر بور ہو کر گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا۔

بیٹھے بیٹھے اسے اچانک اسی لڑکی کا خیال آیا جس سے اپنی زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا

کون ہو تم۔۔؟

کہاں ہو۔۔؟

کب ملو گی۔۔۔؟

شاہزر نے ایک سے ایک حسین لڑکی دیکھی تھی لیکن وہ پاکیزگی جو اس کے چہرے پہ تھی شاید کبھی نہ دیکھی تھی

اس لیے تو اس لڑکی نے پہلی ہی نظر میں شاہزر جیسے شخص کو اپنا اسیر کر لیا۔

اس لڑکی کو سوچ کر اس کی لبوں پر مسکراہٹ بکھر جاتی

اس کی یاد آتے ہی ہر چیز اچھی لگنے لگتی

آج صرف اس کے خیال نے اس کی تکلیف کم کر دی تھی۔

اگر وہ زندگی بھر کے لئے اس کے پاس آجائے تو یقیناً اس کے سب درد دور ہو جائے گے۔

وہ میری ہر تکلیف مٹادے گی۔ ہاں وہ میرے لیے آئی ہے اس دنیا میں۔ وہ میری ہے

تم جہاں بھی ہو میں تمہیں ڈھونڈ لوں گا۔

مائی پرنسیس

شاہزر اس کا نام نہیں جانتا تھا اس لیے خود ہی اسے نام دے ڈالا۔

بس ایک بات پتا تو چلے کہ تم کہاں ہو میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنے کے لیے ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا

شاہزر جانتا تھا کہ شاہزر جیسے بڑے بزنس ٹائیکون کو کوئی بھی رشتہ آسانی سے مل جائے گا

اور اگر آسان نہ ہوا تو اسلے راستے بھی سے بھی کونسا وہ انجان تھا

وہ حمزہ کو فون کر رہا تھا لیکن حمزہ کا فون گاڑی میں پڑا تھا۔

حد ہوگئی ہے دو گھنٹے سے میں یہاں بیٹھا ہوں کم از کم فون تو لے کے جاتا

اس حمزہ پر غصہ آیا اور گاڑی سے باہر نکل گیا

حمزہ کو ڈھونڈتا تھا ۔

کیونکہ اس سے زیادہ شاہزر برداشت نہیں کر سکتا تھا

اسے یقین تھا کہ وہ ضرور کسی بچوں کی دکان پہ ہوگا

کیوں کہ جب سے حمزہ کی بیٹی پیدا ہوئی تھی

اسے اپنی بیٹی کے علاوہ اور کچھ سوجتا ہی نہ تھا

اس سے پہلے کے وہ آگے قدم اٹھاتا کسی کے قہقہے کی آواز آئی ۔یہی تو وہ ہسنی تھی جس نے اس کی زندگی کو برباد کر دیا تھا ۔ہر راتیں یہ ہنسی سن کر وہ اپنی نیند سے جاگا تھا ۔تیز قدم اٹھاتا وہ وہاں پہنچ چکا تھا ۔

جہان لالہ قہقے لگاتے ہنس رہا تھا

اپنی اوپر کسی کی سرخ نگاہیں محسوس کرکے لالہ نے سامنے شیشے کی طرف دیکھا

اس پر نظر پڑتے ہی لالا۔

ایک بار پھر سے بھاگنے لگا

لوگوں کی پرواہ کیے بغیر وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا

لالہ جانتا تھا کہ وہ اس کے پیچھے آرہا ہے ۔تیز سے بھاگتے ہوئے وہ اپنی چھپنے کی جگہ ڈھونڈ رہا تھا

لیکن یہ اتنا بھی آسان نہ تھا

شاہزر کی نگاہوں سے بچنا مشکل تھا

لالہ مارکیٹ کے ہال میں پہنچ چکا تھا جبکہ شاہزر اوپر سے اسے دیکھ رہا تھا ۔

بابا کیا ہوا آپ کی سانس کیوں پھولی ہوئی ہے آپ ٹھیک تو ہیں غنویٰ باپ کو دیکھ کر پریشان ہوگی ۔

چلو یہاں سے میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے ۔اپنی پھولی ہوئی سانسوں پر قابو پاتے ہوئے وہ بولے

اچھا میں بانو کو لے کے آتی ہوں

وہ دو کان میں ہے ۔

ہاں تم اسے لے کر آؤ جلدی سے تب تک میں چلتا ہوں جلدی پہنچنا گھر

حیات صاحب اور غنویٰ جانتے تھے کہ بانو اکیلے ڈر جائے گی

وہ کبھی اکیلے بازار نہیں جاتی تھی

مارکیٹ ان کے گھر سے دور نہ تھی

لیکن پھر بھی بانو کبھی اکیلے یہاں نہ آئی تھی

ہاں ٹھیک ہے تم اسے لے کر جلدی گھر پہنچو بابا آگے پیچھے دیکھتے ہوئے بولے وہ کافی ڈرے ہوئے تھے

جی بابا میں اسے لے کے آتی ہوں آپ چلیں

آرام سے جائیں غنوہ بابا کو دیکھ کر کافی پریشان ہو چکی تھی

جب کہ کوئی بہت تھا جو یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہو چکا تھا

بیس سال پہلے تم نے میرے چہرے پر تھپڑوں کی برسات کی تھی حیات لالہ

بیس سال بعد یہی غلطی تمہاری بیٹی نے کی ہے

اور اب تمہاری غلطی کی سزا بھی تمہاری بیٹی بھگتے گی

لالہ گیا نہیں تھا بلکہ شاہزر نے اسے جانے دیا تھا

کیونکہ لالہ کی بڑھی ہڈیاں بدلے کے قابل نہ تھی

وہ سب سے پہلے اس کی آنکھوں سے بدلہ لینے کا ارادہ رکھتا تھا

میں تمہاری آنکھوں کے سامنے وہ منظر لاؤں گا حیات لالہ جو تم نے 20 سال پہلے میری معصوم آنکھوں میں لائے تھے

اب میں تمہیں وہ دکھاؤں گا جو 20 سال پہلے تم نے مجھے دکھایا تھا

تمہارا ایک ایک لمحہ اذیت بنا دوں گا

اب میں تمہاری کیے گئے جرم کی سزا تمہاری بیٹی کو دوں گا

کیوں کہ مجھ پہ ہاتھ اٹھا کر ایک غلطی تو اس نے بھی کی ہے ۔

ابھی وہ یہی سب کچھ سوچ رہا تھا جب نظر سامنے سے آتی ہوئی اس کی پرنسیس پر پڑی

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ ابھی کچھ دیر پہلے وہ اسے سوچ رہا تھا اور اب وہ اس کے سامنے کھڑی ہے

حمزہ کی بات سچ ہوگی

وہ سے بات کرنا چاہتا تھا بے اختیار اس کے قدم اس کی طرف بھر گئے

اپنے دل کی بات کہنے میں وہ بالکل وقت نہیں لگانا چاہتا تھا

آرے کل تو یہ کاجل 70 روپے کا تھا آج 80 کا کیسے ہوگیا میں اس کے 70ہی دوں گی

ارے بیٹا پچھلے مہینے اس کا ریٹ ستر تھا اب اسی ہے

اگر اسی کا لینا ہے تو بولو ورنہ جاؤ

بالکل نہیں سترہی دو ں گی ابھی دو دن پہلے میری سہیلی آپ کی دکان سے لے کر گئی ہے 70 روپے میں اور آج آپ مجھ سے80 مانگ رہے ہیں

کروڑوں کے بزنس کا مالک اور اس کی ہونے والی بیوی دس روپے کے لئے دکاندار سے لڑ رہی تھی

اپنی سوچ پر وہ بے اختیار مسکرا یا

جب کہ اس کی پرنسیں اپنے بیگ سے کچھ نکالا رہی تھی

50 کا نوٹ دوسرا 20 کا نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیا

اور بنا کچھ بولے کاجل اٹھا کر باہر نکل گئی

دس روپے میں تمہارے حساب میں لکھ لکھ دوں گا ابان بیٹی

پھر مت کہنا کہ میں نے آپ کا کوئی ادھار نہیں دینا ۔

دکاندار بولا شاید وہ سے بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا اس لئے اس کے نام سے مخاطب کر رہا تھا

ابان ۔وہ زیرلب اس کا نام بربرایا

بانو کہاں تھی تو کب سے میں تیرا انتظار کر رہی ہوں بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے جلدی گھر چل

کیا ہوا بابا کو بانو فوراً پریشان ہوگی

پتا نہیں گھر چلیں گے تو پتہ چلے گا ان کی طبیعت کچھ خراب لگ رہی تھی شاید بی پی ہائی ہے بنوانے بتایا

اچھا جلدی چلو

تو نے لے لیا نا جو کچھ تجھے چاہیے تھا

ہاں پتہ ہے دوکان والے انکل کہہ رہے تھے ستر کا نہیں دیں گے اسی کا دینگے

پھر میں نے بیگ سے پیسے نکالے وہاں رکھے کاجل اٹھا کے آگئی

کیا تو نے دکان دار سے لڑائی کی وجہ میری شیرنی بہادر بن

اچھا کیا ایسے ہی لوٹتے ہیں یہ دکان والے غنویٰ اس کو شاباشی دیتے ہوئے بولی

❤

جیسی مارکیٹ سے باہر آیا حمزہ اس کی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

کہاں تھا تو میں کب سے تیرا انتظار کر رہا ہوں

اس سے پہلے کہ شاہزکچھ کہتا حمزہ بول پڑا

تجھے لینے گیا تھا کب سے تیرا انتظار کر رہا تھا تو پتہ نہیں اندر کون سا خزانہ ڈھونڈنے گیا تھا جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

ارے میں مشی کے لیے شاپنگ کر رہا تھا تجھے پتا ہے نہ مشی کو ہر چیز پسند نہیں آتی اس کے لیے سپیشل چیزیں لینے گیا تھا

وا بیٹا وہاں تیری ڈھائی ماہ کی بیٹی کے لیے سپیشل چیزیں تو اندر ڈھونڈ رہا تھا اور تیرا 32 سال دوست باہر گاڑی میں بیٹھا تھا۔

حمزہ کو لگ رہا تھا کہ شاہزر کا موڈ بہت آف ہوگا لیکن یہاں تو وہ کافی خوش نظر آ رہا تھا

تو نے شاپنگ کی ہے اس کے ہاتھ میں شوپنگ بیگ دیکھ کر بولا کیوں کہ آج تک شاہزر کے لیے جو بھی چیز خریدنا تھا وہی خریدتا تھا

اور ویسے بھی شاہزر ایسی چھوٹی موٹی مارکیٹ سے اپنے لئے کوئی چیز لینا اپنی توہین سمجھتا تھا

اس سے پہلے شاہزر کچھ کہتا حمزہ نے وہ بیگ اس کے ہاتھ سے لے لیا

شاہزر کی لڑکے نہیں لگاتے یہ لڑکیوں کی چیزیں ہیں شاپنگ بیگ سے کاجل کی ڈبیا نکالتے ہوئے حمزہ نے اسے بتانا ضروری سمجھا

پتا ہے مجھے شاہزر نے مسکرا کر کہا

آج تو اس کی مسکراہٹ بھی انوکھی تھی یا حمزہ کو لگ رہی تھی

شاہزر مجھے کیوں لگتا ہے کہ میری کہی ہوئی بات سچ ہوئی ہے اتفاق سے کہیں تجھے بھابھی نظر آگئی ہیں

اس کی بات سے شاہزر کی مسکراہٹ اور گہری ہوگئی اور اس نے مسکرا کر سر ہاں میں ہلایا

سچی نام پوچھا تو نے اس سے تو ملا ہے اس سے کیا نام ہے اسکا جلدی بتاؤ مجھے

اس کا نام مسز شاہزر شاہ ہے شاہزر نے ایٹیٹیوڈ سے کہا

جس پر حمزہ کا منہ بن گیا

یعنی کہ تو نے نام پوچھنے کا تکلف نہیں کیا حمزہ نے بدمزہ ہو کر کہا

ابان۔۔ نام ہے اس کا شاہزر نے شاید ہی کبھی زندگی میں اتنی محبت سے کسی کا نام لیا ہوگا

ابان یہ کیسا نام ہے لڑکوں والا حمزہ کو کچھ عجیب لگا

جب شاہزر کا زوردار ہاتھ کے کی صورت میں اسکے پیٹ میں بجا

کیا کہا تو نے پھر سے بول ذرا شاہزر اسکے پھر سے بولنے کا منتظر تھا تاکہ وہ اپنا دوسرا ہاتھ بھی اس کو جھاڑے

اتنا اچھا نام میں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں سنا کہاں تھا یہ نام اس سے پہلے ناپید تھا کیا ۔۔؟ حمزہ نے دونوں ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھتے ہوئے کہا

جس پر شاہزر قہقہ لگا کر ہنسا اور گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال نے

جب کہ وہ اپنا پیٹ سنبھالتے ہوئے حمزہ بھی دوسری طرف آ بیٹھا

حمزہ کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ بازار میں بکنے والا ساٹھ سے ستر پہ کاجل وہ دس ہزار دے کر لے کے آیا ہے

میں نے تو دکاندار کو آفر کی تھی جتنا چاہے مانگ لو

خیر چھوٹے لوگ چھوٹی سوچ دس ہزار میں خوش ہو گیا

شاہزر اس آدمی کو بیوقوف کہہ رہا تھا

کیونکہ اپنی پرنسیس کے چھوئے ہوئے کاجل کو وہ کوئی بھی قیمت دے خرید سکتا تھا

شاہزر تو کیا بہت خوبصورت ہے حمزہ نے پوچھا۔

پتہ نہیں ۔مگر وہ بہت معصوم ہے

اس کے چہرے پر بہت پاکیزگی ہے

جس پر صرف میرا حق ہے ۔

تجھے میرے لئے ایک کام کرنا وہ دکاندار ابان کو جانتا ہے اس کے پاس جا کہ تجھے ابان کے بارے میں سب کچھ پتہ کرنا ہوگا ۔کیونکہ اب میں مزید انتظار نہیں کر سکتا ۔مجھے وہ چاہیے ۔شاہزر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ضرور کیوں نہیں میں کل ہی جاؤں گا اس کا پتہ کرنے کی کیا آج میں پولیس سٹیشن جا رہا ہوں لالا کے بارے میں جاننے کے لیے ۔حمزہ نے تفصیل سے بتایا

نہیں اب لالہ اور اس لڑکی کے بارے میں کچھ بھی پتہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے شاہزرنے گویا اس کے سر پر دھماکا کیا تھا کیونکہ شاہزر اپنی توہین بھلا دیں یہ ناممکن تھا ۔اور اس لڑکی نے شاہزر کی توہین کی تھی ۔اس لئے شاہزر کی یہ بات اسے ہضم نہیں ہو رہی تھی ۔

کیوں کیا تو نے اسے معاف کر دیا حمزہ نے پوچھا جس پر شاہزر قہقہ لگا کر ہنسا۔

کیا میں ایسا کر سکتا ہوں شاہزر نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا ۔

نہیں کبھی نہیں تو ایسا کبھی نہیں کر سکتا حمزہ نے یقین سے کہا

وہ لڑکی جس نے مجھے تھپڑ مارا تھا وہ لالہ کی بیٹی ہے شاہزر نے ایک اور دھماکا کیا

کیا لالہ کی بیٹی اب تو کیا کرنے والا ہے شاہزر حمزہ کو اس کے ارادوں سے ڈر لگتا تھا ۔

وہی جو لالا نے میرے ساتھ کیا تھا

اور پھر اس کی بیٹی نے مجھے تھپڑ مارا اب وہ بھی اپنے باپ کے گناہوں کی سزا بھگتے گی

۔

اور ابان اگر اس کو پتہ چل گیا تو اور ویسے بھی شاہزر اس لڑکی کی کوئی غلطی نہیں ہے ۔ہمیں بدلا اس کے باپ سے لینا ہے ۔ شاہزر کے خطرناک ارادے جان کر حمزہ نے اسے روکنا چاہا ۔

نہیں میری پرنسس کو کچھ بھی پتہ نہیں چلے گا۔نہ ہی میں اسے کچھ پتہ چلنے دوں گا ۔

تو کیسے کرے گا یہ سب کچھ حمزہ کسی غلط کام میں اس کا ساتھ نہیں دینا چاہتا تھا لیکن بیس سال سے جو تکلیف اس میں سہی تھی ۔اگر کوئی اور سہتا تو گوٹ گوٹ کر مر جاتا ۔

خیر اس سب سے پہلے تو واپس چلا جا میں نہیں چاہتا کہ سب میں تیرا نام آئے ۔شاہزر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ۔

حمزہ اس کے سامنے بحث تو ہمیشہ سے نہیں کرتا تھا

اور حمزہ اس بار اس کے ارادے بھی کچھ زیادہ ہی خطرناک لگ رہے تھے ۔وہ اپنے گھر میں ایک بیٹی رکھتا تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ کسی کی بیٹی کے ساتھ کچھ غلط ہو لیکن شاہزر کو روکنا اس کے بس میں نہ تھا اس لیے اس کی بات ماننے میں ہی اس کی بھلائی تھی

آمنہ پلیز ایک بار میری بات سمجھنے کی کوشش کرو میں تمہیں بہت چاہتا

❤️

میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا ایک پر میری محبت کا یقین کر لو

شاہ میر آج ایک بار پھر سے آمنہ کو اپنی محبت کا یقین دلارہا تھا

-

دیکھیے شامیر میں نے آپ کو کتنی بار کہا ہے کہ میں آپ کو بالکل نہیں چاہتی میں آپ نے بالکل بھی انٹرسٹڈ نہیں ہوں کیوں آپ بار بار میرا پیچھا کرتے ہیں ۔

میں ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتی ہوں آپ کے بار بار اس طرح کرنے سے میری بدنامی ہورہی ہے ۔آپ یہ بات کیوں نہیں سمجھ رہے ۔آمنہ نے غصے سے کہا

آمنہ میں کیا کروں میں محبت میں مجبور ہوں

جب تک تمہاری یہ نہ ہاں میں نہیں بدلتی میں پیچھے نہیں ہٹوں گا

شامیر کے ارادے مضبوط تھے وہ کسی حال میں آمنہ کو اپنی محبت کا یقین دلانا چاہتا تھا

ٹھیک ہے آپ جو کرنا چاہتے ہیں کریں گے لیکن میں آپ کو آخری بار کہہ رہی ہوں

کہ اگر آپ کے یہ سب کچھ کرنے سے میری عزت پر ذرا بھی حرف آیا تو میں خودکشی کر لوں گی

اور میری موت کی ذمہ دار آپ ہوں گے یہ کیا کر آمنہ چلی گئی اور شا میرا سے جاتے ہوئے دیکھتا رہا

تم کیوں نہیں سمجھتی ہو امنہ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں بہت

بانو تھوڑی دیر پہلے ہی سوئی تھی جب اسے محسوس ہوا کہ اس کی چارپائی ہل رہی ہے

اس نے ایک بار اٹھ کے دیکھا تو کچھ نہیں تھا

وہ اندھیرے سے ڈرتی تھی اسی لئے لائٹ جلا کے سوتی اسی لئے غنویٰ کو بھی لائٹ جلا کر سونے کی عادت تھی

ہر طرف دیکھ کر جب کوئی نہ تھا تو اپنا وہم سمجھ کر پھر سونے لیٹ گئی ۔

ابھی اسے سوئے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اس کی چارپائی پھر سے ہلنے لگی

اٹھ کر بیٹھ گئی تو بھی کوئی بھی نہ تھا

آپی بھی میری چارپائی ہل رہی ہے اس نے غنویٰ کی چارپائی کو ہلاتے ہوئے کہا

جو اس کے ساتھ تقریباً جڑی ہوئی تھی

لیکن غنویٰ گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی

مایوس ہو کر وہ پھر سے سونے کے لیے لیٹ گئی جب تھوڑی دیر بعد اس کی چارپائی پر سے ہلنے لگی

آپی میری چارپائی ہل رہی ہے پلیز اٹھیں نا اس بار غنویٰ کو جنجھوڑ ڈالا

کیا ہے بانو کیوں جگایا ہے اتنی رات کو غنویٰ آنکھیں مسلتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئی

آپ بھی میری چارپائی کوئی ہلا رہا ہے بانو اس کی چارپائی پے اس کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی

اور لگاؤ کاجل یہ تو ہونا ہی ہے ہوگیا نہ کوئی جن عاشق تجھ پر آخر ضرورت کیا ہے اتنی خوبصورت ہونے کی غنویٰ نے ہنسی دبا کر کہا

کیا مطلب آپی کیا کاجل لگانے کی وجہ سے جن عاشق ہوا ہے

پکا وعدہ آج کے بعد میں کبھی کاجل نہیں لگاؤں گی

اس کی معصومیت پر غنویٰ کر قہقہ نہ روکا

آپ ہنس کیوں رہی ہیں

میں ہلا رہی تھی تیری چارپائی یہاں کوئی جن نہیں ہے

غنویٰ نے ہنستے ہوئے کہا

مطلب آپ مجھے ڈرا رہی تھی بانو نے بھری بھری آنکھوں سے گھورتے ہوئے کہا

ہاں میری ڈرپوک بانو میں ڈرا رہی تھی تجھے غنویٰ نے اس کے پھولے ہوئے گالوں کو کھینچتے ہوئے کہا

آپ بہت گندی ہو میں کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی میں آپ کے ساتھ سوؤں گی بھی نہیں وہ اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی یقیناً وہ بابا کے کمرے میں جا رہی تھی

اچھا بابا اب نہیں کروگی پلیز بابا سے شکایت مت کرنا غنویٰ کے پیچھے بھاگی

کرونگی کرونگی ضرور کرونگی آپ کو ڈانٹ پڑے گی تب آپ سدھرو گی بانو بولتی بابا کے کمرے میں آ پہنچی جب کے غنویٰ اس کے پیچھے آ رہی تھی

جب غنویٰ کمرے میں پہنچیں تک بانو بابا کو جگا چکی تھی

بہت گندی ہیں وہ بانو آواز میں بول اونچی رہی تھی

جبکہ غنویٰ بھی ہنستے ہوئے بابا کی چارپائی پر ٹانگیں لٹکا کر لیٹ گی

غنویٰ کیوں ڈراتی ہوا سے تمہیں پتا ہے اب یہ ساری رات ڈرتی رہے گی سوئیں گی نہیں

سوری بابا میں بہت بور ہو رہی تھی مجھے تھوڑی سی انٹرٹیمنٹ چاہئے تھی۔کوئی بات نہیں میں اسے اپنے ساتھ سلا لوں گی

غنویٰ نے سے آنکھ مارتے ہوئے کہا جس پر وہ منہ بسور کر بابا سے لپٹ گئی

تم کبھی نہیں سدھرو گے غنویٰ

بابا نے ڈانٹتے ہوئے کہا

سوری ۔غنویٰ نے پیار سے بانو کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا

جو کہ فورن ایکسیپٹ کرکے اس

کے گلے لگ گئی

❤️

ہاں وہ تو بانو بیٹیا تھی آپ کو اس سے کیا کام ہے ۔دکاندار نے حمزہ سے پوچھا

حمزہ شاہزر کے کہے کے مطابق دکاندار کے پاس آیا تھا

جی مجھے اس کی فیملی اس کے ماں باپ سے کچھ کام ہے

آپ مجھے ان کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں

ہاں بیٹا وہ اپنے خان صاحب کی بیٹی ہے ۔دو بہنیں ہیں بیچاری کے پیدا ہوتے ہی ماں مرگئی خان صاحب نے بڑی محنت سے اپنی دونوں بیٹیاں پالی ہیں

پہلے پہلے حان صاحب کی دکان ہماری مارکیٹ میں ہوا کرتی تھی لیکن پھر ان کو پتہ چلا کہ ان کی چھوٹی بیٹی ابان کا دل کمزور ہے

بس اسی کے علاج میں انہیں دکان بیچنے پڑی

دل کمزور ہے مطلب اسے کوئی بیماری ہے حمزہ نے فکر مندی سے پوچھا

ہاں مگر بیماری نہیں کہہ سکتے بس کوئی بڑی بات کو برداشت نہیں کرسکتی ۔میرا مطلب ہے جب اسے کوئی ٹینشن والی بات پتا چلتی ہے -- یا وہ کسی بات کی بہت ٹینشن لیتی ہے تو اس کا دل بہت تیزی سے دھڑکتا ہے۔اور اس کی سانس بند ہونے لگتی ہے اس لئے اسے کوئی ٹینشن والی بات نہیں بتاتے

او وہ لوگ رہتے کہاں ہے

یہیں قریب ہی رہتے ہیں

دکاندار نے سب کچھ بتا دیا

چلیں بہت شکریہ بس میں یہی پوچھنے آیا تھا

حمزہ چلا گیا کیونکہ اب یہ ساری انفارمیشن شاہزتک پہنچانی تھی

ابھی گاڑی میں آ کے بیٹھا ہی تھا کہ فون بجنے لگا

ہیلو حمزہ پتا نہیں مشی کو کیا ہوگیا ہے اسے صبح سے بخار تھا

اب تو بالکل کچھ نہیں بول رہی اور نہ ہی اٹھ رہی ہے

کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ارادیہ روئے جارہی تھیں

ارادیہ رونا بند کرو اسے ڈاکٹر کے پاس لے کے جاؤ حمزہ بھی پریشان ہو چکا تھا

حمزہ میں کیسے لے کے جاؤ آپ پلیز جلدی آئیں مجھے بہت ڈرا لگ رہا ہے

اراد یہ اس میں ڈرنے یا رونے والی کوئی بات نہیں ہے

تم ملازمہ کے ساتھ جاؤ میں شام کی فلائٹ سے پہنچ رہا ہوں

حمزہ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے پلیز آپ آجائیں ارادیہ ابھی بھی رو رہی تھی

حمزہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اب یہاں سے کیا کرے اس نے گھر پہنچتے ہی شاہزر کو بتایا

اور اپنی شام کی ٹکٹ بک کرائیں

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ارادیہ باہر نہیں نکلتی

اسے اپنے ساتھ کہیں باہر گمانے لے کے جانے کے لیے بھی حمزہ اس کے منیتں کرتا تھا

حمزہ جانتا تھا کہ وہ مشی کو اکیلے نہیں سنبھال پائے گی

اسی لیے وہ شام کی فلائٹ سے ہی جا رہا تھا

❤️

آمنہ مجھے ایک موقع تو دو اپنی محبت کو ثابت کرنے کا میں تمہارے لئے کچھ بھی کر گزروں گا

شامیر ایک بار پھر سے سوالی بن کر آمنہ کے در پر بیٹھا تھا

شامیر میں آپ کو پہلے ہی بتا چکی ہوں میرا آگے پیچھے کوئی نہیں ہے اور نہ ہی میں آپ کے جتنی امیر ہو ں

آپ کو مجھ سے کچھ حاصل نہ ہوگا ۔پلیز میرا راستہ چھوڑ دیں

اور کوئی اچھی سی لڑکی دیکھ کر شادی کر لیں

آمنہ میں مرجاؤں گا تمہارے بغیر میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں پلیز میری محبت کو اس طرح سے نہ ٹھکراؤ

آمنہ کو سب امیرزادے ایک جیسے لگتے تھے لیکن اب وہ سمجھ چکی تھی شامیر ان امیرزادوں میں سے نہیں ہے

لیکن آمنہ یہ بھی جانتی تھی کہ اس کی حیثیت اتنی نہیں ہے کہ شامیر جیسے انسان سے شادی کرسکے

لیکن شامیر اپنی شان و شوکت ہر روز ایک طرف رکھ کر اس سے اپنی محبت کی بھیک مانگتا

اب تو آمنہ بھی اسے انکار کر کر کے تھک چکی تھی

اسے یقین تھا کہ شامیر کی محبت سچی ہے لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ ان لوگوں میں سے تعلق رکھتی ہے جن کے ماں باپ کا آگے پیچھے کوئی اتا پتا نہیں ہوتا اور ایسی لڑکی کو کون

ایکسیپٹ کرے گا شامیر ایک بڑے خاندان سے تعلق رکھتا تھا وہ جانتی تھی کہ پھر وہ شامیر سے شادی کرلی تو بہت سارے سوالات پیدا ہوں گے اور ان سوالوں کا جواب دینے کی ہمت آمنہ میں نہیں تھی

کہاں سے آئی ہو تم --؟نگاہ نے پوچھا -

جی چکوال سے -

لڑکی نے جواب دیا وہ کوئی 30 سے 35 سال کی عمر کی تھی

تمہارا آپ کے پیچھے کوئی نہیں ہے کیا

جی میں نے گھر سے بھاگ کر شادی کرلی تھی لیکن شادی کے کچھ ہی عرصے بعد ہمارا طلاق ہو گیا گھر والوں نے گھرمیں نہ جانے دیا -

پھر گزارا تو کرنا تھا یہی کام شروع کردیا

پھر کسی نے مجھے آپ کے بارے میں بتایا تو یہاں آگئی

اچھا کیا -- حرفا سے کچھ کھانے کو دو --- اور کام سمجھا دو یہ آج سے یہی رہے گی

اور وہ اشرف نہیں آیا بہت دنوں سے

نہیں بیگم صاحبہ وہ تو نہیں آئے بیگم صاحبہ آپ کو کیا لگتا ہے رمشا زندہ ہے ۔ریشم اس کے پاؤں دبا رہی تھی جب پوچھا

ہاں وہ وہ زندہ ہے اور ہم سے چھپ کر بیٹھی ہے لیکن ہمارا نام بھی نگاہ بیگم ہے پاتال سے بھی نکال لائیں گے اسے

نگاہ نے کہا تو ریشم اور بھی زور زور سے پاؤں دبانے لگی۔

❤️

❤️

کراچی پہنچتے ہی وہ سیدھا گھر آیا

۔مشی کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی

اسے ارادیہ پر بہت غصہ آیا لیکن یہ وقت غصہ نکالنے کا نہیں تھا

وہ اسے سیدھا ہسپتال لے کے گیا اور اس بار اس نے آرادیہ سے پوچھنا ضروری نہ سمجھا

ارادیہ بار بار اسے فون کرتی رہی

اسے سمجھ نہیں آتا تھا کیا آخر ارادیہ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے وہ اپنی بچی کو ہسپتال تک اکیلے لے کر نہیں آ سکتی تھی

آخر ایسا بھی کیا ڈر جو اس کی اولاد سے بڑا ہے

وہ چار گھنٹے کے بعد مشی کو لے کر واپس آیا

مشی کی طبیعت پہلے سے بہتر تھی تھی

گھر آکر اس نے ارادہ سے بات نہیں کی

ارادیہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پوچھتی ڈاکٹر نے کیا کہا تو حمزہ کو اور غصہ آنے لگتا تھا

بس کر دو ارادیہ اگر تمہیں مشی کی اتنی ہی فکر ہوتی تو تم اسے ڈاکٹر کے پاس لے کے جاتی نہ کہ میرا انتظار کرتی

تمہیں اندازہ بھی ہے اس کی طبیعت کتنی خراب تھی کیسی ماں ہو تم

حمزہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ غصے میں کیا بول رہا ہے

اس کی بات سن کر ارادیہ ایک بار پھر سے رونے لگی

اور حمزا اسے کبھی روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا

ارادیہ کیا بچپنا ہے یہ بے وقوفی چھوڑو اب تو ایک بچی کی ماں ہو

بات بات پر رونے سے کچھ نہیں ہوگا

اس گھر سے باہر نکلا کرو بہت خوبصورت دنیا ہے باہر

وہ کہہ کر کمرے میں چلا گیا اور ارادیہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اسے کچھ نہ بتا پائیں\

بانو بہت ڈرپوک تھی ۔یہ تو شکر تھا کہ اس کا کالج ایک گلی چھوڑ کے تھا ورنہ شاہد وہاں بھی کبھی اکیلے نہ جاتی

غنویٰ نے ناشتہ بنایا تب تک بانو سارا گھر صاف کر چکی تھی۔

چلو جلدی سے ناشتہ کرو اور تیار ہو جاو۔ غنویٰ نے ناشتہ لگاتے ہوئے کہا

میں نہیں جاوں گی کالج سب میرے نام کا مزاق بناتے ہیں کہتے ہیں ابان لڑکوں کا نام ہوتا ہے ۔

بانو نے منہ بنایا

اس کا بنا ہوا منہ دیکھ کر بابا بولے

جب تو پیدا ہونے والی تھی نہ ہمیں لگا بیٹا ہو گا تیری ماں کو بیٹے کی بہت خواہش تھی

اس نے کہا بیٹا ہو گا تو ہم نے بھی بیٹے کا نام سوچ لیا۔

اور تیرے پیدا ہونے سے پہلے ہی تجھے ابان کہہ کر پکارنے لگے ۔

عادت بن گئی تھی تجھے اس نام سے پکارنے کی ۔

جب تو پیدا ہوئی تیری ماں مر گئی اور مجھے تیرا نام تک رکھنے کا ہوش نہ رہا

پھر تجھے اسی نام سے پکارنے لگے

بابا بولتے بولتے اداس ہو گئے ۔

جبکہ بانو تو رونے لگی

بابا میرا نام بہت اچھا ہے وہ سب لوگ گندے ہیں میں جا کر بتاوں گی ٹیچر ز کو وہ خود دیکھ لیں گئے۔

ابان کے پاس ہر مسلے کا یہی حل تھا

ٹیچرز سے شکایت کرنا ۔

کبھی خود بھی اپنی لڑائی لڑا کر اس طرح تو ہر بار تیرے ٹیچر سے ساتھ نہیں ہوں گے

ہونا چاہئے غنویٰ نے اسے سمجھایا stongہمیں خود

نہیں میں نہیں لڑ سکتی کسی سے اور ویلے بھی آپ ہو نا ہمیشہ میرے ساتھ آپ دونوں

میری لڑائی لڑ لیا کرنا ۔ابان نے لاڈ سے کہا

آج غنویٰ کا انٹریو تھا

اسے جلدی نکلنا تھا

❤

ارے آپ یہاں شایرز نے غنویٰ کو ویٹنگ لائن میں بیٹھے دیکھ کے پوچھا ۔

آپ تو وہی ھیں نا غنویٰ بھی اسے پہچان چکی تھی

شاریز مسکرایا۔ جی میں وہی ہوں آوارہ لڑکا شایزز نے کہا

ایم سوری ۔میں نہیں جانتی تھی کے آپ رپورٹر ھیں ۔غنویٰ اس کے ہاتھ میں کیمرہ دیکھ کر اندازہ لگا چکی تھی ک وہ رپورٹر ہے

اٹس اوکے میں نے اس دن بھی دل سے آپ لی تعریف کی تھی اور آج بھی کرتا ہوں آپ واقعہ ہی بہت بہادر ھیں ۔

شایزز نے کہا

تھنکس ۔لیکن آپ سے زایادہ نہیں اس نے سامنے بوٹ کی طرف اشارہ کیا جہاں اس کی فوٹو تھی جس میں اس کو ایوارڈ دیا جا رہا تھا

آپ انٹرویو دینے آئی ہے ۔شایرز نے پوچھا

یہ دے چکی ہوں اب رزلٹ کا انتظار کر رہی ہوں غنویٰ نے کہا

انشاءاللہ یہ جو آپ کو ہی لے گی

مجھے نہیں لگتا میرے علاوہ بھی یہاں پر بہت لوگوں نے انٹرویو دیا ہے اور یہ مجھ سے زیادہ قابل ہے غنویٰ نے سچ کہا

لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ جو آپ کو ہی لے گی یہ کہہ کر وہ اندر چلا گیا

نہیں کیوں یہ لڑکی شایرز کو پہلی ہی نظر میں اتنی اچھی کیوں لگ رہی تھی ۔

کہ وہ اس کی سفارش کرنے اندر چلا گیا ۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد غنویٰ کے لیے گڈ نیوز آئی وہ نوکری اسے مل چکی تھی ۔

شاہزیر جانتا تھا کہ یہاں کسی نے کسی کو سفارش سے ہی نوکری ملنے والی ہے تو غنویٰ کو کیوں نہیں

غنویٰ واپس آتے ہوئے بہت خوش تھی ۔

لیکن نہ جانے کیوں اسے بار بار لگ رہا تھا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے جو اس پر نظر رکھے ہوئے ہیں

لیکن کون ---؟

یہ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی

سر میں نے اس لڑکی کے بارے میں سب کچھ پتا لگا لیا ہے اس کا نام غنوہی حیات خان ہے ۔

اسے آج ہی ایک نیوز چینل میں نوکری ملی ہے

اس کی عمر 21 سال ہے ۔جبکہ ایک چھوٹی بہن ہے جو تقریبا 17 سال کی ہوگی۔

اس کے گھر میں ان کا باپ اور یہ دو بیٹیاں ہوتی ہیں ۔

اور آپ نے ٹھیک کہا تھا یہ حیات خان کی ہی بیٹی ہے ۔

اب آپ بتائیں سر آگے کیا کرنا ہے

تمہیں آگے کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں اب جو کرنا ہے وہ میں کرونگا

تمہارے کام کی رقم مل جائے گی

فون بند کرکے شاہزر کرسی پر بیٹھ گیا

میں تمہیں برباد کرنے والا ہوں لالہ میں تمہاری بربادی کے بہت قریب ہو ۔تمہاری بیٹی بھی تمہارے جیسی ہے ۔وہ بھی لوگوں کا سکون تباہ کرکے خوش ہوتی ہے

لیکن اس کی خوشی کو میں بہت جلدی ملا میٹ کر دوں گا

ساری زندگی روئے گی تڑپے گی وہ جس طرح سے تو نے میری آنی کو تڑپایا تھا ۔

اب میں تیرے ساتھ وہ کروں گا جو تو نے میرے ساتھ کیا تھا

ساری زندگی سر اٹھا کر چلنے کے قابل نہیں رہے گا تو ۔

اس وقت شاہزر اپنے ذہن سے لالہ اور اس کی بیٹی کو نکال دینا چاہتا تھا لیکن وہ یہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو رہا تھا

سر آپ نے جو سامان لگایا تھا وہ آ چکا ہے ۔ ایک نوکر نے آکر اسے بتایا

وہ مسکرایا اٹھ کر کمرے سے باہر آگیا ۔اسے بچپن سے ہی پینٹنگ کا بہت شوق تھا ۔

اسے جو چیز پسند آتی ہے اس کی تصویر ضرور بناتا تھا

لیکن پھر اس دنیا سے نفرت ہوگئی اس نے پینٹنگ چھوڑ دی

لیکن آج نہ جانے کتنے سالوں کے بعد اس نے ایک بار پھر سے پینٹنگ کا سامان لگایا تھا

اور آج وہ اپنی پسند نہیں بلکہ اپنی محبت کی تصویر بنا رہا تھا

اس وقت اس کا سارا دھیان ابان پر تھا ۔

ابان کی سوچ بھی اس کے لئے کسی سے کون سے کم نہ تھی

میں جانتا ہوں پرنسیس جب تم میری زندگی میں آؤ گی میرا ہر درد مٹا دو گی میری ہر تکلیف کو دور کر دوگی میں تمہارا بے چینی سے انتظار کر رہا ہوں ۔

لالہ سے انتقام لے کر میں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہاں سے لے جاؤنگا بس کچھ دن

اور پھر تم میری ۔

❤

آج پھر کوٹھے پر بہت رش تھا

نگاہ بیگم نے اپنا رقص پیش کیا

سب اس کے حسن میں مدہوش شراب کے نشے میں چور اپنی دولت لوٹ آ رہے تھے۔

یہاں ایک سے ایک حسین لڑکی تھی

لیکن دیکھنے والے صرف نگاہ بیگم کو دیکھنے آتے تھے ۔

آج کی محفل میں سفیان ملک بھی شامل تھا

لیکن اس کا دھیان نہ تو رقص پے تھا اور نہ ہی وہ نشے میں تھا۔

محفل ختم ہونے کے بعد وہ اٹھ کر جانے لگا

ارے تھوڑی دیر اور رکئے نہ ابھی تو رات جوان ہے ۔نگاہ بیگم نے ادا سے کہا

کوئی فائدہ نہیں ہے یہاں رکنے کا

تمیں جتنا پیسہ چاہیے لے لو نگاہ لیکن مجھے رمشا چاہیے ۔سفیان نے کہا

وہ جہاں بھی ہے اسے ڈھونڈ لاؤ ۔مجھے وہ کسی بھی قیمت پر چاہیے

تمہارے کوٹھے سے لڑکی بھاگے دو سال ہو چکے ہیں لیکن اس کی کوئی خبر نہیں کیوں

---؟تم جتنی رقم کو ہوگی میں دونگا لیکن مجھے رمشا چاہیے ۔

کسی بھی حال میں کسی بھی قیمت پے۔

آپ فکر نہ کریں سفیان صاحب رمشا کو ڈھونڈ نکالیں گے ۔

انشاءاللہ بہت جلدی آپ کو اچھی خبر سنائیں گے

ٹھیک ہے نگاہ اگلی بار میں تب ہی ہوگا جب رمشا یہاں ہوگی ۔

یہ کہہ کر سفیان ملک چلا گیا ۔

جبکہ نگاہ بیغم کے اندر رمشا کے لئے نفرت کی آگ جل چکی تھیں

رمشا دن بدن اس کے لیے ایک چیلنج بنتی جا رہی تھی

-

آج اس کا جاب پر پہلا دن تھا

پہلے تو وہ بہت نروس تھی لیکن ریز نے اسے بہت حوصلہ دیا وہ اسے کام سمجھا جاتا رہا

اسے کمپیوٹر پر ایڈیٹنگ کا کام دیا گیا تھا

جو وہ اچھے سے کر سکتی تھی

اس کے لئے یہ کام زیادہ مشکل نہ تھا اس لیے وہ بہت خوش تھی

اس کی نوکری ملنے کی خوشی میں بانو تو جھوم جھوم کر ناچی تھی

ان کا باپ جیسے تیسے ان کی ہر خواہش پوری کرتا تھا

لیکن اب غنویٰ کی خواہش نوکری کرنا تھی ۔

وہ اپنی ضروریات اپنے پیسوں سے برا کرنا چاہتی تھی

کیونکہ وہ جانتی تھی

کے باپ کے پیسوں سے خواہش پوری ہوتی ہیں اپنے کمائے ہوئے پیسوں سے انسان صرف اپنی ضروریات ہی پورا کر سکتا ہے

پہلے دن ہی اسے تعریف کے کتنے ہی جملے سننے کو ملے ۔

وہ ایک بہت قابل ایڈیٹر تھی اور سب اس کے کام کو بہت پسند کر رہے تھے ۔لیکن وہ یہ بات نہیں جانتی تھی کہ اسے یہ نوکری اس کی قابلیت کی وجہ سے نہیں بلکہ ریز کی سفارش کی وجہ سے ملی ہے

اس نے گھر آکے سب سے پہلے کھانا بنایا

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی ماں بنا کچھ کھائے پیئے بیٹھی ہوگی

کچھ دن سے اس کی ملازمہ نہیں آرہی تھی

اس کی ماں اس قابل نہیں تھی کہ وہ اٹھ کر کھانا بنا پاتی

اماں اٹھ جائے کچھ کھالیں اس نے اپنی بیمار ماں کو ہلایا جو سو رہی تھی شاید

اسے سہارا دے کر بٹھایا اور اپنے ہاتھ سے کھانا کھلانے لگا

وہ اپنی ماں کی ہمت پر بہت حیران ہوتا تھا

جس نے چھے مردہ اولادیں پیدا کی

اور ساتویں اولاد شاریز تھا ۔

ریز سات سال کا تھا جب اس کا باپ ایک ایکسیڈنٹ میں مر گیا

اس کے سسرال والوں نے سہارا دینے سے منع کردیا

لوگوں کے برتن مانجھ کر ان کے گھر صفائیاں کرکے اس نے بڑی مشکل سے اپنے بیٹے کو پالا تھا

اور آب وہ بیٹا اپنی ماں کا خیال رکھتا تھا

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی ماں نے بہت مشکل وقت گزارا ہے

آب ریز خود اپنی ماں کا سہارا بن چکا تھا

تو شادی کرلے پتا نہیں میں کب مر جاؤں اکیلے کیسے رہے گا تو

اماں ایسی باتیں کیوں کررہی ہیں کچھ نہیں ہوگا

میں مرنے سے پہلے تیرے بچوں کو کھلانا چاہتی ہوں اماں نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

تو ایسا کہیں نہ کہ پوتے پوتیوں کو دیکھنا چاہتی ہیں مرنے کی باتیں کیوں کر رہی ہے ریز نے برا مناتے ہوئے کہا

اچھا نہیں کرتی باتیں مرنے کی لیکن تو شادی کر لے

وہ پروس کی نجمہ ہے نہ اس سے کہوں گی کہ تیرے لیے کوئی لڑکی ڈھونڈے

وہ جانتی ہے ایک عورت کو وہ رشتے کرواتی ہے تیرا بھی اچھا سا کہیں رشتہ کروا دے گی

بہو آ جائے گی تجھے بھی فکر نہیں رہے گی میری

وہ مجھے سنبھال لیں گی

ہاں ٹھیک ہے لیکن کسی کو بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کی بہو میں پسند کر چکا ہوں بہت جلدی ملواؤں گا آپ سے ۔

اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتے ہوئے کہا

اچھا تو نے لڑکی پسند کرلی کیا نام ہے اس کا بس جلدی سے شادی کرلے اس سے

اماں کی جلد بازی پر وہ مسکرا دیا

ارے ابھی خود اس سے ملے ہوئے کچھ دن ہوئے ہیں

غنویٰ حیات خان نام ہے اس کا

پتا نہیں مجھ سے شادی کرے گی کہ نہیں

کیوں نہیں کرے گی اتنا سوہنا ہے میرا بیٹا انکار کر کے دکھائیں کان پکڑ کر نکاح کرا دوں گی تجھ سے

اماں نے مسکراتے ہوئے کہا

ان کی بات پر

مسکرا دیا

❤️

آپ فکر نہ کریں سر لڑکی کو ہم کل تک اٹھا لیں گے اور آپ کا نام کہیں نہیں آئے گا

-

اور دو تین دن تک ہیں کسی تھانے میں رپورٹ بھی درج نہیں ہونے دیں گے

پھر آپ اپنا کام کر کے اسے واپس چھوڑ دیجئے گا

غریب سے لوگ ہیں اگر آپ کیس کر بھی دیا تو زیادہ دن تک نہیں ٹک پائیں گے

نہیں اصغر میں چاہتا ہوں کہ وہ لالا مجھ پر کیس کرے

میں اسے دنیا کے سامنے ذلیل کرنا چاہتا ہوں

اس حد تک ذلیل کے لالہ زندگی پر سر اٹھا کر چلنے کے قابل نہ رہے

شاہزر نے غصے سے کہا۔

جی سر ایسا ہی ہوگا آپ فکر نہ کریں۔

لڑکی کل تک آپ کو مل جائے گی

آپ اپنا کام کر لیں ۔اس کے بعد ہم ایک وکیل ہائر کریں گے ۔

جسے ہائر تو ہم کریں گے لیکن وہ ہمدرد ہوگا ان لوگوں کا ۔

اخبار رسائل ہر نیوز چینل پر یہی خبر ہوگی ۔

سب کچھ پلان کے مطابق ہو گا سر

آپ بالکل بے فکر ہو جائیں ۔

فون بند ہو چکا۔

شاہزر چلتے چلتے ابان کی پینٹنگ کے سامنے کھڑا ہو گیا جو اس نے آج ہی مکمل کی تھی

کچھ دن میری جان ۔لالہ کوذلت کے تیر سے گھائل کر کے تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ لے جاؤں گا

وہ وقت آگیا لالہ جب تم پل پل تڑپوں گے اپنی بیٹی کے لیے انصاف کی بھیک مانگو گے ۔

لیکن تمہیں لے جی صرف ذلت بدنامی ۔میں تمہیں پل پل تڑپنے پر مجبور کر دوں گا

تم ساری زندگی اپنی بیٹی کے لئے تڑپو رہو گے

جس طرح سے میں بیس سال سے اپنی آنی کے لئے تڑپ رہا ہوں

❤❤

آپ ابھی تک مجھ سے ناراض ہیں وہ بھی تھوڑی دیر پہلے آفس سے آیا تھا اور آپ نے ہی مشی کے ساتھ کھیلنے لگا

وہ جب سے آیا تھا اس سے بات نہیں کر رہا تھا

باربار رونے کی وجہ سے ارادیہ کی آنکھیں سوج چکی تھی

حمزہ کو بہت برا لگا اس نے ہاتھ پر آ کرارادیہ کو اپنی طرف کھینچا

جان میں تم سے ناراض نہیں ہوں

لیکن تم سمجھ سکتی ہوں کہ کیا ہو سکتا تھا

تمہیں اندازہ بھی ہے مشی کتنی بیمار تھی

تمہارے اس بے فضول ڈر کی وجہ سے ہم اسے کھو سکتے تھے

تم جانتی ہونہ تم دونوں کے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے

پلیز ارادیہ اپنے اندر ہمت پیدا کرو

تم باہر نکلا کرو آگے پیچھے جایا کرو

یہاں کی عورتوں سے دوستی کرو ۔

ہم ڈیڑھ سال سے ہیں فلیٹ میں کوئی ہمیں جانتا تک نہیں ہے

کیونکہ تم اپنے آپ کو یہاں پے قید رکھتی ہو

اس طرح سے زنگی نہیں کٹے گی۔

تمہیں اپنے اردگرد بنائے گئے اس ہول کو توڑنا ہوگا

تم میری بات کو سمجھ رہی ہو نا ۔

حمزہ بولتے بولتے رک کر اس سے پوچھنے لگا

اور ارادیہ نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی گردن ہاں میں ہلادی

جبکہ یہ تو حمزہ بھی جانتا تھا کہ وہ اس کی بات کو سمجھ کر بھی نہیں سمجھی گی۔

ٹھیک ہے شامیر میں تم سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں بتاؤ کیا ۔

کہوں گی اپنے ماں باپ کو کون ہوں میں کس کی بیٹی ہوں

آگے پیچھے کون ہے میرا کہاں سے آئی ہوں

ان سب سوالوں کے جواب اگر میرے پاس نہیں ہے تو تم کیا دوں کے شامیر

تمہارے ماں باپ مجھے کبھی بھی قبول نہیں کریں گے

نہیں آمنہ مجھے کسی سوال کا جواب نہیں چاہیے میں تم سے محبت کرتا ہوں تمہارے لیے کچھ بھی کر لوں گا

بس تم میری محبت کو قبول کرو میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں

تم بس میری محبت کو ایک موقع دو میں تمہارے لیے سب کچھ چھوڑ دوں گا۔

شامیر جذباتی ہوکر بولا

نہیں شامیر یہ اتنا آسان نہیں ہے جتنا تمہیں لگتا ہے

میں جانتی ہوں تمہارا خاندان مجھے قبول نہیں کرے گا۔

اس لئے میں وہاں تمہارے ساتھ نہیں چل سکتی۔

بھول جاؤ مجھے ۔آمنہ یہ کہہ کر جانے لگی

نہیں آمنہ میں تمہیں بھول نہیں سکتا میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں ۔میں تمہارے لئے کچھ بھی کر گزروں گا

اگر وہ لوگ قبول نہیں کرتے تو میں ان سب کو چھوڑ دوں گا۔اب میں کر واپس کب آؤں گا جب تم میرے ساتھ نکاح کر لو گی ۔

پھر انہیں تمہیں قبول کرنا ہوگا

میں سب سے لڑوں گا ۔بس تم مجھے ایک موقع دو اپنی محبت کو ثابت کرنے کا

۱٤

❤

❤

وہ ابھی ابھی آفس سے نکلی تھی کہ زیر اس کے پیچھے آیا

آؤ میں تمہیں ڈراپ کر دوں میں تمہارے گھر کی سائیڈ پہ ہی جا رہا ہوں

ریز نے اسے آفر کی

ارے نہیں تھینکیو میں چلی جاؤں گی میرا گھر پاس ہے

جانتا ہوں تمہارا گھر پاس میں ہی ہے میں تمہارے ہی گھر کی طرف جا رہا ہوں

میں اکیلا نہیں ہوں عروج بھی میرے ساتھ ہے اسے بھی ڈراپ کر رہا ہوں سوچا تمہیں اسے لگا شاید وہ سوچ رہی ہے کہ وہ کے ساتھ اکیلے آنے کو کہہ رہا ہے اس لیے منع کر رہی ہے

نہیں ایسی بات نہیں ہے میں چلی جاؤں کی تم عروج کو چھوڑ دو غنویٰ نے معذرت کرتے ہوئے کہا

ویلے بھی غنویٰ کیسی کا احسان لینا پسند نہیں کرتی تھی

آر یو sure .

ہاں میں چلی جاؤں گی میرا گھر پاس میں ہے

ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی میں نے سوچا تھا بارش ہونے والی ہے اس لیے کہہ رہا تھا

نہیں میں چلی جاؤنگی

اس کے کہنے پر ریز چلا گیا اور وہ اپنی منزل کی جانب چل دی

آمنہ مجھ پر بھروسہ کر کے یہ بہت بہت شکریہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا

اج آمنہ اور شامیر نے نکاح کر لیا تھا

اس نکاح میں شامیر کے کچھ دوست شامل تھے

آمنہ شامیر کی محبت کو ٹکراتے ٹکراتے تھک چکی تھی اسے بھی کوئی ساتھی چاہیے تھا

جو اس کا خیال رکھیں اس سے محبت کرے

آمنہ کا آگے پیچھے کوئی نہ تھا اس لئے اس کے نکاح میں اس کی طرف سے کوئی شامل نہ ہو سکا

آمنہ مین کچھ دن بعد تمہیں اپنے ساتھ حویلی لے جاؤں گا

اور تمہیں سب گھر والے سے ملاؤں گا مجھے یقین ہے کہ وہ سب تمہیں قبول کر لیں گے

اور اگر ان لوگوں نے مجھے قبول نہیں کیا تو تو شامل کیا ہوگا

تو کیا آپ مجھے چھوڑ دہنگے آمنہ نے اپنا اندیشا بیان کیا

میں تمہیں کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گا آمنہ اور پلیز اس وقت یہ ساری باتیں سوچنا چھوڑ دو

اس وقت صرف اپنے اور میرے بارے میں سوچو

ہمارے آنے والی خوبصورت زندگی کے بارے میں سوچو

تمہیں بالکل پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہوں

شامیر نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ لگایا

زندگی میں پہلی بار اپنے ہمسفر کا آسرا پا کر آمنہ نے اللہ تعالی کا شکریہ ادا کیا

سر لالہ کی بیٹی ہمارے قبضے میں ہے بتائیں اسے اس وقت ہم کہاں پہنچائیں

اسے میرے گھر پہ لے آؤ شاہزر نے کہا

لیکن سارے گھر پہ میرا مطلب ہے یہ کام گھر پے کرنا ٹھیک نہیں ہوگا

نہیں تم اسے میرے گھر ہی لاؤ یہ کہہ کر شاہزر نے فون بند کر دیا

کیا میں جو کر رہا ہوں وہ ٹھیک ہے کیا مجھے اس لڑکی کے ساتھ ایسا کرنا چاہیے

ہاں جو کچھ کر رہا ہوں بالکل صحیح ہے وہ لڑکی لالہ کی بیٹی ہے اور میں صرف اپنا انتقام لے رہا ہوں

لیکن وہ لڑکی بے قصور ہے اس کی کوئی غلطی نہیں ہے

شاہ زر کا ضمیر اسے جھنجھوڑرہا تھا

غلطی ہے اس نے مجھے تھپڑ مارا تھا

تو کیا ایک پر مارنے کی اتنی بڑی سزا کے وہ ساری زندگی سر اٹھا کر چلنے کے قابل ہی نہ رہے

یہ سب کچھ مت سوچ شاہزر وہ وقت یاد کر جب لالا نے تیری ہر خوشی تباہ کرتی تھی

اس نے تجھ سے تیری زندگی تک چھین لی لیکن تو زندہ ہے کیونکہ تجھے انتقام لینا ہے

برے سے شیشے کے سامنے کھڑا وہ اپنے ضمیر کا قتل کر رہا تھا

جس میں وہ کامیاب ہو گیا تھا

جو اٹھ کر اپنے گھر جانے لگا

جہاں آج اس نے اپنا بیس سال پرانا انتقام لینا تھا۔

آنی آج بھی دشمن کی بیٹی کے ساتھ وہی کروں گا جو اس نے آپ کے ساتھ کیا تھا

کل تم طاقتور تھے لالا آج میں ہوں

اور میں تم سے زیادہ گر کے دکھاؤں گا

١٤

حمزہ ان دنوں بہت بیزی تھا رات بہت دیر سے گھر واپس آتا

شاہزر کے نہ ہونے کی وجہ سے سارا کام اس پہ آ گیا تھا

وہ صبح صبح ہی کام پر نکل جاتا

اور پھر رات دیر گھر واپس آتا

اس کی وجہ سے آج کل وہ مشی پر بالکل دھیان نہیں دے پا رہا تھا

ارادیہ دو تین بار کھے پی چکی تھی

کہ آج کل اس کا دھیان گھر پہ بالکل نہیں ہے

وہ جب گھر آتا تو مشی سو رہی ہوتی ۔

تھکاوٹ کی وجہ سے آج کل رات میں مسی کے رونے کی وجہ سے بھی اس کی آنکھ نہ کھلتی

صبح آنکھ کھلی تو مشی اس کے ساتھ برابر سو رہی تھی

وہ پچھلے چار دن سے اپنے باپ کو کتنا مس کر رہی ہو گی یہ تو وہ خود بھی سمجھتا تھا

حمزہ نے بے اختیار جھک کر اس کے دونوں گالوں کو چوما

آئی مس یو میری جان

جب اس کی جارحانہ پیار سے بھی وہ نہ جاگی تو اسے زبردستی جگانے لگا

اسےآفیس جانے میں صرف دس سے پندرہ منٹ باقی تھے

اور یہ وقت وہ مشی کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا

لیکن اس کی نیند تو باپ سے بھی آگے تھی

کیا کر رہے ہیں آپ حمزہ آپ تو چلے جائیں گے بعد میں رو رو کر یہ میری درگت بنا دی گئی

ارادیہ نے کمرے میں آتے ہوئے اسے ٹوکا

تو میں کیا کروں یار میں اسے مس کر رہا ہوں حمزہ نے اسے اٹھا کے اپنی گود میں رکھ لیا

مشی اٹھو ۔دیکھو بابا کب سے آپ کو جگا رہے ہیں ۔ حمزہ مشی کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا

اور اردایہ اسے گھورنے لگی جس پر ارادیہ کی کسی بات کا کوئی اثر نہ ہوا تھا

کبھی ایسا ہو سکتا ہے میں آپ کو کسی کام کے لئے منع کروں اور آپ وہ نہ کریں

ایسا ہوسکتا ہے کہ میں تمہیں کسی کام کے لیے منع کر اور تم نہ کرو

حمزہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا ارادیہ جانتی تھی کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے

حمزہ کے اتنا کہنے کے بعد بھی بہت گھر سے باہر نہ نکلی تھی

حمزہ سے بحث کرنا بے کار تھا

اس لئے وہ اٹھ کر باہر آ گئی

جب کہ تھوڑی دیر بعد کمرے سے مشی کے کھلکھلانے کی آواز آنے لگی یقیناً حمزہ اسے جگانے میں کامیاب ہوچکا تھا

وہ گھر آیا تو اس کا آدمی غنوی کو اٹھا کر لے آچکا تھا

کہاں ہے وہ لڑکی ---؟

شاہزنے پوچھا

سراس کمرے میں ہے ۔

ٹھیک ہے اب تم لوگ جاؤ باہر انتظار کرو تھوڑی دیر بعد میں تم لوگوں اسے لے جانااور لالہ کے گھر پھینک آنا

ٹھیک ہے سر جی صاحب کا حکم ۔

یہ کہہ کر اس کا آدمی باہر چلا گیا

جبکہ شاہزاس کمرے میں آیا

کمرے میں مکمل اندھیرا تھا

اسے زمین پر بٹھایا گیا تھا

اور اس کے ہاتھ رسیوں سے باندھے ہوئے تھے

وہ گھٹنوں میں منہ دیے رو رہی تھی

کسی کا عکس دیکھ کر وہ بولی

کون ہے وہاں مجھے کیوں لائے ہو یہاں پے پلیز مجھے جانے دو

مین نے کیا بگارا ہے تمہارا

کیوں لائے ہو مجھے یہاں پر

کیوں باندھا ہوا ہے مجھے یہاں کھولو مجھے

وہ باقاعدہ رونے لگی ۔جبکہ اس کے اس طرح سے رونے پر شاہزر کو اس پر ہنسی آرہی تھی

اتنی بھی کیا جلدی ہے۔

اس دن تو شیرنی بنی ہوئی تھی

اور آج کیسے بھیگی بلی بن گئی۔

یہ سب کچھ تمہارے اس تھپڑ کی وجہ سے ہوا ہے

اگر تم مجھ پر ہاتھ نہیں اٹھاتی تو شاید تمہیں یہاں کبھی نہ پڑتا

لیکن فکر مت کرو تم کچھ پل کی مہمان ہو یہاں پر دروازے پر کھڑے ہو کے وہ مغرورانہ انداز میں بول رہا تھا

بس کچھ دیر جب تک میں تم سے اس تھپڑ کا بدلہ نہیں لیتا

میرے آدمی خود تمہیں تمہارے گھر چھوڑنے جائیں گے

لیکن اس کے بعد تم کسی پر ہاتھ اٹھانے کے قابل نہیں رہو گی

تھوڑی دیر سر اٹھا کر جی لو کیونکہ آج سر اٹھا کر جینے کا آخری دن ہے تمہارا آج کے بعد جب اپنا آپ آئینے میں دیکھو گی تو خود سے کبھی نظریں نہیں ملا پاوگی

مبارک ہو تمہیں تمہاری بہادری کا انعام دیا جارہا ہے ۔

نہیں تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے دور رہو مجھ سے ایک قدم بھی میری طرف مت اٹھانا پلیز مجھے باعزت جانے دو وہ بہت بری طرح سے رونے لگی

جس پر شاہزر قہقہ لگا لر ہنسا اور اگلے ہی پل کمرے کی لائٹ اون کر دی

اس کے طرف اٹھتے قدم شاہزر کے وہیں رک گئے کسی نے اس کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی

کیونکہ سامنے زمین پر بیٹھی روتی ترپتی اپنی عزت کی بھیک مانگتی لڑکی لالہ کی بیٹی غنویٰ نہیں بلکہ اسکی پرنسس ابان تھی

❤

❤

میں نے تم دونوں سے کیا کہا تھا..کس کو اٹھا کر لانا اور تم کسے اٹھا کے لائے ہو

میں نے لالہ کی بیٹی کہی تھی شاہزر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان دونوں کو جان سے مار دے

سر آپ نے لالہ کی بیٹی کہی تھی یہ بھی لالہ کی بیٹی ہے

آپ کو لالہ سے انتقام لینا ہے کیا فرق پڑتا ہے اس کی چھوٹی بیٹی ہے یا بری

کیا مطلب ہے تمہارا کیا ابان لالہ کی بیٹی ہے ---؟

جی سر یہ لڑکی لالا کی چھوٹی بیٹی ہے

ہم نے بڑی بیٹی کو اٹھانے کی بہت کوشش کی مگر سر بہت ہوشیار ہے لیکن یہ بہت بے وقوف ہے اسی بس اتنا کہہ دیا کہ اس کے باپ کی طبیعت خراب ہے اور وہ اسے گھر بلا رہے ہیں تو یہ ہمارے ساتھ چلی آئی۔

سر آپ نے تو بدلہ ہی لینا ہے کیا فرق پڑتا ہے لالہ کی بڑی بیٹی ہو یا چھوٹی آپ کو بدلا تو لالہ سے لینا ہے

ابان لالہ کی بیٹی ہے ۔لالہ کی بیٹی ۔میری پرنسیس

شاہزر اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا

جبکہ اس کے آدمی بھی پریشان ہو چکے تھے

سر کو لالہ کی بیٹی چاہیے تھی انہوں نے یہ کہا ہی نہیں چھوٹی یا بڑی ہمیں جو آسان لگی ہم اٹھا لائے

لگتا ہے سر کو وہی لڑکی چاہیے تھی

ہم نے غلط لڑکی کو اٹھا کر ٹھیک نہیں کیا

تو کیا کریں اسے واپس چھوڑ دیں ۔

سر باہر آجائیں تو پوچھ لیتے ہیں اس وقت اگر ہم ان کے پیچھے گئے تو ہمارے ٹکرے کر کے ہمیں کتوں کے آگے پھینک دیں گے

اس لڑکی کو بھی یہیں رہنے دیتے ہیں

میری ابان میری پرنسیس لالہ کی بیٹی

کیوں ۔

اللہ جی ۔

ایسا کیوں کیا آپ نے

میرے ساتھ ہی ایسا کیوں کتنی مشکل سے پہنچا تھا لالہ کے پاس

ابھی تو میں راستہ ملنے کی خوشی نہیں منا پایا تھا اور آپ نے منزل ہی چھین لی

زندگی میں پہلی بار کوئی لڑکی مجھے اتنی اچھی لگی

اور وہ بھی لالا کی بیٹی ۔

پہلی بار مجھے کسی سے محبت ہوئی

شاہزر کب سے بیٹھا شراب پی رہا تھا

اور اللہ سے شکوہ کر رہا تھا ۔

کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا اللہ جی

وہ لڑکی میری پہلی خوشی تھی

زندگی میں پہلی بار میں نے اپنے بارے میں سوچا تھا

کیوں چھینی آپ نے مجھ سے میری خوشی

کیوں چھینی آپ نے مجھ سے میری محبت

محبت ۔۔۔؟

نہیں محبت نہیں نفرت ۔ دشمن کی بیٹی کے ساتھ صرف نفرت کی جاتی ہے

میں بھی نفرت کروں گا

نہیں ہے مجھے اس سے محبت نہیں چاہتا

بدلا لونگا صرف بدلہ

جو کچھ اس نے آنی کے ساتھ کیا وہی ہوگا اس کی بیٹی کے ساتھ

کیا ہوا اگر غنویٰ یہاں نہیں آئی تو ابان سہی

اب تم میری بدلے کی آگ بھجاؤگی

اب جو میں غنویٰ کے ساتھ کرنے والا تھا وہ تمہارے ساتھ کروں گا

تیار ہو جاؤ ابان حیات خان ۔تمہاری زندگی عذاب نے والی ہے ۔

❤

شراب کے نشے میں چور وہ نیچے آگیا

سر ہم غلط لڑکی اٹھا لائے ہیں آپ فکر نہ کریں

ہم اسے واپس چھوڑ کر دوسری لڑکی لے آہیں گے

ہمیں سمجھ میں آ چکا ہے کہ آپ کو لالہ کی بڑی بیٹی چاہیے

مجھے لالہ کی بیٹی چاہیے اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی ہو بدلا مجھے لالہ سے لینا ہے

اس کی بیٹی سے مجھے کوئی مطلب نہیں اب جو کام غنویٰ نہیں کر پائی وہ یہ کرے گی

لیکن یہ لڑکی اٹھارہ سال سے کم ہے ۔آگے چل کر زیادہ بڑا مسئلہ بن سکتا ہے

میرا مطلب ہے اگر بعد میں یہ لوگ آپ پر کیس کرئے تو ان کی طرف سے کیس بہت مضبوط ہوگا

مجھے فرق نہیں پڑتا شاہزر نے غصے سے اس کی بات کاٹی۔

اور اس کمرے میں چلا گیا

وہ ابھی بھی زمین پر بیٹھی رو رہی تھی

اسے آتے دیکھ کر ایک بار پھر سے منیتں کرنے لگی

کھو لو مجھے جانے دو یہاں سے میں نے کیا بگاڑا ہے آپ کا مجھے یہاں قید کر رکھا ہے

اس کی بات پہ غور کیے بغیر شاہزر اس کی طرف بڑھا

اس وقت اس کا صرف ایک مقصد تھا

اپنا بدلہ لینا اپنے بدلے کے سامنے اس وقت اسے اپنی محبت بھی نظر نہ آ رہی تھی

شسسش۔ چلانا بند کرو یہاں تمہاری آواز سننے کے لیے کوئی بھی نہیں ہے

یہاں پر صرف میں ہوں جسے تمہاری چیخوں۔

سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا

اس لیے اپنی الرجی ضائع مت کرو۔

پلیز مجھے جانے دیں یہاں سے ابان نے

روتے ہوئے کہا۔

شاہزر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اس کے آنسو صاف کیے۔

نہ میری جان ساری زنگی انصاف مانگتے ہوئے رونا ہی تو ہے ابھی انہیں ضائع مت کرو۔

اس کے ساتھ ہی شاہزر نے اس کا دوپٹہ سر سے اتار کے دور پھینکا

ایک نشہ تو دوسرا اس پر بدلہ سوار تھا۔

اس وقت شاہزر سہی اور غلط کی پہچان کھو چکا تھا

ابان کی چیخیں پوری حویلی سن رہی تھی لیکن کوئی نہیں تھا یہاں جو اسے شاہزر کے ستم سے بچاتا۔

چھوڑو مجھے پلیز چھوڑ دو رحم کرو خدا سے ڈرو۔

ابان کی چیخیں اسے ہوش منیں لائی تھی

ہوش میں آتے ہی اس نے ابان کو خود سے دور پھینک دیا۔

اور اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا

اضفر مولوی کا انتظام کرو۔ بس اتنا کہہ کروہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

جب کہ وہ دونوں ایک دوسرے کا دیکھنے گے

❤️

مجھے یہ نکاح نہیں کرنا

تمہیں خدا کا واسطہ ہے

کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ یہ سب کچھ

ابان چلا چلا کر بول رہی تھی ۔

دیکھو بی بی یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ وہ تم سے شادی کر رہا ہے ورنہ جس مقصد کے لئے وہ تمہیں یہاں لایا ہے اس کے لیے شادی کرنا ضروری نہیں ۔

ذرا سوچو

اگر اس نے اپنا مطلب پورا کر کے تمہیں یہاں سے جانے دیا تو ساری زندگی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گی

اسی لیے میری بات مانو اور مولوی صاحب کے سامنے ہاں کر دینا

ورنہ تم نہیں جانتی وہ تمہارے باپ اور بہن کے ساتھ کیا کرے گا ۔اگر تم نے اس کی بات نہیں مانی تو وہ تمہارے باپ اور بہن کو مار دے گا کیا ان کی لاشیں دیکھنا چاہتی ہو ۔

اصفر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

نہیں پلیز ان لوگوں کو کچھ مت کرنا تم لوگ جو کہو گے میں کروں گی ۔

ٹھیک ہے تھوڑی دیر کے بعد مولوی صاحب آئیں گے ان کے سامنے اس نکاح کے لیے ہاں کردینا۔

اصفر اٹھ کر جانے لگا ۔

اس کے بعد تم لوگ مجھے جانے دو گے نہ ۔ابان نے پوچھا

وہ فیصلہ سرکریں گے تم جاؤگی یا نہیں

فلحال تم بس یہ نکاح کرو اگر اپنے گھر والوں کی جان کی سلامتی چاہتی ہو تو ۔

تھوڑی ہی دیر کے بعد مولوی صاحب کمرے میں آئے

اور نکاح پروانے گئے ۔

اگر یہاں غنویٰ ہوتی تو بہادری سے مقابلہ کرتی۔ لیکن یہاں غنویٰ نہیں تھی یہاں ابان تھی جو اپنے ہی سائے سے ڈرتی تھی

نکاح ہو چکا تھا

اور سب لوگ جا چکے تھے ابان وہیں بیٹھ کر رونے لگی ۔ نجانے کتنی دیر تک وہ ایسے ہی روتی رہی ۔ پھر اسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کمرے میں اس کے علاوہ بھی کوئی اور ہے

نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھا وہ اسے روتے ہوئے دیکھ رہا تھا ۔

پھر اٹھ کر آہستہ آہستہ کے قریب آیا ۔

میری جان تمہیں اب ساری زندگی رونا ہی ہے

لیکن اس وقت رو کر میری رات برباد مت کرو ۔

شاہزر نے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا

آپ نے کہا تھا نکاح کے بعد مجھے چھوڑ دیں گے ۔ ابان نے اپنے اور اس کے بیچ فاصلہ قائم کرتے ہوئے کہا

کیسے جانے دوں آج تو ہمارا نکاح ہوا ہے ۔

ابھی تو سارے تقاضے ادا ہوں گے ۔

میں کوئی زبردستی نہیں چاہتا ۔یہ کہتے ہی شاہزر اٹھ اور اسے اپنی باہوں میں اٹھا لیا ۔

اور اپنے کمرے میں لے جانے لگا

پلیز مجھے جانے دیں آپ نے جو کہا وہ میں نے کر دیا ۔اب آپ مزید مجھ سے کیا چاہتے ہیں ۔آپ نے یہاں سے جانے کی شرط نکاح رکھی تھی ۔

اسے کمرے میں لاکر کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔ اور اسے بیڈ پر لے آیا

خدا کے لیے پلیز ---

ششش ۔میں نے کہا میں کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں چاہتا ۔اور مجھے یقین ہے کہ تم مجھے زبردستی کرنے پر مجبور نہیں کرو گی

پلیز مجھے گھر جانے دیں ابان نے روتے ہوئے کہا

جب شاہزر کا زوردار ہاتھ اس کے منہ پر پڑا ۔

میں نے کہا منہ بند --- اگر مجھے تمہاری آواز آئی زبان گودی سے کھینچ نکالوں گا ۔

ایک ہی جھٹکے میں اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا اور بیڈ پر گرا دیا ۔اور اس پر جھکنے لگا ۔

مجھے--- جانے دو ۔ یہاں سے -----میں

اس سے پہلے کہ ابان اپنی بات مکمل کرتی شاہزر نے اسے گردن سے دبوچ لیا ۔

مجھے بات نہ ماننے والی بحث کرنے والی عورتوں سے نفرت ہے

اگراب مجھے تمہاری آواز آئی تو یہ رات تمہارے لئے اور بھی مشکل نہ بنا دوں گا ۔

شاہزر نے ہاتھ بڑھا کر کمرے کی لائٹ آف کر دی ۔ ساری رات کمرے میں ابان کی سیکیاں گونجتی رہی لیکن یہاں کیسے پروا تھی ۔اپنس مقصد پورا کر کے اسے بیڈ سے نیچے پھینک دیا

تمہاری یہ ایک رات کی اذیت میری بیس سال کی اذیت کے آگے کم ہے بہت کم

اس کی معصومیت کی دھجیاں اڑا کر شاہزر پرسکون ہو کے سو گیا ۔

اور وہ فرش پر پڑی روتی رہی ۔

❤

❤

آپ سمجھنے کی کوشش کریں میری بیٹی کل سے غائب ہے وہ گھر نہیں آئی نہ جانے کہاں چلی گئی کالج گئی تھی

بھاگ گئی ہوگی کسی کے ساتھ ایسے کیسز لے کے مت آیا کرو تھانے پولیس افسر لالہ سے بات کرتے ہوئے بھی احسان کر رہا تھا

نہیں صاحب جی میری بیٹی بہت چھوٹی ہے وہ تو ان باتوں کو سمجھ بھی نہیں سکتی

ہاں سب لوگ آکر ایسا ہی کہتے ہیں

پتا کراؤ اس کا کوئی عاشق تھا کہ نہیں بھاگ گئی ہوگی کسی کے ساتھ منہ کالا کرکے اور تم لوگ ہمارا دماغ چاٹنے آ جاتے ہو

آفیسر بولا

صاحب جی ایسا مت کہیں میری بیٹی بہت چھوٹی ہے مہربانی کرکے اس کو ڈھونڈنے میں ہماری مدد کریں لالہ نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا ہاں

ہاں ٹھیک ہے میں رپورٹ لکھ دیتا ہوں ۔بتاؤکب سے غائب ہے تمہاری بیٹی افیسر نےاحسان کرتے ہوئے پوچھا

کل صبح کالج کی تھی اس کے بعد پتا نہیں کہاں چلی گئی ۔

کل صبح کالج گی تو تم یہاں کیوں آگئے اگلے چوبیس گھنٹے سے پہلے نہیں ہوگی رپورٹ درج جاؤ جب چوبیس گھنٹے ہو جائیں غائب ہوئے تب آنا

نہ صاحب جی میری بیٹی نہ جانے کس حال میں ہوگی میری مدد کریں لالامنتیں کرتے ہوئے بولا ۔

میرا دماغ مت خراب کر او وقار اس کو باہر کر راستہ دکھا آفیسر نے جان چھڑانے والی انداز میں کہا ۔

اور لالہ کے جاتے ہی کسی کو فون کرنے لگا ۔

جی صاحب جی آپ کا کام ہو گیا لالہ کی رپورٹ درج نہیں ہوئی ۔

آفیسر نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا ۔

❤️----

کوئی فائدہ نہیں ہوا ہمیں اس پلاننگ کا اضفر افسوس کرتے ہوئے بولا ۔

کہاں لالہ سے بدلہ لینا چاہتے تھے اور کہا ں ا سی کی لڑکی سے نکاح پڑھا لیا ۔

ہاں یار یہ بات تو مجھے بھی سمجھ میں نہیں آئی

شاہزر صاحب نے ایلے کیسے لالہ کی بیٹی سے شادی کرلی کیا چل رہا ہے ان کے دماغ میں

ساری پلاننگ کا ستیاناس ہو گیا۔

سمجھ میں نہیں آرہا آخر شاہزر صاحب چاہتے کیا ہے--؟

بابا کچھ پتہ چلا بانو کا لالہ کو گھر کے اندر آتے دیکھ کر غنویٰ دوڑکر ان کے قریب آئی۔

نہیں کچھ پتہ نہیں چلا پولیس والے میں رپورٹ درج کرنے سے منع کر دیا ہے وہ کہتے ہیں جب تک 24 گھنٹے نہیں ہو جاتے تب تک نہیں لکھیں گے

یہ کیا بات ہوئی بابا 24 گھنٹے میں بانو کے ساتھ میں جانے کیا کیا ہو جائے

اللہ نہ کرے ہماری بانو کے ساتھ کچھ بُرا ہو۔ نجانے کس حال میں ہو تو میری بچی

بابا دونوں ہاتھ میں سر پکڑ کر چارپائی پر بیٹھ گئے

جبکہ غنویٰ بھی اپنے آنسو صاف کرتے ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

❤

اس کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو نرم گرم بستر میں پایا ۔

جبکہ اپنے آپ کو کسی کی قید میں محسوس کر کے وہ کسمسائی۔اس نے ہمت کر کے نظر اٹھا کر دیکھا تو

شاہزر نے اس سے کسی تکیہ کی طرح اپنی باہوں میں بھیج رکھا تھا۔

اس کی عزت کو روند کر شاہزر نے اسے بیڈ سے نیچے پھینک دیا تھا

تو اب واپس بیڈ پر کیسے آئی

رات کی بے بس یاد آتے ہی وہ ایک بار پھر سے رونے لگی۔

اور اپنے آپ کو اس قید سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔

جب بہت کوشش کے بعد بھی ناکام رہی ۔تو اپنی کوشش کو ترک کر کے بے آواز آنسو بہاتی رہی ۔

جب اچانک اپنے بالوں پر سخت گرفت محسوس ہوئی

بس اتنی سی تھی تمہاری ہمت ۔یہ تھی تمہاری اوقات ۔تم چاہ کر بھی کبھی اپنے آپ کو مجھ سے آزاد نہیں کرواؤ پاؤگی اس لئے آج کے بعد یہ بیکار کوشش مت کرنا ۔

اور یہ آنسو بہانا بند کرو ۔یہاں پر کوئی نہیں ہے جو تمہارے آنسو پر ترس کھائیں ۔

شاہزر نے اپنی گرفت کو اس کے بالوں پر مزید سخت کرتے ہوئے کہا

چھوڑ دیں مجھے گھر جانے دیں۔ آپ کا مقصد پورا ہوگیا نا ۔آپ جوکچھ چاہیے تھا آپ کو مل چکا ہے --- پلیز مجھے میرے گھر جانے دیں۔

ابان روتے ہوئے ہمت کر کے بولی ۔

جبکہ ایک ہاتھ سے اپنی بال چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔

ہاہاہا ---ابھی تو لالہ کو تڑپتے دیکھنا ہے ۔ بھٹکتے دیکھنا ہے بھیک مانگتے دیکھنا ہے ابھی کہاں میرا مقصد پورا ہوا ہے۔ ابھی تو بہت کچھ باقی ہے ۔

وارڈاب میں تمہارے کپڑے ہیں ۔جو پسند آئیں پہن لو یہاں سب کچھ تمہارا ہی ہے ۔یہاں تمہاری ضرورت کی ہر چیز موجود ہے ۔لیکن تمہیں کچھ چاہیے تو تم مجھے بتا سکتی ہو۔

فریش ہو کر نیچے آ جاؤ ۔ناشتہ کریں گے ۔یہ کہہ کر شاہزر اٹھ کر جانے کا

تمہارے پاس صرف 10 منٹ ہیں جلدی سے نیچے آو ۔مجھے بہت بھاک لگی ہے

مجھے بھوک نہیں ہے ۔

ابان ڈر سے سہم کر اٹھتے ہوئے بولی

چٹاخ۔۔۔۔

ابان پھر سے بیڈ پر گر گئی۔

مجھے انکار سننے کی عادت نہیں ہے ۔اس کے بالوں کو ایک بار پھر سے سختی سے پکڑے کر کہا۔

تمہارے پاس صرف دس مینٹ ہیں ۔

آئی بات سمجھ میں ۔شاہزد میں غصے سے پوچھا ۔

آئی بات سمجھ میں جواب نہ پا کر پھر سے دھاڑا ۔

ہا۔۔ہاں ۔۔۔ابان نے روتے ہوئے سرہاں میں ہلایا

گڈ گرل ۔اس کا گال تھپتھپا کر وہ کمرے سے باہر جانے لگا

ابان کی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی ۔اور اس نے ابان کی کراون سے ٹیک لگاکر آنکھیں بند کر لیں ۔

لیکن اگلی ہی پال اسے محسوس ہوا جیسے کوئی سے دیکھ رہا ہے ۔

اس نے جھٹ آنکھیں کھولی تو سامنے شاہزر دروازے پر کھڑا اسے دیکھتا رہا تھا ۔

کاش تم لالہ کی بیٹی نہ ہوتی ۔کاش۔ ۔ شاہزر کے لہجے میں کچھ ایسا تھا جو ابان کو شدت سے محسوس ہوا ۔

اگر ایسا ہوتا تو یہ صبح بہت حسین ہوتی ۔

شاہزر اتنا کہہ کر چلا گیا ۔جبکہ ابان نہ جانے کتنے ہی دیر اس کے لہجے کی شدت محسوس کرتی رہی۔

رات چاہ کر بھی شاہزر اتنا نہ گر سکا جتنا وہ گرنا چاہتا تھا

وہ اس سے بدلہ لینا چاہتا تھا ۔لیکن کا اس کے قریب جاتے ہی اس پے اپنی شدتیں لوٹانے لگا اسے خود بھی احساس نہ ہوا ۔

رات کو اسے اگر کچھ یاد تھا تو بس اتنا کہ اس کی باہوں میں اس کی پرنسیس ہے ۔اس کی شرعی اور قانونی ملکیت ۔اس کی بیوی اس کی محبت ۔

اور اس وقت وہ کسی اور چیز کو یاد بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

لیکن جب اسے اس بات احساس ہوا تو اس نے ایک جھٹکے سے خود سے دور زمین پر پھینکا ۔ اور خود پر غصہ آنے لگا ۔

اسے خود سے دور پھینک کر کروٹ بدل گیا ۔

نہ جانے کتنی دیر کمرے میں ابان کی سسکیاں گونجتی رہی پھر آہستہ آہستہ وہ سسکیاں تیز سانسوں میں بدل گئی ہے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی سانس روک رہی ہو ۔

شاہزر خود پہ کنٹرول کیے لیٹا رہا ۔

مگر جب اس کی سانسوں کی آواز تیز ہوئی تو شاہزر سے مزید برداشت نہ ہوا وہ اٹھ اس کے قریب آیا ۔

اور اسے ہلانے لگا لیکن وہ ہوش کی دنیا میں نہ تھی ۔

اس کا پورا جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو چکا تھا ۔شاہزر نے اس کی نفس چیک کی ۔جو بہت دیھمی چل رہی تھی ۔

ابان اٹھو اسے پکارنے کی کوشش کی لیکن وہ ایسے ہی بے ہوش پری رہی ۔ شازور نے پریشانی سے اس کے گال پر تھپتھپائیں

دو تین بار ایسے ہی پکارنے پر جب وہ نہ بولی تو شاہزر اسے اٹھا کر اسے بیڈ پر لائے آیا اور اس کے ہاتھ سہلانے لگا ۔

ابان پلیز آنکھیں کھولو ۔

کافی دیر ایسی ہی ہاتھ پیر سہلاتا رہا جب ابان نے ذرا سی آنکھیں کھول کر دیکھا اور پھر آنکھیں بند کرلی۔

یقین کرکے کہ اب وہ ٹھیک ہے شاہزر نے پرسکون ہو کر اسی اپنی باہوں میں بھیج لیا ۔

السلام علیکم صاحب جی اس نام سلطانہ ہے ۔

یہ ہمیشہ بی بی جی کے آس پاس رہے گی ان کا خیال رکھے گی ۔

اس کے نوکر نے آکر بتایا جس سے اس نے ایک ملازمہ کا انتظام کرنے کو کہا تھا ۔کیونکہ اس سے پہلے اس گھر میں کبھی ملازمہ نہ آئی تھی ۔

اس گھر کے سب کام میل سروٹز کرتے تھے ۔

ہاں ٹھیک ہے ۔

تم جاؤ ۔وہ اوپر ہے اسے نیچے ناشتے کے لے کے آؤ ۔

جی صاحب جی ملازمہ حکم کی تکمیل کرتے سیڑھیاں چڑھنے لگی ۔

رکو کمرے کے اندر مت جانا ۔ میری بیوی کے علاوہ کوئی بھی میرے بیڈروم میں نہیں جا سکتا تھا ۔شاہزر نے وارن کرنے والے انداز میں کہا ۔

جی ٹھیک ہے جناب جی ۔

حمزہ کے فون آنے پر اس نے کال اٹھالی۔

شاہزر تیرے لیے بہت بڑی گڈ نیوز ہے ڈریم پروجیکٹ ہمیں مل گیا ۔

لوگوں کو سب سے زیادہ تیری پریزنٹیشن پسند آئی ۔

اور ان لوگوں کو یہاں کے کسی مسلے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اور اس عورت کے ایکسیڈنٹ والے معاملے کو اخبار والوں نے کافی بڑا چڑا کر بتاتا ہے ۔

خیر ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ لیکن ایک بات ہے ۔ حمزہ کہتے کہتے رکا ۔

وہ کیا۔۔۔؟ شاہزر۔نے پوچھا۔

یہی کہ میری بھابھی تیرے لیے بہت لکی ثابت ہوئی ہے اسکی تیری زندگی میں آتے ہی تجھے تیرا ڈریم پروجیکٹ مل گیا۔

حمزہ جانتا تھا کہ شاہزران باتوں پر یقین نہیں کرتا۔

اب تو جلدی سے اُس سے شادی کر لے ۔تاکہ تیری زندگی میں سب کچھ اچھا ہونے لگے ۔

حمزہ کے بات پرشاہزر مسکرایا۔لیکن پھر بھی اسے بتا نہیں سکا کہ ابان لالہ کی بیٹی ہے۔

فون بند کرنے کے بعد بھی یہی سوچنے لگا۔

کہ اب وہ آگے لالہ کو تکلیف پہنچانے کے لئے کیا کرے گا۔

کیونکہ ابان کو تکلیف پہنچا کی وہ خود ہزار موت مرا تھا۔

لالہ میں سمجھ نہیں پا رہا میں تم سے انتقام لے رہا ہوں یا اپنے آپ سے۔

تم ہر بار میرے لیے تکلیف کا سبب بنے ہو۔

کاش ابان تمہاری بیٹی نہ ہوتی۔

سر لالہ کی بیٹی کا کیا کرنا ہے اصفر نے آکر پوچھا ۔

اپنا جملہ درست کرو اصفر ۔لالہ کی بیٹی نہیں شاہزر شاہ کی بیوی ہے وہ ۔ شاہزر اتنے زور سے دھاڑا ۔

کہ اصفر بوکھلا کر رہ گیا ۔

سوری ۔۔۔ سوری سر۔ ۔۔آئی ایم سوری

اس کی آنکھوں کی سرخی دیکھ کر معافی مانگنے میں ہی بہتری جانی ۔

سر آپ کے ہاتھ کو کیا ۔۔اس کے ہاتھ میں پٹی دیکھ کر اصفر پوچھے بغیر نہ رہ سکا ۔

اپنے کام سے مطلب رکھو اصفر ۔ شاہزر نے غصے سے کہا تو وہ سوری کہتے ہوئے وہاں سے نکل گیا ۔

آب وہ اسے کیا بتاتا کہ اپنی پرنسیس پر ہاتھ اٹھانے کی سزا دی ہے خود کو ۔

بہت اچھے گے rewivesالسلام علیکم دوستو آپ کی

آگے بھی مجھے آپ کا ایسا ہی ریسپونس چاہیے ۔

اب بتائیے آپ کو کیا لگتا ہے۔ شاہزر کس طرح سے لالہ کو تکلیف پہنچاکر اس سے اپنا

بدلہ لے گا

❤️

❤️

اب تو ہوگے نا آپ کے 24 گھنٹے---؟ اب بھی رپورٹ لکھیں گے یا نہیں ---؟

آپ جیسی پولیس سروس کی وجہ سے ہمارا ملک ترقی نہیں کر رہا

اگر اس رات میں میری بہن کے ساتھ کچھ غلط ہوتا ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا---؟

غنویٰ غصے سے تن فن کرتی آئی ۔اور آتے ہی انسپکٹر کو اچھی خاصی سنا ڈالی

او بی بی زیادہ ہوا میں اُڑنے کی ضرورت نہیں ہے نیچے آجاؤ ۔

کسی سکول میں تقریر نہیں کر رہی ہو تم جس پر سب تالیاں بجائیں گے یہ پولیس سٹیشن

ہے تمہارے باپ کا گھر نہیں ۔

اس لیے یہاں آواز کم رکھو تو بہتر ہوگا ورنہ ----

انسپیکٹر اسی کے انداز میں بولا

ورنہ کیا --؟ ریز غنویٰ کے پیچھے کھڑا تھا اسے دیکھ کر غنویٰ چونک گئی یہ یہاں کیا کر رہا ہے -

بتائیں ورنہ کیا کریں گے- آپ--؟ کیا کر سکتے ہیں آپ ---؟اور یہ کیا طریقہ ہے کسی لڑکی سے بات کرنے کا--؟

قانون کے محافظ ہوکر آپ کو قانون کا تو پتہ نہیں لیکن لگتا ہے آپ کو عورتوں سے بات کرنے کا سلیقہ بھی عام لوگوں کو سکھانا پڑے گا

ریز نے ایک ایک لفظ چھپا چھپا کر کہا -

ریز اکثر پولیس اسٹیشن آتا تھا -یہاں کے سبھی انسپیکٹر اسے اچھے سے جانتے تھے -

نہیں سر یہ لڑکی کب سے تنگ کیے جا رہی ہے -اس کی بہن کہیں بھاگ گئی ہے -کل اس کا باپ بار بار آ رہا تھا اور آج ہی صبح سے چکر کاٹ رہی ہے -

میری بہن بھاگی نہیں ہے سمجھے تم غنویٰ نے چلاتے ہوئے کہا -

ریز میری بہن ایسی نہیں ہے وہ بہت معصوم ہے اس کے ساتھ ضرور کچھ غلط ہو گیا ہے اور یہ لوگ رپورٹ تک نہیں لکھ رہے

وہ اب روتے ہوئے ریز کو بتانے لگی

تم فکر مت کرو غنویٰ رپورٹ لکھی جائے گی اور ابھی لکھی جائے گی ۔

اس نے انسپیکٹر کو گھورتے ہوئے غنویٰ کو دلاسہ دیا ۔

اور رپورٹ لکھوانے لگا

مجھے امید ہے کہ آپ اس کیس پر جلدی ایکشن لیں گے نہیں تو مجھے ایکشن لینا پڑے گا ۔اور اگر میں نے ایکشن لیا ۔تو شاید آپ کو یہ وردی پہننے کی زحمت نہ کرنی پڑے۔

رپورٹ لکھوا کر اسے باہر لے آیا۔

اس نے وارڈورب کھولا ۔الماری کی جگہ یہاں ایک کمرہ تھا ۔

جس میں ایک سے بڑھ کر ایک کپڑے اور جوتے موجود تھے ۔

یہ کسی کا کمرہ نہیں بلکہ کوئی دکان لگ رہی تھی ۔

ابان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کون سے کپڑے پہنے

ایک سے بڑھ کر ایک فینسی اور اسٹائلش ڈریس جس میں ہر ایک کے ساتھ ایک میل تھری پیس سوٹ تھا ۔

اور جس رنگ کی فی میل ڈریس تھی اسی کے ساتھ میکنگ شرٹ میل سوٹ کے اندر تھی ۔

صرف ایک بلیک کلر کا ڈریس تھا جس کے ساتھ کوئی میل ڈریس نہیں تھی ۔

ابان نے وہی ڈریس نکالا کر پہنا ایسا لگ رہا تھا جیسے کی اسی کا ڈریس ہے ۔بلکل اس کے ماپ کا۔

ان میں کسی بھی ڈریس میں کوئی بے حیائی اور بے ہودگی نہ تھی

مکمل آستین کے ساتھ لانگ دوبٹہ جو بلاشبہ شاندار لباس تھا ۔

ابان نے شیشے کے سامنے کھڑے ہوکر مکمل اپنا جائزہ لیا

شیشے میں دیکھتے ہوئے ایک بار پھر سے اس رات کا منظر یاد آنے لگا

اسے اپنے آپ سے گن محسوس ہو رہی تھی ۔

کیا کوئی بدلے کے لیے اتنا گر سکتا ہے ۔

اس کے چہرے پر شاہزر کے انگلیوں کا نشان اب بھی موجود تھا ۔جس کی تکلیف وہ اب بھی محسوس کر رہی تھی

آئی ہیٹ یو ۔میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی ۔ کبھی نہیں ۔

وہ کتنی دیر سے نوٹ کر رہی تھی جیسے دروازے پر کوئی کھڑا ہے ۔

لیکن کون ۔۔؟اگر شاہزر ہوتا تو اس وقت کمرے میں آ چکا ہوتا ۔

پھر کون ہو سکتا ہے یہی سوچ کر اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا

سامنے ایک عورت کھڑی تھی ۔

جو دروازہ کھلتے ہی الرٹ ہوگی

ارے بی بی جی شاہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ نیچے آکر ناشتہ کرلیجئے میں تو کب سے آپ کا دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہی تھی شاہ صاحب نے منع کیا تھا کہ دروازہ کھٹکھٹا کر آپ کو تنگ نہ کرے ۔

اس کی بات سن کراس کو مکمل اگنور کرکے کے وہ کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیوں کی طرف جانے لگی

آف کتنی خوبصورت بی بی ہے اور اتنی ہی مغرور ۔خیر اس کا غرور کرنا بنتا بھی ہے اتنے بڑے آدمی کی بیوی ہے ملازمہ بربر آتے ہوئے اس کے پیچھے آئی

❤

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس لڑکی کو ہمارے گھر میں لے کے آنے کی

دلاور شاہ غصے سے بولے

بابا یہ میری بیوی ہے میرے ساتھ رہے گی اگر یہاں نہیں آئے گی تو کہاں جائے گی

شامیر ہمت کرکے بولا ۔

نہیں مانتے ہم اسے تمہاری بیوی ابھی کے ابھی نکالو اسے یہاں سے

ہمارے گھر کی بہو صرف ہماری خاندانی لڑکی ہوگی

کسی بھی رہ چلتی لڑکی کو ہم اپنی گھر کی بہو تسلیم نہیں کریں گے دلاور شاہ غصے سے بولے

بابا یہ میری بیوی ہے اور میرے ساتھ ہی رہے گی اگر آپ نے اسے یہاں سے نکالا تو مجھے بھی یہاں سے مجبوراً جانا ہوگا ۔شامیر بنا خوف بولا

واشامیرشاہ اس لڑکی کی محبت کے لیے تم اپنے باپ سے بغاوت کر رہے ہو

چار دن کی ہے یہ محبت ۔اور اس لڑکی کے ہوتے ہوئے ہم تمہیں اپنی جائیداد سے ایک پھوٹی کوڑی نہیں دیں گے

بھوک سے تڑپ تڑپ کر مرو گے تم پھر نہیں یاد آئے گی تمہیں یہ تمہاری دو ٹکے کی محبت

جب بھوک دروازے کے راستے سے اندر آئے گی تو محبت کھڑکی کے راستے سے باہر بھاگ جائے گی

اس لیے جذبات میں بہہ کر کوئی فاصلہ کرنے سے بہتر ہے ابھی طلاق دو اسے اور نکالو اسے یہاں سے باہر

دلاور شاہ غصے میں اپنے آپے سے باہر ہو رہے تھے ۔

نہیں بابا اگر آمنہ یہاں سے جائے گی تو میں اس کے ساتھ جاؤں گا

میں نے زندگی بر اس کا ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا ہے

نکاح کر کے میں اکیلے رستے میں نہیں چھوڑ سکتا۔

ٹھیک ہے تو پھر دفع ہو جاؤ ہماری نظروں سے آج سے ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے

ہم یہی سمجھیں گے کہ ہمارا بیٹا مر گیا۔شاہ صاحب یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اماں بی تڑپ کر

آگے بھری

اور اگر حویلی سے کسی نے بھی اس سے کوئی تعلق رکھا تو اس کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں ہوگا

دلاور شاہ نے اپنی بیوی کو سناتے ہوئے کہا اور اندر چلے گئے۔

جبکہ شامیر نے آمنہ کاہاتھ تھاما اور واپس جانے لگا۔اور اماں بھی خالی نظروں سے کبھی اپنے بیٹے کو تو کبھی اپنے شوہر کو دیکھتی رہی

السلام علیکم سر

ہاں بولو انسپیکٹر کیا خبر ہے ۔

شاہزر سیڑھیوں سے اترتی ابان کو دیکھ چکا تھا اسی لیے جلدی جلدی بولا

سر وہ رپورٹ درج ہوگئی ہے یہی بتانے کے لیے فون کیا تھا۔

سروہ لڑکی غنویٰ میڈیا کے لئے کام کرتی ہے

اگر ہم اس کی رپورٹ درج نہ کرتے تو بہت پروبلم ہو سکتی تھی

اتنا ہی کہنا ہے یا اور بھی کچھ۔۔۔؟ شاہزر نے اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے کہا۔

نہیں سر بس یہی بتانے کے لیے فون کیا تھا انسپیکٹر نے حیران ہو کر کہا۔

جبکہ دوسری طرف شاہزر فون بند کر چکا تھا۔

شاہزر کے کپڑوں کو دیکھ کر اسے پتہ چلا کہ وہاں پر اس کی ڈریس کا میچنگ سوٹ کہاں گیا۔

مگر اس بات سے ابان کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

وہ بس جلدی سے جلدی اپنے گھر جانا چاہتی تھی ۔

تمہیں دس منٹ کہے تھے نہ میں نے --؟پورے 45 منٹ بعد آئی ہو

خیر چھوڑو ان سب باتوں کو چلو ناشتہ کرتے ہیں ۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر ٹیبل کے قریب لے آیا ۔اور اپنے ساتھ والی چیئر پر بٹھایا ۔

کیا کھانا پسند کروگی تو ۔ --؟

ویسے میں زیادہ تر ناشتہ نہیں کرتا لیکن تمہیں ناشتے کی ضرورت ہے

سنو تم سلطانہ ۔آج سے میری ابان کی پسند کا ناشتہ بنانا

اس نے "میری" پر زور دیتے ہوئے کہا۔

بتاؤ آج کیا کھاؤ گی تم اس نے پھر سے ابان سے پوچھا

مجھے کچھ نہیں کھانا اپنے گھر جانا ہے ابان نے اتنا دھیرے سے کہا کہ شاہزر بامشکل سن پایا ۔

جان ہم کوئی ہوٹل میں نہیں ہیں گھر پہ ہی ہیں --شاہزر نے ناگواری چھپاتے ہوئے کہا

مجھے میرے گھر جانا ہے" اپنے گھر ۔"

ابان نے پھر کہا ۔

یہ تمہارا ہی گھر ہے ابان اور اب سے تم یہیں رہو گی ۔ سوعادت ڈال لو

نہیں مجھے میرے گھر جانا ہے اپنے بابا کے پاس ابان چلاتے ہوئے بولی

چٹاخ ----

شاہزر کا تھپڑ اس کا منہ بند کر گیا

بار بار اپنے آپ کو اس کی بیٹی مت کہو۔ ۔شاہزر غصے سے دھاڑا

میرے نہ کہنے سے کیا وہ میرے بابا نہیں رہیں گے ۔ابان روتے ہوئے بولی

میرے بابا کو جب پتا چلے گا کہ آپ نے مجھ مارا ہے تو میرے بابا آپ کو نہیں چھوڑیں گے ۔

روتے ہوئے سرخ آنکھوں سے اسے معصوم سی دھمکی دی

جس پر شاہزر اپنا غصہ بھولے اسے دیکھنے لگا۔

جو اپنی آنکھوں سے اسے قتل کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

اف کتنی ادایں ہیں اس چھوٹی سی پٹاخہ کی۔

شاہزر بے اختیار اس کے قریب آیا۔

پرنسیس رونہ بند کرو پلیز ۔اس کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لے کر بولا۔

تمہیں تمہارے گھر جانا ہے نہ

میں لے کے چلوں گا تمہیں

ابان نے نظریں اٹھا کے اس کے چہرے پر بے یقینی سے دیکھا۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں آپ مجھے لے کر چلیں گے میرے گھر ابان نے پوچھا ۔

ہاں میری جان کیوں نہیں آخر سسر صاحب اور سالی صاحبہ کو ہماری شادی کا بتانا بھی تو ہے

لیکن اس کے لیے میری ایک شرط ہے جو تمہیں مانی ہوگی

مجھے منظور ہے آپ جو کہو گے میں کروں گی ابان نے اس کی شرط سننا ضروری نہ سمجھا وہ تو بس اپنے گھر اپنے باپ اور بہن کے پاس جانا چاہتی تھی ۔

میری شرط سن لو ۔مسز شاہزر شاہ شرط یہ ہے کہ جس طرح سے تم میرے ساتھ یہاں سے جاؤ گی اسی طرح واپس بھی آؤگی ۔

میں وہاں پر کوئی تماشہ نہیں چاہتا ۔۔شاہزر نے وارن کرتے ہوئے کہا

نہیں میں واپس نہیں آؤں گی مجھے نہیں آنا آپ کے ساتھ مجھے وہیں رہنا ہے اپنے بابا کے پاس ۔اب ابان جھٹ اپنا آپ چھڑوا کر اس سے دو قدم کے فاصلے پر ہوئی ۔

باقی سب ٹھیک ہے پرنسیس ۔لیکن آج کے بعد اس طرح سے مجھ سے دور جانے کی غلطی مت کرنا ۔

شاہزر نے ملحے کی دیر کیے بغیر اسے کھینچ کر ایک بار پھر سے اپنے قریب کیا ۔

اگر تم اپنے باپ اور بہن سے نہیں ملنا چاہتی تو تمہاری مرضی ۔

یہ کہہ شاہزر باہر کی طرف جانے لگا ۔

مجھے آپ کی شرط منظور ہے ۔ابان نے اسے جاتے دیکھ کر جلدی سے کہا ۔

جو حکم میری جان ۔

جلدی سے تیار ہو کے آجاؤ میں گاڑی میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں

لیکن اگر وہاں جاکر تم نے کوئی بھی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی تو سخت سے سخت سزا لوں گی

شاہزرکہہ کر باہر نکل گیا۔

جبکہ ابان بس ایک بار اپنے بابا کے پاس جانا چاہتی تھی اسے یقین تھا کہ اس کے بابا اسے بچا لیں گے ۔

جبکہ شاہزر لالہ کی بربادی دیکھنے کے لئے تیار تھا

❤️

❤️

اپنے وعدے کے مطابق شاہزر ایسے لالہ کے گھر پر ہی لایا تھا

سارے راستے میں وہ ایک لفظ بھی نہ بولی

اپنے گھر پہنچتے ہی وہ گاڑی سے تیزی سے باہر نکلی اور اپنے گھر کی طرف بھاگ گئی

شاہزر اس کی جلد بازی دیکھ کر بے ساختہ مسکرایا اور اس کے پیچھے آنے لگا

گھر کے اندر قدم رکھتے ہی اس لئے غنویٰ کو پکارا

جبکہ غنویٰ اس کی آواز سنتے ہی دوڑ کر کمرے سے باہر آئی

اس کے قریب آ کر اسے اپنے گلے سے لگا لیا

بہن کا سہارا ملتے ہیں ابان پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

ابان کہاں تھی تو۔۔۔؟ ہم نے تجھے کہاں نہیں ڈھونڈا۔۔۔۔۔

بابا کا بی پی بہت ہائی ہے ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے ابھی غنویٰ لالہ کے بارے میں بتا ہی رہی تھی

جب وہ کمرے سے باہر نکلے ابان

دوڑکر ان کے سینے سے لگی۔

بابا وہ بہت گندہ ہے اس لیے مجھے بہت مارا

یہاں پر مارا یہ دیکھیں۔ابان اپنا گال دکھاتے ہوئے وہ بولی۔جب لالہ کی نظر جب سامنے دروازے پر کھڑے شاہزر پر پڑی تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے

شاہزر پرسکون انداز میں دروازے سے ٹیک لگائے ان کا اموشنل سین دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

غنویٰ اس کی بات سن کر دروازے پر کھڑے شاہزر کی طرف بڑھی اور اس کے گربان سے پکڑنا چاہا

جب شاہزر نے اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے

نہیں غنویٰ حیات نہیں ایک بار ہاتھ اٹھانے کا انجام دیکھ چکی ہو

میرے گریبان تک پہنچنے کا انجام اس سے بھی برا ہوگا

شاہزر نے اس کے ہاتھ پکڑ کر اسے خود سے پرے کرتے ہوئے کہا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو کڈنیپ کرنے کی

میں تمہیں جان سے مار دوں گی

بابا پولیس کو فون کریں

ہم اسے ابھی پولیس کے حوالے کریں گے

ہاں شوق سے کرو پولیس کو فون۔

کیونکہ اس کے علاوہ اور کچھ کر بھی نہیں سکتے

لیکن اس کے بعد کیا ہوگا۔۔

میں اپنی جیب سے ایک کاغذ نکالوں گا پولیس والوں کو دکھاؤں گا

اور وہ تمہاری بیٹی کو میرے حوالے کر کے واپس چلے جائیں گے ۔

ہاں لالہ ایسا ہی ہوگا ۔شاہزر میں اپنی جیب سے ایک کاغذ نکال کر لالہ کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

نہیں شاہ تم ایسا نہیں کر سکتے ۔تم میری بچی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے وہ معصوم ہے

تم میرے گناہوں کی سزا اسے نہیں دے سکتے

میں تمہارا گنہگار ہوں مجھے سزا دو تم جو کہو گے وہ کروں گا میری بیٹی کوآزاد کر دو ۔

لالہ روتے ہوئے کے آگے ہاتھ جوڑنے لگا

بابا آپ اس کے سامنے ہاتھ کیوں جوڑ رہے ہیں ----؟

کیا ہے اس پیپر میں ---؟ غنویٰ نے شاہزر کے ہاتھ سے پیپر کھینچا

نکاح نامہ ----؟ غنویٰ بے یقینی سے نکاح نامہ دیکھنے لگی

ہاں سالی صاحبہ نکاح نامہ ۔میرا اور آپ کی بہن کا

آپ کی بہن نے اپنی مرضی سے مجھے اپنا شریک حیات قبول کیا ہے

ورنہ میں نے تو اسے آفر کی تھی کچھ وقت میرے ساتھ گزار لیں اور پھر چلی جائے

یا پھر مجھ سے نکاح کر کے ساری زندگی میرے ساتھ رہے

کافی سمجھدار ہے یہ چھوٹی سی پٹاخہ ۔ نکاح کی اہمیت کا مطلب سمجھتی ہے

شاہزر نے ایک ایک چھپا چھپا کر کہا

تم نے یہ سب کچھ مجھ سے اس دن کا بدلہ لینے کے لیے کیا ہے نہ ۔غنویٰ فوراً ہی بات کی تہہ تک آپہنچی

تم بہت سمجھدار ہو سالی صاحبہ --

میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں جو کچھ ہوا وہ میں نے کیا ہے میری بہن کی کوئی غلطی نہیں ہے اسے آزاد کردو

ہاہاہا --اس کی بات سن کر شاہزر قہقہ لگا کر ہنسا

ابھی دو منٹ پہلے جو لڑکی اس کا گریبان پکڑ رہی تھی اب انہیں ہاتھوں کو جوڑ کا فعافی مانگ رہی تھی ۔

جانتی ہو سالی صاحبہ تمہاری غلطی قابل معافی ہے ۔

لیکن بیس سال پرانا گناہ قابل معافی ہے اور نہ ہی اسکی کبھی معافی لے گی شاہزر نے لالہ کو دیکھتے ہوئے کہا

جبکہ اس کی بات سن کر لالہ کی نگاہ زمین سے نہ اٹھی

آج اس کا بیس سال پرانا گناہ سینہ تانے اس کی بیٹیوں کے سامنے کھڑا تھا ۔

بتاؤ لالہ کیا تمہارا گناہ اس قابل ہے کہ اسے معاف کیا جا سکے

شاہزر میری بیٹی کو معاف کردو اس کی کوئی غلطی نہیں ہے میں تمہارا گناہگار ہوں تم جو سزا دو گے مجھے قبول ہے لیکن میری بیٹی کو چھوڑ دو

ایسے کیسے چھوڑ دوں ۔ تمہاری بیٹی تمہارے گناہوں کا حساب چکائے گی لالا ۔ جو گناہ تم نے کیا ہے اس کا ازالہ کرے گی

جو تکلف میں بیس سال سے سہ رہا ہوں اب وہ تمہاری بیٹی سہی گی تم اپنی بیٹی کے لیے تڑپو گے

تم اپنی بیٹی کو دیکھ تک نہیں پاؤ گے

لیکن فکر مت کرو بہت بے رحم نہیں ہوں میں ۔ جب مر جائے گی میں اس کی لاش تمہیں دے دوں گا

لالا نے تڑپ کر ابان کو اپنے سینے سے لگایا

معاف کردو شاہزر۔ میری بیٹی معصوم ہے لالہ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگا

چلو ابان گھر چلو ۔شاہزر نے ابان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

جبکہ اس کی بات سن کر ابان لالہ کے پیچھے چھپنے لگی

ابان میں نے کہا گھر چلو ۔

اس بار شاہزر اتنے زور سے دھاڑا کے ابان کانپ کر رہ گی

بابا مجھے نہیں جانا اس کے ساتھ یہ بہت برا ہے اس لیے مجھے بہت مارا ۔بابا مجھے بچا لیں یہ مجھے مار ڈالے گا بہت برا ہے ابان روتے ہوئے لالہ کے سینے میں چھپنے لگی

جبکہ شاہزر غصے سے گھور رہا تھا

ابان میں نے تم سے کہا تھا نہ میرے ساتھ دھوکا مت کرنا ---؟۔میں نے کہا تھا نہ میں کوئی تماشا نہیں چاہتا ---؟میں نے کہا تھا نہ تمہیں میرے ساتھ واپس آنا ہے ----؟

میں نے کہا تھا نا وعدہ خلافی کی تو سخت سے سخت سزا لے گی ---؟

ایک ملحے میں اس کا بازو پکڑ اس سے لالہ سے الگ کر کے پوچھنے لگا

دھوکا تو تمہاری فطرت میں ہے آخر بیٹی کس کی ہو ---؟

بابا مجھے نہیں جانا مجھے بچا لیں شاہزر کو اگنور کر کے وہ پھر سے لالہ کو مدد کے لئے پکارنے لگی

جب اچانک شاہزر نے اپنی جیب سے ریوالور نکالا اور لالہ کے سر پر رکھ دیا

اگر تم نہیں چاہتی کہ تمہارا باپ تمہاری آنکھوں کے سامنے میرے ہاتھ سے مر جائے تو چلو میرے ساتھ --

شاہزر غصے سے دھارتے ہوئے بولا

اس کے ہاتھ میں ریوالور دے کر غنویٰ کی چیخ نکلی

نہیں نہیں پلیز میرے بابا کو کچھ مت کرنا میں چل رہی ہوں تمہارے ساتھ پلیز میرے بابا کو مت مارنا ابان روتے ہوئے شاہزر کا ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی

جبکہ شاہزر نے ایک لمحے کی دیر کیے بغیر ابان کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے جانے لگا

❤❤

تم میرے آفس میں انتظار کرو میں کچھ دیر میں آتا ہوں

حمزہ کا ایک پرانا دوست اس کے آفس تھا

حمزہ اسے کو انتظار کرنے کے لیے کہہ کر خود میٹنگ میں چلا گیا

کچھ دیر میں واپس آیا تو اس کے دوست کے ہاتھ فوٹو تھی

جو کہ حمزہ ارادیہ اور مشی کی تھی ۔

وہ تصویر حمزہ نے اپنے آفس کے ٹیبل پر فریم کروا کر رکھی ہوئی تھی

بہت خوبصورت ہے تمہاری فیملی ۔ حمزہ نے جیسے ہی آفس میں قدم رکھا اسے دیکھ کر کر دوست بولا

فیملیز تو سب کی خوبصورت ہوتی ہیں ۔

حمزہ یہ کہہ کر اپنی چیئر پر بیٹھ گیا

جبکہ اس کا دوست تصویر رکھ کر اس کی سامنے والی سیٹ پر آ بیٹھا

ہاں ٹھیک کہا تم نے فیملیز سب کی خوبصورت ہوتی ہے

لیکن اولاد کی نعمت ایک ادھوری تصویر میں رنگ بھر دیتی ہے ۔

شاید دوست نے اپنی محرومی محسوس کرتے ہوئے کہا

لو میریج ---؟ دوست نے اپنا افسوس ایک طرف کرتے ہوئے کہا

لو بھی کہہ سکتے ہیں اور ارینج بھی۔میرا مطلب ہے میری طرف سے تو لو مینیج تھی لیکن اس کی طرف سے ارینج۔

یہاں جاب مانگنے آئی تھی اور میں نے اپنا دل دے دیا۔دیکھا کتنا دریا دل ہوں میں ۔حمزہ نے مسکراتے ہوئے کہا

جس پر وہ بھی مسکرا دیا۔

کیا کرتی ہیں بھابھی --؟

میرا اور مشی کا خیال رکھتی ہے ۔ حمزہ نے مسکرا کر جواب دیا house job

جس پر وہ بھی مسکرا رہا ۔

ٹھیک ہے مجھے کچھ کام ہے میں پھر آؤں گا تجھ سے ملنے کے لیے دوست نے اٹھتے ہوئے کہا

ارے رک جا یار ابھی آئے ہوئے تجھے ٹائم کتنا ہوا ہے --کتوں آفس جا رہا ہے

میں بھی کسی دن چکر لگاؤں گا

لیکن فی الحال مجھے کہیں جانا ہے

بہت جلد ملاقات ہو کہ تجھ سے یہ کہہ کر وہ چلا گیا جب کہ حمزہ نے کے ٹیبل سے تصویر اٹھائیں ۔

اسے دیکھنے لگا

تم نے مجھے مکمل کر دیا ہے ارادیہ تھنکیو سو مچ ۔تصویر کو چوم کر اس نے واپس رکھ دیا ۔

اور اٹھ کر گھر جانے لگا ۔کیونکہ اب صرف تصویر دیکھ کر گزارا کرنا ناممکن تھا

گاڑی فل سپیڈ میں چل رہی تھی

ابان ڈر کے مارے کانپ رہی تھی

اب شاہزر کیا کرے گا اس کے ساتھ اس کا باپ اسے بچا نہیں پایا اس کے باپ نے تو اس کے سامنے منتیں بھی کی اپنے ہاتھ بھی جوڑے لیکن شاہزر کو اس پر رحم نہیں آیا

نہ جانے وہ کون سا راز جو بیس سالوں سے دفن تھا

اس راز کی وجہ سے شاہزر نے ابان کو انتقام کا نشانہ بنایا تھا

اب تو یقیناً بہت سے جان سے مار ڈالے گا۔ کیونکہ شاہزر نے اس سے کہا تھا

اس کی چھوٹی سے چھوٹی غلطی پر سخت سے سخت سزا لے گی

کیا سزا دے گا شاہزر اسے یہی سوچ کر اس کے ہاتھ پیر کانپ کر رہے تھے

کہ اچانک شاہزر نے بیچ جنگل میں گاڑی روک دی ۔

آٹھ بج رہے تھے ۔لیکن گھنے جنگل کے اندھیرے سے ایسا لگ رہا تھا جیسے آدھی رات کا وقت ہے ۔

اسی سڑک بالکل سنسان تھی

دور دور تک نہ تو کوئی گاڑی آ رہی تھی اور نہ ہی کوئی انسان بس جنگلی جانوروں کی عجیب و غریب آوازیں آ رہی تھی ۔

اترو نیچے ۔شاہزر بھاری آواز میں بولا ۔

ج۔ ۔جی۔ ۔۔؟ خوف کے مارے اب ان کچھ بول بھی نہ پائی

میں نے کہا اترو نیچے شاہزر غصے سے دھاڑہ

کیو۔ ۔ں۔ مجھ ۔۔۔ جنگلی جانور۔۔رروں سے بہت ڈرر ۔۔۔لگتا ہے ااااور یہاں پر ت۔۔و اندھیررر۔۔۔ابھی ہے

اب ان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کریں

میں نے کہا گاڑی سے نیچے اترو شاہزر پھر سے دھاڑہ ۔

دیکھیے ایم ----۔ سورر۔ ری ۔

میں نے کہا گاڑی سے نیچے اترو اس سے پہلے ابان کچھ اور کہتی شاہزر پھر سے دھاڑا ۔

خوف کے مارے ابان نے فوراً دروازہ کھولا اور گاڑی سے نیچے اتر گئی ۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی یہ جنگلی راستہ زیادہ خطرناک ہے یا شاہزر کا غصہ۔

یہاں سے ہماری حویلی دس منٹ کے فاصلے پر ہے ۔

اگر پیدل جاؤ تو آدھے گھنٹے کے فاصلے پر ۔

لیکن اگر دوڑ کے جاؤں تو بیس منٹ کے فاصلے پر

لیکن اب یہ تم پر ڈیپینڈ ہے کہ تم کتنے ٹائم میں گھر پر پہنچو گی

تمہارے پاس سے آدھا گھنٹہ ہے

اگر تم آدھے گھنٹے میں حویلی نہیں پہنچی تو اس ریوالور کی ساری گولیاں تمہارے باپ کے سینے میں اتار دوں گا ۔

شاہد نے ہاتھ میں ریوالور پکڑ کر کہا

لیکن ---مجھے حویلی کا رررراستہ نہیں--- آتا-می--میں کیسے ----پہنچوں -----گی --؟

-ایک تو جنگل جہاں شاہزر اسے اکیلا یہاں چھوڑ کے جا رہا تھا-اوپر سے اس کا کہنا تھا کہ آدھے گھنٹے کے اندر حویلی پہنچو-اور ابان کو حویلی کا راستہ تک معلوم نہ تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے -اس لیے روتے ہوئے اپنا مسئلہ شاہزر کو بتانے لگی -

یہ میرا مسئلہ نہیں ہے میں نے تمہیں کہا تھا-مجھے دھوکا مت دینا میرے ساتھ ہوشیاری کرنے کی کوشش مت کرنا

لیکن نہیں ----

بہت یقین تو میں تمہارے باپ پر کہ وہ تمہیں بچا لے گا تو سن لو مسز شاہزر شاہ اب سے تمہاری دنیا شاہزر سے شروع ہوکر شاہزر پر ختم ہوگی

آج کے بعد تم مجھے دھوکہ دینے کے بارے میں کبھی نہیں سوچو گی

یہ کہہ کر شاہزر نے گاڑی سٹارٹ کردی -

جبکہ ابان بنا کچھ سوچے سمجھے اس کی گاڑی کے پیچھے بھاگنے لگی-

دیکھیں پلیز ررررک جائیں --- میں کیسے آؤں گی یہاں سے --؟

پلیز-- مجھے یہاں چھوڑ کر مت جائے -ابان مسلسل اس کی گاڑی کے پیچھے بھاگ رہی تھی -

گاڑی کے پیچھے بھاگتے بھاگتے گاڑی کی سپیڈ اتنی تیز ہو گی کہ شاہزاس کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا -

لیکن پھر بھی ابان نے بھاگنا نہ چھوڑا -وہ اسی راستے بھاگتی رہی جس راستے سے ابھی گاڑی نکلی تھی -

ایک تو جنگل کا خوف اوپر سے نہ جانے شاہزر اس کے باپ کے ساتھ کیا کردے-

ابان کی سانسیں پوری طرح سے پھول چکی تھی -

لیکن اس سے پروانہ تھی اسے اگر کسی کی پرواہ تھی تو صرف اپنے باپ کی -

جس کے ساتھ شاہزرکہیں بھی کچھ بھی کر سکتا تھا -

بھاگتے بھاگتے ایک موڑ پر اسے شاہزر کی گاڑی رکی ہوئی نظر آئی

ابان بھاگ کر اس گاڑی کے پاس پہنچی لیکن جب وہ گاڑی کے پاس پہنچی تب شاہزر نے گاڑی ایک بار پھر سے سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی -

دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی ایک بار پھر سے اب ان کی نظروں سے اوجھل ہوچکی تھی

ابان کے پیر بری طرح سے درد کرنے لگے --

یہاں تک کہ اس کی چپل بھی پھٹ گئی۔

چپل وہیں اتار کر وہ پھر سے بھاگنے لگی۔

کچھ فاصلے پر اس نے ایک بار پھر سے شاہزر کی گاڑی کھڑی دیکھی

یا تو وہ اس کی بے بسی کا مذاق بنا رہا تھا یا اسے راستہ بتا رہا تھا۔

جو بھی تھا ابان کو سہارا ہو چکا تھا کہ شاہزر اس کے آس پاس ہی ہے -

بھاگتے بھاگتے آخر کار وہ پہنچ آئی۔

شاہزر گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا تھا - یقینا وہ اس کا انتظار کر رہا تھا

پسینے سے اب ان کے سارے کپڑے بھیگ چکے تھے اس کے بال بھی بکھرے ہوئے تھے اس کی سانس بری طرح اتھل پتھل تھی

شاہزر دونوں ہاتھ اپنی جیب میں ڈالے آہستہ آہستہ چل سے اس کے قریب آ کر رکا

تھک گئی میری جان - مجھے یقین ہے کہ آج کے بعد تم میرے ساتھ دھوکا کرنے کے غلطی کبھی نہیں کرو گی -

اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا اور اندر لے جانے لگا

جب ابان کی چیخ نکل گئی

شاہزر نے بے اختیار اس کے پیر کی طرف دیکھا جہاں سے خون بہہ رہا تھا

میری بے بی کو چوٹ لگ گئی ۔گر گیا میرا بچا ۔درد ہو رہا ہے --؟

اس کے پیر کے قریب زمین پر بیٹھتے ہوئے اس کے پیر کو دیکھنے لگا

جہاں سے خون بہہ رہا تھا

اس کے اس طرح سے پوچھنے پر ابان بری طرح سے رونے لگی ۔

ششششش ---! رونا مت بالکل بھی نہیں ۔

اسے چپ کراتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر اندر لے جانے لگا

❤

حمزہ آج آپ اتنی جلدی آگے ارادیہ خوش ہو کر بولی جس طرح حمزہ مسکرا دیا ۔

ہاں میری جان مشی کہاں ہے حمزہ نے پوچھا

مشی سو رہی ہے اور خبردار جو آپ نے اسے جگا کر تنگ کیا رادیہ نے بتانے کے ساتھ وارن کیا۔

اوکے جاتوآج ہم مشی کو جگا کر تنگ نہیں کریں گے آج ہم اس کی ماماکو تنگ کریں گے ۔

حمزہ اپنا کوٹ آتے ہوئے ارادیہ کے قریب آیا۔

نہیں آپ مشی کوئی جگا لیجئے ارادیہ کی ماما کو بہت کام ہے اس کا ارادہ جان کر ارادیہ نے فوراً بھاگنے کی کوشش کی

بہتر ہوگا کہ مشی کی ماما اپنا سارا کام کل پر ادھار رکھ لیں

کیوں کہ آج تو مشی کے بابا مشی کی ماما کو بخشنے کے بالکل موڈ میں نہیں ہیں

یہ کہتے ہی حمزہ نے ارادیہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کھینچا اور باہوں میں اٹھا کر بیڈ روم میں لے آیا

بہت عیش کر لیں آپ نے جانے من اتنے دن سے اب ذرا اتنے سارے دنوں کا حساب بھی چکنائیں۔

یہ کہتے ہوئے حمزہ نے اس کی صحراحی دار گردن جھک اپنے لب رکھتی ہے ۔

اپنے آنے والے وقت سے بے خبر وہ ایک دوسرے میں کھونے لگے

❤️

شامیر اور آمنہ نے اپنی محبت کا آشیانہ بنا لیا تھا

ان کی شادی کو ایک سال ہونے والا تھا لیکن آمنہ نے شامیر کی محبت میں کوئی کھوٹ نہ دیکھی

شامیر آمنہ کا ہر وقت ہی خیال رکھتا

شادی کے ایک سال میں شامیر صرف اپنی ماں کو یاد کرتا

جس سے وہ بہت محبت کرتا تھا

وہ جانتا تھا کہ اس کی ماں اسے بہت یاد کرتی ہوگی ۔

لیکن اس کی ماں بھی مجبور تھی وہ شوہر یا بیٹے میں سے کسی ایک کو نہیں چن سکتی تھی

اسی لئے شامیر بھی واپس اپنی ماں سے ملنے کا نا گیا

آمنہ اپنے آپ میں گلٹ محسوس کرتی ۔کہ اس کی وجہ سے شامیر اپنے اپنوں سے بچھڑ گیا

لیکن شامیر اسے اداس ہونے سے منع کرتا ۔

شامیر کو اچھی جاب مل گئ

پہلے کی طرح شان و شوکت سے تو نہیں ہاں لیکن اب شامیر اپنا گزارا کم پیسوں میں بھی کرنے لگا تھا

ایک نارمل زندگی گزارتے ہوئے مہینے کے آخر میں اکثر ان کے پیسے کم پر جاتے

لیکن شامیر نے کبھی آمنہ سے اس بارے میں بات نہ کی ایک دن آمنہ نے کہا شامیر میں نوکری کرنا چاہتی ہوں ۔

کیوں آمنہ تمہیں کیا ضرورت پڑ گئی نوکری کرنے کی میں ہوں نا شامیر نے اسے منع کرنا چاہا

نہیں شامیر مجھے لگتا ہے کے مجھے بھی نوکری کرنی چاہیے آپ کا ہاتھ بھی بٹا لوں گی ۔

اور گھر میں زیادہ پیسے بھی آئیں گے

جس سے ہمارا گزر بسر اور اچھے طریقے سے ہوگا

دیکھو آمنہ میں نوکری کر رہا ہوں اور یہ نوکری بہت اچھی ہے ۔

میں تمہارا خیال رکھنا چاہتا ہوں تمہیں خوش رکھنا چاہتا ہوں میں تم پر کوئی بوجھ نہیں چاہتا

تم وہ کرو جو عورتیں کرتی ہیں

گھر پہ رہتی ہیں گھر کا خیال رکھتی ہیں شوہر کا انتظار کرتی ہیں ۔

باہر جا کر کام کرنا مردوں کا کام ہے اور یقین کرو آمنہ میں یہ کام بہت بہتر طریقے سے کر رہا ہوں ۔

لیکن اگر تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے تم یہ نوکری کر سکتی ہو

نہیں شامیر ایسی بات نہیں ہے

میں تو بس اس لیے کہہ رہی تھی کہ آپ کا ہاتھ بٹا سکوں

ضرورت نہیں ہے آمنہ میں سب سنبھالوں گا

اسے اپنے سینے سے لگائیں آرام سے بولا

اس کے بعد آمنہ نے بھی مزید بحث نہ کی

❤❤

تم یقین سے کہہ سکتے ہو یہ وہی لڑکی تھی

نہیں سر یقین سے تو نہیں کہہ سکتا لیکن مجھے شک ہے کہ یہ وہی لڑکی ہے

ٹھیک ہے لیکن اگر یہ وہ لڑکی نہ ہوئی تو میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دوں گا سفیان ملک غصے سے دھاڑا۔

لیکن سر اگر یہ وہی لڑکی ہوئی تو آپ وعدہ کریں گے آپ مجھے مالامال کر دیں گے ۔

ٹھیک کہا تم نے اگر یہ وہی لڑکی ہوئی ۔تو منہ مانگی قیمت دونگا تمھیں سفیان ملک بولا

ٹھیک ہے سر میں بہت جلدی ساری انفارمیشن آپ تک پہنچا دوں گا

آپ نگاہ بیگم تک خبر پہنچا دینں

نہیں نگاہ بیگم تک خبر پہنچانے کی ضرورت نہیں ہے ۔

میں اسے اس لڑکی کی پوری قیمت ادا کر چکا ہوں ۔

اب اس لڑکی پر میرا حق ہے

❤

اور اسے اٹھا کر سیدھا روم میں لے کے آیا

میری جان کو اتنی زیادہ چوٹ لگی ہے

ابھی میں یہاں مرہم لگاؤں گا پھر درد کام ہو جائے گا تمہارا

اسے بیڈ پر رکھتے ہوئے وہ آرام سے بول رہا تھا

اور ساتھ میں وہ سائیڈ دراز سے فرسٹ ایڈ باکس بھی نکال رہا تھا۔

اس میں سے دوائی نکالی

اور اس کا زخم صاف کر کے اس کے زخم پر مرہم لگانے لگا

سسی۔۔۔ابان نے درد اپنا پیر پیچھے کھینچنے کی کوشش کی۔

بہت درد ہو رہا ہے۔۔؟

اس کے پیر پر آہستہ آہستہ پھونک مارتے وہ دوائی لگاتے ہوئے بولا

لیکن دوائی لگنے کی جلن کی وجہ سے ابان کو اور تکلیف ہو رہی تھی

ابان میں تمہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔لیکن تم نے بھی تو ٹھیک نہیں کیا نہ میرے ساتھ وہاں جا کر۔

لوگوں کے ملتے ہیں تم مجھے بھول گئی ہاں

تم مت کیا کیا کرو نا ایسی حرکتیں --کیوں کیا تم نے ایسا---؟ جبکہ گھر سے سمجھا کے لے کے گیا تھا نہ میں تمہیں وہاں -لیکن نہیں سیدھے طریقے سنتی نہیں ہو میری بات -

جو بھی ہوا -اچھا نہیں تھااور آج کی بعد میں ایسا نہیں کرنا چاہتا اور مجھے یقین ہے کہ تم بھی میری ساری باتیں مانوگی

مانوں گی نہ ----؟

بات کرتے ہوئے اس نے ابان کے چہرے کی طرف دیکھا -

مانو گی نہ ---؟ پھر سے نرمی سے پوچھا گاڑی والا غصہ اس وقت اس کے چہرے پر کہیں نہیں تھا -

اور ابان چاہتی بھی نہیں تھی کہ وہ غصہ واپس آئے-

ہا- -ں ہاں -بڑی مشکل سے ایک لفظ زبان سے ادا ہوا

گڈ گرل --اس کا گال تھپتھپا کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا

ابان کارکا ہوا سانس بحال ہوا -

اور بیڈ پے لیٹ گئی -

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اس کا باپ کون سا راز چھپا رہا ہے -

آخر وہ کونسی بات ہے جس کی وجہ سے شاہزر اسے یہاں اٹھا لایا

ابھی بھی وہ انہیں سوچوں میں گم تھی جب شاہزر ہاتھ میں کھانے کا ٹرے لے کر کمرے میں واپس آیا ۔

اونو جان اتنی جلدی نہیں سو سکتی تم ۔۔

ابھی تو تم نے کھانا بھی نہیں کھایا اور گھر سے جاتے ہوئے بھی ٹھیک سے نہیں کھایا تھا ۔

چلو اٹھو شاباش کچھ کھا لو ۔۔

اسے بٹھا کر کھانا اس کے سامنے رکھا ۔

چلو کھاؤ یہ دیکھنے کے لئے نہیں رکھا میں نے ۔ کچھ دیر ابان ایسے ہی کھانے کو دیکھتی رہی ۔جب شاہزر نے اسے ٹوکا ۔

مجھے بھوک نہیں ہے

اس وقت ابان کو بہت بھوک لگی تھی ۔ لیکن وہ اسے بتانا نہیں چاہتی تھی ۔اسی لئے منہ پھیر کر بولی ۔

صبح ناشتے کے وقت بھی تمہیں بھوک نہیں تھی ابھی تو میں بھوک نہیں ہے ۔مجھے تو لگتا ہے اگلے سو سال تک تمہیں بھوک ہی نہیں گے گی ۔

لیکن سوری جان مجھے بہت بھوک لگی ہے اور میرا ساتھ نبھانے کے لیے تو میں کھانا کھانا پڑے گا۔

میں۔۔۔ نے کہا نہ مجھے بھوک۔۔۔ک نہیں ہے ۔شاہزر کا نرم لہجہ دیکھ کر ابان کو کچھ حوصلہ ہوا

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تم نے کہا ہے کہ تم میری ساری باتیں مانو گی۔ کہا تھا نہ ۔دیکھو ابان مجھے ہر بات پر زبردستی کرنا ہرگز پسند نہیں ہے۔

ابان نے نوٹ کیا شاہزر کے چہرے کی نرمی آہستہ آہستہ غائب ہو رہی تھی ۔

جب شاہزر نوالہ بنا کر اس کے طرف لے آیا۔

میں ۔۔۔خود کھا سکتی ہوں ۔اس نے شاہزر کا ہاتھ اپنے چہرے سے پیچھے کیا۔

صبح سمجھایا تھا نہ تمہیں کہ مجھے خود سے دور کرنے کی کوشش مت کرنا لگتا ہے سمجھ نہیں آیا تھا ۔۔۔۔؟اس وقت شاہزر کے چہرے پر سختی ابرآئی تھی

جس سے ابان کو ایک بار پھر سے ڈر لگنے لگا۔

نہ --نہیں میرررا--- م---مطلب ہے میں خود کھاؤ--- گی ۔ ی

اب تو تمہیں میرے ہاتھ سے ہی کھانا پڑے گا ۔یہ کہتے ہیں شاہزر نے نوالہ بنایا اور ایک بار پھر سے اس کے منہ کے قریب لے آیا

منہ کھولو سختی سے آرڈر کیا جس پر فوراً ہی ابان نے منہ کھول دیا ۔

اس کے بعد وہ اسے کھانا کھلاتا گیا

دو بار اس نے بس کہنے کی کوشش کی لیکن شاہزر کی گھوری اتنی سخت تھی کہ وہ چپ ہو گئی ۔

جب شاہزر کو لگا کے وہ پیٹ بھر کے کھانا کھا چکی ہے تو اس نے اسے کھلانا چھوڑ دیا ۔

جس پر ابان نے سکون کا سانس لیا

چلو اب تمہاری باری تم مجھے کھلاؤ

نہیں آپ خود کھالیں ابان جلدی سے بولی ۔

کیا کہا مجھے آواز نہیں آئی پھر سے بولو چہرے پر سختی لیے وہ ایک بار پھر سے بولا ۔

میں نے کہا میں کھلاتی ہوں ۔ابان دھیرے سے ممنائی

تو پھر کھلاؤ نا دیر کیوں کر رہی ہو مجھے بہت بھوک لگی ہے ۔

شاہزر نے جلدی سے ٹرے اس کے قریب کی ۔

مرتی کیا نہ کرتی۔ آہستہ آہستہ اسے کھانا کھلانا شروع کرنے لگی۔

بے بی اتنے چھوٹے نوالے اپنے حساب سے نہیں میرے حساب سے بناؤ اس طرح تو میں کل تک فارغ ہو گا ۔

اس کی بات سن کر ابان نے تھوڑا بڑا نوالہ لیا ۔

اور اسے کھلانے کے لئے اس کے منہ کے قریب لے کے گئی جب اس کے ہاتھ کی انگلیاں اس کے ہونٹوں سے مس ہوئی ۔

لیکن شاہزر تو اس طرح سے کھا رہا تھا جیسے فیل ہی نہ کر رہا ہو۔

اور یہاں ابان کی جان پر بنی ہوئی تھی ۔

نہ جانے کتنی ہی دیر سے کھلاتی رہی ۔اور شاہزر تھا جسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ زندگی میں پہلی بار کھانا کھا رہا ہے ۔

اب بس کریں نہ کتنا کھائیں گے پتا نہیں کہ الفاظ ابان کے منہ سے کیسے نکلے ۔ابان نے اپنی زبان دانتوں تلے دبائیں

مگر اب تو نکل گئے کیا کیا جا سکتا تھا ۔۔۔؟ابان نے دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا ۔

جبکہ اس کی اس حرکت پر شاہزر کے قہقہے سے پورا کمرہ گونج اٹھا ۔

ویلے بانی جانو میری ٹامی ابھی فل تو نہیں ہوئی ۔

لیکن اگر تم نہیں کھلانا چاہتی تو میں یہیں پہ بس کر رہا ہوں ۔

اسے اسی طرح ہاتھوں میں منہ چھپائے چھوڑ کر وہ نیچے برتن چھوڑ کے چلا گیا ۔

جب واپس آیا تب بھی ابان کی اسی طرح بیٹھی تھی ۔

لگتا ہے آج بھوکا ہی سونا پڑے گا شرارت سے کہتے ہوئے بیڈ کی دوسری سائیڈ پر بیٹھا ۔

(اف اتنا تو کھا چکے ہے ٹامی ہے ٹنکی جو فل ہی نہیں ہو رہی ۔)

ابان نے دل میں سوچا کیونکہ منہ پر کہنے کی ہمت تو تھی نہیں ۔

جبکہ شاہزر سوچ رہا تھا کہ اتنی اورر ایٹنگ کے بعد اب اس کا کیا بنے گا ۔

❤

بابا مجھے لگتا ہے ہمیں پولیس میں رپورٹ کرنا چاہیے غنویٰ کو رہ رہ کے شاہزر پر غصہ رہا تھا جس نے ناجانے کس بات کا بدلہ ابان سے نکالنا ۔

بیٹا کیا رپورٹ لکھوائیں گے ہم ----؟جب ایک لڑکی کے غائب ہونے کی رپورٹ لکھنے کے لیے ہمیں اتنی مینتں کرنی پڑی ۔تو تمہیں کیا لگتا ہے شاہزر شاہ جیسے بڑے آدمی کے لئے رپورٹ درج کروا پاہیں گے ---؟ نہیں بیٹا ہم ایسا کوئی بھی قدم اٹھا کرابان کومزید مصیبت میں نہیں ڈال سکتے

لیکن ہم وہاں اس آدمی کے پاس بھی اسے نہیں رہنے دے سکتے ۔

نہ جانے وہ اس کے ساتھ کیا کرے

ویلے بابا ریز نے کہا تھا کہ وہ میری مدد کرے گا ۔پہلے بھی اسی کی وجہ سے پولیس میں رپورٹ درج ہوئی تھی ۔اس کا پولیس والوں پر کافی دباؤ ہے ہو سکتا ہے وہ ہماری کچھ مدد کر سکے ۔مجھے لگتا ہے ہمیں اس سے اس معاملے پر بات کرنی چاہیے ۔

ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہیں بہتر گے بس ابان کو اس آدمی سے

چھڑاؤ ۔نہ جانے وہ اس کے ساتھ کیا کر گزرے ۔بابا ابان کو لے کر بہت پریشان تھے

فکر نہ کریں بابا میں صبح ہوتے ہی ریز سے بات کروں گی

لیکن بابا بیس سال پہلے ایسا کیا ہوا تھا کہ شاہزر نے اس طرح کا قدم اٹھایا غنویٰ پوچھنا نہیں چاہتی تھی ۔

لیکن شاید اس وقت یہ ضروری تھا ۔کیونکہ اس وقت سوال ابان کی زندگی کا تھا

دیکھو بیٹا انسان سے زندگی میں کبھی نہ کبھی کوئی غلطی ضرور ہوتی ہے ۔ مجھ سے بھی ایک غلطی ہوئی تھی

وہ مجھے اسی غلطی کی سزا دے رہا ہے

پھر تم بات کرو اس سے ہوسکتا ہے وہ ہماری کچھ مدد کرنا چاہے بابا نے بات کو ڈالتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے بابا میں اس سے بات کرتی ہوں

غنویٰ سمجھ چکی تھی کہ اس کا باپ اسے اپنی بیس سال پرانی غلطی کے بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہتا ۔

❤❤

آمنہ نے جب سے شامیر کو خوشخبری سنائی تھی وہ تو خوشی سے پاگل ہی ہوئے جا رہا تھا اس کے ہر انداز سے اس کی خوشی کا اندازہ لگا جا سکتا تھا

جانتی ہو آمنہ بابا اور اماں بی کو جب پتا چلے تو کتنے خوش ہونگے کہ وہ دادا دادی بننے والے ہیں ۔

اور ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے معاف کر دیں اور بابا بھی ناراضگی ختم کردیں۔

میں آج ہی بابا کو فون کرکے انہیں یہ خوشخبری سناؤں گا ۔

دیکھنا تم سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ۔

تم فکر مت کرو میں تمہارا بہت خیال رکھوں گا ۔ میں اپنے بے بی سے بھی بہت پیار کروں گا

سچ کہوں آمنہ تو جب سے پتہ چلا ہے کہ میرا بے بی اس دنیا میں آرہا ہے مجھ سے تو صبر ہی نہیں ہورہا ۔

اس کی باتوں پہ آمنہ کبھی شرمائے تو کبھی مسکرائے جا رہی تھی

اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا آمنہ ۔ تمہیں گھبرانے کی بالکل ضرورت نہیں ہے میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہوں

اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس نے آمنہ کو بی حوصلہ دیا ۔

رات کے اس وقت شاہزر سموکنگ کرتا تھا آج بھی کر رہا تھا ۔

کچھ دیر ایسے ہی گزری پھر اسے محسوس ہوا جیسے اس کے ساتھ سویا ہوا وجود اس سمیل کو کوئی خاص پسند نہیں کر رہا ۔

وہ مکمل نیند میں تھی ۔لیکن تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اپنی چھوٹی سی ناک پر ہاتھ کی مدد سے پنکھا چلا رہی تھی ۔اور عجیب منہ کے ڈیزائن بنا رہی تھی

شاہزر سمجھ گیا ۔کہ وہ یہ سب کچھ اس سمیل کی وجہ سے کر رہی ہے ۔

تو مسز آپ مجھے میرے ہی روم سے باہر نکلوا ئیں گی ۔

سہی ہے بوس ۔۔آپ کا گھر ۔آپ کا کمرا ۔آپ کا بیڈ ۔آپ کا بندہ چلا جائے گا باہر ۔اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتے ہوئے ۔نرمی سے اس کے کان کی لو کو چوم کر اٹھ کر باہر آگیا ۔

اسٹڈی روم میں آکر سموکنگ کرنے کی نیت سے بیٹھا تھا ۔

لیکن جیسے آج تو ہر منظر ہی بے رنگ تھا۔کمرے سے باہر آنے کے بعد اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

اس کا دل کہہ رہا تھا کہ واپس چلا جائے اپنی ابان کے پاس۔

یہ کیا پرنسیس ابھی تو میری زندگی میں تمہیں آئے صرف دو دن ہوئے ہیں اور تم نے میرا یہ حال کر دیا ہے ۔۔۔۔یقینا بہت جلدی پاگل کر دو گی مجھے

ہاتھ میں جلائی ہوئی سگریٹ وہی مسل کر اٹھ گیا اور

مسکراتا ہوا واپس جانے لگا

ابان ابھی بھی مزے سے سو رہی تھی ۔جب کہ شاہزر کو نیند نہیں آ رہی تھی کیونکہ جس سائیڈ پہ آج ابان سو رہی تھی شاہزر ہمیشہ سے اسی سائیڈ پہ سوتا آیا تھا

اب اس طرف سونا اس کے لیے ذرا مشکل تھا۔

بس جان کچھ دن اور ۔لالہ کو ذلیل کر کے میں تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔

اور پھر ہم ایک نئی زندگی شروع کریں گے

جس میں شاہزر ہوگا اور شاہزر کی ابان ہوگی ہم کسی تیسرے کو اپنے بیچ میں آنے ہی نہیں دیں گے ۔

صرف شاہزر اور اس کی پرنسیس

نہ محسوس انداز میں اس کے لبوں پر جھک کر پیار کیا اور بیڈ کی دوسری سائیڈ آ گیا۔

نیند تو آنی نہیں تھی لیکن نیند سے کہی زیادہ حوبصورت منظر اس کی انکھوں کے سامنے تھا۔

اور اس منظر کے لیے کہی راتیں جاگ کر گزار سکتا تھا ۔

❤️

ارے سفیان صاحب آئے

آپ یوں اچانک ۔۔میرا مطلب ہے آپ نے تو کہا تھا جب تک رمشا نہیں لے گی آپ ہمارے کوٹھے میں تشریف نہیں لائیں گے

نگاہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا ۔۔

ہاں

نگاہ بیگم یہ بتانے آیا تھا کہ اب تمہیں رمشا کو ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے وہ لڑکی نہیں چاہیے ۔

سفیان ملک نے مغرورانہ انداز میں کہا ۔

سب خیریت تو ہے سفیان صاحب ۔میرا مطلب ہے کل آپ لڑکی کے لئے کڑوروں لٹانے کو تیار تھے اور آج آپ کو وہ لڑکی نہیں چاہیے نگاہ بیگم نے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا ۔

ہاں تم نے ٹھیک سنا اب مجھے وہ لڑکی نہیں چاہیے اور میرے لیے اسے ڈھونڈنے کی بھی ضرورت نہیں ہے

بس یہی بتانے آیا تھا تمہیں اب میں چلتا ہوں ۔

ارے رکھئے حضور ہمیں خدمت کا موقع تو دیجئے ۔نگاہ بیگم نے راستہ روکتے ہوئے کہا ۔

نہیں مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے اب میں جانا چاہوں گا ۔یہ کہہ کر سفیان ملک چلا گیا

شکر ہے اب اس منوس ماری کو ڈھونڈنا نہیں پڑے گا ۔اس کے آدمی نے کہا

ڈھونڈنا تو پڑے گا اور ہم اسے ڈھونڈیں گے کیونکہ سفیان ملک اور رمشا سے اس طرح سے پیچھے ہٹ جائے یہ ممکن ہی نہیں

ابھی کل ہی تو اسے رمشا چاہیے تھی وہ بھی ہر قیمت پر آج اسے اچانک رمشا کی ضرورت کیوں نہیں۔کوئی تو وجہ ہوگی نہ

کیا مطلب ہے آپ کا نگاہ بیگم -----؟

کہیں آپ کو ایسا تو نہیں لگتا کہ سفیان ملک نے ہی -----؟

لگتا نہیں مجھے پورا یقین ہے کہ سفیان ملک نے رمشا کو ڈھونڈ لیا ہے ۔لیکن وہ ہمیں اس بارے میں نہیں بتانا چاہتا

لیکن شاید سفیان ملک یہ بھول گیا ہے کہ میں نگاہ بیگم ہوں ۔اور رمشا کی منہ مانگی قیمت میں ادا کر چکی ہوں ۔

سفیان ملک نے تو صرف چند دنوں کی قیمت ادا کی ہے --اس لیے رمشا پہلے نگاہ بیگم کی ہے بعد میں سفیان ملک ہے

پیچھا کروں سفیان ملک کا اس کے ایک ایک قدم کی مجھے خبر ہونی چاہیے

اس کی آنکھ کھلی تو کل کی طرح آج بھی یہ شاہزر کی باہوں میں قید تھی ۔

اس نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی ۔

لیکن شاہزر نے اسے اس طرح سے دبوچ رکھا تھا ۔کہ وہ چاہ کے بھی اس کے باہوں کے حصار سے نہیں نکل پا رہی تھی ۔

چھوڑیں پلیز ---جب بہت کوشش کے بعد بھی اپنا آپ نہ شروع پائی ۔تو سے مخاطب کرنے لگی۔

لیکن شاہزر تو جیسے گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا ۔جو نا تو اس کی آواز پر اٹھ رہا تھا اور نہ ہی زور زور سے ہلانے پر ۔

یااللہ کہاں پھنس گئی میں ---؟ ہر ممکن کوشش کے بعد بھی شاہزر نے اسے نہ چھوڑا ۔تو اس نے بڑے آرام سے اپنے بالوں سے ایک گریپ پن نکالی اور شاہزر کے بازو پر چھوبوڈالی ۔ شاہزر بلبلا کر اٹھ کر بیٹھا اور اپنے بازو کو دیکھنے لگا ۔

جبکہ ابان اتنے میں پن واپس اپنے سر پہ لگا چکی تھی ۔

کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں نہ-----؟ ابان معصومیت سے پوچھا۔

مجھے ایسا لگا کہ تم نے مجھے کچھ چھوبویا یہاں پہ نے اپنے بازو کے زخم پر اشارہ کرتے ہوئے کہا جس پر ذرا سا خون نکل رہا تھا

میں کیوں ایسا کرو گی بھلا---؟

اچھا تم نے نہیں کیا تو کیسے ہو آپ بتاؤ مجھے--؟ شاہزر نے تیوری چڑھا کر پوچھا۔

مجھے کیسے پتا ہو گا آپ کا بازو ہے آپ کا خون ہے۔مجھے کچھ نہیں پتا۔ابان نے انجان بننے کی کوشش کی--

ہاں تم نے نہیں کیا کوئی چڑیل آئی ہوگی جس نے یہ کیا ہے۔شاہزر نے کہا

کیا آپ کے گھر میں چڑیلیں ہیں--!۔ابان فوراً بیڈ پر اس کے قریب ہو کر بیٹھ گئی ساتھ ہی اس کا بازو اپنے دونوں ہاتھ میں پکڑ لیا۔

شاہزر کو اس کی معصومیت پر بے ساختہ پیار آیا

ہاں میری جان ایک بڑی پیاری سی چڑیل ہے یہاں پہ تم ملو گی اس سے۔شاہزر نے اسکی کمر پہ ہاتھ کر مزید اپنے قریب کرتے ہوئے کہا

نہیں مجھے نہیں ملنا آپ ملیں

کیوں تمہیں ڈر لگتا ہے چڑیلوں سے ۔آہستہ سے اس کے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے پوچھا ۔

بہت وہ کبھی کے اپنے چہرے کی طرف اٹھے ہاتھ کو دیکھتی کبھی اس سے فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کرتی ۔

جب اچانک نظر اپنی گردن پر پڑی ۔

یہ کہاں سے آئی ---؟ گلے میں پڑی چین کو دیکھتے ہوئے پوچھا ۔

ہو سکتا ہے یہ وہی چڑیل پہنا گئی ہو تمہیں ۔شاہزر نے ہنسی دبا کر کہا

کیا-----؟اس نے مجھے کیوں پہنائی یہ چین میں اسے ابھی نکال دیتی ہوں ۔کہنے کے ساتھ ہی اس نے عمل کرتے ہوئے چین نکالنی چاہی جب شاہزر نے اس کے ہاتھ تھام لئے ۔

ارے بے وقوفی مت کرو اگر تم نے ایسا کیا تو ہوسکتا ہے وہ برا مان جائے ۔اور اگر ایسا ہوا تو تمہیں پتا ہے اپنا بدلہ لینے کے لیے کیا کیا کر گزرتی ہیں

ہوسکتا ہے وہ تمہیں کھا جائے ۔ شاہزر نے اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے کہانی گھڑی۔

کیا وہ کھاتی بھی ہیں انسانوں کو---؟

ہاں جہاں تک میری انفارمیشن ہے کھاتی ہیں۔

آگے تمہاری مرضی اگراتار نا چاہو تو بے شک اتار دو۔

یہ کہہ کرشاہزر واش روم میں چلا گیا جبکہ وہ چین پکڑے بیٹھی رہی۔

کل رات شاہزر نے اس کی نیند کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ چین اسے پہنائی تھی ۔

اسے لگ رہا تھا کہ وہ اس کا دیا ہوا تحفہ قبول نہیں کرے گی

لیکن اس کہانی کے بنا پر وہ اب کبھی وہ چین اپنے آپ سے دور نہیں کرے گی ۔

جو بھی تھا ۔شاہزر کو یقین ہوگیا تھا کہ اب وہ چین نہیں اتارے گی ۔

لیکن آج کے دور میں چڑیلوں اور جنوں سے اتنا ڈرنا یہ بات بڑی عجیب تھی

لیکن آج کے دور میں ابان جیسے لڑکی یہ بھی تو بہت بری بات تھی

آج وہ اپنے نیکسٹ پلین کی طرف جا رہا تھا ۔

لالہ کی تباہی کا سفر وہ شروع کر چکا تھا ۔اور یہ بھی جانتا تھا کہ منزل اب زیادہ دور نہیں ہے

وہ صبح آفیس آتے ہی سب سے پہلے ذیر کے روم میں گئی ۔

لیکن زیر یہاں پر نہیں تھا ۔

احمد زیر ابھی تک نہیں آیا کیا ۔۔۔؟اس نے پیون سے پوچھا ۔

ارے میڈم زیر صاحب تواسلام آباد گئے ہوئے ہیں کسی کام کے لیے ۔

پیون نے بتایا

اچھا کب تک آئے گا ۔۔۔؟

پتا نہیں میڈم سر کو پتہ ہوگا ۔

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ ۔

زیر تو یہاں ہے ہی نہیں ۔اب میں کس سے مدد لوں۔ غنویٰ نے پریشانی سے سوچا ۔

کیا اسے فون کرنا ٹھیک ہو گا ۔۔؟ ہوسکتا ہے وہ کسی کام میں بزی ہومیری وجہ سے ڈسٹرب ہو جائے۔

لیکن میں بھی تو پروبلم میں ہوں اور اس وقت ریزہی میری مدد کر سکتا ہے ۔

غنویٰ نے فون نکالا اور ریز کا نمبر ملانے لگی ۔

اپنے موبائل پر غنویٰ کا فون آتا دیکھ کر اسی خوشگوار خیرت نے آ گھیرا۔

السلام علیکم کیسی ہو غنویٰ آج تم نے مجھے فون کیا سب خیریت تو ہے ریز جانتا تھا کہ پچھلے کچھ دنوں سے غنویٰ بہت ٹینشن میں ہے۔

وعلیکم السلام میں ٹھیک نہیں ہوں ریز ایک پرابلم ہے آپ کی ہیلپ چاہیے ۔

ہاں غنویٰ بتاؤ میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں ۔

میں نے آپ کو اپنی بہن کے بارے میں بتایا تھا نہ کہ وہ غائب ہوگئی ہے وہ غائب نہیں ہوئی ریز ایک بڑے آدمی نے اغوا کر لیا ہے ۔

آپ کو یاد ہے جس دن ہم پہلی بار ملے تھے میں نے کا آدمی کو تھپڑ مارا تھا ۔۔۔؟

ریز اس نے مجھ سے بدلہ لینے کے لیے میری بہن کو اغوا کر لیا ہے ۔

نجانے کیوں بات کرتے کرتے اسکی آنکھیں بھیگنے لگی

مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے ۔اس دن آپ کے ایک بار کہنے پر پولیس والوں نے رپورٹ لکھی تھی۔

پلیز آپ پولیس والوں کو فون کرکے کہیں کہ وہ ہمارے ساتھ اس آدمی کے گھر چل کر میری بہن کو چھڑائیں۔

ہاں غنویٰ کیوں نہیں لیکن تمہیں یقین ہے کہ تمہاری بہن شاہزر شاہ کے گھر پر ہی ہے ---؟

ہاں مجھے پتا ہے ۔اس نے خود ہمیں بتایا ہے ۔

آپ پلیز میری ہیلپ کریں۔آپ کے ایک فون پر پولیس والے ایکشن ضرور لیں گے پلیز مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے غنویٰ منتیں کرنے لگی ۔

سنو تم پریشان مت ہو میں ابھی پولیس کو فون کر رہا ہوں ۔

سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا انشاءاللہ ۔میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہوں تمہیں ٹینشن لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

❤️

بھوک کے مارے ابان کا برا حال تھا لیکن یہاں تو کوئی ایلے نیچے ناشتہ کرنے کے لیے بلا نہیں رہا تھا تو کس منہ سے جاتی

پھر اسے اچانک یاد آیا کہ اس کمرے میں کوئی چڑیل ہے۔

یا اللہ یہ تو میں بھول ہی گئی تھی

جلد تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو

منتر پڑھتے پڑھتے وہ کمرے سے باہر بھاگی۔

آنٹی آپ کو پتہ ہے اس کمرے میں چڑیل ہے --؟ اس نے سلطانہ سے کہا

سلطانہ جو کل تک اسے مغرور کہہ رہی تھی آج اس کی معصومیت پر مسکرا دیں

ارے بی بی جی کوئی چڑیل نہیں ہے کیا ہوگیا ہے آپ کو

ارے ہے چڑیل اس نے میرے گلے میں کل رات کو چین ڈالی۔

دیکھیں یہ اس نے گردن میں پڑی ہوئی چین کو سامنے کرتے ہوئے کہا ۔

یہ چین تو کل صاحب جی کے ہاتھ میں دیکھی تھی ۔سلطانہ نے بتایا

بی بی جی یہ چین آپ کو صاحب جی نے پہنائی ہوگی کسی چڑیل نے نہیں ۔سلطانہ نے ہنستے ہوئے کہا

نیچے چلئے آج صاحب نے آپ کی پسند کا کھانا بنوایا ہے ۔

سلطانہ نے بتایا اور اسے اپنے ساتھ لے کر جانے لگی

جب کہ ابان یہ سوچ رہی تھی کہ شاہزر کو کیسے پتا کہ اسے کیا پسند ہے اور کیا نہیں --؟

وہ نیچے آئی شاہزر پہلے ہی موجود تھا ۔

آؤ جان اج میں نے بہت کچھ بنوایا ہے مجھے یقین ہے ان سب میں سے تمہیں ایک چیز ضرور پسند آئے گی۔

اس نے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا جہاں ایک سے بڑھ کر ایک ڈش رکھی گئی تھی ۔

کل بھی تم نے ٹھیک سے کھانا نہیں کھایا تھا ۔

ٹھیک سے کھانا کھانے کا کہنے پر ابان کو کل رات کا ڈنر یاد آگیا ۔اف شاہزر نے کتنا کھلایا تھا اور خود کتنا کھایا تھا ۔

ویلے تم نے تو کک کو بتایا ہی نہیں کہ تمہیں کیا پسند ہے ۔اسی لیے میں نے سوچا میں خود ہی اندازہ لگا لیتا ہوں کہ تمہیں کیا پسند ہے اور کیا نہیں ---

لیکن اتنا سارا کھانا تو ویسٹ ہو جائے گا --ان سب میں تو مجھے صرف آلو کے پراٹھے پسند ہیں ۔

اب یہ باقی سارا کھانا کون کھائے گا --؟

پھینک دیں گے تم آؤ اپنی پسند کی ڈش ٹرائی کرو ۔

شاہزر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بٹھایا ۔

پھینک کیوں دہ نگے آپ کو پتہ ہے یہ رزق کی بے حرمتی ہے ---؟

آپ کو اندازہ بھی ہے کہ یہاں پر ہمارے ملک میں کتنے غریب بنا کچھ کھائے پیئے پیٹ پہ پتھر باندھ کے سوتے ہیں ---؟

اور آپ کہتے ہیں کہ یہ کھانا آپ پھینک دیں گے ۔

کتنی افسوس کی بات ہے --- آپ جیسے بڑے لوگ ایسا سوچتے ہیں ۔

ابان نے منہ بنا کر کہا

سوری جان اب وہی ہوگا جو تم چاہتی ہو ۔

مسکرا کر وہ اس کے لیے کھانا نکالنے لگا

اور آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں کیا چاہتی ہوں ابان نے پوچھا ۔

یہی کہ یہ سارا کھانا کسی یتیم خانے میں جائے اور کیا --؟

غلط ۔

تو پھر ----؟ شاہزر نے پوچھا

تو پھر یہ کہ یتیم خانے میں تو بہت لوگ ہر روز کچھ نہ کچھ دیتے رہتے ہیں --

تو پھر تم کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہو شاہزر نے دلچسپی سے پوچھا ۔

آپ نے کبھی اپنی گاڑی سے دور ندی کے قریب جونپڑیاں بنی دیکھی ہیں

ہاں کہیں بار دیکھی ہیں ۔

ہاں یہ سارا کھانہ وہیں جائے گا ۔ابان نے خوش ہو کر کہا ۔

جو حکم میری جان ۔۔ملازموں کی پرواہ کیے بغیر اس نے ابان کا گال چوم لیا ۔

اس پر ابان کے چہرے کا رنگ کسی لال ٹماٹر کی طرح ہو گیا ۔

اس کے چہرے کے تاثرات سے لطف اندوز ہوتے وہ ناشتے کی طرف متوجہ ہو گیا ۔

❤

سفیان ملک کی فلیٹ کے باہر کھڑا تھا ۔

میں نے کہا تھا رمشا میں تم تک پہنچ جاؤں گا تم صرف میری ہو ۔

صرف میری اور آج میں تمہیں حاصل کروں گا ۔

وہ فلیٹ کے باہر تقریباً پندرہ منٹ سے کھڑا تھا ۔

سر اس کا شوہر ابھی گھر پہ ہے ۔اس کے آدمی نے آکر بتایا

او تو رمشا میڈم نے شادی بھی کر لی ۔امزینگ ۔سفیان ملک نے مسکراتے ہوئے کہا

سر شادی بھی کرلی اور ایک بچی بھی ہے ۔اس کے آدمی نے بتایا

کب جاتا ہے اس کا شوہر ---؟

تقریبا نو بجے تک جائے گا --

ٹھیک ہے نو بجے تک یہی انتظار کرتے ہیں۔

صبر کرتے ہیں آخر پھل اتنا میٹھا جو ہے سفیان نے شیطانیت سے ہنستے ہوئے کہا۔اور رمشا کے شوہر کے جانے کا انتظار کرنے لگا

❤

جی میڈم میں سفیان ملک کا پیچھا کر رہا ہوں وہ یہی ہے

اس فلیٹ کے باہر وہ کسی کے جانے کا انتظار کر رہا ہے

پتہ لگاؤ کہ اس فلیٹ کے اندر کون ہے

مجھے یقین ہے کہ وہاں رمشا ہو گی

جی میڈم آپ فکر نہ کریں میں ابھی پتا کرتا ہوں ۔

دھیان رکھنا کے سفیان ملک کی نظر سے بچ کر رہو

اگر اس نے تمہیں دیکھ لیا تو مجھے بہت برا نقصان ہوگا اور میں یہ نقصان تم سے پورا کروں گی

نگاہ بیگم نے دھمکی دی

آپ فکر نہ کریں میڈم سفیان ملک مجھے نہیں دیکھ پائے گا

میڈم سفیان ملک اندر جا رہا کا ہے

ٹھیک ہے تم جاؤ کا پیچھا کرو ۔

مجھے ایک ایک سیکنڈ کی خبر چاھیے ۔

یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا

تم مجھے دھوکا نہیں دے پاؤ گے سفیان ملک رمشا پر پہلا حق میرا ہے

❤️

جان چلو باہر گھومنے چلتے ہیں ۔

آج شاہزر کہیں نہیں گیا تھا ۔

صبح سے ہی ابان کے ساتھ تھا ۔

مجھے کہیں نہیں جانا میں شو دیکھ رہی ہوں

اس نے ٹی وی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

واپس آ کر دیکھ لینا ابھی چلو کہیں گھومنے چلتے ہیں

تمہارا بھی مائنڈ فریش ہو جائے گا

میرا مائنڈ بالکل فریش آپ کو لگتا ہے کہ میں پاگل ہوں آپ نے میرے گلے میں چین ڈال کے کہا کہ چڑیل نے ڈالی ہے ۔جبکہ سلطانہ آنٹی نے مجھے صبح ہی بتا دیا تھا کہ یہ کہ چین کل آپ کے ہاتھ میں تھی ۔

آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔ بولا نہ جھوٹ۔۔۔؟ ۔اس کی آنکھوں کے سامنے اپنی انگلی کو ہلاتے ہوئے پوچھ رہی تھی ۔

ہاں جان میں نے چھوٹا سا جھوٹ بولا سوری ۔اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے کانوں تو پکڑ کر کہا ۔

اٹس اوکے ۔ابان نے احسان جتانے والے انداز میں کہا ۔

جس پر شاہزر بس مسکرا دیا ۔

لیکن اگلے ہی لمحے اس نے اپنے ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھام لیا

ابان تم صرف میری ہونا ----؟

شاہزر نے شدت سے پوچھا۔

ابھی کل ہی تو اس نے تھپڑ کھایا تھا۔اور شاہزر نے کیسے اسے گھر سے لے کر یہاں تک دوڑ آیا تھا۔

فلحال ابان کا تھپڑ کھانے کا یا کوئی بھی سزا جلنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

تم میری ہو نا ابان۔--؟ شاہزر نے ایک بار پھر سے پوچھا۔

ہاں میں آپ کی ہوں۔ ابان نے مسکرا کر کہا۔

سچ ---؟ تم میری ہونا---؟ تم مجھ سے پیار کرو گی نا----؟ میرے ساتھ رہو گی نا ہمیشہ ----؟ مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی نہ ----؟ خوشی سے ایک ہی سانس میں کہیں سوال پوچھ ڈالے۔

ہاں ۔ابان نے ایک ہی لفظ میں اس کے سارے سوالوں کے جواب دے ڈالے اب جان تو چھڑانی ہی تھی

آخر اتنے ڈرامے اور فلمیں دیکھنے کا کچھ تو فائدہ ہوا--

لیکن اگلے ہی لمحے شاہزر نے اسے اپنی باہوں میں بھینچ لیا

آئی لو یو آبان آئی لو یو سوچ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں ۔میں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گا

اس کی باہوں میں جیسے ابان کا دم گھٹنے لگا ۔

وہ جتنا اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتی اتنا ہی اسے اور اپنے قریب کر لیتا ۔

پلیز چھوڑیں مجھے ۔۔ابان نے اپنا آپ چھواتے ہوئے کہا۔

جب ان کے دروازے پر پولیس آ کر کھڑی ہو گئی ۔

پولیس والوں کو یہاں دیکھ کر شاہزر دروازے پہ آگیا

سر آپ کے خلاف ایک رپورٹ ہے ۔

ان صاحب کا کہنا ہے کہ آپ نے ان کی بیٹی کو اغوا کیا ہے ۔

میرے ہی ٹکڑوں پر پلتے ہیں ہو اور میرے ہی دروازے پر آکر کھڑے ہوگئے ۔شاہ نے غصے سے پولیس والے سے کہا ۔

سر رپورٹ تھی اس لیے لیکن سر آپ فکر نہ کریں ہم بتا چکے ہیں کہ یہ صرف غلط فہمی ہے اور کچھ نہیں ۔

کوئی غلط فہمی نہیں ہے مجھے میری بیٹی اس کے پاس ہے اسے کہو میں بیٹی میرے حوالے کرے ۔۔۔ لالہ آگے بڑھ کر غصے سے بولا

آواز نیچی لالا۔ اگر میرے گھر کے کتوں کو تمہاری آواز آ گی تو وہ تمہیں چیر ڈالیں گے ۔

وہ کیا ہے نا میرے ہر دشمن کی آوازکو پہچانتے ہیں وہ ۔شاہزر نے بارود کروایا ۔

اور ساتھ ہی اپنی جیب سے نکاح نامہ نکال کر پولیس والے کے ہاتھ میں رکھا ۔

یہ ہمارا پرسنل میٹر ہے تم لوگ جا سکتے ہو یہاں سے ۔شاہزر نے آرڈر دیا ۔

اس کے حکم پر پولیس والے جانے گے ۔

آپ لوگ ایسے کیسے جا سکتے ہیں میری بیٹی کا مسئلہ ہے یہ لالا نے پولیس والوں سے کہا ۔

دیکھئے سر آپ کی بیٹی ان کے نکاح میں ہے وہ ان کی بیوی ہے ہم کچھ نہیں کر سکتے ۔

اور پلیز اس طرح کے کیس لے کر نہ آئیے گا ۔

بس اتنا کہہ کر پولیس والے اس کا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے ۔

وہ میری بیٹی ہے میں اسکو تم سے آزاد کرواوں گا شاہزر شاہ

لالہ کی آواز سن کر ابان بھی باہر آگئی ۔

لیکن اس سے پہلے کے وہ لالا کے قریب جاتی شاہزر نے اس کا ہاتھ تھام کر پیچھے کردیا

بھول جاؤ-----

بھول جاؤ لالہ کے آبان نام کی تمہاری کوئی بیٹی تھی ۔

وہ صرف میری ہے ۔صرف اور صرف شاہزر شاہ کی

دیکھنا تک نصیب نہیں ہوگا اسے تمہیں ۔

میری ہو نہ تم بتاؤ اپنے باپ کوکھو صرف میری ہو تم ۔اس کا ہاتھ پکڑ کے وہ لالہ کے

سامنے لے گیا ۔

اسے شاہزر کے اس طرح سے کہنے پر غصہ آرہا تھا جب کہ اپنے باپ کی بے بسی پر رونا

نہیں ہوں میں آپ کی۔ سنا آپ نے نہیں ہوں میں آپ کی ۔میں اپنے بابا کی بیٹی ہوں

۔ نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ اپنے بابا کے ساتھ چلی جاؤں گی میں ۔اس سے پہلے کہ

آبان کچھ اور کہتی شاہزر نے اس کا سر پکڑا اور دیوار پہ دے مارا

❤️

❤️

سفیان ملک ابھی دروازہ کھٹکھٹانے کے لیے ہاتھ اٹھا ہی رہا تھا جب پیچھے سے حمزہ آ کر کھڑا ہو گیا

جی جناب آپ کو کوئی مسئلہ ہے آپ میرے گھر کے باہر کیوں کھڑے ہیں -----؟

نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے سفیان ملک نے ہربڑاتے ہوئے کہا ۔

تو پھر آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ---؟- حمزہ نے اس کے تاثرات کی پروا بغیر کہا

جی یہاں رمشا نام کی ایک لڑکی رہتی ہے سفیان نے کہا ۔

نہیں آپ کی معلومات غلط ہے یہاں رمشا نام کی کوئی لڑکی نہیں رہتی۔ حمزہ کا لہجہ اتنا لیا دیا تھا کہ سفیان اس سے مزید کچھ نہیں پوچھ پا رہا تھا ---

تو پھر یہاں کون رہتی ہے سفیان نے پوچھا ۔

یہاں پر میری فیملی رہتی اور بہتر ہوگا کہ آپ دوبارہ یہاں نہ آئے نجانے کیوں حمزہ کوسفیان ملک ٹھیک نہ لگا ۔

کیا میں آپ کی بیوی کا نام جان سکتا ہوں سفیان ضرورت سے زیادہ ڈھیٹ ثابت ہو رہا تھا ۔

نہیں ۔ حمزہ نے ایک ہی لفظ میں گویا بات ہی ختم کردی۔

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا میں تو بس انفارمیشن کے لیے پوچھنا چاہ رہا تھا --

دیکھیں مسٹر آپ جس کو ڈھونڈ رہے ہیں اسی کو ڈھونڈنا تو زیادہ بہتر ہوگا ۔

اور بہتر ہوگا کہ آج کے بعد آپ مجھے اس فلیٹ میں بھی نظر نہ آئیں کیونکہ میرا نہیں خیال کہ یہاں پر کوئی بھی رمشا رہتی ہے ۔

اب آپ جا سکتے ہیں ۔

اور میرا خیال ہے کہ آج کے لئے اتنی بے عزتی کافی ہے --

نہ جانے کیوں حمزہ کو یہ انسان زہر سے بھی زیادہ کڑوا لگ رہا تھا ۔

ناجانے سفیان حمزہ کو کیسے برداشت کر رہا تھا اس کی جگہ کوئی اور آدمی ہوتا تو اس کا کیا حال کر دیتا --

غصے سے مٹھیاں بھینچتے وہ واپس جانے لگا --

نہ جانے کہاں کہاں سے آجاتے ہیں اٹھ کے واچمین نے اندر کیسے آنے دیا اس کو --؟

حمزہ نے باقاعدہ اسے سناتے ہوئے کہا ۔

بہت شکر ہے کہ اس کی فائل رہ گئی تھی جس کی وجہ سے وہ قریب سے ہی واپس آگیا

شاہزر نے اتنے زور سے اس کا سر دیوار پر مارا کہ ابان کے سر سے خون بہنے لگا

کیا کہا تم نے ایک بار پھر سے کہنا شاہزر غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا

وہ۔ی--- جو آآآاپ نے س۔نا----ابان پھر بولی

شاہزر نے بنا سوچے سمجھے پھر سے اس کا سر دیوار پہ دے مارا

چھوڑو میری بیٹی کو میں تمہیں جان سے مار دوں گا تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس سے پہلے کہ لالہ آگے بڑھتا گارڈز نے اسے پکڑ لیا۔

تمہاری بیٹی نہیں شاہزر شاہ کی بیوی شاہزر پھر سے دھاڑا۔

جبکہ ابان کا چہرہ خون سے لت پت ہو چکا تھا۔لیکن پھر بھی شاہزر نے اس کے بال نہ چھوڑے بلکہ اپنی پکڑ مزید مضبوط کرلی

کہو تم میری ہو بولو تم شاہزرشاہ کی ہو۔اس کا جبڑا دبوچ کر اپنے سامنے کرتے ہوئے بولا

ن۔نن۔نہی--ں۔ابان کی ہمت پر سارے نوکر بے یقینی سے دیکھ رہے تھے۔

بچاو کوئی میری بیٹی کو شاہزر تمہیں خدا کا واسطہ میری بیٹی کو چھوڑ دو۔نہیں لگتی یہ میری بیٹی یہ تمہاری ہے چھوڑ دو اسے تمہیں خدا کا واسطہ۔لالا نے التجا کرتے ہوئے کہا

شاہزر نے اسے دور زمین پر پھینکا۔اگلے ہی لمحے اپنی پینٹ سے بیلٹ نکال کر اسے پیٹنے لگا۔

تم میری ہو صرف میری ہو۔سنا تم نے مرتے دم تک میری رہو گی

شاہزر غصے میں پاگل ہو چکا تھا

جبکہ اس کے نوکر سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ یہ کونسا انداز ہے محبت جتانے کا۔۔۔؟

ابھی پندرہ منٹ پہلے اسی لڑکی نے اپنی محبت کا اظہار کیا۔اس نے کہا تھا کہ وہ شاہزر کو چاہتی ہے اور کبھی اسے چھوڑ کر نہیں جائے گی

لیکن اب وہ بدل چکی تھی۔اس نے شاہزر کو دھوکا دیا تھا۔اور یہ دھوکا اس کی برداشت سے باہر تھا شاہزر کا غصہ کسی طرح کم نہیں ہو رہا تھا

اس کا ہاتھ کتنی بار اٹھا وہ نہیں جانتا تھا

ہاں لیکن ایک سخت نگاہ سے اس نے لالہ کو حویلی سے باہر پھینکنے کا حکم دیا تھا اور پھر بیلٹ وہی پھینک کر چلا گیا

اس گھر کے نوکروں کو ابان کی طرف دیکھنے کی اجازت نہ تھی تو چھونے کیا کی اجازت ہوتی

ڈر کے مارے کوئی ابان کے پاس نہ گیا

اور وہ وہی پڑی تڑپتی رہی ---

ملازمہ کو سارا کام سمجھا کر کھڑکی کے قریب کھڑی ہوئی

جب اس کو سفیان ملک گاڑی کے قریب کھڑا نظر آیا

وہ فورا وہاں سے چھپ گئی

یااللہ یہ یہاں کیا کر رہا ہے ضرور مجھے ڈھونڈنے آیا ہوگا

تو کیا میری آزادی ختم وہ آدمی پھر سے مجھے اس گند میں پھینک آئے گا

نہیں میں نہیں جاؤں گی

کتنی مشکل سے تم نکلی تھی وہاں سے

یا اللہ رحم --وہی نیچے بیٹھ کے وہ بے تحاشا رونے لگی -ڈر کے مارے اس کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے

جب حمزہ کی آواز آئی

ارادیہ جان کہاں ہو تم --اس نے کمرے میں آتے ہوئے کہا جب ارادیہ کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا اسے دیکھتے ہی وہ دوڑ کر اس کے پاس آئی اور اس کے سینے سے لگ کر بے تحاشا رونے لگی

کیا ہوگیا ارادیہ اس طرح سے کیوں رو رہی ہو بتاؤ مجھے کسی نے کچھ کہا ہے تمہیں ---؟

ارادیہ کو اس طرح سے روتے دیکھ کر حمزہ پریشان ہو چکا تھا

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے حمزہ آپ پلیز مجھے چھوڑ کے مت جائے گا

کیا ہوگیا ہے جان میں کہیں نہیں جا رہا اس کی گھیرد باہوں کا حصار بناتے ہوئے کہا

ریلیکس کچھ نہیں ہوا تم ایسے ہی گھبرا رہی ہو۔

اس نے اسے بیڈ پر بیٹھا کر گلاس میں پانی ڈال کر دیا۔

جب مشی کے رونے کی آواز آئی تو اٹھ کر باہر چلا گیا

مجھے جلد سے جلد حمزہ کو سب کچھ بتا دینا چاہیے

وہ آدمی یہاں تک پہنچ گیا ہے -یقینا وہ مجھ تک بھی پہنچ جائے گا۔

میں مزید حمزہ سے یہ سب نہیں چھپا سکتی مجھے یقین ہے کہ وہ میرا یقین ضرور کریں گے

۔

وہ یہی سب کچھ سوچ رہی تھی جب حمزہ دوبارہ مشی کو لے کر کمرے میں آیا

ویلے بھی تمہیں کچھ اور بھی بتانے کے لئے آیا تھا مجھے کچھ دن کے لیے واپس ملتان جانا پڑھائے گا

شاہزر کا ڈریم پروجیکٹ لیے ہمیں کتنے دن ہوچکے ہیں لیکن شاہزر نے ابھی تک اس پر کام شروع نہیں کیا

حمزہ نے اسے بتایا تو وہ پریشان ہوگی

نہیں حمزہ آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر نہیں جائیں گے میں نہیں رہوں گی یہاں میں بھی آپ کے ساتھ آؤں گی

ارادیہ نے سفیان ملک کے ڈر سے کہا

اس کی بات سن کر حمزہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا

جان ذرا یہاں چوٹکی کاٹنا

میرے ساتھ جانے کی بات کون کر رہا ہے ----؟

مسز ارادیہ حمزہ حیدر

کیا یہ سچ ہے یہ میں خواب دیکھ رہا ہوں ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا تو وہ ہنسنے لگی

ہاں کیوں نہیں تم بھی میرے ساتھ چلنا شکر ہے کم از کم گھر سے باہر تو نکلو گی

اور ویسے بھی تمہارے بھائی کا دھیان آج کل کام پر نہیں ہے خیر اس کا سارا دھیان آجکل کس پہ ہے یہ تو میں جانتا ہوں ۔

حمزہ نے مسکرا کر کہا ۔تو ارادیہ بھی اس کی باتوں میں حصہ لینے لگی

کس پے۔۔۔؟ اس نے پوچھا

ارے یار تمہاری جیٹھانی پے ۔جناب کو کوئی لڑکی پسند آگئی ہے اور اس کا رشتہ لینے بھی ہمیں ہی جانا پڑے گا اس بیچارے کا پیچھے ہے ہی کون ۔۔۔۔۔؟

حمزہ نے مسکرا کر بتایا تو ارادیہ حیرت سے دیکھنے لگی

تو کیا انہیں ان کی پہلی نظر کی محبت مل گئی ارادیہ نے پوچھا

ہاں ۔۔آخر کار وہ لڑکی مل ہی گئی

ابان نام ہے اس کا ۔میں نے اس کی ساری انفارمیشن نکال لی تھی لیکن شاہزر کو نہیں بتا پایا ۔

لیکن کوئی بات نہیں کل ہم جا رہے ہیں نا ۔

وہ ساری رات بیٹھا شراب پیتا رہا

اسے اب تک یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اس نے اپنی ابان کو اتنا مارا

لیکن اس نے بھی تو غلط کیا

کیسے لالہ جیسے شخص کے لئے اسے دھوکا دے سکتی ہے

وہ کتنی محبت کرتا ہے اور اس نے اس سے جھوٹ بولا

کتنے آرام سے اس نے کہہ دیا کہ وہ شاہزر کی نہیں ہے ۔

کتنی آسانی سے کہہ دیا کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتی

ہمت کیسی ہوئی اس کی اس طرح سے کہنے کی

اپنے غصے میں شراب پیتے پیتے 4:00 بجے اس کی آنکھ لگ گئی

باہر بہت تیز بارش ہو رہی تھی

ساری رات وہ بارش میں پڑی اپنے زخموں پر تڑپتی رہی ۔کوئی نوکر کوئی ہمدرد اس کے قریب نہ آیا

کہیں نوکر دور سے اسے ایسے ہی دیکھتے رہے

اس میں اتنی بھی جان نہ رہیں کہ وہ کسی کو اپنی مدد کے لیے ہی پکار لے

اس کا دل بہت زور سے دھڑکنے لگا اور اپنی سانس رکھتے ہوئے محسوس ہونے لگی

سر کادرد ٹیسے مارنے لگا ۔اور آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں بند ہو گئی

❤️

دوپہر ایک بجے کے قریب اس کی آنکھ دوبارہ کھلی

اس نے اپنے سر پہ ہاتھ رکھا جو شاید بہت زیادہ شراب پینے کی وجہ سے اور سونے کی وجہ سے دکھنے لگا تھا ۔

ابان کا خیال آتے ہی وہ پریشان ہوگیا کل اس نے ہاتھ اٹھایااپنی ابان پر ۔اتنا غلط کیا تھا اس نے کل رات غصے میں اسنے اسے کتنا مارا یہ تو اسے یاد نہ تھا ۔

وہ بغیر فریش ہوئے باہر نکل گیا

اصغر سلطانہ کو کہو کہ ابان کو میرے پاس بھیجے ۔

اس کی بات سن کر اصفر پریشان ہو گیا ۔

سر آپ نے کل رات میڈم کو مارا تھا ۔اصغر نے یاد دلانے کی کوشش کی

ہاں میں جانتا ہوں مجھ سے بہت ناراض ہوگئی اسی لیے تو میں پہلے کمرے میں نہیں گیا ۔

تم سلطانہ کو کہو کہ اسے میرے پاس بھیجے

سر میڈم کمرے میں نہیں باہر لان میں پڑی ہے ۔آج اصفر کے لہجے میں تلخی تھی ۔

وہ کبھی نہیں چاہتا تھا کہ کسی بھی لڑکی کے ساتھ کچھ غلط ہو اگر شاہزر کے اتنے آسان نہیں ہوتے تو وہ کبھی اس کی مدد نہ کرتا ۔

کیا مطلب ہے تمہارا ۔

اس کی بات سن کرشاہزر پریشان ہو چکا تھا

کیا کہا تم نے ---؟

کہاں ہے ابان ---؟

سر میڈم باہر وہیں پر پڑی ہیں جہاں آپ نے ان کو پھینکا تھا وو بھی اسی حالت میں

اصفر نے بتایا تو شاہزر بینا کچھ سوچے سمجھے باہر بھاگا

اصفر بھی اس کے پیچھے آیا۔

وہ دوڑ کر ابان کے پاس پہنچا۔اور اسے دیکھنے لگا

ابان کے سر کا خون جم چکا تھا۔جبکہ خون کی وجہ سے اس کا سارا چہرہ سرخ ہو چکا تھا

ابان کا جسم بلکل بیجان ہوا پڑا تھا۔

اس کی یہ حالت دیکھ کر شاہزر کے ہاتھ پیر پھول چکے تھے

اس نے اس کی ہارٹ بیٹ چیک کی۔

جو بالکل تھم چکی تھی۔ابان کا دل بند ہوچکا تھا۔

اس بات پر یقین کرنا مشکل نہ تھا کہ ابان مر چکی ہے

لیکن وہ اس بات پر یقین نہیں کرنا چاہتا تھا

اسی لئے ابان کو جگانے لگا

اٹھو ابان تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی

تمہیں سمجھ نہیں آرہا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں میں نے کہا اٹھواسی وقت ---

سروہ نہیں اٹھیں گی میرے خیال سے ------

خبردار ---! خبردار اصفر جو تم نے میرے سامنے بکواس کرنے کی کوشش کی --

کچھ نہیں ہوا ہے میری ابان کو بالکل ٹھیک ہے دیکھنا ابھی ٹھیک ہوجائے گی ۔بالکل ٹھیک ہوجائے گی ۔

تمہیں سمجھ نہیں آرہا ابان میں کیا کہہ رہا ہوں ۔سرخ آنکھوں سے پہلے اصفر کو گھور کر کہا ایک بار پھر سے ابان کے بے جان وجود کو جھنجھوڑنے گا ۔

اصفر کو وہ اس وقت کوئی پاگل جنونی انسان لگارہا تھا۔

سر پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں اصفر ایک بار پھر ہمت کرکے اس کے قریب آیا ۔

میں نے کہا اصفر کوئی بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔کچھ نہیں ہوا ہے میری ابان کو بالکل ٹھیک ہے وہ

ابان پلیز اٹھو میں جانتا ہوں تم مجھے سزا دے رہی ہو مجھے تمہارے ساتھ اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا میں معافی مانگ رہا ہوں نہ ۔

کیوں کر رہی ہو تم میرے ساتھ ایسا ---؟

دیکھو میں کان پکڑ رہا ہوں اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے کان پکڑتے ہوئے کہا

ابان پلیز اٹھو پلیز اٹھ جاؤ تم نہیں کرسکتی ایسا میرے ساتھ تمہیں کیوں سمجھ میں نہیں رہ نہیں سکتا تمہارے بغیر -ابان میں مر جاؤنگا پلیز اٹھ جاؤ

اصفر گاڑی نکالو میں اسے ابھی ڈاکٹر کے پاس لے کے جا رہا ہوں -شاہزر نے حکم دیا اور اسے اٹھانے لگا

سر میرا نہیں خیال کے اس کا کوئی فائدہ ہوگا اصفر نے کہا۔

کیونکہ اصفر جان چکا تھا کہ ابان نہیں رہی

میں نے کہا اپنی بکواس بند کرو وہ کرو جو میں نے کہا ہے جاو جاکے گاڑی نکالو ہم ابھی ہسپتال جائیں گے -شاہزر نے دھاڑتے ہوئے کہا -

جی سر میں گاڑی نکالتا ہوں -

یہ کہ کر اصفر چلا گیا۔

میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا -کوئی تمہیں مجھ سے نہیں چھین پائے گا -میں کسی کو تمہیں خود سے دور نہیں کرنے دوں گا

یا اللہ میری ابان کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔

آپ کچھ نہیں ہونے دوں گے نہ۔ پلیز اللہ جی میری ابان کو کچھ نہیں ہونا چاہیے ۔

اس نے ابان کو اٹھا کر گاڑی کی بیک سیٹ پر رکھا اور خود بھی وہیں بیٹھ گیا۔

بابا جب سے آئے تھے ایک ہی بات کیے جارہے تھے اس نے مار ڈالا اس نے میری بانو کو مار ڈالا ---

وہ تمہیں بھی نہیں چھوڑے گا دیکھنا وہ تمہیں بھی میرے بدلے کی بھینٹ چڑا دے گا نہیں میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ کچھ دن پہلے صادق صاحب تمہارا رشتہ مانگ رہے تھے اپنے بیٹے کے لئے۔

وہ لاہور میں رہتا ہے وہ تمہیں اپنے ساتھ لے جائے گا میں تمہاری شادی کر دوں گا اس کے ساتھ میں تمہیں نہیں مرنے دوں گا بیٹا میں تمہارے ساتھ وہ نہیں ہونے دوں گا جو اس نے میری بانو کے ساتھ کیا

اس نے ابان کو مار ڈالا اس نے میری آنکھوں کے سامنے میری بیٹی کا قتل کردیا

بابا روئے جارہے تھے ۔

ان کی حالت دے کر غنویٰ نے بھی کچھ نہ کہا

غنویٰ انہیں کب سے چپ کرانے کی کوشش کر رہی تھی

لیکن شاید غم اتنا بڑا تھا کہ ان کے آنسو ختم ہی نہیں ہو رہے تھے

کتنی بے بس تھی آج غنویٰ اپنی بہن کو ہر مصیبت سے بچانے والی آج اسے ایک درندے سے چھڑوا نہیں پائی تھی

اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ اس نے ابان کو مار ڈالا ہے

ساری رات آنکھوں میں کٹ گئی

نہ بابا نے کچھ کھایا اور نہ ہی اس نے

دوائی نہ لینے کی وجہ سے صبح تک بابا کی طبیعت بھی بہت خراب ہوچکی تھی

❤️

ڈاکٹرز نے ابان کے کیس کو ہاتھ بھی نہ رکھا۔

ابان کی حالت بہت بری تھی اور صاف پتہ چل رہا تھا کہ یہ مارپیٹ کا شکار ہے۔

ایک ڈاکٹر نے تو صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ یہ وجود بے جان ہو چکا ہے۔

یہ بات سن کر شاہزر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس ڈاکٹر کو قتل کردے۔

اصفر کے بہت منتیں کرنے کے بعد اور انہیں پیسے کا لالچ دے کر آخر ایک ڈاکٹر چیک کرنے کو راضی ہوگیا۔

ویسے تو ہم ایسے کسی کیس پے ہاتھ نہیں رکھتے یہ پولیس کیس ہے لیکن پھر بھی ہم صرف آپ کو دیکھ کر یہ کیس ہینڈل کر رہے ہیں اس نے شاہزر کی طرف دیکھ کر کہا۔

اور اس کا علاج کرنے اندر چلا گیا۔

ارادیہ نے اپنے کچھ دن کی پیکنگ ایسے کی تھی جیسے وہ ہمیشہ کے لیے یہ گھر چھوڑ کر جا رہی ہو

ارادیہ یہ سب کچھ تم کیا کر رہی ہو۔۔۔؟

ہم صرف چند دن کے لیے جا رہے ہیں کوئی زندگی بھر کے لئے نہیں اتنا سامان۔۔۔؟

حمزہ نے سامان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

نہیں مجھے لگا ضرورت پڑ سکتی ہے اس لئے.. ارادیہ کا بس چلتا تو وہ سچ مچ میں یہ گھر چھوڑ کر چلی جاتی کیونکہ اس گھر کے باہر وہ سفیان ملک کو ایک بار دیکھ چکی تھی۔اور کبھی اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

نہیں تمہیں اتنا سامان پیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم بمشکل 4 سے 5 دنوں کے لیے جا رہے ہیں

اور دعا کرو کے رشتہ ہو جائے

اگر ایسا ہوگیا تو یقیناً ہم شادی کرکے ہی لوٹیں گے میرا مطلب ہے بھابھی کو ساتھ لے کر ۔۔

حمزہ شاہزر کے لئے بہت خوش تھا اس کا بس چلتا تو آج ہی اسے سہرا پہنا کر گھوڑی پر بٹھا دیتا

اس نے شاہزر کو نہیں بتایا تھا کہ وہاں آرہا ہے اس کے لیے یہ ایک سرپرائز تھا

ہائے کتنا مزا آئیگا شاہزر بھائی کی شادی میں ۔

میں اور مشی ایک جیسے کپڑے پہنے گے ۔اس نے اپنے دو ماہ کی بیٹی کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر حمزہ بے ساختہ مسکرا دیا

لڑکیوں کی بھی کتنی معصوم معصوم سی خواہش یہ ہوتی ہے ۔

حمزہ سوچتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آیا ۔

ڈاکٹر نے باہر آ کے جیسے شاہزر کو زندگی کی نوید سنائی تھی ۔

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ---؟-آپ کو اندازہ بھی ہے اس لڑکی کا دل کتنا کمزور ہے

یہ تو شکر ہے کہ اس کا باقاعدہ علاج ہوا ہے

اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ کبھی بچ نہیں پاتی

ڈاکٹر آپ کا مطلب ہے کہ انہیں کوئی بیماری ہے اصفر جانتا تھا کہ شاہزر اس حالت میں نہیں ہے کہ وہ ڈاکٹر سے کچھ پوچھ پائے

نہیں یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہیں کوئی بیماری ہے ہاں لیکن ان کا دل بہت کمزور ہے وہ کوئی بھی بڑا صدمہ برداشت نہیں کرسکتی ڈاکٹر نے بتایا

خیر یہ کیس ہم نے پولیس اور میڈیا میں نہیں جانے دیا ڈاکٹر نے کچھ یاد کراتے ہوئے کہا

جب شاہزر نے اپنی جیب سے بلینک چیک نکال کر ڈاکٹر کے ہاتھ میں رکھ دیا

جتنی گنتی آتی ہے اتنی رقم بھر لو بہت بڑا احسان کیا ہے تم نے مجھ پر شاید اس کا قرض کبھی جھکا نہیں پاؤں گا ۔

بس اتنا کہہ کر شاہزر کمرے میں چلا گیا جہاں ابان ابھی بے ہوش پڑی تھی

لیکن ڈاکٹر نے اسے ٹھیک ہونے کی خوشخبری سنا دی تھی ۔

ایم سوری پرنسیس

مجھے معاف کر دو میں نہیں جانتا مجھ سے یہ سب کیسے ہوگیا

لیکن آئی پرومس آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں ہوگی ۔

میں کیا کروں ابان میں تمہیں خود سے دور نہیں جانے دے سکتا ۔

میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں تمہارے بغیر رہنا میرے لیے ممکن نہیں ہے ۔

میں کیسے سمجھاؤں تمہیں --؟ تم میری زندگی ہو --

میرا سب کچھ ہو---

اب میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گا ---

ہمارے باپ کی غلطی کی سزا تمہارا باپ ہی بھگتے گا اب میں تم پر آنچ بھی نہیں آنے دوں گا --

کبھی نہیں --اس کے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے تھامے اپنے ہونٹوں سے لگائے وہ کب سے اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا

ڈاکٹر نے تو کہا تھا اسے ہوش آ چکا ہے ۔ لیکن پھر بھی وہ بے ہوش تھی شاہزر کو کچھ سمجھ نہ آیا ۔

ہاں لیکن اس کے ہاتھ کی کپکپاہٹ وہ اپنے ہاتھ پے محسوس کر رہا ۔

ابان جانتی تھی کہ وہ اس کے پاس ہی بیٹھا ہوا ہے ۔

ابان کو اپنا ہاتھ بھگتا ہوا محسوس ہوا یقینا وہ رو رہا تھا ۔

لیکن ابان بے آنکھیں نہ کھولیں ۔اسے یقین تھا اگر اس نے آنکھیں کھولیں تو شاہزر اسے جان سے مار دے گا

وہ جو کہہ رہا تھا سب جھوٹ تھا وہ صرف اس سے بدلہ لینا چاہتا تھا

اس کے باپ سے اپنا انتقام پورا کرنا چاہتا تھا ۔

اسے جھوٹ موٹ کی ہمدردی دیکھا کر ایک بار پھر سے ایلے ہی مارے گا ۔

ایلے ہی کچھ دیر بیٹھے رہنے کے بعد وہ اٹھ کر باہر چلا گیا ۔

جبکہ ابان نے اپنی آنکھیں کھول دی کیونکہ اس کے پاس یہ آخری موقع تھا یہاں سے نکلنے کا ۔

زخموں سے چور جسم سے اس کا ہلنا بھی ناممکن تھا۔

لیکن وہ پھر بھی اپنے گھر جانا چاہتی تھی ۔نہ جانے اس کا باپ کیسا ہوگا۔

ابھی وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی جب اس کا دھیان سائیڈ ٹیبل پر رکھے شاہزر کے فون کی طرف پڑا۔

یہ فون یہاں کیسے رہ گیا۔یہی سوچتے ہوئے اس نے فون اٹھایا اور لالہ کے نمبر پر فون کرنے لگی

جبکہ اس کا سارا دھیان دروازے پر تھا۔

اسے لالہ کے علاوہ کسی کا نمبر زبانی نہیں آتا تھا۔

دوسری طرف سے انجان نمبر دیکھ کر غنویٰ نے فون اٹھا لیا۔

السلام علیکم کون بات کر رہا ہے-----؟ غنویٰ نے پوچھا

ہیلو آپی میں بات کر رہی ہوں غنویٰ سے باتیں کرتے ہوئے اس آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

یہ اس کی وہی بہن تھی جو کبھی اس کے ساتھ کچھ غلط نہ ہونے دیتی ---اور آج اتنی مجبور تھی کہ چاہ کر بھی اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھی

بانو تو ٹھیک ہے نہ---؟ بابا کہہ رہے تھے کہ شاہزر نے ---۔تو کہاں اس وقت اپنی بات ادھوری چھوڑ کر غنویٰ اس کے بارے میں پوچھنے لگی

آپی میں ہوسپٹل میں ہوں۔

لیکن میں یہاں سے بھاگ جاؤں گی۔

مجھے کسی بھی طرح یہاں سے نکلنا ہوگا ورنہ یہ آدمی مجھے مار ڈالے گا ۔

ابان نے روتے ہوئے کہا ۔

تو فکر مت کر بانو مجھے بتا تو کونسے ہوسپٹل میں ہے میں ابھی تجھے لینے کے لیے آتی ہوں ۔غنویٰ نے کہا ۔

نہیں آپی آپ یہاں مت آئیے گا ۔ورنہ وہ آپ کو بھی مار دے گا ابان نے اپنا ڈر بیان کیا --

میں کسی طرح بھی نظر بچا کر یہاں سے نکلنے کی کوشش کروں گی۔

اور اگر نہیں آئیں تو سمجھ جانا کہ میں پکڑی گئی ۔

ابان نے سمجھداری سے کام لیتے ہوئے کہا ۔جبکہ غنویٰ کو اس سے اس طرح کی سمجھداری کی امید ہرگز نہ تھی۔ لیکن وقت آنے پر انسان سب سیکھ جاتا ہے ۔شایدابان بھی سب سیکھ چکی تھی ۔

اب میں فون رکھتی ہوں یہ نہ ہو کہ وہ واپس آ رہا ہو

ٹھیک ہے تو اپنا خیال رکھنا ۔۔

فون رکھ کر جیسے ہی ابان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ دروازے پر کھڑا تھا ۔

ابان کی جان پر بن گئی نہ جانے وہ کتنا کچھ سن چکا تھا یقیناً اس کے پلین کے بارے میں سب جان چکا ہوگا ۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے قریب آیا

اسے اپنے قریب آتے دیکھ کر ابان کے ہاتھ پیر کانپنے لگے

میں تمہیں منع کرتا ہوں تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آتی نا ۔

کیسے سمجھاؤں میں تمہیں ۔شاہزر کا لہجہ نرم تھا ۔لیکن چہرے کے تاثرات بہت سخت

یہ تمہاری آخری غلطی ہے ابان اس کے بعد تمہیں ہر غلطی کی سزا لے گی۔ تم سیدھے طریقے سے سمجھنے والی چیز ہی نہیں ہو

اب تمہیں میں اپنے طریقے سے سمجھاؤں گا ۔

اس کے پیچھے سے اپنا فون اٹھا کر زور سے دیوار پہ دے مارا ۔

ریسٹ کرو ابھی تمہیں آرام کی ضرورت ہے ۔

کل صبح تک تمہیں ڈسچارج کر دیا جائے گا ۔

بس اتنا کہہ کر وہ باہر چلا گیا

جبکہ ابان کو یقین ہو چکا تھا کہ اس کے بھاگنے کے بارے میں اس نے کچھ نہیں سنا ۔

اللہ کا شکر ادا کر کے وہ ایک بار پھر سے اپنے پلان پر غور کرنے لگی

❤❤

غنویٰ کو جب سے پتہ چلا تھا کہ ابان ٹھیک ہے اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا

اس نے بابا کو بتایا ۔تو انہیں یقین ہی نہ آیا ۔

لیکن ابان کے وہاں سے بھاگنے والی بات سن کر بابا پریشان ہو چکے تھے

کیونکہ یہ تو وہ بھی جانتے تھے کہ شاہزر شاہ اتنا بے وقوف نہیں ہے

کے ابان کو اتنی آسانی سے وہاں سے بھاگنے دے ۔

ابان کے لیے پریشان ہونے کے ساتھ وہ اس کی سلامتی کی دعائیں مانگتے رہے۔

اگر ابان وہاں سے نکل گئی تو یقیناً رات کے کسی بھی وقت یہاں تک پہنچائے گی ۔

اگر آبان یہاں گھر پہنچ آئی تو بابا نے اسے غائب کرنے کے بارے میں سوچ لیا تھا ۔

ایک بار وہ وہاں سے آزاد ہو جاتی پھر بابا اسے ہمیشہ کے لئے شاہزر کی پہنچ سے دور کر دیتے۔

لیکن وہ تو اکیلی دکان تک نہیں جاتی تھی تو وہاں سے یہاں تک کیسے آئے گی ---؟

یہاں تک کہ کالج بھی بہت چھوٹے سکول کے بچوں کے ساتھ جاتی تھی ۔

بابا کو ابان کی فکر تھی

اور کیسے نہ ہوتی تو وہ ان کا خون تھی ان کے لئے عزیز تھی جو ان کی غلطی کی وجہ سے کسی کے بدلے کی نظر ہو رہی تھی ۔

❤

اصفر کسی کام کے لئے ہسپتال سے باہر گیا تھا لیکن واپس آتے ہوئے اسے کچھ عجیب محسوس ہوا

اس نے پیچھے سے ابان جیسے کپڑے پہنے ایک لڑکی کو جاتے دیکھا ۔

جو اپنا چہرہ چھپائے چھپ چھپ کر جا رہی تھی ۔

کافی دور ہونے کی وجہ سے وہ اسے ٹھیک سے نہیں دیکھ پایا۔

اس نے اسی پر نظر رکھے ہوئے شاہزر کو فون کیا

جو ڈاکٹر سے ابان کے ڈسچارج کی بات کر رہا تھا ۔

شاہزر نے دو بار فون کاٹ دیا ۔کیونکہ وہ کوئی بھی ڈسٹربنس نہیں چاہتا تھا ۔

لیکن پھر بھی اصفر ڈھیٹ بنا رہا کیونکہ وہ ابان کو دیکھ چکا تھا ۔

کیا مصیبت آ گئی ہے اصفر تھوڑی دیر صبر نہیں کر سکتے میں ڈاکٹر سے ضروری بات کر رہا تھا ۔شاہزر نے فون اٹھاتے ہی غصے سے کہا ۔

سر میڈم بھاگ رہی ہیں ۔ اصفر نے جلدی سے بتایا

جس پر شاہزر کے چہرے پر پریشان ہونے کی بجائے مسکراہٹ بکھر گئی ۔

یہ لڑکی کبھی نہیں سدھرے گی

ٹھیک ہے بھاگنے دو اسے ۔تم آؤ مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے ۔

اس کی بات سن کر اصفر پریشان ہوگیا ۔

کیونکہ وہ اس کا پیچھا کرنے کی بجائے اسے اپنے پاس بلا رہا تھا ۔

سر لگتا ہے آپ نے ٹھیک سے سنا نہیں میڈم بھاگ رہی ہیں ۔ اصفر نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا ۔

میں نے سن لیا ہے اصفر تم میرے پاس آؤ ۔

یہ کہہ کر شاہزر نے فون کاٹ دیا ۔

جوگنگ کرلو پرنسس تمہاری صحت کے لئے اچھا ہے ۔

شاہزر زیر لب بڑبڑاتے ہوئے مسکرا دیا

❤

میڈم سفیان ملک وہاں کسی آدمی سے بات کر رہا تھا ۔

اور میں نے پتا بھی کروایا ہے وہاں رمشا نام کی کوئی لڑکی نہیں رہتی

بلکہ وہاں تو ایک شادی شدہ جوڑا رہتا ہے جن کی ایک بیٹی بھی ہے

اشرف نے اسے ساری معلومات دی

نہیں اشرف ٹھیک سے پتا کرواؤ جہاں سفیان ملک گیا تھا وہاں کچھ تو تھا ایسا اور میرا یقین کہتا ہے کہ وہ رمشاہی ہے ۔

نگاہ بیگم نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے میڈم لیکن وہ جو آدمی اس گھر میں رہتا ہے وہ سیدھے منہ سے کسی سے بات ہی نہیں کرتا ۔سفیان ملک سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے اسے جان سے مار ڈالے گا ۔

سفیان ملک کی تو اس نے کھڑے کھڑے ہی عزت اتار دی

کوئی بزنس مین ہے ۔ایک بہت بڑی کمپنی میں ٹوئنٹی پرسنٹ کا مالک ہے ۔

اور ان کچھ دنوں میں کسی کام کے سلسلے میں وہ ملتان روانہ ہونے والا ہے ۔اشرف نے بتایا

ٹھیک ہے جب ملتان چلا جائے گا تب جا کے اس کے گھر کے بارے میں سب کچھ پتہ کروانا ۔

ہوسکتا ہے وہ لڑکی رمشاہی ہو ۔

میڈم اگر وہ لڑکی رمشا ہی ہوئی تو ---؟ میرا مطلب ہے اگر وہی ہوئی تو وہ شادی شدہ ہے ایک بچے کی ماں ہے اشرف نے پوچھا

کوٹھے سے نکلی ہوئی عورت نہ کسی کی بیوی ہوتی ہے اور نہ ہی کسی کی ماں صرف طوائف ہوتی ہے ۔نگاہ بیگم نے سخت لہجے میں کہہ کر فون کاٹ دیا

❤

اتنے پاس تھا میں اس کے ۔۔دل تو کر رہا تھا اس آدمی کو گولی مار دوں مجھے سناتا ہے مجھے باتیں سناتا ہے سفیان ملک کو ۔

سفیان ملک کب سے بیٹھا شراب پیتے ہوئے حمزہ کو کوس رہا تھا

حمزہ کے سخت لہجے کی وجہ سے سفیان ملک اس سے کوئی بھی معلومات حاصل نہ کر سکا ۔

جبکہ حمزہ کو اپنی فیملی کی معلومات کسی کو دینا گوارا نہ تھا اوپر سے اسے یہ آدمی بھی زہر لگ رہا تھا ۔

اور جس انداز میں سفیان ملک نے پوچھا کہ آپ کی بیوی کا کیا نام ہے ---؟

حمزہ کو مزید غصہ آگیا ۔اور اس کے وہاں آنے سے پہلے اس کے گھر کے اندر تانک جانک کرنا بھی حمزہ کو بہت ناگوار گزرا تھا

اب سفیان ملک کو رہ رہ کر حمزہ پر غصہ آ رہا تھا ۔

کیونکہ اپنی منزل کے اتنے قریب پہنچ کر بھی اسے کچھ حاصل نہ ہوا

بھاگتے بھاگتے وہ اپنے محلے کی ایک گلی میں آ پہنچی

اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ سارا سفر اس نے تنہا تہ کیا ہے

اسے پیروں میں بہت تکلیف ہو رہی تھی ۔کیونکہ پہلے ہی اسے پیر پر چوٹ لگی تھی جب کہ اس کا سارا جسم زخموں سے چور تھا ۔

لیکن اس وقت اسے شاہزر کی پہنچ سے دور جانا تھا

اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوکر اپنے محلے تک آ پہنچی تھی

بس اگلی گلی میں اس کا گھر تھا ۔

وہ جتنا تیز ہو سکے بھاگ رہی تھی جبکہ زخموں کی وجہ سے اسکا ایک قدم بھی اٹھانا مشکل تھا

سارے راستے بس ایک ہی بات سوچتی رہی

کہ اتنا درد سہنے کی اس میں ہمت کہاں سے آئی کیسے برداشت کرلیا اس نے اس تکلیف کو

شاید ہر انسان میں تکلیف برداشت کرنے کی ہمت ہوتی ہے ۔لیکن ہر انسان کو اس ہمت کے بارے میں تب پتہ چلتا ہے جب تکلیف سہنے کا وقت آتا ہے ۔اور شاید یہ ابان کا وقت تھا

بھاگتے بھاگتے آخر کار وہ اپنی گلی میں آپہنچی ۔

اس کے سامنے اس کے گھر کا دروازہ تھا ۔سارے راستے ابان نے اپنے آپ کو ایک آنسو نہ بہانے دیا

لیکن اب خوشی سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے جنہیں وہ روک نہیں پا رہی تھی

آخر کار وہ اس درندے کی پہنچ سے دور آچکی تھی ۔

وہ اپنے گھر کے دروازے کی طرف بھاگی جب اچانک اس کے سامنے آکر گاڑی رکی ۔

اتنی جوگنگ کافی ہے پرنسیس اور جوگنگ رات کے وقت نہیں کی جاتی چلو اب گھر چلو باقی کل کرنا۔

گاڑی سے اتر کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ چلانے لگا۔

آہ۔ پیر کے درد کی وجہ سے ابان کی چیخ نکلی۔

دیکھا اب چوٹ لگا لی۔پہلے زخم بھرے نہیں ہیں تمہارے اور اب یہ۔اس کے پیر کا زخم دیکھتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا

جب اصغر نے آگے بڑھ کر فوراً گاڑی کا دروازہ کھولا

جب کہ ڈر کے مارے ابان چیخ تک نہ پائی۔اس کے ہاتھ پیر کانپ کر رہے تھے جبکہ دل بہت بری طرح دھڑک رہا تھا۔

کتنی بار سمجھایا ہے تمہیں لیکن تمہیں سمجھ ہی نہیں آ رہا مجھ سے نہیں بھاگ سکتی تم۔

بہت سمجھا لیا پیار سے اب تم پر سختی کرنی پڑے گی۔سو سزا کے لیے تیار ہو جاؤ۔

اس کے ساتھ بیٹھ کر گاڑی چلاتے ہوئے کہا۔

جبکہ اس کی بات سن کر ابان اندر تک کانپ چکی تھی اب وہ کیا کرنے والا تھا اس کے ساتھ---؟اب کون سی سزا دے گا وہ اسے---؟

شامیر کے گھر بیٹے کی پیدائش نے ان کی خوشیوں کو دوبالا کر دیا۔

شامیرکی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی

اس کا بس چلتا تو آمنہ کو زمین پر پیر بھی نہ رکھنے دیتا

اپنے بیٹے کانام انہوں نے شاہزر شاہ رکھا جوکہ بالکل اپنے باپ پر تھا

آمنہ نے جب شامیر سے کہا کہ اس خوشی کو سے اپنے ماں باپ کے ساتھ شیئر کرنا چاہیے

تو اس نے ٹال مٹول کر کے بات ہی ختم کردی

وہ چاہ کر بھی آمنہ کو یہ نہیں بتا پایا کہ اس کی پریگنسی کا سن کر اس کے باپ نے کون سے الفاظ استعمال کیے تھے

اب اپنی اولاد کا بتا کر وہ اپنی خوشی کو خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اس کے باپ کا کہنا تھا کہ اس کے خاندان کا وارث بھی خاندانی ہوگا

اور اس کی ماں بھی خاندانی ہو

گی نہ کہ ایسی عورت جس کے ماں باپ کی کوئی خبر ہی نہیں

لیکن شاید اس کا باپ یہ نہیں جانتا تھا ۔کہ خاندانی انسان بھی اللہ عطا کرتا ہے اور غیرخاندانی بھی اللہ کی پیدائش ہے ۔

خاندانی ہونے کی عزت بھی اللہ ہی بخشتا ہے ۔اور جن کو عزت نہیں دیتا ان سے امتحان لیتا ہے اور اللہ امتحان بھی اسی کے لئے رکھتا ہے جو اللہ کو پیارا ہوتا ہے۔ ہر کسی کو تو اللہ امتحان کے قابل نہیں سمجھتا ۔

امتحان صرف ان لوگوں کے لیے ہوتے ہیں جن سے اللہ محبت کرتا ہے اپنے بندوں کو آزماتا ہے ۔

کیونکہ غرور اور تکبر کرنے والوں کی رسی اللہ کی طرف سے ڈیلی ہوتی ہے وہ جتنا غرور کرتے ہیں اتنا ہی اللہ انہیں آزاد چھوڑتا ہے اور خود سے دور کر دیتا ہے

ایسے لوگ اللہ سے دور ہوتے ہیں ۔ کیوں کہ غرور اور تکبر کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا

اور اس کے باپ کو بھی اپنے خاندانی ہونے پر ایسا ہی غررو تھا

لیکن شامیر کو ان سب باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا

کیونکہ وہ آمنہ سے بہت محبت کرتا تھا

شاہزر نے ان دونوں کی خوشیوں کو دوبالا کر دیا تھا۔شاہزر کے ننھے ننھے قدموں نے ان کی زندگی کو خوشیوں سے بھردیا تھا

❤

وہ اسے لے کر حویلی واپس آچکا تھا۔

گاڑی کب رکی شاہزرکب گاڑی سے اتر کا اس کی طرف آیا اور اس کے سائیڈ کا دروازہ کھلا اسے خبر بھی نہ ہوئی

وہ اپنی سوچوں اور ڈر میں اتنی ڈوبی ہوئی کے ایلے شاہزر کے اپنے اتنے قریب ہونے کا پتہ ہی نہ چلا

جب شاہزر نے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا اور پیر کی مدد سے گاڑی کا دروازہ بند کیا۔

لیکن اسے کمرے میں لے جانے کے بجائے وہیں صوفے پر بٹھایا

اور اپنے نوکر کو کھانا لگانے کا کہا

نوکر نے کھانا لگانے کے بعد خبر دی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ ٹیبل پر لے آیا

اور اپنے ہاتھ سے اسے کھانا کھلانے لگا آبان بنا چوں چراں کئے کھانا کھاتی رہی

کھانا کھانے کے دوران اس نے ایک بار بھی شاہزر کے چہرے کی طرف دیکھنے کی غلطی نہ

کہ اسے یقین تھا کہ وہ بہت غصے میں ہو گا

اسے کھانا کھلا کر روم میں جانے کا بولا

وہ بنا کچھ کہے اٹھ کر کمرے کی طرف آئی تکلیف سے چلنا مشکل ہو رہا تھا لیکن وہ

شاہزر کے سامنے کچھ نہ بولی

کمرے میں آ کر بیڈ پر بیٹھ گئی اسے یقین تھا کہ وہ اسے کوئی بہت بری سزا دینے والا

ہے لیکن فی الحال تو وہ بالکل نورمل تھا

نہ جانے شاہزر اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا۔یہ سوچتے سوچتے اس کا دل بہت بری

طرح سے دھڑکنے لگا

اپنے آپ کو ریلیکس کرنے کے لئے اس نے بیڈ کی کراون سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند لیں

جب تھوڑی دیر بعد اسے کمرے میں کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوا وہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس کے پیچھے بیٹھ کر اس کی قمیض کی زپ کھولی۔

ابان بنا کچھ بولے سانس روکے آنکھیں بند کئے بیٹھی رہی

جبکہ اس کا سارا جسم کانپ رہا تھا۔

کچھ دیر بعد اسے احساس ہوا جیسے وہ اس کے زخموں پر مرہم لگا رہا ہو۔ یہ احساس غلط نہیں تھا وہ ایسا ہی کر رہا تھا

اس کے زخموں پر مرہم لگا کے قمیض کی زپ بند کی اور اس کے قدموں میں آ کر بیٹھ کر پیر کا زخم صاف کرنے لگا

بنا کچھ بولے واپس کمرے سے باہر نکل گیا

جب کہ ابان سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ اس پر غصہ کرنے چلانے کے بجائے اتنا نورمل کیسے ہے۔۔۔؟ اس وقت تک تو وہ اس کو قتل کر دینا چاہیے لیکن وہ اسے کچھ نہیں کہہ رہا

تھوڑی دیر بعد شاہزر کمرے میں واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کچھ دوائیاں اور دودھ کا گلاس تھا

جو اس نے اس کے ہاتھ میں لا کر رکھا

کچھ دیر تو وہ ایسے ہی گلاس اور دوائیوں کو دیکھتی رہی لیکن جب اس نے نوٹ کیا کہ شاہزر اسے گھور رہا ہے اس نے ایک ہی سانس میں دوائی لیں اور دودھ کا گلاس خالی کردیا

گڈ گرل ۔بس اتنا کہہ کر گلاس اس کے ہاتھ سے لے کر ٹیبل پر رکھ دیا

جب ابان نے اپنے اوپر کمبل سیدھا کرنا چاہا لیکن اگلے ہی پل شاہزر نے کمبل اٹھا کر دور پھینک دیا

کھڑی ہو جاو ۔سرد لہجے میں کہا

ابان چپ چاپ کھڑی ہوگئی

میں نے کہا تھا نہ تمہاری ہر غلطی کی سزا لے گی ۔

لیکن تم باز ہی نہیں آتی

تو اب تمہاری سزا یہ ہے کہ تم ساری رات یہیں پر کھڑی رہو گی ۔شاہزرا سے سزا سناتے ہوئے خود بیڈ کر لیٹ گیا

بس اتنی سی سزا ۔۔۔آبان ہوشی سے چھکی ۔پھر چپ ہو گئی کہیں یہ چھوٹی سزا سمجھ کر شاہزرا سے کوئی بڑی سزانہ سنا دے

لیکن اس کی بات کر شاہزر کا قہقہ بے ساختہ تھا ۔

وہ ایسے ہی بیڈ پر لیٹ کر اسے دیکھتا رہا

جب کہ ابان کبھی ادھر کبھی ادھر کبھی تیز تیز اپنے ہاتھ ہلاتی تو کبھی دوبٹا ہلاتی تو کبھی اپنے بالوں کی لٹیں نکال کر پیچھے پھونک مارتی یعنی کہ وہ اس سزا کو کافی انجوائے کر رہی تھی

لیکن تقریباً دس منٹ بعد اسے احساس ہوا کہ یہ سزا اتنی بھی آسان نہیں ہے

اس کی ٹانگیں دکھنے لگی پیر میں پہلی ہی تکلیف تھی

پور کھڑے رہنے کی وجہ سے کمر میں درد شروع ہو گیا

جبکہ اس کے ایکسپریشنز دیکھ کر اب شاہزر کو مزا آنے لگا تھا

گڈ نائٹ جان بس اتنا کہہ کر وہ کروٹ لے کر سونے لگا

جب تک تقریبا پانچ منٹ کے بعد ابان کے سوں سوں کی آواز آنا شروع ہو گئی

شاہزر نے پلٹ کر دیکھا تو وہ آنسو بہا رہی تھی

دونوں ہاتھ کسی مجرم کی طرح باندھیں نظریں زمین پر گاڑے وہ رونے میں مصروف تھی

جب شاہزر نے اچانک ہاتھ بھرا کر اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرایا

یہ تمہاری آخری غلطی تھی ابان اس کے بعد میں تمہیں کبھی معافی نہیں دوں گا

بس اتنا کہہ کر زبردستی اس کا سر اپنے سینے پر رکھا اور اسے باہوں میں لے لیا

سو جاؤ مجھے امید ہے کہ تم دوبارہ ایسی غلطی نہیں کرو گی

اس پر کمبل سیدھا کیا

جبکہ اتنا بھاگنے اور پھر اتنی دیر کھڑا رہنے کی وجہ سے ابان بھی کافی تھکی ہوئی تھی۔

شاہزر کا مہربان سینہ ملتے ہی وہ نیند کی وادیوں میں گم ہوگئی

شامیر میرے خیال میں آپ کو شاہزر کے بارے میں اپنے اماں اور بابا کو بتا دینا چاہیے ۔

شاہزر پانچ ماہ کا ہو چکا ہے اور آپ کی خوشیوں پے آپ کے ماں باپ کا بھی حق ہے

آپ ان کی اکلوتی اولاد ہیں۔

اور آپ انہیں اس خوشی سے محروم نہیں کر سکتے آمنہ نے سمجھاتے ہوئے کہا

نہیں آمنہ یہ خوشی میری اور تمہاری ہے شاہزر ہماری اولاد ہے

اور میں تو تمہیں یہ بتانے والا تھا کہ بہت جلد کمپنی کی طرف سے مجھے ایک فلیٹ ملنے والا

ہے

اور اب ہم وہاں رہیں گے تم دعا کرو کہ میرا پرموشن ہو جائے شامیر نے ایک بار پھر سے

باتوں میں لگاتے ہوئے کہا

جبکہ آمنہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کیا آخر شامیر اس سے کیا چھپا رہا ہے

یقیناً اس کے باپ نے اس کی بیوی اور بچے کو قبول کرنے سے منع کردیا ہوگا

کیونکہ اس کی ماں بننے کی خبر سن کر شامیر کتنی خوشی سے اپنے باپ کو فون کرنے گیا تھا لیکن جب واپس آیا تو بہت اداس تھا

آمنہ تو اسی دن سمجھ چکی تھی کہ اس کے باپ نے اسے قبول کرنے سے منع کردیا لیکن شامیر نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ اس نے کسی کو فون کیا ہی نہیں

۱٤

بابا ساری رات ابان کا انتظار کرتے رہے لیکن آپ ان نہیں آئی ۔

یقینا وہ پکڑی گئی تھی

اب نہ جانے شاہزر اس کے ساتھ کیا سلوک کرے ۔کیسا بے رحم انسان ہے جسے اس پر ترس بھی نہیں آتا

ابھی وہ یہی سب کچھ سوچ رہے تھے جب غنویٰ کا فون بجا

ہیلو مس غنویٰ آپ یہ جاب کرنا بھی چاہتی ہیں کہ نہیں آئے دن چھٹی آئے دن لیٹ آنا اگر آپ کو اس جاب کو کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں ہے تو پلیز ہمیں بتا دیں تاکہ ہم ایک نیو ایڈیٹر کا انتظام کر سکے۔

اسے امید نہ تھی کہ باسا سے فون کرے گا

ایم سوری سر نے بس آ ہی رہی ہوں کچھ مسائل کی وجہ سے پچھلے کچھ دنوں میں گڑبڑ ہو رہی ہے اس کے لئے آپ سے معذرت کرتی ہوں۔

غنویٰ نے کہا

دیکھے مس غنویٰ آپ کے پرسنل مسائل ختم نہیں ہو رہے۔اور اگر یہی سب کچھ چلتا رہا تو ہمیں آپ کو اس جاب سے آؤٹ کرنا ہوگا۔یہ تو ہم نے شاریز کے کہنے پر آپ کو جواب دے دیں ورنہ آپ جاب کے قابل نہیں ہیں۔

باس نے اسے سناتے ہوئے یہ بھی بتا دیا کہ اسے یہ جاب سفارش پر ملی ہے۔

فون بند ہونے کے بعد اسے ریز پر بہت غصہ آرہا تھا

سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو ہر جگہ ہیرو بننے کی کوشش کرتا ہے اس کی ہمت کیسے ہوئی میری سفارش کرنے کی مجھے سفارش کی نوکری نہیں چاہیے بابا۔

اس نے بابا سے کہا

نہیں بیٹا یہ لڑکا ہر جگہ ہماری مدد کرتا ہے پہلے بھی اس کے ہم پر بہت احسان ہیں اور یہ نوکری بھی تمہیں اسی کی وجہ سے ملی ہے تمہیں اس کا احسان ماننا چاہیے نہ کہ اس طرح غصہ کرنا چاہیے

بابا نے سمجھاتے ہوئے کہا

یہ بات تو غنویٰ بھی مانتی تھی کہ شاریز نے اس کا بہت ساتھ دیا ہے

اور شاید اس نوکری کے لئے وہ اس کی سفارش نہ کرتا تو یہ نوکری بھی اسے کبھی نہ ملتی کیونکہ اس کا باس اسے اس جاب کے قابل بھی نہیں سمجھ رہا تھا

❤

صبح جب ابان کی آنکھ کھلی تو روز کی طرح آج بھی وہ شاہ کی باہوں میں تھی

لیکن آج اس کی پکڑ اتنی سخت نہ تھی جتنی کے روز ہوتی شاید اس کے زخموں کی وجہ سے شاہ کو اس پر ترس آگیا

لیکن جب آبان نے غور کیا تو شاہ ایک دم نیک سنک سے تیار لیٹا ہوا تھا

جیسے کہ پہلے دن --- جس کا مطلب تھا کہ وہ جاگا ہوا ہے اور صرف اسے تنگ کرنے کے لئے ایسے لیٹا ہے ۔

خیر رات نہ جانے کس طرح سے اسے ابان پر ترس آ گیا جو بھی ہوا رات آبان بچ گئی ۔

چھوڑیں پلیز مجھے وہ ہلکا سا ممنائی ۔

کیونکہ اس مار کے بعد اسے شاہ سے بہت خوف آنے لگا تھا نہ جانے شاہ کوکب غصہ آئے اور کب وہ اسے مارنے پر اتر آئے

آس کی آواز سن کا شاہ نے آنکھیں کھول دیں

بڑی ہی کمال کی نیند ہے تمہاری کھلنے کا نام ہی نہیں لیتی

ویلے بڑی کوشش کی میں نے تمہاری آنکھیں کھولنے کی لیکن تمہاری نیند آففف ----

شاہ نے آہ بھر کر کہا

اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر اٹھ کر کھڑا ہوگیا چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ ۔

کیوں کہیں جانا ہے ہے اٹھتے ہوئے بالکل ہلکی سی آواز میں پوچھا ۔

اس کی آواز میں خوف شاہ نے بہت نوٹ کیا وہ اس سے نظر تک نہیں ملا رہی تھی۔کل رات بھی اسی طرح اس سے بات کر رہی تھی جو شاہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیوں ---؟

ہاں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کے جانا ہے ۔میں چاہتا ہوں تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ ۔شاہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی کوشش کی

میں ابھی تیار ہو کے آتی ہوں ابان بس اتنا کہہ کر جانے لگی۔

جب پہلے دن ابان یہاں آئی تھی تب وہ اس سے کتنے اچھے سے بات کر رہی تھی اس دن اس کی نظروں میں کوئی ڈر کوئی خوف نہ تھا جو آج شاہ دیکھ رہا تھا شاید سمجھ سکتا تھا کہ یہ ڈر صرف اس دن کی وجہ سے ہے

شاہ کو اپنے آپ پر افسوس ہو رہا تھا آخر کیوں اس نے بُرے طریقے سے اسے مارا اب وہ سے بات کرنے سے بھی ڈر رہی تھی

وہ واپس باہر آئی۔تو اس کے ہاتھ میں ایک گرین کلر کی ڈریس تھی ۔

ارے میں نے بلیک پہنا ہے تم گرین پہنوگی ۔ بالکل بھی نہیں۔

آج تمہارے لیے ڈریس میں نکالتا ہوں ۔

یہ کہہ کر وہ اندر چلا گیا اور ابان کو معلوم تھا کہ وہ کالے رنگ کے ہی کوئی کپڑے نکال کے لائے گا کیونکہ وہ جب سے یہاں آئی تھی اس نے کالے رنگ کی ہی کپڑے پہنے تھے

شاید اسے کالا رنگ پسند تھا ۔

اندازے کے مطابق وہ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں کالے رنگ کی ڈریس تھی

جاؤ یہ پہن کے آؤ اس کے ہاتھ میں ڈریس پکڑاتے ہوئے کہا ابان بنا کوئی چوں چراں کیے واش روم میں چلی گئی

وہ باہر نکلی تو شاہ بیڈ کے لیٹا ہوا کا انتظار کر رہا تھا ۔

بیوٹیفل ۔اسے دیکھتے ہی اٹھ کر کھڑا ہوگیا ۔

یہ نہیں کہ تم پر صرف بلیک کلر سوٹ کرتا ہے جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا اس دن تم نے وائٹ کلر کا ڈریس پہنا تھا ۔اس دن بھی غضب ڈھا رہی تھی ۔

شاہ کی ابان پر ہر کلر سوٹ کرتا ہے اس کا ماتھا چومتے ہوتے ہوئے کہا

پتا نہیں یہ نکاح کے دو لفظوں کا اثر تھا یا کچھ اور لیکن اسے شاہ کا اپنے قریب آنا اسے برا نہ لگتا

پہلے ڈاکٹر کے پاس جائیں گے پھر ہم دونوں لانچ کریں گے اور پھر گھومنے جائیں گے لونگ ڈرائیو پہ تم بتاؤ تمہیں کہاں کہاں جانا پسند ہے شاہ نے اسے اپنی باہوں میں لیتے ہوے کہا ۔

شاہزر کافی دیر اس کے جواب کا منتظراسے دیکھتا رہا لیکن شاید ابان کو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا جواب دے

ارے یار ایسا کیسے چلے گا جب تک مجھے تمہاری پسند ناپسند کے بارے میں پتا ہی نہیں چلے گا تو تمہیں کیسے میں جانوں گا ۔

ابان اب بھی کچھ نہ بولی ۔

اچھا ٹھیک ہے پریشان مت ہو

میں تمہیں اپنی پسند کی جگہ پے چلتا ہوں ۔

اب ذرا سی سمائل تو کر کے دکھاؤ ۔

جیسے رات کو سزا سن کر مسکرائی تھی ۔اسے اچانک یاد آیا تو وہ بھی مسکرادیا۔

کیوں کہ ابان کو وہ سزا بہت آسان لگی تھی شاید وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ہر انسان ایک حد تک کوئی بھی کام کرسکتا ہے ۔

لیکن اس سے پہلے یا اس کے بعد نہ تو ابان مسکرائی تھی ۔اور نہ ہی اس کی طرف دیکھا تھا ۔

جوشاہزر کو بالکل اچھا نہ لگ رہا تھا ۔

لالہ کی وجہ سے اس نے اپنی پرنسیس کو کتنی تکلیف پہنچائی تھی لیکن اب اس نے وعدہ کر لیا تھا اپنے آپ سے چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ ابان کو کوئی تکلیف نہیں دے گا ۔

ذرا سا ہی سہی پلیز مسکرا دو

شاہ نے پھر سے کہا تو وہ زبردستی مسکرانے کی کوشش کرنے لگی جب کہ اس وقت وہ ڈر کے مارے رونا چاہتی تھی

لیکن اس وقت وہ شاہ کو بالکل بھی غصہ نہیں دلانا چاہتی تھی کیونکہ اس کے غصے کو ہینڈل کرنا ابان کے بس میں نہ تھا۔

دس مائی گرل ۔۔اس کی سمائل پر خوش ہو کر اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا ۔

نگاہ کو جیسے ہی خبر ملی کہ حمزہ ملتان کے لئے نکل چکا ہے وہ حمزہ کے فلیٹ میں آگئی

اشرف ان سے نظریں چرا کر پہلے ہی اس فلیٹ کی ڈبلیکیٹ کئ بنوا چکا تھا ۔

اس بار نگاہ نے اپنے کسی آدمی پر یقین نہ کیا بلکہ وہ خود آئی

کیونکہ اس سے پورا یقین تھا کہ یہاں پر رمشا ہی ہے ۔

اس علاقے میں زیادہ لوگ نہ تھے ۔اور نہ ہی ارادیہ کسی سے تعلق رکھتی تھی کہ لوگ

انہیں جانے ۔

اس لیے آرادیہ سے ملنے کون آتا تھا اور کون نہیں اس بات کا یہاں کسی کو بھی کوئی لینا

دینا نہ تھا ۔

نگاہ بیگم ڈوبلیکیٹ کی کی مدد سے فلیٹ کھول کر اندر آئی

جہاں سامنے ہیں ماسٹر سائنز فریم میں

حمزہ ارادیہ اور مشی کی فوٹو لگی تھی ۔

جسے دیکھتے ہی نگاہ بیگم کی آنکھیں چمک اٹھیں جبکہ اشرف پریشان ہو چکا تھا

میڈم یہ تو رمشا ہی ہے ۔اشرف نے کہا

مجھے یقین تھا کی یہ رمشاہی ہوگی ۔ورنہ سفیان ملک جیسا بندہ اس طرح سے اپنی منزل سے پیچھے ہٹ جائیں یہ تو ممکن ہی نہیں وہ مجھے چونا لگانے کی کوشش کر رہا تھا نگاہ بیگم کو ۔اشرف نظر رکھو اس لڑکی پہ جیسے ہی یہ آتی ہے مجھے خبر کرو ۔اور اس کا فون نمبر ڈھونڈو

بہت ہواؤں میں اڑلیا رمشارانی اب تمہارے پر یہ نگاہ بیگم کاٹے گی

❤

شاہزر شکل و صورت کے حساب سے بالکل شامیر پے تھا

لیکن ضد اور اکڑ کے معاملے میں بالکل اپنے دادا پے

اگر شاہ میر کا باپ اس سے ملتا تو اسے اپنے آپ ہی پتہ چل جاتا کہ اس کا پوتا ہے۔

شاہزر بچپن سے ہی غصے کا بہت تیز تھا

کوئی بھی غلط بات اس سے برداشت نہ ہوتی ۔

سکول میں ایک دن کسی نے اس کے باپ کو گالی دی ۔جس کے بدلے میں اپنے بیٹ سے اس کا سر پھوڑ آیا

بچے کے والدین نے پرنسپل سے شکایت کی جس کی وجہ سے شاہزر کو اسکول سے ہی نکال دیا

اگلے ہفتے اس کی دسویں برتھ ڈے تھی

اور شاہ نے اپنے باپ سے صاف کہہ دیا تھا کہ اس برتھ ڈے پر اسے سائیکل چاہیے ۔

ورنہ وہ اس سے بات نہیں کرے گا

شاہزر ایسا ہی تھا اپنی مرضی کی چیز نہ ملنے پر وہ ایک ایک مہینہ اپنے باپ سے بات نہ کرتا جب تک وہ چیز اسے نہ مل جاتی

❤️

حمزہ اور ارادیہ ملتان پہنچ چکے تھے

وہ سیدھے شاہزر کے گھر آئیں کیونکہ ملتان میں حمزہ کا ٹھکانا بھی شاہزر کی حویلی ہی تھا یہاں پہنچے تو دیکھا کہ شاہزر گھر پر نہیں ہے تو نوکروں سے پوچھا انھوں نے بتایا کہ صاحب اور میڈم ڈاکٹر کے پاس گئے ہیں صاحب تو ٹھیک ہے لیکن یہ میڈم کون ہے۔۔؟ حمزہ سرپرائز دینے آیا تھا لیکن یہاں خود ہی سرپرائز ہوگیا ۔

آپ کو نہیں پتا شاہ صاحب نے شادی کرلی ہے وہ بھی لڑکی کو اٹھا کر زبردستی نکاح پروایا ہے ۔

اور اسے اتنا مارتے ہیں کہ کیا بتائیں بات بات پے مارتے ہیں ۔

اور ابھی پرسوں تو اسے بیلٹ سے مارا ہمیں تو لگا کہ بیچاری مر ہی گئی ہے ۔

لیکن نہ ابھی اس کی زندگی ختم نہیں ہوئی تھی صاحب تو ایک دم پگلا ہی گئے ۔

اتنے روئے کے کیا بتائیں پھر وہ ڈاکٹر کے پاس لے کے گئے ۔

کل رات ہی واپس لے کے آئے ہیں

اور اب پھر ڈاکٹر کے پاس لے کے گئے ہیں مجھے یقین ہے کل رات صاحب نے پھر سے انہیں مارا ہوگا ہائے اتنی معصوم لڑکی ہے بالکل چھوٹی سی ۔لیکن شاہ صاحب کو تو ترس بھی نہیں آتا اس پر بے چاری

نوکر نے اسے سب بتایا

حمزہ کو یقین تھا کہ وہ لڑکی ضرور لالہ کی بیٹی ہوگی لیکن یہاں تو شاہزر کے ارادے کچھ اور ہی تھے اس سے نکاح کر لیا یہ حمزہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

حمزہ وہ لڑکی کون ہے اور شاہ بھائی اسے اس طرح سے کیوں مارتے ہیں --- ارادیہ نے پوچھا۔

کیا یہ وہی لڑکی ہے جس سے شاہ بھائی محبت کرتے تھے اور شادی کرنا چاہتے تھے ---؟

لیکن اگر شاہ بھائی اس سے اتنی ہی محبت کرتے تھے تو اسے اس طرح سے کیوں مارتے ہیں نوکروں کے سامنے ----؟

شاہ بھائی غصے کے تیز ہیں لیکن مجھے کبھی ایسے نہیں گے تھے

مجھے تو افسوس ہو رہا ہے ۔ارادیہ نے کہا

اب یہ سب کچھ تو وہی بتائے گا

بس اتنا کہہ کر حمزہ نے اپنی جیب سے فون نکالا اور شاہ کو فون کرنے لگا۔

ارے حمزہ کیسا ہے تو آج میں تجھے فون کرنے ہی والا تھا شاہ نے فون اٹھاتے ہی کہا۔

تو جہاں بھی ہے گھر پہنچ میں اس وقت ملتان میں ہوں ۔حمزہ نے بس اتنا کہہ کر فون کاٹ لیا۔

اس کے غصے سے بھری آواز کو سن کر شاہ مسکرایا اسے یقین تھا کہ حمزہ کو اس کی شادی کے بارے میں سب کچھ پتہ چل چکا ہے

چلو پرنسیس تمہیں تمہارے دیور سے ملاتے ہیں ۔

وہ دونوں ابھی ہوسپیٹل سے نکلے تھے ۔

مطلب وہ کہیں بھی گھومنے کے لیے نہیں جارہے تھے ابان کو یہ بات اچھی نہیں لگی ۔

کیونکہ اس نے سوچا تھا کہ چاہے شاہ اسے سولی پر ہی کیوں نہ لٹکا دے لیکن وہ اس کے ساتھ نہیں رہے گی بھاگنے کی کوشش ضرور کرے گی

❤️

ابان اورشاہ جب گھر پہنچے تو حمزہ اور ارادیہ اس کا انتظار کر رہے تھے

جبکہ وہ جانتا تھا کہ آج حمزہ سے بہت ناراض ہو گا اس کا ناراض ہونے کا حق بھی بنتا ہے

کیونکہ اس نے حمزہ سے چھپا کر شادی کی حمزہ کے علاوہ اس کا تھا ہی کون جو اس کی خوشیوں میں شامل ہوتا

لیکن اس نے حمزہ کو بھی اپنی شادی کے بارے میں نہ بتایا ۔

بتاتا ضرور بتاتا اگر ابان لالا کی بیٹی نہ ہوتی

لالہ کی بیٹی سے شادی کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہ تھا

لیکن ابان کے ساتھ تو ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا ابان سے شادی کرنے کا ارادہ وہ پہلے ہی کر چکا تھا جس کے بارے میں حمزہ بھی جانتا تھا ۔

ابان تم تھوڑی دیر اپنی دیورانی کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرو تب تک میں تمھارے دیور کو سب کچھ سمجھا کے آتا ہوں ۔

ارادیہ بھابھی یہ ہیں آپ کی جیٹھانی ابان ۔اور ابان یہی ارادیہ بھابھی ۔

اب آپ دونوں انجوائے کرو چل حمزہ مجھے تجھ سے بات کرنی ہے ۔

بس اتنا کہہ کر شاہ کمرے میں چلا گیا اور حمزہ بھی اس کے پیچھے آیا ۔

شاہ کیا وہ لڑکی ابان ہے اس سے تو شادی کرنا چاہتا تھا حمزہ نے کمرے میں آتے ہی پوچھا کیونکہ باہر نے اسے ابان کہہ کر پکارا تھا

ہاں میں نے تجھے پہلے ہی بتایا تھا کہ میں ابان سے شادی کروں گا

شاہ نے پرسکون ہو کر کہا

مطلب وہ لڑکی ابان ہے تو پھر لالہ کی بیٹی کا کیا ہوا ---؟

میرا مطلب ہے تیرے بدلے کا کیا ہوا

حمزہ نے پوچھا

وہ لالہ کی بیٹی ہے حمزہ ۔اس کے بعد شاہ نے شروع سے اب تک سے سب کچھ بتا دیا

کیسا عجیب اتفاق تھا شاہ جس انسان سے نفرت کرتا تھا اسے اسی کی بیٹی سے محبت ہوگئی

یقینا اس میں بھی اللہ کی کوئی رضا ہوگی

تجھے یقین ہے کہ اب وہ بھاگنے کی کوشش نہیں کرے گی حمزہ نے پوچھا

نہیں وہ ضرور بھاگے گی مجھے پتا ہے کہ وہ ضرور بھاگنے کی کوشش کرے گی شاہ نے پرسکون ہو کر جواب دیا

اب تو کیا کرے گا میرا مطلب ہے اگر وہ بھاگ کر کہیں دور نکل گئی کیسے پہنچے گا اس تک۔ حمزہ نے پوچھا تو شاہ مسکرادیا حمزہ جانتا تھا کہ شاہ نے اس بارے میں بھی کچھ نہ کچھ سوچ رکھا ہے

میرا خیال ہے ہمیں یہ شہر چھوڑ دینا چاہیے حمزہ نے مشورہ دیا

نہیں اب میں ابان کو کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا لیکن جب تک میں لالہ سے بدلہ لے لوں تب تک یہ شہر چھوڑ کر نہیں جاؤں گا

ٹھیک ہے تجھے لالا کے ساتھ جو کرنا ہے کر لیکن ابان کے ساتھ کچھ غلط نہیں کرے گا تجھے مجھ سے وعدہ کرنا ہوگا حمزہ کو یہ پیاری سی لڑکی بہت اچھی لگی جو اس کے بھابھی کے روپ میں اس کے سامنے کھڑی تھی

اور اب وہ اس کے ساتھ کچھ بھی غلط ہوتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا

اس کی بات سن کر شاہ نے ہاں میں گردن ہلائی

❤

تم عمر میں مجھ سے بہت چھوٹی ہو۔ لیکن رشتہ تو برا ہے

ارادیہ کب سے ابان سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی

لیکن وہ بس ہوں ہاں میں جواب دے رہی تھی

ارادیہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ شاہ اگر اس لڑکی سے اتنی ہی محبت کرتا ہے تو اس کے ساتھ اتنا برا سلوک کیوں کرتا ہے ۔

ابان تم مجھے اپنی بہن کے جیسے سمجھو ۔

پلیز اس طرح سے اداس مت ہو ۔میں سمجھ سکتی ہوں جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے وہ بہت غلط ہے ۔مجھے حمزہ نے بتایا ہے کہ شاہ بھائی تم سے بہت محبت کرتے ہیں آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ۔شاہ بھائی دل کے برے نہیں ہیں ۔

اور میں ہوں نا ہر قدم پے تمہارے ساتھ تمہیں بالکل فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم مجھے اپنی بہن کی طرح سمجھو ۔

آپ میری ایک مدد کریں گی ---؟آبان کب سے اس کی باتیں سن رہی تھی

اگر وہ اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی تو پھر مدد تو کر ہی سکتی ہے

ہاں کیوں نہیں بتاؤ مجھے تم جو کہو گی وہ میں کرونگی ۔ارادیہ نے اسے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا ۔

آپ مجھے اپنا فون دیں گی میں اپنی بہن کو فون کرکے بتاؤں گی کہ میں ٹھیک ہوں ابان نے ہچکچاتے ہوئے کہا ۔

ہاں کیوں نہیں یہ لو میرا فون ارادیہ نے فوراً اسے اپنا فون دے دیا۔

وہ فون لے کر اندر کمرے میں آگئی

شاہ اور حمزہ بہت دیر سے کمرے میں گئے ہوئے تھے ۔اسے یقین تھا جب تک وہ فون پہ بات کرتی ہے تب تک وہ واپس نہیں آئیں گے ۔

ارادیہ کے سامنے بات کرنے کی بجائے اس کا فون کمرے میں لے آئیں ۔آپ کیا پتا ارادیہ بھی کہیں شاہ کی جاسوس نہ ہو ۔

ہیلو کون بات کر رہا ہے لالہ نے پوچھا ۔

بابا میں ابان بات کر رہی ہوں۔ میں نے آپ کو یہ بتانے کے لیے فون کیا تھا کہ میں بھاگنے میں ناکامیاب ہوگئی ہوں ۔لیکن میں بالکل ٹھیک ہوں اور پھر سے کوشش کروں گی ۔

ابان نے جلدی جلدی بتایا

ابان میری بچی ٹھیک تو ہے ۔بابا نے بے چینی سے پوچھا

میں آپ سے زیادہ دیر بات نہیں کر سکتی بابا ۔بس آپ کو یہ بتانے کے لیے فون کیا تھا کہ میں بالکل ٹھیک ہوں ۔

ابھی وہ لالہ سے بات کر رہی تھی کہ کسی نے اس کے ہاتھ سے فون چھین کر دیوار پہ دے مارا ۔

کونسی زبان سمجھتی ہو تم آبان کیوں تمہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ لالہ سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے اس سے بات نہیں کر سکتی تم

وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے اس کی طرف بڑھا ۔

پلیز مجھے مت ماریے گا ۔نہیں کروں گی کسی سے بات ۔مجھے معاف کر دیں ۔پلیز مجھے ماریے نہیں ۔ابان پیچھے ہوتے ہوئے دیوار سے جا لگی۔ جب کہ دونوں ہاتھوں سے اس نے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا ۔

پلیز نہیں میرے پاس مت آئیں۔ مجھے مت ماریں میں کسی سے بات نہیں کروں گی روتے ہوئے ابان کا سارا جسم کانپ رہا تھا ۔

شاہ اس کے قریب آیا اور ایک جھٹکے سے کے اس کا بازو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا ۔

ششش۔۔۔کچھ نہیں ہوا کچھ نہیں کہہ رہا میں تمہیں اسے اپنے سینے سے لگائیں نرمی سے اس کے بال سہلاتے ہوئے بولا۔

ریلیکس۔کچھ نہیں کہوں گا میں تمہیں۔لیکن تم آئندہ ایسی حرکت نہیں کروں گی نہیں کروں گی نہ۔۔۔؟

اسے اپنے سامنے کرتے اسکی خوفزدہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں کروگی نہ۔۔۔۔؟جواب نہ پا کر پھر پوچھا

ن۔۔نہ۔ نہیں۔ابان بس اتنا ہی بولی خوف اس کی آواز بھی لڑکھڑا رہی تھی۔

گڈ گرل۔۔۔اس کا ماتھا چوم کر ہاتھ پکڑ کر باہر لے آیا

❤️

❤️

آج شاہ کی 10 ویں سالگرہ تھی اس کے باپ نے جیسے تیسے اس کی خواہش پوری کر دی جس کے لیے وہ بہت خوش تھا

اس نے کیک کاٹا اور ہمیشہ کی طرح سب سے پہلے اپنی ماں کو کھلایا

اوبیٹا تمہاری ساری خواہشیں میں پوری کروں اور کیک تم پہلے اپنی ماں کو کھلاتے ہو یہ تو بڑی زیادتی ہے شامیر نے دہائی دی

جی نہیں کوئی زیادتی نہیں ہے میں مما کو کیک اس لیے کھلاتا ہوں

کیونکہ ماما مجھے آپ سے زیادہ پیار کرتی ہیں شاہ نے جواب دیا

تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں تم سے تمہاری ماں سے زیادہ پیار کرتا ہوں شامیر نے کہا

ہاں ہوسکتا ہے لیکن اس دنیا میں ماں کے پیار کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ماں ماں ہوتی ہے ۔

اور ماما سارا وقت میرے ساتھ ہوتی ہیں آپ تو اپنے آفس میں چلے جاتے ہو ۔شاہ نے منہ بنا کر کہا

بری بات شاہزر تمہارے بابا بھی تو تمہارے لئے ہی کرتے ہیں نا ۔وہ تمہارے لیے آفس میں زیادہ وقت کام کرتے ہیں تاکہ وہ تمہاری خواہشوں کو پورا کر سکے وہ نہیں چاہتے کہ جو چیز تمہارے دوستوں کے پاس ہے وہ تمہارے پاس نہ ہو اس لیے سارا وقت آفس میں گزارتے ہیں اوور ٹائم کرتے ہیں تمہارے بابا تمہیں مجھ سے زیادہ پیار کرتے ہیں ۔

امنہ نے مسکرا کر کہا

عاطف کے بابا اسے چھوڑ کر چلے گئے آپ تو مجھے چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤگے نہ ناجانے شاہزر کے دل میں کیا سمائی کی یہ سوال پوچھنے لگا

کچھ دن پہلے اس کے دوست عاطف کے ماں باپ کی طلاق ہوگئی تھی اور آپ کی ساری ذمہ داری اس کی ماں پے آگئی۔

بیٹا میں کہاں جاؤں گا تمہیں چھوڑ کر تم دونوں میری زندگی ہو شامیر نے شاہ کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

جب فون بجنے لگا۔شامیر نے فون اٹھایا۔

اسلام علیکم کون بات کر رہا ہے شامیر نے پوچھا تو آگے دوسری طرف سے رونے کی آواز آرہی تھی

بیٹا تم گھر آجاؤ تمہارے بابا کو ڈاکٹر نے جواب دے دیا ہے ۔

وہ اپنی زندگی کے آخری لمحات تمہارے ساتھ گزارنا چاہتے ہیں

اماں بی نے اس کے سر پر دھماکا کرتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے اماں ہم آتے ہیں شامیر نے کہا

نہیں شامیر اپنی بیوی کو لے کر یہاں مت آنا تمہاری باپ کی زندگی کے چند دن بچے ہیں انہیں سکون سے گزارنے دو بس اتنا کہہ کر اماں نے فون بند کر دیا جبکہ شامیر پریشان ہو چکا تھا

کیا ہوا بابا آپ اتنے پریشان کیوں ہیں کس کا فون تھا ---؟ شاہزر نے پوچھا ۔

پتہ نہیں بابا کو کیا ہوا ہے ڈاکٹر نے انہیں جواب دے دیا ہے ان کی زندگی کے صرف چند دن بچے ہیں شامیر نے پریشان ہو کر آمنہ کو بتایا

شامیر آپ کو انہیں دیکھنے جانا چاہیے آمنہ نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا

آمنہ تم دونوں کو اکیلے چھوڑ کر نہیں جا سکتا ۔

شامیر ہم اکیلے کہاں ہے میں اور شاہزر ایک دوسرے کا بہت خیال رکھیں گے آپ ہماری فکر نہ کریں

جب وہاں سب کچھ ٹھیک ہو جائے تو آپ آ جانا ۔

آمنہ نے اس کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا --

حمزا اپنی بیوی کو ایک نیا فون لے دو شاہ نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا ۔

اس کی بات پر حمزہ مسکرایا کیونکہ اس مہینے اس کے ہاتھ سے ٹوٹنے والا یہ چوتھا فون تھا۔

فون توڑنا تو شاہزر کا فیورٹ کام تھا

وہ دونوں جب کمرے سے نکلے تو ارادیہ اکیلے بیٹھی تھی جب حمزہ نے وجہ پوچھی تو اس نے سب سچ بتا دیا

کہ ابان اس کے فون سے اپنے گھر والوں کو فون کر کے اپنی ہی خیرت بتا رہی ہے۔

جبکہ اس کی بات سن کر شاہ غصے سے کمرے میں چلا گیا ۔

اس کے انداز سے اسے یہ تو پتہ چل چکا تھا کہ ابان کو فون پر کسی سے بھی بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن کیوں یہ ابھی تک پتہ نہ چلا تھا

سوری ارادیہ بھابھی آپ کا فون میرے ہاتھوں شہید ہوگیا۔ شاہزر نے مسکرا کر کہا۔

چلو آؤ شاپنگ کرنے چلتے ہیں ساتھ ارادیہ کا فون لینگے اور لانچ بھی باہر کرلیں گے حمزہ نے آئیڈیا دیا

ویلے آئیڈیا برا نہیں ہے کیا خیال ہے ابان اس نے ابان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ابان تو پہلے ہی یہاں سے باہر نکلنے کا موقع ڈھونڈ رہی تھی تاکہ وہ یہاں سے بھاگ سکے۔

فوراً گردن ہاں میں ہلائی ۔

جبکہ ملتان میں ارادیہ کو بھی کوئی نہیں جانتا تھا جس کی وجہ سے وہ بھی پرسکون ہو کر ان کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئی

شاہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی اپنا دھیان ادھر سے ادھر نہ کر رہا تھا سارے وقت اس کا ہاتھ پکڑ کے رکھا ۔

یہاں تک کہ ساری شوپنگ بھی اپنی مرضی سے کی

ابان نے نہ ہاں کیا اور نہ ہی انکار ۔

کیوں کہ ایک بار انکار کرنے کی کوشش میں شاہ کی گوری دیکھ چکی تھی

اس کے بعد شاہ نے اس کے لئے جو کچھ بھی لیا اس نے بناچوں چراں کئے لے لیا ۔

ابان نے بہت بار اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی اور ہر بار ہی ناکام رہی ۔

شاہزر تو نے ابان بھابھی کو وہ گفٹ دیا جو تو ان کے لیے کے آیا تھا ۔

شاہ کو پتا تھا کہ وہ کاجل کی بات کر رہا ہے اس لئے مسکرا دیا

نہیں ابھی نہیں وہ بیچارہ تو میرے ذہن سے نکل گیا آج دونگا

اس کے بعد وہ سب لانچ کرنے ایک ہوٹل میں گئے ۔

یہ کافی بڑا اور شاندار ہوٹل تھا

سب میں وہاں کھانا کھایا اور ابان کو یہاں سے نکلنے کا اب تک کوئی موقع نہ ملا

پھر کچھ دیر بعد ارادیہ مشی کو لے کر واش روم چلی گئ ۔

جب وہ واپس آئیں تو ابان نے کہا کہ اسے واش روم جانا ہے

آؤ میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں

نہیں آپ بیٹھے میں ابھی ہو کے آتی ہوں بس اتنا کہہ کر ابان چلی گئ

❤️

یار اتنا وقت ہوگیا ابان بھابھی واپس کیوں نہیں آئی حمزہ نے کہا

کیا ہوگیا ہے حمزہ ابھی آجائے گی

میں دیکھ کر آتی ہوں یہ کہہ کر ارادیہ اٹھ کر جانے لگی جب شاہزر نے کہا

بھابھی آپ بیٹھے میں دیکھ کر آتا ہوں

لیکن آپ لیڈیز واشروم میں کیسے جائیں گے ارادیہ نے پوچھا ۔

ڈونٹ وری وہ لیڈیز واش روم میں نہیں بلکہ ہوٹل سے باہر نکل چکی ہے شاہ نے پر سکون انداز میں کہا

کیا وہ باہر نکل گئی۔آپ نے اسے باہر جاتے ہوئے دیکھا ہے ---؟ارادیہ نے پوچھا۔

میری نظر اس کے ہر قدم پر ہے ۔اتنا کہہ کر شاہزر چلا گیا۔

ابان ہوٹل کے پچھلے راستے سے ہوٹل سے باہر نکل آئی

ابھی وہ نظر بچا کر پارکنگ ایریا سے نکل ہی رہی تھی جب گاڑی کے قریب شاہزر نظر آیا جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔

اب بھاگنے کا کوئی فائدہ نہ تھا وہ اسے دیکھ چکا تھا۔

وہ وہیں رک گئی شاہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا۔

گھر چلیں پرنسیس ۔کافی سرد لہجے میں پوچھا گیا

ج۔ جج۔ جی۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر تقریبا گھسیٹتا ہوا اپنے ساتھ لے گیا۔

راستے میں اس نے اپنے ڈرائیور کو فون کرکے اس ہوٹل سے حمزہ اور ارادیہ کو پک کرنے کا کہا۔

تمھیں میری بات سمجھ میں نہیں آتی میں نے بہت کوشش کی میں تمہیں کوئی سزا نہ دو
ں۔ تمہیں پیار سے اور نرمی سے بات کروں

لیکن تم سیدھی بات سمجھتی ہی نہیں ہو

تم خود چاہتی ہو میں تم پر ظلم کروں۔

ای۔۔ایم سسسوررری۔ بمشکل کچھ بولنے کی کوشش کر رہی تھی

اور جسٹ شٹ آپ ہر بات کی سوری نہیں ہوتی۔

وہ اتنے زور سے دھاڑا کہ ابان ڈر کر گاڑی کے دروازے سے چپک گئی

❤❤

وہ اسے گھسیٹتا ہوا گاڑی سے نکال کر کمرے میں لے جانے کی بجائے کچن میں لایا تھا

تم دفع ہو جاؤ یہاں سے وہ کوک پر غصے سے دھاڑا۔ کوک شاہ کو غصے میں دیکھ کر فوراً
وہاں سے نکل گیا

جبکہ اس کے غصے میں ہونے کی وجہ سے ابان کی بولتی بند ہوچکی تھی۔وہ ایک لفظ بھی نہ بول پائی۔

آج صبح ہی اس نے اپنی غلطی کی معافی مانگی تھی اور اب اس نے دوبارہ وہی حرکت کی

شاہ کچن کی دراز سے کچھ ڈھونڈ رہا تھا ۔پھر ایک بڑے سائز کا چاقو نکالا ۔ابان کی سانس رُکنے لگی ۔

تو کیا وہ اسے ختم کرنے کا ارادہ رکھتا تھا ۔

ابان کو اپنی ٹانگوں سے جان ختم ہوتی محسوس ہوئی

شاہ نے گیس جلایا اور وہ چھری دہکتی آگ پر رکھ دی ۔ابان اپنی بے جان ٹانگوں سمیٹ کر وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔ جبکہ نظریں آگ پر رکھی ہوئی چھری پر تھی اب اس کے پاس بچنے کا کوئی راستہ نہ تھا ۔

چھری بالکل سرخ انگارے کی طرح ہوچکی تھی شاہ چھری کو اٹھاکر اس کے بالکل قریب آگیا ۔

کیوں مجھ سے بھاگنے کی کوشش کرتی ہو۔۔۔میں تم سے اتنا پیار کرتا ہوں تم مجھ سے دور جانا چاہتی ہو

کیوں تم مجھے مجبور کرتی ہو کہ میں تم پر سختی کروں۔

وہ سمجھ چکی تھی کے بھاگنے کی کوشش کرکے اس نے ایک بار پھر سے اپنے پیر پر کلہاڑی ماری ہے ۔

اب ایک بار پھر سے شخص کے ظلم کا نشانہ نہیں بننا چاہتی تھی ۔

مجھ ..ے جانے ..د.یں پلیز ۔الفاظ ٹوٹ کر اس کی زبان سے ادا ہو رہے تھے ۔

ہاہاہاہا کہاں جاؤ گی جان یہی تمہارا گھر ہے جہاں تمہارا شوہر ہے ۔

تم مجھ سے دور جانا چاہتی ہو بات شروع کرتے وقت وہ مسکرا رہا تھا لیکن بات ختم ہونے سے پہلے اس کے چہرے پر چٹانوں سی سختی آگئی ۔

اور اس کے چہرے کی سختی بتا رہی تھی کہ آج وہ پھر سے پل پل مرنے والی ہے لیکن پھر بھی وہ اسے مرنے بھی نہیں دے گا

آج کے بعد تم کبھی مجھ سے دور جانے کی خواہش نہیں کرو گی ۔ ۔ یقین کرو آج تمہاری یہ خواہش ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دم توڑ دے گی

وہ مسکراتے ہوئے چھری کو بالکل کے چہرے کے قریب لے آیا۔

نی۔ نہیں پی۔ پلیز نہیں اسے مجھ سے دور رکھ۔۔۔ رکھیں۔ ابان نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپاتے ہوئے کہا۔

نہیں جان تم ڈرو مت یہ تمہارے لئے نہیں ہے۔۔ شاہ نے ایک ہاتھ سے اس کے چہرے سے ہاتھ اٹھائیں۔

وہ بے یقینی سے شاہ کو دیکھنے لگی۔

ہاں پرنسیس یہ تمہارے لئے نہیں ہے یہ میرے لئے ہے۔ مجھے ایسے مت دیکھو بالکل ٹھیک سنا ہے تم نے۔ میں جانتا ہوں تم بہت ڈھیٹ مٹی کی بنی ہو سیدھے طریقے سے تم میری بات مانو گی نہیں۔ مجھے پتا ہے تم پھر مجھ سے بھاگنے کی کوشش ضرور کرو گی

تم میرے پاس رہنا نہیں چاہتی اور میں تمہارے بغیر رہ نہیں سکتا۔

اس لیے بہتر ہے کہ میں ہی راستے سے ہٹ جاوں۔ تم آزاد چلی جانا اپنے باپ کے پاس ۔۔۔ شاہ نے اس کی گہری کانچ سی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا

مط۔ مطلب۔۔۔؟ ابان نے پوچھا

مطلب یہ۔۔ کہتے ہی شاہ نے اپنے ہاتھ کی کلائی کاٹ لی جب کہ اس کے اس عمل پر بالکل پاس بیٹھی ابان کی چیخ نکل گئی

یہ۔۔۔۔۔ آآآآآپ نے ک۔۔ کیا کیا۔۔۔۔۔؟الفاظ لڑکھرا کے نکلے ۔

دور جانا چاہتی ہو نہ تم مجھ سے تم مر جاتا ہوں قصہ ہی ختم ۔ہاں بالکل ٹھیک سن رہی ہو تم تمہیں مجھ سے دور صرف میری موت ہی کر سکتی ہے ۔

تمہیں پتا ہے میں نے اس چھری کو پہلے گرم کیوں کیا۔۔۔؟ کیونکہ میں نے سنا ہے گرم چیز نسیوں پرلگنے سے نسیں گل جاتی ہیں۔

تم فکر مت کرو اگر میں ہاتھ کاٹنے سے نامرا تونس کے گلنے سے پکا مر جاؤں گا۔شاہ نے مسکرا کر کہا

پلیز نہیں آپ ایسا مت کریں اس نے فوراً شاہ کا ہاتھ تھاما ۔

دیکھیں پلیز آپ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے ۔آپ کو کچھ ہو جائے گا

کسی ڈاکٹر کو بلائیں ۔

ابان نے روتے ہوئے کہا ۔

کیوں --؟ کیوں بھلاوں ڈاکٹر کو ہاں-- تم تو یہی چاہتی ہوکہ میں مر جاؤں اسی لئے تو روز بھاگتی ہو مجھ سے ۔شاہ نہ جانے کیا کیا کہہ رہا تھا لیکن ابان کا سارا دھیان اس کے خون پر تھا ۔

اسی بس یہ پتا تھا ۔کہ یہ شخص اس کی وجہ سے مرنے والا ہے

دیکھیں پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کررر --یں آپ کو ڈاکٹر کی ضروت ہے ۔

آپ پلیز کسی ڈاکٹر کو .....ہوسپیٹل چلے ابان اٹھ کر کھڑی ہوگئی اور اسے زبردستی اٹھانے کی کوشش کرنے لگی ۔

ہاں تم مجھے ہوسپٹل لے کر جاؤ میری جان بچاو اور پھر سے مجھے چھوڑ کر چلی جاؤ تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتی ہو مجھے ۔--؟

شاہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

میں کبھی بھی آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی میں قسم کھاتی ہوں ---ابان گڑگڑاتے ہوئے بولی

ایسے نہیں ----

میرے سر کی قسم کھاؤ اور میرے سینے پر سر رکھ کر کہو ۔

شاہزر نے شرط رکھی ۔

ابان نے بنا سوچے سمجھے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا ---میں آپ کی قسم کھاتی ہوں اب میں بھاگنے کی کوشش نہیں کروں گی اب آپ پلیز --

اس کی پوری بات سنے بغیر شاہزر مسکرایا اور اپنی باہیں کھولیں ۔

ابان ذرا سا ہچکچائی -- پھر اس کی کھلی ہوئی باہوں میں آ کر اس کے سینے پر سر رکھ دیا ---

مجھے پتا تھا تم ایسے ہی راستے پہ آؤگی شاہزر نے اس کے گرد باہوں کا حصار تنگ کرتے ہوئے سوچا

اب پلیز چلیں ابان مینت کرتے ہوئے کہا

ہاں پرنسیس چلو ۔بہت خون بہہ گیا ہے میرا--- میرا تو بچنا مشکل ہے ۔شاہ کے چہرے پر اب بھی درد کا کوئی اثار نہ تھا

اسے وہیں چھوڑ کر ابان فوراً باہر بھاگی

اصفر بھائی پلیز گاڑی نکالیں شاہ کو ہسپتال لے کے جانا ہے ۔ابان اصفر سے کہتی فوراً واپس اندر آئی۔

اسے اپنی فکر کرتے دیکھ کر شاہ کو اتنا اچھا لگ رہا تھا کہ شاہ کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا کسی بھی ہوسپٹل میں جانے کا ۔

پلیز چلیں شاہ اس سے پہلے کہ خون زیادہ بہہ جائے ۔

آبان نے اپنا دوپٹہ نکال کر اس کے پورے ہاتھ پر لپیٹ دیا

ایسے چلو گی تم ---؟شاہ نے ناگواری سے دیکھا ۔

جی ---؟آبان نے نا سمجھی سے پوچھا

جاؤ کمرے سے چادر لے کے آؤ ۔میں یہی رک کر تمہارا انتظار کرتا ہوں

شاہ آپ سمجھ کیوں نہیں رہے آپ کا بہت خون ضائع ہوچکا ہے آپ کو تکلیف کا احساس نہیں ہو رہا کیا --؟ابان نے چلاتے ہوئے کہا

یہ شخص کس مٹی کا بنا ہے جسے درد کا احساس تک نہیں ہوتا ۔

میں نے کہا جاؤکمرے سے چادر لے کے آؤ ورنہ میں ہسپتال نہیں جاؤں گا --شاہ نےچہرے پر سختی لیے کہا ابان فوراً کمرے کی طرف بھاگی

اور ایک منٹ کا بھی ٹائم لگائے بغیر چادر لے کر واپس آگئی ۔

اب چلیں ---؟ ابان نے اس کے قریب آ کر پوچھا ۔

ابان نے شاہ کے چہرے کی طرف دیکھا تو اس بار اس کے چہرے پر درد کے کچھ تاثرات نظر آئے ۔

لیکن پھر بھی وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا بلکہ مسکرا کر اسے دیکھتا رہا

چادر ٹھیک ۔۔شاہ نے ہاتھ سے اس کی چادر کو چھونا چاہا

پلیز خدا کے لیے اب چلے ۔میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں ابان ایک بار پھر سے چلائی

۔اس کے چلانے پر شاہ نے زوردار قہقہ لگایا

ریلیکس پرنسیس ۔اب میں کچھ نہیں کہتا چلو۔ اسے ابان کو تنگ کرنے میں مزا رہا تھا لیکن یہ بھی سچ تھا کہ یہ تکلیف اس کی جان بھی لے سکتی تھی ۔

اور اب وہ اپنی پرنسیس کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاناچاہتا تھا ۔

❤

حمزہ اور ارادیہ حویلی واپس پہنچے ۔تو ابان اورشاہ کہیں نہیں تھے ۔

نوکروں سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ ہسپتال کے ہیں ۔

یا اللہ ابان ٹھیک ہو ارادیہ نے دعا مانگی ۔

جبکہ ہسپتال کا سن کر حمزہ کو بہت برا لگا شاہ اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی برباد کر رہا تھا ۔وہ ابان سے محبت کرتا تھا ۔اور خود اس کی تکلیف کی سب سے بڑی وجہ تھا ۔

حمزہ کا اسی سمجھانا سب بیکار ہو چکا تھا شاہ وہی کر رہا تھا جو لالہ کی بیٹی کے ساتھ کرنا چاہتا تھا ۔اور اسے احساس تک نہیں تھا کہ لالا کی بیٹی اس کی محبت ہے

سنو کیا ابان کو زیادہ چوٹ لگی ہے ارادیہ نے ملازمہ سے پوچھا

نہ بی بی جی ۔ابان بی بی کو چوٹ نہیں لگی شاہ صاحب کو چوٹ لگی ہے ۔

شاہ صاحب نے اپنا ہاتھ کاٹ لیا ہے وہ بھی گرم تیز چھری سے ۔

ملازمہ نے بتایا ۔

کیا شاہ ٹھیک تو ہے نہ ۔۔؟ کونسے ہوسپٹل میں ہے بتاؤ مجھے میں ابھی جاتا ہوں حمزہ نے فکر مندی سے کہا

یہ تو نہیں پتا صاحب جی ۔

بس اتنا پتا ہے آج میں نے پہلی بار ابان بی بی کو چلاتے ہوئے سنا ہے

وہ شاہ صاحب پر اتنا غصہ ہو رہی تھی کہ کیا بتاوں ۔

اور شاہ صاحب مسکرائے جا رہے تھے ۔

ہم لوگ تو ڈر کے مارے آگے بھی نہ جا سکے بی بی جی نے ہی سنبھالا اور اپنے ساتھ اسپتال لے گئی

شاہ صاحب تو اتنے نخرے دکھا رہے تھے ہسپتال جانے کے لیے بھی

جیسے ان کی نہیں ابان بی بی کی جان خطرے میں ہو

ملازمہ نے سب کچھ بتا دیا ۔

جس پر حمزہ تو نہیں لیکن ارادیہ مسکرا دی

لگتا ہے اب شاہ بھائی کو بھی کنٹرول کرنے والا کوئی آ گیا ہے ارادیہ نے کہا تو حمزہ بھی مسکرایا ۔

لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یہ اتنا بھی آسان نہیں ہے ۔

او یار تمہارے لیے فون تو لے لیا لیکن سم نہیں لی۔حمزہ نے اسے موضوع سے ہٹاتے ہوئے کہا

مجھے ضرورت نہیں ہے میں وہی پرانی والی استعمال کروں گی ارادیہ نے اس کی پریشانی دور کی ۔

شامیر کو یہاں آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اس کے بابا کی طبیعت اب تک ٹھیک نہیں تھی

ہر روز ڈاکٹر آتے انہیں بنا کوئی امید دیے واپس لوٹ جاتے

شامیر بہت پریشان تھا

اس نے دو تین بار گھر پر فون کرنے کی کوشش کی

لیکن اس کی ماں نے منع کر دیا

دیکھو بیٹا تم گیارا سال سے اس عورت کے ساتھ تھے ۔

کچھ وقت اپنے ماں باپ کے ساتھ بھی گزار لو۔

تمہیں اندازہ بھی ہے ہم لوگ تمہارے لیے کتنا ترپے ہیں

اماں بی نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

جی اماں بی ۔میں بس گھر پے فون کر کے شاہزر اور آمنہ کی خیریت معلوم کرنا چاہتا ہوں

شامیر نے کہا

تمہارے بابا کی طبیعت ذرا ٹھیک ہو جائے تو کرلینا فون لیکن فی الحال انہیں کوئی تکلیف مت دو

اماں بی کی آنکھوں سے آنسو نکلے تو شامیر کو بھی افسوس ہوا

اس کے باپ نے دس سال پہلے غصے میں کہا تھا کہ وہ اس کی اولاد کو اپنے خاندان کا خون نہیں مانتا ۔اور اس دن شامیر نے ان سے تعلقات ہی ختم کر دیے

شاہزر بس ایک دن اس سے دور ہوا تھا اسکول کے ٹرپ کی وجہ سے تو شامیر کتنا بے چین ہو گیا تھا اور وہ اپنے ماں باپ سے گیارہ سال سے الگ تھا اس کے ماں باپ کی گیارہ سال میں کیا حالت ہوئی ہوگی اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا

ٹھیک ہے اماں بی میں گھر پہ فون نہیں کروں گا ۔جب تک بابا ٹھیک نہیں ہوجاتے میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا

اس نے اپنی ماں کے آنسو صاف کرکے انہیں اپنے سینے سے لگایا

آج ایک ہفتے بعد کام پر واپس آیا تھا۔

اس نے غنویٰ کو دیکھا جو اپنے کام میں مصروف تھی

ہائے کیسا چل رہا ہے تمہارا کام ---؟ ریز نے اس کے قریب آ کر پوچھا۔

بہت اچھا کیسے ہیں آپ --؟ اور کیسا رہا آپ کا کام غنویٰ نے مسکرا کر پوچھا

کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ جاب کسی سفارش کی وجہ سے ریز ناراض ہونا بے کار ہے

کیونکہ اس نے صرف اس کی مدد کرنے کی کوشش کی ہے۔

اور ویسے بھی ریز کے اور بھی بہت سارے احسان تھے اس پر

ہاں یار ٹرپ تو بہت زبردست رہا ہے ریز اس نے مسکرا کر کہا

ٹرپ --؟ غنویٰ نے حیرت سے کہا کیونکہ وہ اتنے خطرناک کے کیس کو ٹرپ نام کا دے رہا تھا۔

اور نہیں تو کا کیا کام تو صرف بہانہ ہے ۔میں تو انجوائے کرنے گیا تھا۔ریز نے مسکرا کر جواب دیا

آپ نے میری جاب کے لئے سفارش کی میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں

لیکن آئی ایم سوری میں زیادہ دیر سے جاب کر نہیں پاؤں گی

میں یہ نوکری چھوڑ رہی ہوں غنویٰ نے کہا تو ریز پریشان ہوگیا

پہلے تو وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اسے کس نے بتایا کہ یہ جاب اس کی سفارش کی وجہ سے ملی ہے

اس کی جاب چھوڑنے کی بات ---

کیوں کیوں چھوڑ رہی ہو تم یہ نوکری ۔

ابھی توریز نے محبت کے پہلے احساس کو محسوس کیا تھا ۔اور اس کی محبت اس سے دور جا رہی تھی ۔

میرے بابا میری شادی کروا رہے ہیں ۔

آج شام ہی وہ لوگ مجھے دیکھنے آرہے ہیں خیر دیکھنا تو صرف فارمیلٹی ہے ۔وہ مجھے پہلے ہی دیکھ بھی چکے ہیں اور پسند بھی کر چکے ہیں۔ غنویٰ نے اس کے سر پر دھماکہ کیا ۔

اور تمہاری بہن وہ مسئلہ حل ہوگیا ۔۔؟ریز کو لگا جیسے اس کے پاس بات کرنے کے لیے کچھ بچا ہی نہیں پھر اس کی پریشانی یاد آئی

نہیں اس شخص نے میری بہن کے ساتھ نکاح کر لیا ہے ۔اور اب وہ سے نہیں چھوڑے گا ۔

اس سے پہلے کہ وہ اس سے کچھ اور بتاتی ۔باس نے میٹنگ کا اعلان کر دیا

ہسپتال سے واپسی پرشاہ نے کہا گاڑی وہ خود چلائے گا جس پر ایک بار پھر سے ابان کو غصہ آگیا

دماغ ٹھیک ہے آپ کا بہت شوق ہے آپ کو گاڑی چلانے کا آرام سے بیٹھ جائیں پیچھے ورنہ---؟

ایک پل کے لئے تو وہ بھول ہی گئی سامنے کھڑا شخص اس کا ہمدرد نہیں بلکہ ستمگر ہے

جبکہ اس کے اس طرح سے حکم چلانے پر شاہ تو خوشی سے پاگل ہی ہو رہا تھا

جی میڈم جیسا آپ کا حکم بس اتنا کہہ کے وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا

جا جبکہ شاہ کی عزت افزائی پر اصفر بھی مسکرائے بنا نہ رہ سکا

ڈاکٹر کی ساری ہدایات ابان نے غور سے سنیں ۔اور آپ گاڑی میں آہستہ آواز اسے دہرا رہی تھی ۔

اپنی اتنی پروا کرتے دیکھ کر شاہ کا دل چاہا کہ وہ ایک بار پھر سے اپنا ہاتھ کاٹ لیے یا اپنا سر کسی دیوار پر دے مارے

ابان ابھی بول ہی رہی تھی کہ شاہ نے اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ دیا ۔

پہلے تو وہ بوکھلا کر اسے دیکھنے لگی گی لیکن شاہ کی آنکھیں بند تھی ۔

پھر اس نے گھبرا کے اصفر کو دیکھا ۔جو سب کچھ جاننے کے باوجود بھی انجان بنا گاڑی چلا رہا تھا ۔

❤️

وہ لوگ سیدھے گھر ہی آئے تھے گھر آتے دیکھ حمزہ پریشان کر اس کے قریب آیا کیا ہوا ہے

کیسے کاٹا تیرا ہاتھ بتا مجھے تو ٹھیک تو ہے حمزہ صرف کہنے کو اس کا دوست لیکن وہ اسے جان سے زیادہ چاہتا تھا

اپنی پرواہ کرتے دیکھ کر مسکرا دیا میں بالکل ٹھیک ہوں بس چھری لگ گئی تھی

اب میں بالکل ٹھیک ہوں ۔اس نے یقین دلاتے ہوئے کہا جیسے حمزہ جانتا ہی نہ ہو کہ اس نے خود اپنا ہاتھ کاٹا ہے

دکھامجھے کہاں چوٹ لگی ہے تجھے وہ اس کا ہاتھ دیکھتے ہوئے بولا

او میرے بھائی میں بالکل ٹھیک ہوں ۔تو اتنی ٹینشن مت لیا کر ۔اور پلیز کوئی کھانا لگاؤ مجھے بہت بھوک لگی ہے اس نے حمزہ کو موضوع سے ہٹاتے ہوئے کہا

کیونکہ اب حمزہ اس کے زخموں کا معائنہ کرنے والا تھا

اور اگر حمزہ ڈاکٹر بن جائے تو پھر اس کی خیر نہیں یہ وہ جانتا تھا

تو اپنا خیال رکھا کر ہم واپس جائیں گے میں تجھے وہاں کے ڈاکٹر سے چیک کرواؤں گا

ہاں کروا لینا جب ہم واپس جائیں گے اور اب میں اپنا خیال کیوں رکھوں۔ -- یہ شادی کیوں کی ہے میں نے ابان میرا خیال رکھے گی ہیں نہ پرنسیس ---؟اس نے ابان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں میں خیال رکھوں گی ڈاکٹر نے جو کچھ بتایا ہے مجھے سب یاد ہے ۔ابان نے حمزہ کو اس کی فکر کرتے دیکھ کر حمزہ کو ہی دیکھ کر بتایا ۔

سب سے پہلے تم مجھے کھانا کھلاؤں گی ۔ جلدی آؤ مجھے بھوک لگی ہے شاہ نے اپنا زخمی ہاتھ سامنے کرتے ہوئے کہا جب کہ سب کے سامنے کھانا کھلانے کی بات پر ابان پریشان ہوگی

مرتی کیا نہ کرتی اس کی وجہ سے شاہ کو چوٹ لگی تھی

اور اب اس کا فرض بنتا تھا کہ وہ شاہ کا خیال رکھے ۔پہلے تو وہ کافی گھبرائی لیکن ایک دو نوالے کھلانے کے بعد اسے سمجھا گیا کہ کوئی بھی ابان اورشاہ کی طرف نہیں دیکھ رہا تو پھر وہ بھی بے فکر ہوکر کھانا کھلانے لگی

شاہ بھائی آپ کے تو بائیں ہاتھ پہ چوٹ لگی ہے اب دائیں ہاتھ سے کھانا کھا سکتے ہیں نہ

ارادیہ نے شرارت سے کہا

جس پر حمزہ نے اسے گھور کر دیکھا ۔

جبکہ شاہ نے گھورکر حمزہ کو دیکھا

ارے یار نہیں کھا سکتا نہ نوالہ بنانے کے لئے بائیں ہاتھ کا بھی استعمال کیا جاتا ہے صرف منہ میں دائیں ہاتھ سے لیتے ہیں ۔حمزہ نے بے توکا لاجک دیا ۔

اس کے لاجک کا مطلب ارادیہ سمجھی ہو یا نہ سمجھی ہو لیکن اس کی گوری کا مطلب وہ سمجھ چکی تھی

کھانا کھلانے کے بعد ابان نے ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق اسے میڈیسن کھلائی

حمزہ نے زندگی میں پہلی بار شاہ کو بنا کوئی چوں چراں کیے دودھ پیتے دیکھا تھا ۔

اور ذہر ہے یا بس اتنا ہی دو گی ۔دودھ پینے کے بعدشاہ نے پوچھا

جی۔ ۔ابان نے نہ سمجھی سے پوچھا ۔

میرا مطلب ہے بس اتنی ہی میڈیسن ہے یا اور بھی ہیں ۔

جی ایک اور ہے وہ رات سونے سے پہلے دینی ہے ابان نے بتایا

شکر ہے بس اتنا کہہ کر وہ حمزہ کے ساتھ کوئی میٹنگ ڈسکس کرنے لگا جب کہ ابان کا ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ ہی بٹھا لیا ۔

ابان دونوں کی باتوں سے بور ہونے لگی۔ لیکن شاہ نے اس کے کندھے پر زخمی ہاتھ رکھا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ نہ تو اٹھ سکتی تھی اور نہ ہی ہل پا رہی تھی ٹھیک ہیں شاہ کا زخم دکھ نہ جائے

❤❤

آج شام غنویٰ کو دیکھنے کے لئے رشتے والے آئے ہوئے تھے ویسے تو وہ غنویٰ کو پہلے بھی پسند کرتے تھے بس ایک فارمیلٹی پوری کرنی تھی

غنویٰ چائے لے کے آئی تو آنٹی رخسانہ نے اسے اپنے پاس بٹھایا

آو بیٹا یہاں بیٹھو میرے پاس

حیات لالہ مجھے تو آپ کی بیٹی پہلے ہی پسند ہے ۔

اور میرا حمد تو پہلے ہی کہتا ہے کہ شادی کروں گا تو صرف غنویٰ سے بس اپنے بچے کی خواہش کو دیکھتے ہوئے میں یہاں آئی ہوں مجھے پوری امید تھی کہ آپ انکار نہیں کہیں گے

جی بہن جی انکار کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا حمد ہر لحاظ سے بہت اچھا لڑکا ہے

مجھے تو پہلے ہی حمد بہت پسند تھا اب تو اور بھی عزیز ہو گیا ہے

بس میں چاہتا تھا کہ

غنویٰ کی شادی ذرا جلدی کر دوں بابا نے کہا

ہاں کیوں نہیں حمد جلدی شادی کرنا چاہتا ہے لیکن ابان کہیں نظر نہیں آرہی ۔رخسانہ آنٹی نے آگے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا

جی وہ ہمارے کسی رشتہ دار کے گھر گئی ہے کچھ دنوں میں واپس آ جائے گی ۔بابا نے بہانہ بنایا

اچھا ٹھیک ہے میں سوچ رہی تھی کہ اس جمعہ کو نکاح رکھ لیتے ہیں ۔

کیونکہ حمد چاہتا تھا ۔کہ اب اسلام آباد جاتے ہوئے وہ غنویٰ کو بھی اپنے ساتھ لے جائے ۔ماشااللہ اسلام آباد میں اس نے اپنا فلیٹ لیا

ہے

اب تو کمپنی نے اسے اپنی گاڑی بھی دی ہے آپ کو شکایت کا موقع نہیں لے گا

۔رخسانہ بیگم نے غنویٰ کا ماتھا چومتے ہوئے کہا ۔

ماشااللہ حمد ہے بہت قابل

ٹھیک ہے طبیعت لالہ اب نکاح پر ملاقات ہوگی ۔

آپ جلدی شادی چاہتے ہیں اور ہم بھی ۔بس اب میں اپنی غنویٰ کو بہو بنا کے لے جانے آوں گی

حیات لالہ نے خوشی خوشی مہمانوں کو رخصت کیا اپنی بیٹی کے نصیب کی دعائیں مانگنے گے ۔

❤️

رات جب شاہ کمرے میں آیا تو ابان بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی

ارے تم سو گئی کیا ---؟ شاہ نے اس کے قریب جا کر پوچھا

نہیں میں جاگ رہی ہوں آپ کو کچھ چاہیے وہ فورا اٹھ کر

بیٹھ گئی

شاہ نے اس کے ساتھ کتنا غلط کیا تھا اور وہ اس کا کتنا خیال رکھتی تھی ۔

شاہ کو اپنے کئے پر شرمندگی ہوئی اس کی پرنسیس کتنی اچھی تھی ۔

لیکن اب اس نے فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ اپنی ابان کو کچھ نہیں کہے گا ۔

اسے اپنے ساتھ لے کے جائے گا اور ایک خوبصورت زندگی جئے گا

ہاں یار میں یہ شرٹ نہیں اتار پا رہا پلیز میری مدد کرو گی ۔

ہاں کیوں نہیں ۔میں کرتی ہوں اس کے قریب کھڑے ہوکر اس کی شرٹ کے بٹن

کھولنے لگی

وہ شاہ کے بالکل قریب تھی ۔

شاہ اس کی سانسیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی جب کہ اس کی سانسیں شاہ

اپنے سینے پر محسوس کر رہا تھا

اس نے جتنی جلد بازی دکھائی اتنی ہی شرمندہ ہوگی ۔یہ کام اتنا بھی آسان نہ تھا جتنا اس

نے سوچا تھا ۔

ابھی اس نے بٹن کھولے تھے جب اپنی کمر پر شاہ کا ہاتھ محسوس کیا۔

پھر تھوڑی ہمت کر کے اس نے شاہ کا کمر پر رینگتا ہاتھ پکڑا اور سامنے کیا پھر اس کے بٹن کھولے پھر اس کے پیچھے جا کر شرٹ اتارنے میں مدد کرنے لگی۔

اس کے اس طرح سے مزاحمت کرنے پر شاہ بے اختیار مسکرایا

آپ نہا نہیں سکتے۔اسی لئے شرٹ بدلیں اور سو جائیں اس نے نوٹ کیا تھا روزسونے سے پہلے نہانا ضروری تھا۔

لیکن اس نے ڈاکٹر کی ہدایت بتانا ضروری سمجھی۔

اور کوئی حکم۔۔شاہ نے سر جھکا کر ایک ہاتھ سینے پر رکھ کر پوچھا

جی ہے آپ نے ایک اور میڈیسن کھانی ہے۔میں ابھی لے کے آتی ہوں۔

وہ کمرے سے باہر جانے لگی

ارے کہاں جا رہی ہو ساری میڈیسن تو یہیں رکھی ہیں شاہ نے بتایا

ہاں میڈیسن یہاں رکھی ہیں لیکن دودھ تو نیچے کچن میں ہے نہ۔یہ کہہ کر کوئی نیچے چلی گئی

جبکہ دودھ کا نام سن کر شاہ کا موڈ بھگڑ چکا تھا۔

حد ہے یہ بات بات پر دودھ کون پیتا ہے ۔بس اب اور نہیں پی سکتا میں ۔

شاہ نے فیصلہ کیا جب آبان دودھ لے کر اندر آ گئی ۔

یہ پکڑیں اس نے دودھ کا گلاس اسے پکڑاتے ہوئے کہا ۔جو شاہ نے خاموشی سے پکڑ لیا کیونکہ اس نے صرف پکڑنا تھا پینا تھوڑی تھا ۔

آبان نے میڈیسن نکالی اور اس کے منہ کے قریب لے کر گئی ۔

کیونکہ دوسرے ہاتھ میں نہیں دے سکتی تھی اس پہ چوٹ لگی تھی اس لئے اپنے ہاتھ سے کھلا رہی تھی

شاہ اسے غور سے دیکھ رہا تھا

منہ کھولیں نا ۔۔

شاہ نے بنا چوں چراں کئے منہ کھولا ۔ابان نے گولی اسے کھلائی ۔

ارے دودھ سے نگلیں نہ ۔ابان نے اس کے ہاتھ پر زور دیتے ہوئے گلاس منہ کے قریب کیا ۔

منہ کا ذائقہ بدلے پر شاہ نے منہ بنایا ۔

اب آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں گے ابان اس کے ہاتھ سے گلاس لیتے ہوئے کہا ۔

ٹھیک ہونے کا تو پتہ نہیں ہاں یہ دودھ روز پی کر میں بچہ ضرور بن جاؤں گا شاہ نے سوچا ۔اور چپ چاپ سونے کے لئے لیٹ گیا

اگر رات کو آپ کو درد ہوا یہ کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو مجھے جگا لیجئے گا ۔

ابان نے سونے سے پہلے ہدایت دی

کافی دیر اس کے سونے کا انتظار کرتے ہوئے لیٹی رہی لیکن اس کے سونے سے پہلے ہی وہ سو گئی

اسے دیکھتے دیکھتے نہ جانے کب شاہ کی بھی آنکھ لگ گئی

ابان کی آنکھ کھلی تو دیکھا شاہ شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال بنا رہا ہے

وہ آفس جانے کے لیے مکمل تیار تھا جب ابان کی نظر اس کے ہاتھ میں باندھی گیلی پٹی پر پڑی

وہ فورا اٹھ کر بیٹھ گئی

آپ کیوں نہائے میں نے منع کیا تھا نا آپ کو ۔ابان نے اسے گھورتے ہوئے کہا جس پر وہ بے ساختہ مسکرا دیا

جان پہلے گڈمارننگ تو بول دو شاہ نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے ۔

آپ کیوں نہائے ۔ اس کے قریب آنے پر وہ گھبرائی ۔لیکن جب پلٹ کر واپس شیشے کے سامنے کھڑا ہوا پھر سے پوچھنے لگی

کیونکہ مجھے آفس جانا ہے پرنسیس ۔اور بغیر نہائے تو میں کمرے سے بھی نہ نکلوں شاہ نے مسکرا کر کہا ۔

اب مزید بحث کرنا بے کار تھا نہا تو ویسے بھی چکا تھا ۔

تھوڑی دیر اسے گھورنے کے بعد وہ اٹھ کر واشروم میں جانے لگی ۔جب پیچھے سے آواز آئی

جان آج وائٹ ڈریس پہننا ۔۔ اس نے شاہ کی طرف دیکھا جس نے بلیک جینز پر وائٹ شرٹ پہن رکھی تھی ۔

شکر ہے آج اس کی بلیک سے تو جان چھوٹی ۔ وہ جی کہتی چلی گئی ۔

❤️

ارادیہ تم ابان کا خیال رکھنا

وہ فون پر کسی سے بھی بات نہ کرے

اور نہ ہی اسے یہاں سے نکلنے دینا یہ ذمہ داری اب تمہاری ہے ۔ حمزہ اسے سمجھائے جا رہا تھا لیکن ارادیہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر شاہ بھائی ابان کو اس طرح سے قید کیوں رکھ رہے ہیں

آخر بات کیا ہے حمزہ آپ لوگ ابان کو فون پر نہ تو کسی سے بات کرنے دیتے ہیں اور نہ ہی اسے کہیں باہر جانے دیتے ہیں شاہ بھائی اس کے ساتھ کافی سخت ہیں

لیکن انہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے وہ اس سے بہت پیار کرتے ہیں تو پھر اس پر اتنی سختی کیوں اتنی پابندیاں لگا رکھی ہیں ارادیہ سے نہ رہا گیا تو پوچھنے لگی

کیونکہ اس کا دل بہت کمزور ہے وہ بیمار ہے ارادیہ ۔ ہمیں اسے ہر قسم کی پریشانی سے دور رکھنا ہے

ہمیں اسے خوش رکھنا ہوگا۔

شاہ نہیں چاہتا کہ وہ آگے پیچھے کسی سے بھی لے یا پریشان ہو

ہم کچھ ہی دن میں واپس چلے جائیں گے ۔

پھر وہاں جاکے اس کا کسی اچھے ڈاکٹر سے علاج کروائیں گے

حمزہ نے بتایا

اس کا مطلب آبان بیمار ہے --ارادیہ نے پریشان ہو کر پوچھا

نہیں آرادیہ وہ بیمار نہیں ہے ۔

بس ہم لوگوں کے مقابلے میں اس کا دل تھوڑا کمزور ہے ۔لیکن ہم اس کا علاج کروائیں گے

تب تک اس سے کوئی ٹینشن نہیں ہونی چاہیے تم میری بات کو سمجھ رہی ہو نا ۔

جی آپ فکر نہ کریں میں اس کا خیال رکھوں گی رادیہ نے یقین دلاتے ہوئے کہا ۔

10:58

❤

وہ آفیس میں بیٹھا تھا جب بھی ان میں آکر اسے بتایا کہ اس سے ملنے کو بھوڑا آدمی آیا ہے

اس نے شیشے کی دیوار سے پیچھے دیکھا جس سے اندر بیٹھا کوئی بھی شخص باہر سب کچھ دیکھ سکتا تھا لیکن باہر بیٹھا شخص اندر کا حال نہیں جانتا سکتا تھا

باہر حیات لالہ کو ویٹنگ چیئر پر بیٹھے دیکھ کر اس کے ماتھے کی رگیں باہر آنے لگی

اس کا دل کیا کہ ابھی جائیں اور اسے جان سے مار دے

لیکن پھر وہیں بیٹھا رہا۔

اسے دیکھتا رہا پھر تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر اس کے سامنے سے نکل کر اپنی میٹنگ میں چلا گیا

لالہ اسے بلاتا رہا لیکن وہ اسے نظر انداز کیے یہ آگے بڑھ گیا

میٹنگ تقریبا دو گھنٹے کے بعد ختم ہوگئی جب واپس آیا تو لالہ اب بھی وہیں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا

وہ جانتا تھا یہ یقیناً اس کی منتیں کرنے آیا تھا وہ یقیناً اس کی ابان کو اس سے دور کرنا چاہتا تھا

تم نے مجھ سے میرا بچپن چھین لیا لالہ ۔میرے ماں چھین لی ۔میری آنی کے ساتھ اس سے آگے تو وہ سوچ بھی نہ پایا

بس نظر انداز کرتا ایک بار پھر سے اپنے آفیس میں چلا گیا

لالہ سے پکارتا رہا ۔۔۔لیکن شاہ نے اسے نہ سننے کا فیصلہ کرلیا تھا ۔

وہ واپس اپنے آفس میں آیا لانچ کا ٹائم ہوچکا تھا ۔

اس نے سکون سے کھانا کھایا۔پھر ابان کی خیریت معلوم کرنے کے لیے گھر فون کیا لیکن آرادیہ نے بتایا کہ وہ صبح سے کمرے سے ہی باہر نہیں نکلی۔

ارادیہ نے بتایا کہ وہ صبح دو تین بار چکر لگا چکی ہے اس کے کمرے کے لیکن وہ کمرہ ہی نہیں کھول رہی ۔ارادیہ نے سوچا کہ شاید وہ سو رہی ہوگی

خیر یہ تو وہ بھی جانتا تھا کہ اس کے منزل سے ہٹتے ہی وہ اپنے باپ اور بہن کا سوگ منانے لگتی ہے

اس کا خیال رکھنے کو کہہ کر اس نے فون بند کر دیا

شاہ کے کمرے میں ایسی کوئی جگہ نہ تھی جہاں سے وہ بھاگ سکتی اس لیے اسے کوئی ٹینشن نہ تھی اور ویسے بھی کل والے واقعے کے بعد وہ بھاگنے کا سوچے گی بھی نہیں اس کا کوئی یقین تھا

پھر اس کی دوسری میٹنگ کا وقت ہوگیا

جس میں تقریباتین سے ساڑھے تین گھنٹے لگ چکے تھے ۔

اس نے واپس جا کر دیکھا۔تو لالہ اب بھی وہیں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

پانچ بجے کے قریب اس پر ترس کھا کے اپنے کمرے میں بلایا

اولالا بیٹھو بتاؤ کیا کہنے آئے ہو

شاہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

تم اچھے سے جانتے ہو میں کیا کہنے آیا ہوں شاہ میں تم سے اپنی بیٹی کس آزادی کی بھیک مانگنے آیا ہوں

خان لالہ نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

واپس چلے جاؤ لالہ میں تمہیں یہ نہیں دے سکتا

دیکھو شاہ تمہیں خدا کا واسطہ میری بیٹی کی زندگی برباد مت کرو

میری بیٹی کو میری کیے کی سزا مت دو تمہیں جو کچھ کہنا ہے مجھ سے کہو جو سزا ہے مجھے دو لیکن میری بیٹی کچھ چھوڑدو ----

لگتا ہے تم نے سنا نہیں لالہ میں نے کہا آج تم مانگ رہے ہو وہ تمہیں نہیں دے سکتا

شاہ نے سخت لہجے میں کہا

دیکھو شاہ میری بات سنو لالہ نے مینت بھرے لہجے میں کہا

لالہ میں نے کہا تم جا سکتے ہو شاہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے چپ کراتے ہوئے کہتے ہواور فون اٹھایا

گارڈ کو بھیجو یہاں ایک پاگل آدمی گھس آیا ہے نکالو اسے یہاں سے باہر

نہیں شاہ تم ایسا نہیں کر سکتے میری بیٹی کو بخش دو چھوڑ دو میری بچی کو میری معصوم بچی نے تمہارا کیا بگاڑا ہے تم نے جو بھی کہنا ہے مجھے کہو مجھ سے بدلہ لو

اس کی حالت پر شاہ نے زوردار قہقہ لگایا

تمہیں سے ہی تو بدلہ لے رہا ہوں لالا

تبھی گارڈز تیزی سے اندر داخل ہوئے

اور لالہ کو پکڑ کر باہر گھسیٹنے گے

شاہ خدا کا واسطہ میری بچی کو چھوڑ دو ۔لالا چلایا جس پر شاہ نے ایک اور قہقہ لگایا۔

لالہ کو بے عزت کرنے کے بعد اسے عجیب سکون محسوس ہو رہا تھا

آج اس نے اپنی پہلی کامیابی منائی تھی

وہ لالہ کو اتنا ذلیل کرنا چاہتا تھا کہ وہ اپنی ہی موت کی دعائیں مانگے۔

ابھی اس نے اپنا اگلا قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا تھا لالہ نے اس کے آفس میں آکر خود ہی اپنے پیر پر کلہاڑی ماری تھی ۔

آج وہ بہت خوش تھا اور اپنی خوشی اپنی پرنسیس کے ساتھ سیلیبریٹ کرنا چاہتا تھا ۔

اگر اس کی پرنسیس تو خود کو نظربند کئے کمرے میں بیٹھی تھی ۔

وہ صبح سے نہ جانے کتنی بار ارادیہ کو فون کر کے پوچھ چکا تھا مگر اس نے ہر بار یہی کہا کہ اس کا دروازہ اندر سے بند ہے اور وہ کوئی جواب نہیں دے رہی ۔

اور ویسے ہی ابان نے کونسا اپنے باپ کی بے عزتی سیلیبریٹ کرنی تھی ۔

کبھی حمزہ کمرے میں آیا ۔ صبح والا پروجیکٹ ہمیں مل گیا ہے اس پر بھی کام ہم کراچی میں جا کر شروع کریں گے ۔

پلیز جلدی سے اپنا سسٹم یہاں سمٹ تاکہ ہم واپس جائے ۔ وہاں پر بھی کتنے کام پینڈیٹ پڑے ہیں ۔

لالہ کہ بیٹی اٹھا کر میں نے اس پر پہلا وار کیا تھا ۔ اور اس سے نکاح کر کے دوسرا ۔ آج سے بے عزت کر کے یہاں سے باہر نکال دے ۔

جب تک اسے موت کی دعائیں مانگتے نہ دیکھوں میں تب تک یہاں سے نہیں جانا چاہتا ۔

اس نے حمزہ کو کچھ بارود کرانے کی کوشش کی ۔

شاہ کیا تو نہیں جانتا ہے یہ سب کچھ کر کے آبان کو تکلیف ہوگی اور ابان کی تکلیف کیا تیری تکلیف نہیں ہے --؟ حمزہ چاہتا تھا کہ شاہ یہ سب کچھ بھلا کر ایک نئی زندگی شروع کرے

دیکھ شاہ میں جانتا ہوں تو ابان سے بہت پیار کرتا ہے ۔ کیا تو ابان کی خوشی کے لئے لالہ کو اگنور نہیں کر سکتا ۔

تو یہ نہیں بھول سکتا کہ تیری لائف میں کبھی بھی لالہ آیا تھا یا تو دوبارہ کبھی بھی لالہ سے ملا ہے ۔

تو بچپن سے اسے ڈھونڈ رہا تھا نہ تو یہی سوچ کے وہ تجھے کبھی ملا ہی نہیں تو اسے جانتا ہی نہیں

حمزہ نے بات کرتے ہوئے ایک نظر شاہ کی طرف دیکھا جو صرف آنکھیں لئے سے گھور رہا تھا ۔

لیکن حمزہ باز نہ آیا ۔

کیا تو ابان کے لیے اسے بخش نہیں سکتا ---؟

میں ابان کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں حمزہ اپنی جان بھی دے سکتا ہوں ۔ لیکن قیامت کے دن میں اپنی ماں کو کیا منہ دکھاؤں گا ۔۔۔؟ کیا بتاؤں گا کہ میں نے اپنی آنی کی عزت کے لٹیرے کو معاف کردیا میں اتنا بے غیرت نہیں ہوں حمزہ ۔

جب تک لالہ میری آنکھوں کے سامنے تڑپ تڑپ کراپنادم نہیں توڑ دیتا تب تک میں اسے معاف نہیں کروں گا ۔

اور ابان اسے کوئی تکلیف چھو بھی نہیں پائے گی ۔ لے جاؤنگا ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ میری دنیا میں جہاں صرف شاہزاوراباں ہوں گے ۔

چھوڑاب ان باتوں کو آج میں بہت خوش ہوں چلا میرے ساتھ میری خوشی سیلیبریٹ کر ۔شاہ نے اسے موضوع سے ہٹاتے ہوئے کہا

حمزہ کو بھی اب بحث بے کار لگی

ویلے میرا ارادہ آج ابان کے ساتھ سیلیبریٹ کرنے کا تھا شاہ نے شرارت سے کہا

واہ بیٹا کیوں نہیں جا نہ ابان کے پاس کل جو حالت کی تھی نہ تیری دودھ پلا پلا کر آج اس سے بھی بری حالت کرے گی یہ جان کے کہ اس کے باپ کو ذلیل کرنے کی خوشی سلیبریٹ کر رہا ہے

ہاں تو اسی لیے اس کے ساتھ نہیں کر رہا تیرے ساتھ کر رہا ہوں ۔شاہ نے مسکرا کر کہا تو حمزہ بھی مسکرایہ ۔

میری بھابھی سے ڈرتا ہے تو حمزہ نے شرارت سے کہا تو نے شاہ قہقہ لگا کر ہنسا۔

❤ ۔

ایک مہینہ گزر چکا تھا شامیر کو گئے ہوئے لیکن نہ تو اس کا فون آیا اور نہ ہی اس کی کوئی خبر تھی

گھر کا سارا راشن ختم ہو چکا تھا

شاہزر کے اسکول کی فیس سر پہ تھی گھر کا کرایا

اب آمنہ کو ٹینشن ہونے لگی تھی

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اس کے پاس شامیر کے گھر کا نمبر نہیں تھا ۔

مکان مالک دو بار آچکا تھا ۔شاہ کے ٹیچر نے اس کی کاپی پر نوٹ لکھ کر بھیجا تھا کہ اس کی فیس جمع کرائیں ۔

گھر میں کھانے کا سامان بھی ختم ہوگیا تھا

اور اوپر سے شاہزر باپ سے دور ہوجانے کی وجہ سے کافی بیمار ہوگیا

ماما بابا کب آئیں گے ۔اگر وہ نہیں آتے تو ہم ان کے پاس چلے جاتے ہیں ۔شاہزر نے ہر روز کی کہی ہوئی بات پھر سے کہی اسے تو تیسرے ہی دن اپنے باپ کی یاد ستانے لگی تھی ۔

اللہ خیر کرے بیٹا بابا واپس آنے والے ہی ہوں گے ۔اور آپ جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ ۔ورنہ بابا کیا کہیں گے کہ ماما نے آپ کا خیال نہیں رکھا ۔

آمنہ نے شاہزر کو سمجھاتے ہوئے کہا

ماما میں بابا کو بہت مس کر رہا ہوں --- باپ کا نام لیتے ہوئے شاہزر کی آنکھوں میں آنسو آگئے ۔

میں بھی ---اسے اپنے سینے سے لگایا آمنہ نے دھیرے سے کہا ۔

جب دروازہ بجا آمنہ نے دروازہ کھولا تو بجلی کا بل آیا تھا

پہلے ٹینشن ختم نہیں ہو رہی تھی کہ ایک ٹینشن اور بھر گئی

اسے یہاں ایک مہینہ گزر چکا تھا شامیر کا باپ پہلے سے کافی بہتر تھا لیکن پھر بھی اس کی ماں نے اسے آمنہ سے بات کرنے سے منع کر دیا ۔

لیکن اماں بی مجھے یہاں ایک مہینہ ہو چکا ہے آپ نے سوچا بھی ہے میرے گھر کی کیا حالت ہوگی شاہزر مجھے کتنا مس کر رہا ہوگا اور آمنہ وہ اکیلے شاہزر کو سنبھال نہیں سکتی ۔

بلکہ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ شاہزر کو میرے علاوہ کوئی نہیں سنبھال سکتا ۔

مجھے اب گھر واپس جانا چاہئے ۔اس نے اماں بی کو دیکھتے ہوئے اپنا فیصلہ سنایا

تمہارے بابا تم سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں اس لیے وہ تمہیں اپنے کمرے میں بلا رہے تھے تم بعد میں آمنہ سے بات کر لینا ۔

اماں بی نے اس کے غصے کو دیکھ کر مزید بحث کرنا بیکار سمجھا ۔

وہ بھی ٹھیک ہے کہتا بابا کے کمرے میں آ گیا کیونکہ اسے آمنہ کے پاس واپس جانا تھا اپنے بیٹے کے پاس ۔جو اتنا ضدی تھا کہ شامیر کے علاوہ کسی کی بات نہیں سنتا تھا

نجانے آمنہ نے ایک مہینہ اسے کیسے سنبھالا ہوگا ۔

جی بابا آپ نے بلایا شامیر ان کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا

حیات ۔۔بابا نے اپنے نوکر کو آواز دیتے ہوئے کہا

جی سائیں بولیں۔ حیات لالہ بھاگتے ہوئے آیا ۔

جاؤ قرآن پاک لے کے آؤ ۔بابا نے اسے حکم دیا تو وہ جی سائیں کہتا وہاں سے نکل گیا ۔

بابا آپ قرآن پاک کیوں منگوا رہے ہیں ۔اسی لگا شاید وہ دلی سکون کے لیے اس سے قرآن پاک سننا چاہتے ہیں ۔

کیونکہ میں چاہتا ہوں تم قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کے قسم کھاؤ کہ تم میری بات مانو گے ۔

بابا کی بات سن کر اس کے پیروں سے زمین نکل گئی بابا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کیا کوئی بات اتنی بڑی ہے کہ آپ مجھ سے قسم لے لیں گے وہ بھی قرآن پاک جیسی مقدس کتاب کی ۔شامیر نے پریشان ہوکر کہا

ہاں بات اتنی بڑی ہے کہ تمہیں قسم کھانی ہوگی۔

بابا میں آپ کی قسم کھاتا ہوں آپ جو کہیں گے میں کروں گا لیکن خدا کے لیے مجھ سے یہ گناہ نہ کروائیں ۔آپ کو پتہ ہے قسم کھانا کتنا غلط ہے ۔وہ بھی قرآن پاک جیسے مقدس کتاب کی ۔

مجھے معاف کیجئے میں ایسا نہیں کر سکتا ۔ شامیر نے معذرت سے کہا

تبھی حیات لالہ قرآن پاک لے کر حاضر ہوا ۔

بابا میں آپ کی قسم کھاتا ہوں آپ جو کہیں گے میں کروں گا اس کتاب کو واپس رکھوئیں

اس کی بات سن کر بابا نے حیات لالہ کو جانے کا اشارہ کیا وہ قرآن پاک لے کر واپس چلا گیا۔

ٹھیک ہے تم نے ہماری قسم کھائی ہے کہ تم ہماری بات مانو گے تم اس بات کو بھی مانتے ہو نا۔بابا نے پوچھا

جی بابا میں آپ کی ہر بات مانوں گا میں آپ کی قسم کھاتا ہوں شامیر پرسکون ہو کر بولا۔اس نے قرآن پاک کی قسم نہ لیتے ہوئے اپنے آپ کو پرسکون محسوس کیا۔

وہ جانتا تھا کوئی بھی انسان اتنا پرفیکٹ نہیں ہوتا۔کہ اتنی مقدس کتاب کی قسم کھائی اس کا باپ اس سے کچھ بھی کروا سکتا تھا۔جو اس کے لیے بہت مشکل ہو سکتا تھا بات اگر قرآن پاک پہ آئی تھی تو ضرور کوئی بڑی بات تھی۔

لیکن اسے قرآن پاک کی اہمیت کا اندازہ تھا۔

اپنے باپ کی قسم کھانا بہتر سمجھا لیکن سچ تو یہ تھا کہ وہ اپنے باپ کی قسم بھی نہیں توڑ سکتا تھا۔

بتائے مجھے کیا کرنا ہے آپ جو کہو گے وہ میں کرونگا۔

شامیر نے انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے تو آج کے بعد آمنہ تم پر حرام ہے ۔اگر اسے کبھی دیکھا تو اپنی نظریں پھیر لو گے ۔ تم اسے طلاق دو یا نہ دو لیکن دوسری شادی ضرور کرو گے

تمہیں میری قسم ہے آج کے بعد تو آمنہ کی شکل بھی نہیں دیکھو گے

بابا نے جیسے اس کے سر پہ آسمان لاگرآیا تھا ۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں ---اس یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کا باپ اس کے قرآن پاک کی قسم لے کر یہ کروانے والا تھا ۔

ہاں میں کہہ رہا ہوں اگر تمہاری نظروں میں تمہارے باپ کی کوئی بھی اہمیت ہے تو اس کے بعد آمنہ تم پر حرام ہے تمہارا اس کو دیکھنا حرام ہے ۔تمہارا اس کو چھونا حرام ہے ۔تمہارا اس کے بارے میں سوچنا حرام ہے اس کے بارے میں بات کرنا حرام ہے

کیا کوئی ایک انسان دوسرے انسان پر کوئی تیسرا انسان حرام کر سکتا ہے ۔لیکن اس کے باپ نے کیا تھا

اپنی قسم دے کر ۔

یا خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے تو نے مجھے قرآن کی قسم نہیں لینے دی۔

وہ اپنے باپ کی دی ہوئی قسم نہیں توڑ سکتا تھا ۔

کیونکہ اس نے کہا تھا کہ وہ آمنہ کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا اور شامیر جانتا تھا کہ یہ ناممکن ہے اس کے باپ نے اس کی سوچ تک حرام کردی۔بنا کوئی سوال پوچھے بنا کچھ کہے وہ اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا ۔

اور سجدے میں جھک کر نہ جانے کتنے گھنٹے روتا رہا ۔

خدا کا شکر ادا کیا ۔کہ اللہ نے اسے اتنا بڑا گناہ کرنے سے روک لیا ۔

لیکن آمنہ سے دور اپنے بچے سے دور ہونے کی سزا اب وہ زندگی پر بھگتے گا ۔اسے اپنے باپ سے نفرت ہو چکی تھی ۔اس سے تو اپنی زندگی سے نفرت ہو چکی تھی ۔

❤️

ارادیہ کھانا بنا رہی تھی جب اس نے اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس کی

وہ مسکرادی

پیچھے مڑ کے دیکھا تو ابان کھڑی تھی

کیا ہوا بھوک لگ رہی ہے-----؟

اس نے محبت سے پوچھا تو ابان نے ہاں میں سر ہلایا ۔

یہاں آؤ بیٹھو میں تمہیں کھانا نکال کے دیتی ہوں اس نے کرسی کی طرف اشارہ۔ کرتے ہوئے کہا ۔

ابان فوراً بیٹھ گئی۔

اسے بہت بھوک لگی تھی نہ تو اس نے صبح ناشتہ کیا اور نہ ہی صبح سے کچھ کھایا تھا ۔

شاہ اسے کمرے میں چھوڑ کر گیا تھا وہ اپنے کمرے سے بھی باہر نہ نکلی ارادیہ نہ جانے کتنی بار اس کے کمرے تک آئی تھی ۔

ارادیہ نے اس کے سامنے کھانا رکھا تو وہ کھانے لگیں ۔

ارے یہ تو بہت مزے کا ہے ابان خوش نے ہو کر کہا ۔

کیونکہ اتنے دن سے وہ کوک کے ہاتھ کا کھانا کھا رہی تھی جو اسے بد ذائقہ اور بے سواد لگ رہا تھا ۔

ارادیہ مسکرا دی۔

تمیں اچھا لگا تو اور لونا اس کی پلیٹ میں اور کھانا نکالتے ہوئے کہا ۔

تھینک یو

آبان دھیرے سے بولی۔

موسٹ ویلکم ۔ارادیہ نے محبت سے اس کے گال کو چھوا ۔

تم مجھے بالکل اپنی بڑی بہن کی طرح سمجھو شاہ بھائی اور حمزہ کا آگے پیچھے کوئی نہیں ہے

کراچی جانے کے بعد میں روز تم سے ملنے آیا کرو گی ۔ارادیہ نے محبت سے کہا ۔

آپ کراچی سے کیسے آئیں گی مجھ سے ملنے کے لیے روز ابان نے پریشانی سے پوچھا

ارے ہمارے گھر زیادہ دور نہیں ہیں۔ ۔

ہم آسانی سے زور مل سکتے ہیں۔ ارادیہ نے مسکرا کر کہا۔

ہمارے گھر مطلب ۔یہ گھر نہیں ہے ہمارہ ابان نے پوچھا۔

نہیں یہ بھی شاہ بھائی کا ہی گھر ہے لیکن اصل گھر تو کراچی میں ہے نہ ہمیں کچھ دن میں واپس جائیں گے ارادیہ نے اس کے سر پر دھکا کیا

مجھے کہیں نہیں جانا میں نہیں آؤں گی آپ لوگوں کے ساتھ میں اپنے گھر جاؤں گی اپنے بابا کے پاس ۔

ارادیہ کے بات سنتے ہی ابان کو رونا آگیا اور کسی چھوٹے بچے کی طرح روتے ہوئے بولی

ابان تم نے یہ بات میرے سامنے کی ہے لیکن غلطی سے بھی شاہ بھائی کے سامنے مت کرنا میں نہیں چاہتی کہ تمھاری شامت آجائے

مجھے تو ابھی تک یقین نہیں آرہا کہ شاہ بھائی نے تمہیں اس طرح سے مارا ہے اور بہتر ہوگا کہ تم ان کے سامنے کچھ اس طرح کی بات نہ کرو

ارادیہ نے اسے سمجھانا چاہا

نہیں میں نہیں جاوں گئی کسی کے ساتھ ۔

انہوں نے کہا تھا میری ساری باتیں مانو تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا تو پھر اب میں ان کی ساری باتیں مان تو رہی ہوں پھر کیوں کر رہے ہیں وہ میرے ساتھ ایسے کیوں لے جا رہے ہیں مجھے اپنے ساتھ مجھے کہیں نہیں جانا ۔

آپ ان سے بات کریں نا اس نے ارادیہ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر امید سے کہا

شاہ بھائی سے میں کیا بات کر سکتی ہوں ان کے سامنے تو حمزہ کچھ نہیں بول پاتے مجھے نہیں پتا کہ تمہیں تمہارے گھر والوں سے دور کیوں رکھا ہے

ارادیہ نے پریشان ہوکر کہا

تو کیا اب آپ میری کوئی مدد نہیں کر سکتی ۔اگر ایسا ہے تو میں بھاگ جاؤں گی ابان نے مسئلہ کا حل نکالا ہوا تھا

ابان تم ان سے بھاگ نہیں سکتی تم نہیں جانتی ہو ان کی پہنچ کہاں تک ہے انہیں اس وقت بھی تمہارے ایک ایک سیکنڈ کی خبر ہے

شاید وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ہم دونوں اس وقت کیا بات کر رہے ہیں ارادیہ نے اس کے سر پر ایک اور دھماکہ کیا ۔

ابان کا ہلق کروا ہوچکا تھا ۔اب مزید ایک نوالہ بھی کھانا اس کے بس سے باہر تھا وہ اٹھ کر جانے لگی جب ارادیہ کا فون بجا

سکرین پرشاہ کا نمبر جگمگا رہا تھا

اس نے پریشان ہو کے فون اٹھا لیا

ابان کو فون دو ۔کافی غصے میں کہا گیا

ارادیہ نے فوراً فون کیچن سے باہر نکلتی ابان کی طرف کیا

ہیلو ۔۔ابان نے اس سے فون لے کر اپنے کان سے لگاتے ہوئے کہا

پرنسیس کھانا ادھورا نہیں چھوڑتے شاباش کھانا کھاؤ تم نے صبح ناشتہ بھی نہیں کیا۔ چلو شاباش اسے کیسے پتہ چلا کہ اس نے کھانا نہیں کھایا تو کیا ارادیہ سچ کہہ رہی ہے کہ اس کے پل پل کی خبر رکھتا ہے

ابان صرف جی کہتی فون اسے پکڑا کے واپس کرسی پر بیٹھ گئی۔

اور بنا چوں چراں کیے اپنا چھوڑا ہوا کھانا کھانے لگی

اسے کھانا کھلا کے میڈیسن دے دینا

شاہ نے ارادیہ سے کہا

جی شاہ بھائی آپ فکر نہ کریں میں دے دوں گی۔

فون بند ہونے کے بعد ارادیہ پھر سے اس کے پاس آ بیٹھی۔ جو کسی چھوٹے بچے کی طرح زبردستی کھانا کھا رہی تھی

اسے بے ساختہ اس معصوم سی بچی پر ترس آنے لگا۔

شامیر کو گئے ہوئے چار مہینے گزر چکے تھے یہ وقت آمنہ کے لیے ایک بہت مشکل وقت تھا

آئے دن شاہزکی کاپی پر فیس کے لئے کچھ نہ کچھ لکھ کر بھیجا جاتا۔

آئے دن مکان مالک ان کی بے عزتی کرتا۔

گھر میں کھانے کا کوئی سامان نہ تھا۔چار ماہ سے جس سے ادھار گھر کا راشن لے رہی تھی اس نے بھی اب کچھ بھی دینے سے منع کردیا باجی پہلے لگلے پیسے تو دو پھر اور ادھار بنانا

شامیر سے اس کا کوئی رابطہ نہ تھا۔

ماما بابا ہمیں بھول گئے ہیں کیا ایک دن شاہزنے روتے ہوئے پوچھا

نہیں بیٹا وہ ہمیں بھولے نہیں ہے تم فکر مت کرو تمہارے بابا واپس آجائیں گے

آمنہ نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

مجھے نہیں لگتا وہ واپس آئیں گے ماما۔وہ ہمیں چھوڑ کر جا چکے ہیں جس طرح سے عاطف کے بابا اسے چھوڑ کر چلے گئے تھے

نہیں بیٹا ایسا نہیں ہے تمہارے بابا ضرور کسی پرابلم میں ہونگے جیسے ہی وہ پرابلم حل ہو گئی تمہارے بابا واپس آجائیں گے

آمنہ نے ایک امید کا دیا اب بھی جلایا ہوا تھا۔

جبکہ شاہزر نے ایسی کوئی امید نہ رکھی تھی

اسے یقین تھا کہ اس کا باپ اسے چھوڑ کر جا چکا ہے کبھی واپس نہ آنے کے ۔

آمنہ یر زور نوکری کے لیے دھکے کھاتی ۔لیکن اسے اب تک نوکری نہیں ملی۔

نوکری تو نہیں ملی۔ لیکن ایک دن دوپہر کے وقت جب شاہ کا سکول سے واپس آنے کا وقت ہوا

لیکن وہ واپس نہ آیا دوپہر تین بجے کے قریب آمنہ کو ٹینشن ہونے لگی ۔

جب کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا آمنہ کو لگا شاہزر اس لیے جلدی سے دروازہ کھولا ۔

لیکن سامنے محلے کا کوئی لڑکا کھڑا تھا ۔

آمنہ باجی شاہزر کو دیکھیں وہ کیا کر رہا ۔لڑکے نے اس سے اپنے ساتھ لے جانا چاہا آمنہ بھی فوراً چادر لے کر لڑکے کی پیچھے گئی

وہ اسے کہیں کسی زیر تعمیر جگہ پر لے کے آیا ۔جہاں دیکھا تو شاہزر بڑے بڑے مزدوروں کے ساتھ اینٹ اور پتھر اٹھا رہا تھا ۔

شاہزر یہ تم کیا کر رہے ہو میں نے تمہیں سکول بھیجا تھا اور تم یہاں۔نے اپنے معصوم بچے کے ہاتھ دیکھے جہاں پتھر اٹھانے کی وجہ سے چھالے بن چکے تھے ۔

نہیں مما میں اپنی ماما کو مزید ذلیل ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔میں تو کاندار انکل کا سارا ادھار چکا دوں گا

مالک انکل کو گھر کا کرایہ بھی دے دوں گا۔پریشان مت ہو میں سب سنبھالوں گا۔ماں کو یقین دلاتے ہوئے کہا جس پر آمنہ پھوٹ کر رونے لگی۔

نہیں میرے بچے تمہیں یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ہم نہیں رہیں گے یہاں چلے جائے یہاں سے ۔

میں خود نوکری کروں گی اور تمہں ایک سکول میں داخل کراوں گی۔

پھر انشاءاللہ تمہارے بابا آجائیں گے تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا بالکل پہلے جیسا آمنہ نے اسے امید دلواتے ہوئے کہا ۔

نہیں ماما بابا اب کبھی واپس نہیں آئیں گے تو انھیں آنا ہوتا تو کب کے ہو چکے ہوتے ۔شاہزر کے لہجے میں باپ کے لیے غصہ آمنہ صاف محسوس کر رہی تھی

۔

چار مہینے گزر چکے تھے اس کے بعد شامیر نے اپنے باپ سے نہ تو بات کی اور نہ ہی اس کے کمرے میں گیا اس کا باپ اب بالکل صحت یاب ہو چکا تھا اور اس کی دوسری شادی کی پلاننگ کر رہا تھا۔

شامیر نے خوب ہنگامہ مچایا۔یہ سچ تھا کہ وہ اپنے باپ سے کیا ہوا وعدہ نبھا رہا لیکن دوسری شادی کرنا اس کے بس میں نہ تھا۔

شامیر تم نے ہم سے وعدہ کیا تھا آمنہ کو تم طلاق دو نہ دو لیکن دوسری شادی ضرور کرو گے اور آپ تم اپنا وعدہ اسے نہیں پھر سکتے۔

نہیں بابا میں دوسری شادی نہیں کرسکتا۔میں نے صرف آمنہ سے محبت کی ہے اور ایک بچے کا باپ ہوں دوسری شادی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

ٹھیک ہے شامیر میں سمجھ سکتا ہوں کہ تم ایک بچے کے باپ ہو۔میں سمجھ سکتا ہوں اس سے دور رہ کر تمہیں کیسا لگتا ہوگا جو درد بارہ سال سے میں سہ رہا ہوں وہی تم بھی سہ

رہے ہو ۔اسی لیے میں نے سوچا ہے کہ کیوں نہ میں تمہارے بیٹے کو یہاں لے رہا ہوں تمہارے پاس ۔اور آمنہ کو طلاق دے دو

بابا نے اس کے سر پر ایک اور دھماکہ کرتے ہوئے اپنی پلاننگ بتائی۔

نہیں کبھی نہیں کیا چاہتے ہیں آپ آمنہ سے اس کا سب کچھ چھین لیا اب کیا آپ اس سے اس کی اولاد بھی چھننا چاہتے ہیں میں ساری زندگی رہ لوں گا اپنے بیٹے کے بغیر لیکن آمنہ کو اس سے الگ نہیں کروں گا ۔

میں اتنا بڑا ظلم نہیں کر سکتا بابا معاف کیجئے گا میں آپ کی طرح اتنا ظالم نہیں ہوں ۔

شاہ کو کبھی بھی میں آپ کو آمنہ سے دور نہیں کرنے دوں گا ۔

نہیں شامیر وہ ہمارے خاندان کا خون ہے اور ہمارے خاندان میں رہے گا میں اسے ایسی کسی عورت کے ساتھ نہیں رہنے دوں گا جس کے خاندان کا کوئی اتا پتا نہیں

خدا کے لئے بس کردیں بابا ۔آپ میری شادی کرنا چاہتے ہیں ٹھیک ہے میں تیار ہوں شادی کرنے کے لیے لیکن خبردار جو آپ نے شاہ کو آمنہ سے الگ کیا ۔

شامیر نے جیسے باپ کی مینت کی تھی ۔

دیکھو شامیر وہ ہمارے خاندان کا خون ہے ہمارا پوتا ہے ہمارے ساتھ رہے گا یہاں پے۔ شاید اس کا باپ بھول چکا تھا کہ اسی پوتے کی پیدائش پر اس نے کہا تھا کہ وہ ایک اسی عورت کے وجود سے جنم لے رہا ہے جس کے خاندان کا کوئی اتا پتا نہیں اور میں اپنا پوتا اپنی خاندانی بہو سے چاہیے ۔

بابا میں آپ کی بات مان رہا ہوں لیکن آپ شاہ کو منہ سے الگ نہ کرے میں آپ کیا آگے ہاتھ جوڑتا ہوں ۔

کیا اس عورت کے لیے اتنا کافی نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر صرف ایک ہمدردی میں گوا چکی ہے ۔

آمنہ مجھے یہاں آنے کیلئے فورس نہ کرتی تو میں کبھی اسے اور اپنے بچے کو چھوڑ کر یہاں نہیں آتا ۔وہ تو سمجھ ہی نہیں سکتی کہ اس کے ساتھ کتنا بڑا گیم کھیلا گیا ہے

اور شامیر اپنے باپ کے بارے میں جاننے کے باوجود بھی اسے کچھ نہیں بتا ۔

شامیر ہم اگلے ہفتے تمہارا نکاح کر رہے ہیں زینت کے ساتھ ۔جب تک تم اجازت نہیں دو گے کہ ہم اپنے پوتے کو لے کر یہاں نہیں آئیں گے۔

نہ جانے بابا کے دماغ میں کیا چل رہا تھا ۔کیونکہ یہ شخص کبھی بھی اپنے پوتے کو خود سے الگ نہیں کرنے والا تھا ۔

وہی پوتا جسے کل تک وہ اپنا خون منانے کرنے کے لئے انکاری تھا ۔

آج اسے وہی پوتا عزیز جان ہو چکا تھا ۔

❤

ناجانے شاہ رات کب گھر واپس آیا ابان تو روتے روتے سو گئی

رات کے تقریبا ساڑھے بارہ بجے بجلی کڑکنے سے اس کی آنکھ کھلی ۔اسے بجلی اور بارش سے ڈر لگتا ہے

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو شاہ بیڈ پر نہیں تھا وہ ابھی تک نہیں آیا تھا ۔

یہ سوچ کر ابان کو اور بھی ڈر لگنے لگا ۔

اپنی بے بسی پر اسے رونا آنے لگا

جب دھیان بلکنی میں گیا جہاں کوئی کھڑا تھا۔

دھیان سے دیکھ شاہ شرٹ کے بغیر کھڑا بارش انجوائے کر رہا تھا

ڈر کے مارے ابان کسی پتے کی طرح تھرتھرا رہی تھی

اسے اس موسم سے ڈر لگتا تھا

پھر کچھ سوچ کر اٹھی اور بالکنی میں آئی

بنا آواز کی یہ اس کے پیچھے کھڑی ہوئی

لیکن اسے مخاطب کیے بغیر ہی پلٹنے لگی

تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا شاہ نے بنا پلٹے اس سے کہا

اس نے تو بالکل آواز نہیں کی تو شاہ کو کیسے پتہ چلا کہ وہ اس کے پیچھے کھڑی ہے وہ سوچنے لگی پھر ارادیہ کی باتیں یاد آئی

شاہ بھائی تمہارے پل پل کی خبر رکھتے ہیں ۔

یہ کوئی جن بھوت تو نہیں جیہں سب کچھ ایسے ہی پتہ چل جاتا ہے ابان نے دل میں سوچا

میں یہاں نہیں ہوں ۔ابان جلدی سے بولی اور پلٹ کر جانے لگی جب شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا

یہ کیا تمہارا بھوت کھڑا ہے ۔شاہ نے محبت سے اس کے بکھرے بال سلجھاتے ہوئے کہا

نہیں بھوت تو نہیں ہے میں ہوں ابان سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیا کہے پھر کچھ سوچ کر بولی

ایسے بارش میں نہیں بھگنا چاہئے

بارش میں چڑیلیں زمین پر اترتی ہیں

آبان نے اسے ڈرانا چاہا جس پر شاہ مسکرا دیا

غلط بارش میں پریاں ملتی ہیں ۔چڑیلیں نہیں

پریاں ---؟

ابان کچھ کنفیوز ہوئی

ہاں اسی بارش میں ایک دن میری زندگی میں ایک پری آئی تھی

شاہ نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا

جبکہ اس کی انتہائی قربت پر ابان کے بارش میں بھی پسینے چھوٹ چکے تھے

جس دن میں پہلی بار یہاں آیا تھا اس دن ایسی ہی بارش ہو رہی تھی

اور پھر میں نے اپنی گاڑی کے باہر وائٹ ڈریس میں ایک پری دیکھی اور مجھے اس پری سے محبت ہوگی

محبت ۔ابان نے پوچھا

ہاں محبت

پھر مجھے پتہ چلا کہ اس پری کو غلط جگہ پر بھیج دیا گیا ہے

تو میں اسے اٹھا کر اس کی صحیح جگہ لے آیا لیکن وہ پری میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی

وہ واپس اسی غلط جگہ جانا چاہتی ہے لیکن میں اسے خود سے دور نہیں جانے دوں گا کبھی بھی نہیں یہ کہتے ہوئے شاہ نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا اور اسے اپنے اندر چھپانے لگا میں نے ٹھیک کیا نا آبان --؟

اسے اپنے سینے میں بھیجے وہ اسی سے پوچھ رہا تھا ۔جبکہ اس کی انتہائی قربت پر ابان کی سانسیں رکنے لگی تھی ۔وہ اس کی بات تک نہیں سن پا رہی تھی

بتاؤ نہ آبان میں نے اسے سہی جگہ پہنچا کر ٹھیک کیا نا

اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر محبت سے پوچھنے لگا

ہاں بالکل ٹھیک کیا ۔آبان نے جان چھڑانے کے لئے جلدی سے کہا

اس کی بات سن کر شاہ مسکرایا

اور اس کے چہرے پر جھکتا چلا گیا

اس کے چہرے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کرتا اسے احساس دلانے لگا کہ وہ پری صرف اس کی ہے

مجھے نیند آرہی ہے اکھڑتی سانسوں سے بڑی مشکل سے لفظ ادا کیے

شاہ مسکرایا تم تو سارا دن سوتی رہی ہو آج ۔اتنا سونا صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہوتا ۔شاہ نے سے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا

نہیں مجھے سونا ہے میری طبیعت خراب ہے نہ شاہ سے زیادہ اس نے اپنے آپ کو یقین دلایا تھا کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے

اچھا لیکن مجھے تو تم بالکل ٹھیک لگ رہی ہو شاہ اس کے معصوم بہانوں پر مسکرانے لگا

نہیں میں بیمار ہوں دیکھیں نا اس نے شاہ کا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھتے ہوئے کہا ۔جو بلکل ٹھنڈی تھی

تم ٹھیک نہیں جانِ شاہ تم بالکل ٹھیک ہو ۔

لیکن تمہیں نیند آرہی ہے تو سو جاو میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ کراچی جانے سے پہلے تم اپنی ساری نیندیں پوری کرلو ۔

اور اس کے بعد جو اتنے دنوں سے میری نیندیں حرام کررکھی ہیں اس کا حساب چکانا ہوگا ۔

شاہ نے اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا ۔

آبان اپنی ساری جان لگا کر اسے دھکا دے کر اس سے دور ہوئی ۔

لیکن شاہ کو یہ بات ناگوار گزری ۔

اور لگلے ہی لمحے اسے پکڑ کر دیوار سے لگایا اور دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھ کر اس کی فرار کے راستے بند کیے ۔

یاد رکھنا ابان یہ تمہاری آخری غلطی تھی اس کے بعد میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا ۔

مجھ سے دور نہیں جاسکتی تم اس لیے کوشش کرنا بھی بند کر دو ۔

صرف میری ہو تم ۔ محبت کرتا ہوں میں تم سے تمہیں نظر نہیں آتا۔

شاہ غصے سے اس پر دھاڑا

جج۔ جھوٹ اس کے غصے سے ڈر کر ابان بمشکل بولی

ابھی۔۔۔۔ تو ۔۔آاپ۔ نے کہا تھا ۔کہ آپ پپ۔ پری سے محبت کرتے ہیں ۔اب کہہ رہے ہیں ۔۔کہ مجھ ۔سے کرتے ہیں ۔

اس کی بات سن کر شاہ کا سارا غصہ پل میں غائب ہوا اور قہقہ۔ لگاکر ہنس دیا

تم میری پری سے جیلس ہو رہی ہو ۔شاہ نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا ۔

میں کیوں جیلس ہونگی ابان دھیرے سے منمنائی ۔

تم کیوں جیلس ہوگی ۔تم تو مجھ سے محبت ہی نہیں کرتی نہ ہی میرے پاس رہنا چاہتی ہو۔شاہ کو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی کتنی محبت کرتا تھا وہ اس سے اور وہ اس کے جذبات کو سمجھ بھی نہیں پا رہی تھی ۔

اور اگر سمجھ بھی جائے تو کون سا اس میں اس سے محبت کرنی تھی ۔

اس کے ساتھ ظلم ہوا تھا ۔اس کو ایک ان چاہا ہمسفر ملا تھا ۔

اسے اس کے گھر والوں سے الگ کیا گیا تھا ۔

کیا تم مجھ سے کبھی محبت نہیں کرو گی ۔۔۔۔؟

اپنی سوچ کو جھٹلا کر شاہ نے اس سے سوال پوچھا ۔

مجھے نیند آرہی ہے ۔ابان پھر سے بولی۔

شاہ کو اپنا سوال اگنور کیے جانے۔

پر غصہ آیا

جاؤ آرام کرو شاہ اس کا ہاتھ چھوڑ دیا

ابان چپ چاپ بنا پیچھے مرے بیڈ پے آئی اور سر سے پاؤں تک بلنکیٹ لیے شاہ کی نظروں سے چھپ گئی ۔

تم مجھ سے محبت کرو گی ابان میں زبردستی کرواؤں گا تمہیں مجھ سے محبت کرنی ہوگی ۔

میں تمہیں مجبور کر دوں گا ۔

صرف میری ہو تم میں کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا ۔

مجھے تمہاری محبت چاہیے ابان میں ایک نئی زندگی شروع کرنا چاہتا ہوں ایک نارمل لائف ۔

میں جانتا ہوں تم لالہ کو بھول جاؤنگی ۔میں لالہ کو تمہارے ذہن سے ہمیشہ کے لئے مٹا دوں گا ۔

صرف شاہ ہوگا تمہارے دماغ میں تمہارے دل میں ۔

لو یو سو چ ۔میں تمہیں دنیا سے چھپا لوں گا پرنسیس ۔

میں تمہیں لالا سے اتنا دور نہیں جاؤں گا کہ وہ تمہارا سایہ بھی نہ دیکھ پائے ۔

مجھے کچھ کرنا ہوگا ۔کچھ ایسا کہ میں لالہ کو آبان کی زندگی سے نکال دوں۔

شاہ ساری رات کی بالکنی میں کھڑا یہی سوچتا رہا ۔کیا آخر وہ ایسا کیا کرے

کہ اس کی ابان لالہ کو بھول کر صرف اسے چاہنے لگے

❤️

١٤

رات کے تقریبا دو بج رہے تھے ارادیہ گہری نیند میں سو رہی تھی کہ اچانک اس کا فون بجا

فون کی آواز سے ارادیہ کی آنکھ کھل گئی وہ پریشان ہو گئی کہ اس وقت اسے کس کا فون آ سکتا ہے اور ویلے بھی حمزہ اور شاہ بھائی کے علاوہ اس کا نمبر کسی کے پاس نہیں ہے تو اس وقت اسے کون کر سکتا ہے ہو سکتا ہے کوئی رونگ نمبر ہو حمزہ کی نیند خراب ہونے کے ڈر سے اس نے فون اٹھا لیا

ہیلو کون بات کر رہا ہے

کیسی ہو رمشا ---؟

انتہائی خوبصورت لیکن شاطرانہ آواز اس کے کان میں گھونجی

ارادیہ کے ہاتھ پیر کانپے اس نے ڈر کر فون بند کر کے دور پھینکا

نہیں یہ نہیں ہوسکتا ان لوگوں کے پاس میرا نمبر کیسے آیا

ان لوگوں نے میرا نمبر حاصل کر لیا ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ بہت جلد ہی مجھ تک پہنچ جائیں گے

ارادیہ کا سارا جسم کانپنے لگا تھا

یا اللہ میں کیا کروں

مجھ پر رحم فرما

مجھے اس عذاب سے بچا لے

اب نیند ارادیہ کی آنکھوں سے بہت دور ہو چکی تھی

اسے آج بھی یاد تھا اس کا بچپن وہ سات سال کی تھی جب ایک دن اس کا باپ کار ایکسیڈنٹ میں مارا گیا۔

اس کی ماں نے دوسری شادی کرلی

اس کا سوتلا باپ جواری اور شرابی تھا

ابھی ان کی شادی کو مشکل سے چند سال ہی گزرے تھے جب اس کے سوتیلے باپ نے اپنی حقیقت دکھاتے ہوئے اس کی ماں کو پیسے کے لیے بیچ دیا۔

جس کے بعد اس کی ماں نے خودکشی کرلی۔ اس کے سوتیلے باپ نے اس کی ماں کو بدکردار قرار دیا

سوتیلے باپ نے ہی اسے پال پوس کر بڑا کیا۔اور جس دن وہ 18 سال کی ہوئی اسے ایک کوٹھے پر بیچ آیا

لیکن ارادیہ عزت کی زندگی گزارنا چاہتی تھی اسے اپنے سوتیلے باپ سے نفرت تھی وہ جو صرف کہنے کو باپ تھا اسے دس لاکھ کی رقم میں بھیج کر ہمیشہ کے لیے چلا گیا۔

جس کوٹھے پر اسے بیچا گیا وہاں عورتوں کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کروائی جاتی تھی۔

وہاں کوئی بھی آدمی ان میں سے کسی بھی عورت کے ساتھ نکاح کر اپنے ساتھ لے کر جا سکتا تھا آگے اس کی مرضی وہ جسے عزت کی زندگی دے یا پھر گھر کی نوکرانی ہی کیوں نہ بنا کے رکھے ۔

لیکن جو لڑکی یہ گندا اور گھٹیا کام نہیں کرنا چاہتی اس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کی جاتی تھی ۔لیکن جو شخص اس کے ساتھ نکاح کرکے لے کے جاتا۔اس سے اپنی مرضی کی رقم لی جاتی ۔

اور جب اس لڑکی سے دل بھر جائے تو اسے واپس اسی کوٹھے پر چھوڑا جاتا ۔

کیسی عجیب لوگ تھے یہ جو نکاح جیسے بندھن کا مذاق بناتے تھے ۔

ایسی لڑکیاں جو اپنی عزت کا سودا نہیں کرنا چاہتی

انہیں نکاح کا لالچ دے کر یہاں سے لے جایا جاتا

اور چند ایک مہینہ گزرنے کے بعد پھر اسی جگہ لا کر پھینک دیا جاتا

اور تب ان لڑکیوں کا عزت کی زندگی گزارنے اور نکاح کا بھوت سر سے اتر جاتا

سفیان ملک بھی انہی میں سے ایک تھا ۔جو ارادیہ سے نکاح کا امیدوار تھا ۔

لیکن ارادیا اپنی عزت نفس کو اس طرح سے روندتے ہوئے نہیں دیکھ پائی۔ اورنکاح سے ایک رات پہلے اس دوغلے نکاح سے بھاگ گئی

وہ اس پاک بندھن کا مذاق نہیں بنا سکتی تھی

کیسا معاشرہ ہے ہمارا ۔جہاں ہر چیز کا مذاق بنا دیا گیا ہے

نکاح اللہ کے سب سے زیادہ پسندیدہ کاموں میں سے ایک ہے ۔لیکن ہمارے معاشرے میں اس رشتے کو بھی صرف نفس کی تسکین کے لیے استعمال کیا جارہا ہے

وہاں سے بھاگ کر اڑا دیا ریلوے اسٹیشن کی ایک ٹرین میں چھپی اتفاق ایسا ہوا کہ ان لوگوں نے اسے ہر جگہ ڈھونڈا لیکن اس ٹرین میں نہ ڈھونڈ پائے ۔اور اس طرح سے ارادیہ کراچی آ پہنچی ۔ نہ رہنے کی کوئی جگہ تھی اور نہ ہی کھانے کا کچھ ارادیہ کے پاس کوئی رقم موجود نہ تھی ۔سوائے اپنے کانوں میں پڑی اپنی ماں کی بالیوں کے علاوہ جسے اس نے کوڑیوں کے دام بیچا

اس کا ارادہ کسی طریقے سے پاکستان سے نکلنے کا تھا وہ کیسے بھی یہاں سے چلی جانا چاہتی تھی

لیکن اس کے لیے بھی اس کے پاس رقم ہونا ضروری تھی

اسی لیے اس نے جاب کرنے کا فیصلہ کیا۔ایک جوان جہان لڑکی جو اپنی عزت بچانے کے لئے بھاگی تھی جانے کتنی راتیں کراچی کی سڑکوں پے گزار رہی تھی

وہ بچپن سے ہی اپنے اردگرد اچھی اور گندی نظریں دیکھ رہی تھی اسے ہر نظر کی پہچان تھی

وہ جانتی تھی کہ اس کے پاس کچھ نہیں ہے نہ ہی تجربہ اور نہ ہی اچھی ڈگری ۔اسے کوئی بہت اچھی نوکری چاہیے بھی نہیں تھی

اسے تو صرف کسی طرح پاکستان سے نکلنا تھا

وہ ہر روز جاب ڈھونڈتی ۔لیکن شاید اس طرح کی لڑکیوں کو کوئی نوکری بھی نہیں دیتا تھا اس نے کوئی بری نوکری ڈھونڈنے کی کوشش نہ کی اسے تو کوئی چھوٹی سی نوکری چاہیے تھی شاید اس کے نصیب میں وہ بھی نہ تھی ۔اس کے پاس جتنی رقم کی سب ختم ہوچکی تھی

❤

اسے کراچی آئے تیرواں دن تھا ۔

آج پھر وہ جاب ڈھونڈنے جارہی تھی

جب سڑک پر اس سے ایک آدمی ٹکرایا اس کے ہاتھ میں کوئی بھاری سی چیز تھی جو اس کے بازو پر بہت زور سے لگی

سوری وہ آدمی معذرت کر کے آگے بڑھ گیا لیکن اس کے ہاتھ میں ریوالور ارادیہ دیکھ چکی تھی

ایک خوف کی لہر اس کے اندر اٹھی جبکہ وہ آدمی آگے بڑھ چکا تھا۔

وہ آگے بڑھ رہی تھی جب اس نے اچانک پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہی آدمی ریوالور سے کسی آدمی کو سب کی نظروں سے بچا کر نشانہ بنا رہا تھا۔اس کا مطلب تھا کہ وہ آدمی کوئی قاتل ہے ۔۔ اور یہاں کسی کو مارنا چاہتا ہے ۔خوف کے مارے ارادیہ کے ہاتھ پیر کانپنے گے

اس کی نظر سامنے گاڑی میں بیٹھے اس شخص پر پڑی جس کو وہ شخص مارنا چاہتا تھا

گاڑی میں ایک مغرور سا شہزادہ بڑی شان سے بیٹھا اپنے فون پر مصروف ٹریفک کھلنے کا انتظار کر رہا تھا

یا اللہ خیر ۔ ارادیہ کے اندر انسانیت جاگی اس نے اپنا خوف ایک طرف رکھا اور ٹریفک کی گاڑیوں سے نکلتے ہوئے اس گاڑی کی طرف بھاگی ۔

وہ تیزی سے اس گاڑی کی طرف آئی ۔

سنے بھائی --- وہ آدمی آپ کو مار--مارنا۔وہ جیسے ہی شاہ کی گاڑی کے پاس پہنچی ایک گولی نے اس کی بازو چھلی کردی ۔

شاہ تیزی سے گاڑی سے باہر نکلا ۔

اور اسے تھام لیا

تبھی ٹریفک کھل گیا ۔اور گاڑیوں کا ریلا چل پڑا

شاہ نے ہر طرف دھیان دیا لیکن گولی کہاں سے آئی ہے وہ سمجھ نہیں پایا ۔

اچانک لڑکی کے بے ہوش ہونے پر لوگوں کی بھیڑ جمع ہونے گے جن کی پرواہ کیے بغیر شاہ نے اسے گاڑی میں ڈالا اور ہسپتال لے آیا ۔

❤❤

اس کے بازو سے گولی نکال دی گئی

ارادیہ کو تقریبا آٹھ گھنٹے کے بعد ہوش آیا ۔

جب شاہ اس سے ملنے کے لئے اس کے کمرے میں آیا تو اس نے فورا نقاب کر نے لگی کہ اسے کوئی پہچان نہ سکے ۔اپنی ماں کی بیٹی ہوئی بالیوں سے سب سے پہلے اپنے لیے نقاب خریدا تھا ۔

اب کیسی طبیعت ہے تمہاری شاہ نے سے پوچھا ۔

ٹھیک ہوں ۔ارادیہ نے بس اتنا ہی جواب دیا ۔

تھینکس تم نے میری جان بچائی ہے ۔ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ کوئی مجھے مارنا چاہتا ہے شاہ نے اس کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا ۔

مجھے نہیں پتہ بس وہ مجھ سے ٹکرایا تھا تو میں نے اس کے ہاتھ میں ریوالور دیکھا ۔اور پھر وہ آپ کو مارنا چاہتا تھا ۔

تمہیں اپنی جان کی پرواہ نہیں ہے تمہیں پتا ہے یہ گولی بازو کے بجائے تمہارے سینے بھی لگ سکتی تھی تم مر سکتی تھی ۔ہر انسان کو اپنی جان عزیز ہوتی ہے دوسروں کے لیے اپنی جان کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہئے شاہ نجانے سے کیا سمجھانا چاہ رہا تھا ۔

نہیں بھائی میری جان کسی کام کی نہیں ہے ۔کاش خودکشی حرام نہ ہوتی اس وقت تک میں مر چکی ہوتی --- ارادیہ کے چہرے پر نقاب ہونے کی وجہ سے وہ اس کے چہرے

کے تاثرات نہیں جان پایا لیکن اس کے لفظوں سے لگ رہا تھا کہ وہ اپنی زندگی سے بہت تنگ ہے ۔

اگر تم پہلے خود کشی کر چکی ہوتی تو آج میں بھی مر جاتا شاہ نے مسکرا کر کہا ۔

ہاں شاید اللہ نے اسی لیے مجھے زندہ رکھا ہے ۔

تم مجھے اپنے گھر والوں کے بارے میں بتاو تاکہ میں انہیں یہاں پر بھلا سکوں ۔

میں یتیم ہوں میرا کوئی نہیں ۔کراچی نوکری ڈھونڈنے آئی تھی ۔وہ بھی نہیں ملی ارادیہ نے افسوس سے کہا ۔

لیکن آگے پیچھے کوئی تو جانتا ہوگا تمہیں ۔شاہ نے پوچھا

مجھ جیسی لڑکیوں کو کوئی نہیں جانتا اس کے انداز میں طنزیہ مسکراہٹ اس نے محسوس کی تھی ۔

تمہیں کچھ دن یہی رہنا پڑے گا ۔جب تک تم ٹھیک نہیں ہو جاتی ۔

میں تم سے ملنے آتا رہوں گا نام کیا ہے تمہارا ---؟ شاہ نے پوچھا ۔

وہ یہاں اپنی پہچان ختم کرنے آئی تھی اور سامنے کھڑا شخص اس کے اس کا نام پوچھ رہا تھا

اس نے قریب کھڑی نرس کو دیکھا ۔جو شاید شاہ نے اسپیشلی اسی کے لئے رکھی تھی ۔

اس کا دھیان نرس کے بیج پہ گیا ۔

جس پر ارادیہ ایمان لکھا تھا ۔

ارادیہ ---نرس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا --- لیکن ارادیہ اگنور کر گئی ۔

اپنا خیال رکھنا اور نوکری کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں وہ سب کچھ ہو جائے گا آخر تم نے شاہ کو بھائی بولا ہے اب یہ بھائی اپنی بہن کے لیے کچھ تو کرے گا ہی شاہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے چلا گیا ۔

اور جاتے جاتے اسے بہن ہونے کا مان بخش گیا

اتفاق دیکھئے میرا نام بھی ارادیہ ہے اور آپ کا بھی نرس مسکراتے ہوئے اس کے پاس بیٹھی

اب آپ نقاب ہٹا سکتی ہیں اب یہاں کوئی مرد نہیں آئے گا ۔نرس کو لگ رہا تھا کہ شاید وہ مردوں سے پردہ کر رہی ہے ۔اسی لئے بولیں

کیونکہ سامنے بیٹھی لڑکی نہیں جان سکتی تھی کہ وہ تو اپنے آپ سے چھپ رہی ہے۔

اس کے بعد شاہ روز ہیں دن میں ٹائم نکال کر اس سے ملنے آتا۔

تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ میں نے تمہاری نوکری کا انتظام کر دیا ہے شاہ نے اسے آکر خوشخبری سنائی

ویلے کہاں تک پڑھی ہوئی ہو تم---؟

شاہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

میٹرک بڑی مشکل سے ارادیہ کی زبان سے یہ لفظ ہے نکلا

جسٹ میٹرک ---اتنی چھوٹی بچی تو نہیں لگتی تم ۔آگے کیوں نہیں پڑھی نالائق ہو کیا شاہ نے شرارت سے کہا ۔

نہیں میرے ابو نے مجھے کالج نہیں جانے دیا۔

ارادیہ نے کہا تو شاہ کو افسوس ہوا

نہ جانے کیوں لوگ بچیوں کو آگے نہیں بڑھنے دیتے۔ جبکہ یہی بچیاں ہمارا مستقبل ہے پر لکھی عورت ہی اپنا گھر سوار سکتی ہے ۔لیکن ایک پڑھی لکھی عورت کو مرد ہمیشہ اپنا مقابلہ سمجھتا ہے

شاہ نے افسوس سے کہا

خیر کوئی بات نہیں تم پرائیویٹ آگے پڑھو گی شاہ نے اسے حکم دیا۔

تم میری کمپنی میں جاب کر رہی ہو۔تمہیں زیادہ پڑھا لکھا ہونا چاہیے۔

کیا آپ کے پارٹنر مجھے یہ جاب کرنے دیں گے۔میرا مطلب ہے آپ نے کہا تھا کہ آپ دو پارٹنرز ہیں تو کیا آپ نے ان سے بات کی ہے اس جاب کی میں آپ کے لئے کوئی مسئلہ نہیں بننا چاہتی۔

اسے کوئی اعتراض نہیں ہوگا ویسے تو سارے امپلائز کو ہینڈل کرتا ہے

لیکن تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم شاہ کی بہن ہو۔

اس نے ایک بار بھی شاہ کو اپنا چہرہ نہ دیکھ آیا تھا

اور نہ ہی شاہ نے ایسی کوئی خواہش کا اظہار کیا۔

آفیس میں بھی اس کے نقاب کے حوالے سے بات کی تھی۔کہ وہ سارے کام نقاب میں کرے گی

اسی جاب کرتے تیسرا دن تھا

جب اس کی ملاقات حمزہ سے ہوئی۔

اسے زیادہ مشکل کام نہ دیا تھا

جبکہ اس کی تنخواہ اس کے کام سے کہیں گنا زیادہ تھی

اور اسی بات سے حمزہ کو اعتراض تھا۔

ہم جانے اسے اپنے آفس میں ٹیسٹ کے لیے بلایا تھا۔وہ اس جاب کے لائق بھی ہے یا نہیں

لیکن اسے دیکھتے کہ وہ اس کا اسیر ہوگیا

وہ لڑکی نقاب میں دھیمی آواز میں بات کرتی اس میں کونفیڈنس نہ ہونے کے برابر تھا۔

حمزہ اپنے لئے جیسی لڑکی سوچی تھی پردادار پرہیزگار پاکدامن شرمیلی سی لڑکی حمزہ نے اسے کوئی بھی سوال کیے بغیر بیج دیا۔

❤❤

کیا مطلب ہے آگے پیچھے کوئی نہیں کوئی تو ہوگا کا سربراہ جس سے رشتے کے بارے میں بات کی جا سکے

حمزہ نے شاہ کے سر پر دھماکا کیا تھا

توکس کا رشتہ لے کے جا رہا ہے اس کے لیے شاہ نے پوچھا۔

اپنا۔۔ جواب بالکل مختصر تھا۔

لیکن اس کا جواب سن کر نہ جانے کیوں شاہ کو خوشی ہوئی۔

اسے اچھی امیدلاکر اس نے خود ہی ارادیہ سے بات کرنے کے بارے میں سوچا۔

وہ آج کل آفس کی طرف سے دیے گئے فلیٹ میں رہی تھی۔اسے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں تھی۔

آج شام شاہ اس کے گھر آیا۔

ارادیہ میں جاننا چاہتا ہوں کہ تم مجھے صرف بھائی کہتی ہو یا بھائی مانتی بھی ہو شاہ نے بنا تہمت باندھے بات کرنا شروع کی۔

آپ کیسی بات کر رہے ہیں شاہ بھائی آپ میرے بھائی ہے۔اور میں دل و جان سے اس بات کو قبول کرتی ہوں۔ارادیہ کیلیئے شاہ کے احسان بھلانا آسان نہ تھا۔

دیکھو ارادیہ تمھارا آگے پیچھے کوئی نہیں ہے اور بھائی ہونے کے حق سے میں تمھاری زنگی کا ایک فیصلہ کرنا چاہتا ہوں

شاہ نے زندگی میں ایک دوست کے علاوہ کوئی رشتہ نہ دیکھا تھا

لیکن بہن کا رشتہ ملتے ہیں اسے حق جتانا آ گیا تھا

کیسا فیصلہ ارادیہ نے گھبرا کر پوچھا

آج پہلی بار شاہ نے اسے بے نقاب دیکھا تھا ۔لیکن اس میں یہ بات ارادیہ کو محسوس نہ ہونے دی ۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ارادیہ اس کے سامنے گھبرائے

میں تمہاری شادی کرنا چاہتا ہوں ۔میں اپنی بہن کو تحفظ فراہم کرنا چاہتا ہوں ارادیہ کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

ششش شادی ۔ لفظ لڑکھڑا کر اس کی زبان سے نکلا ۔

تم میرا اکلوتا رشتہ ہو رہا دیا تمہاری طرح میرا بھی آگے پیچھے کوئی نہیں ہے

سوائے ایک دوست کے کیا تم میرے دوست سے شادی کر کے اسے میرا بہنوئی بنا کر تم میری بھابی بنوگی۔

دیکھو تم انکار نہیں کر سکتی ۔شا نے پہلے پوچھا پھر حکم دیا

حمزہ بہت اچھا ہے اور میں یہ بات جانتا ہوں تمہارے پاس انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے ۔اسی لئے میں تمہاری طرف سے ہاں کر کے آیا ہوں ۔

شاہکا حق جتانے کا انداز بھی نرالا تھا

آپنی حقیقت بتائے بغیر وہ حمزہ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی ۔

حمزہ کو ایک پردے دار پرہیزگار پاکدامن لڑکی چاہیے تھی جو ارادیا ہرگز نہیں تھی وہ تو ارادیہ بھی نہیں تھی کوٹھے پر بھیکی ہوئی لڑکی کوٹھے سے بھاگی ہوئی لڑکی کیا عزت تھی اس کی دنیا کی نظروں میں ۔وہی سب کچھ سوچ رہی تھی جب شاہ اٹھ کر کھڑا ہوگیا ۔

اگر تم انکار کرنا چاہتی ہو تو میں منع نہیں کروں گا لیکن اگر تم ہاں کر رہی ہو تو کل نکاح کرانا چاہتا ہوں ۔

شاہ سے ملے ہوئے ایک مہینہ ہی ہوا تھا ۔

لیکن اس کا حق جتانے کا انداز ایسا تھا جیسے برسوں سے جانتی ہوں اسے ۔

میں شادی کے لیے تیار ہوں جہاں میرا بھائی کہے گا جب میرا بھائی کہے کہ میں شادی کر لوں گی ۔

ارادیہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا ۔

اس پر شاہ کھل کر مسکرایا ۔

ٹھیک ہے میں یہ خبر اس کمینے کو سنا کے آتا ہوں ۔پھر ہم دونوں شاپنگ پر چلیں گے

۔تمہارے لئے دلہن کا لباس خریدنا ہے ۔

پھر نکاح کا انتظام کرنا ہے ۔کتنے کام ہے مجھے زندگی میں پہلی بار میں کسی کی شادی کا

انتظام کر رہا ہوں ۔

میں نہیں چاہتا کہ میری بہن کی شادی میں کوئی بھی کمی ہو ۔

شاہ نے مسکرا کر کہا ۔

شاہ بھائی کیا نکاح سادگی سے نہیں ہوسکتا ارادیہ نے گھبرا کر پوچھا ۔

ہوسکتا ہے لیکن حمزہ بزنس مین ہے اور لوگ اسے جانتے ہیں ۔ تمہیں فکر کرنے کی

ضرورت نہیں ہے میں سنبھال لوں گا ۔

ویسے بھی حمزہ پردے کے معاملے میں تھوڑا سخت ہے وہ اپنی بیوی کو کسی کے سامنے

نہیں آنے دے گا

شاہ نے اس کی پریشانی دور کرتے ہوئے کہا ۔

❤️

جبکہ ارادیہ نے اپنی حقیقت کبھی بھی کسی کو نا بتانے کا فیصلہ کرلیا تھا ۔

اس نے بچپن سے محرومیاں دیکھی تھی خوشی کیا ہے وہ جانتی تک نہیں تھی ۔

لیکن اب اس نے خوش رہنے کا فیصلہ کر لیا تھا آخر اس کا بھی خوشیوں پہ کوئی حق تھا ۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ شادی کے بعد وہ ایک ہاؤس وائف کی طرح رہے گی آگے پیچھے کہیں نہیں جائے گی تو کوئی اسے پہچان نہیں پائے گا

پھر کبھی نے کبھی حمزہ کو اپنی حقیقت بتا دیں گی ۔لیکن اس کے لیے اس کو حمزہ کو اعتبار میں لینا تھا وہ حمزہ کو دھوکا دے رہی تھی اپنی حقیقت بتائے بغیر اس سے شادی کر رہی تھی

وہ ایک عزت کی زندگی گزارنا چاہتی تھی ۔

اسے یقین تھا کہ کچھ وقت گزرتے ہی کوٹھے کے سبھی لوگ اسے بھول جائیں گے ۔آخر وہاں دن میں ہزاروں لڑکیاں آتی ہے ۔نگاہ بیگم کسی کیسے یاد رکھے گی ۔لیکن یہ اس کی غلط فہمی تھی ۔کیونکہ آج بھی نگاہ بیگم نے اسے یاد رکھا تھا ۔

وہ آج بھی اس کی تلاش میں تھی۔ اور اب اس کے بہت قریب بھی

اپنے وعدے کے مطابق شاہ نے بالکل سادگی سے نکاح کروایا

ارادیہ بہت پریشان تھی وہ حمزہ کو سب کچھ بتا دینا چاہتی تھی اسے لگ رہا تھا کہ وہ حمزہ کو دھوکا دے رہی ہے اس سے سچائی چھپا کر

ایک ایسا شخص جو بنا اسے دیکھے اس سے نکاح کرنے کے لئے تیار تھا

اسے کوئی مطلب نہیں تھا کہ اس کا ماضی کیسا تھا اس کی پچھلی زندگی میں اس کے ساتھ کون کون تھا وہ تواسی سے نکاح کے بندھن میں باندھ کر تحفظ فراہم کر رہا تھا ۔

شاہ نے کہا تھا کہ حمزہ اس سے محبت کرتا ہے تو کیا بنا دیکھے بھی محبت ہو سکتی ہے

شاہ نے اسے بتایا کہ کہ حمزہ کوئی ایک ایسی لڑکی چاہئے جو پردے دار ہو پرہیزگار ہو اور پاکدامن ہو

اور یہی وجہ تھی کہ حمزہ اس سے شادی کر رہا تھا تو کیا تھی وہ پاکدامن ایک طوائف کے کوٹھے سے بھاگی ہوئی لڑکی۔ وہ تو پردہ اس لیے کرتی تھی کہ کوئی اسے پہچان نہ سکے

کیا وہ پاکدامن ہوسکتی ہے ۔

کتنے ہی ہجوم کے سامنے نمائش کر کے اس کی بولی لگائی گئی تھی تو کیا کو پاکدامن تھی ۔

کیا تھی وہ یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی ۔

اس نے اپنے سوتیلے باپ کے منہ سے صرف گالیاں ہی سنی تھی ۔

اس کا باپ اسے کلموہی کہہ کر پکارتا تھا

اس نے کبھی اپنے باپ کے منہ سے اپنا نام نہیں سنا تھا ۔ اسے تو خود بھی یاد نہ تھا کہ اس کا نام ہے آخر ہے کیا ۔

سکول میں ٹیچرز اور سہلیاں اسے رمشا کے نام سے بلاتی تھی ۔اس کی ماں نے اسے یہ نام دیا تھا ۔

اور اس کے بعد تین سال سے اس نام سے کسی نے نہ پکارا تھا کیونکہ تین سال وہ گھر سے باہر نہ نکلیں تھیں

محلے والوں کے رحم کرم پر اس نے میٹرک پاس کیا تھا ۔اور اس کے بعد اس کے باپ نے اسے گھر سے باہر ہی نہ نکلنے دیا

وہ آٹھ دن گھر واپس نہ آتا ۔اسے کوئی پروا نہ تھی کہ پیچھے اس کی بیٹی بھوکی پیاسی تڑپتی ہے یا اکیلے میں ڈرتی ہے ۔

اور ایک دن اسے بہلا کے اپنے ساتھ لے آیا ۔اور کوٹھے پر بیچ کر یہ کہہ دیا کہ تو کون سا میری سگی بیٹی ہے جس کی میں پرواہ کروں

ہاں وہ اس کی سگی بیٹی نہیں تھی لیکن بیٹی تو تھی ۔

جس کے باپ نے اسے کسی سے نظر ملانے کے قابل نہیں چھوڑا۔

اس کا نکاح پڑھوایا گیا۔

نکاح کے ہر بول کے ساتھ اسے اپنا آپ جھوٹ الگ رہا تھا۔

نکاح نامے پر اس نے اپنے اصلی باپ کا نام لکھایا۔ورثہ میں شاہ کا نام تھا۔شاہ نے بڑے بھائی کی طرح اس کے سر پہ ہاتھ رکھا۔اور اس کا نکاح حمزہ سے پڑھایا گیا۔

حمزہ کو اس نے کبھی غور سے نہ دیکھا تھا۔

اور نہ ہی اسے حمزہ نے

❤

رخصت ہونے کے بعد وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی

اور آج ہی وہ حمزہ کو سب کچھ بتا دینے کا ارادہ رکھتی تھی اس کے بعد حمزہ کی مرضی وہ اسے قبول کرے یا نہ کرے لیکن وہ حمزہ کو دھوکا نہیں دے سکتی اس لیے اس نے آج کی حمزہ کو سب کچھ بتا دینے کا فیصلہ کیا تھا

حمزہ گھونگٹ میں اسے اپنے گھر لے آیا تھا۔

ویسے تو شاہ اور حمزہ ایک ساتھ رہتے تھے لیکن شادی کے بعد شاہ نے حمزہ سے کہا تھا کہ وہ الگ فلیٹ میں رہے

اور اس کا انتظام بھی شاہ نے خود کیا تھا۔وہ ان دونوں کو پرائیوسی دینا چاہتا تھا۔

شاہ نے تو اس کے لئے بہت بڑا فلیٹ خریدا تھا

لیکن حمزہ کو نہ تو بڑے گھر پسند تھے۔نا ہی زیادہ نمائش

اس کو ریجیکٹ کر کے اس نے ایک چھوٹا سا فلیٹ چل کیا تھا۔

اور اب ارادیہ کو لے کر سیدھا وہی آیا تھا۔

اس نے فلیٹ کے باہر گاڑی روکی۔سارے راستے میں ارادیہ سے کوئی بات نہ کی۔اور نہ ہی ارادیہ نے گھونگھٹ ہٹایا۔

ویسے سچ کہوں تو میں تمہارا گھونگھٹ اٹھانے کے لئے بہت ایکسائٹڈ رہوں۔ تمہیں دیکھنے کے لئے اتنا بے چین ہو کہ کیا بتاؤں۔

لیکن میں رسم و رواج کو ماننے والا بندہ ہوں۔

اسی لئے یہ کام بھی رسم و رواج کے ساتھ ہی کروں گا۔میرا مطلب ہے بیڈ روم میں جا کے ہٹاؤں گا۔

اس نے گاڑی سے نکل کر اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔

اور باہر نکلنے میں اس کی ہیلپ کرنے لگا۔

باری لہنگے اور جیولری کی وجہ سے وہ کافی الجھی ہوئی تھی۔

حمزہ نے اس کا ہاتھ تھاما اور اپنے ساتھ اندر لے آیا۔

بیڈ روم کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ گلاب کے پھولوں کی مہک کمرے سے باہر تک آرہی تھی۔

واؤ ماننا پڑے گا تجھے شاہ۔ خود تو لڑکیوں سے دور بھاگتا ہے لیکن یہ تیاری آف تجھے سمجھنا بہت مشکل ہے۔

حمزہ زیرلب بڑبڑاتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

جبکہ یہ ساری تیاری دیکھ کر ارادیہ دروازے پر ہی رک گئی گھونگھٹ میں سے زیادہ تو کچھ نظر نہیں آرہا تھا لیکن فرش پے بنا پھولوں کا راستہ جو سیدھا بیڈ کی طرف جا رہا تھا اس کے رونگٹے کھڑے کرنے کے لئے کافی تھا

حمزہ نے جب نوٹ کیا کہ وہ اس کے ساتھ نہیں آرہی تو خود ہی اس کی گھبراہٹ کو سمجھ گیا۔

وہ مسکرا کے اس کے قریب پایا۔

اگلے ہی لمحے اسے اپنے باہوں میں اٹھایا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اسے بیٹھے تک لے آیا۔

ارادیہ کا نازک سا ہاتھ اس کی گردن پہ تھا جس میں کپکپاہٹ وہ صاف محسوس کر رہا تھا ارادیہ کی گھبراہٹ حمزہ کی مسکراہٹ مزید گہری کرگئی۔

اسے احتیاط سے آکر بیٹھ پے بٹھایا۔

ارادیہ میں جانتا ہوں تم میرے بارے میں کچھ نہیں جانتی میں تمہیں اپنے بارے میں سب کچھ بتا دینا چاہتا ہوں۔میں آٹھ سال کا تھا جب میری ماں کیسی کے ساتھ بھاگ گئی میراباپ کو بدنامی برداشت نہ کر سکا اور مجھے دنیا کے رحم و کرم پر چھوڑ کر خود کشی کرلی۔

اس دن میں نے سوچ لیا تھا میں ایسی لڑکی سے شادی کروں گا جس کے ساتھ رہنا میرے لیے عزت کا باعث ہو۔

مجھے بے باک لڑکیوں سے نفرت ہے مجھے لڑکی ایک حد میں اچھی لگتی ہے۔ہمارا دین عورت کو پردا کرنا سکھاتا ہے۔میں نے سوچا تھا کہ میں ایک ایسی لڑکی سے شادی کروں گا جو پردے دار اور پاکدامن ہو مجھے میری ماں جیسی بیوی نہیں چاہیے

میں اپنی ماں سے کبھی محبت نہیں کر سکا ۔لیکن میں تم سے محبت کرنا چاہتا ہوں ۔ مجھے جھوٹ اور دھوکے سے سخت نفرت ہے ۔مجھے یقین ہے کہ تم یہ رشتہ پوری ایمانداری سے نبھاؤ گی ۔

ایک بات یاد رکھنا مجھے تم سے زیادہ تمہارے پردے اور پاکدامنی سے محبت ہے ۔

جس دن مجھے تم میں کوئی کھوٹ نظر آئی ۔اس دن تم مجھے بھول جانا ۔

اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے حمزہ آنا سے ایک خوبصورت

بریسلیٹ اس کے ہاتھ میں پہنایا ۔

اب تحفہ مل گیا تو یقینا گھونگھٹ اٹھانے کی بھی اجازت ہے ۔اور اگر نہیں بھی ہے تو اجازت مانگ کون رہا ہے ہم تو حق سے اٹھائیں گے آواز میں شوخی جھلک رہی تھی

حمزہ نے مسکراتے ہوئے اس کا گھونگھٹ اٹھایا ۔اور اس کی ساری شوخی صرف گھونگھٹ اٹھانے تک ہی تھی ۔

اسے شاہ کا ایک ایک لفظ سچا لگا ۔شاہ نے اس سے کہا تھا کہ اس نے ارادیہ کو بغیر پردے کے دیکھا ہے ۔

وہ ناصرف بہت خوبصورت بلکہ اس کے چہرے پر بہت معصومیت ہے ۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے بکواس کی تھی نہ سب بھول جاؤ۔

میں تم سے دھوکے کی امید رکھ کر یہ کہہ رہا تھا لیکن اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم مجھے کبھی دھوکا نہیں دوگی ۔

کیونکہ یہ معصوم سے چہرہ کسی کو دھوکا دے ہی نہیں سکتا ۔اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھامے حمزہ محبت سے کہا ۔

حمزہ مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے ۔ارادیہ نے آج کی حمزہ کو سب کچھ بتانے کا فیصلہ کیا تھا ۔کتنا مان بخش رہا تھا وہ اسے ۔ارادیہ اپنی نئی زندگی کی شروعات دھوکے اور جھوٹ سے نہیں کرنا چاہتی تھی

کہنے سننے کا سارا وقت گھونگھٹ اٹھانے سے پہلے تھا۔

اب عمل کرنے کا وقت ہے ۔کہتے ہوئے حمزہ نے اسے اپنی طرف کھینچا اور اس کے چہرے پہ جھکتا اس کی سانسیں روک گیا ۔

اور چاہ کر بھی ارادیہ حمزہ کو کچھ نہ بتا سکی۔

شروع شروع میں ارادیہ نے بہت کوشش کی کہ وہ حمزہ کو اپنے بارے میں سب کچھ بتا دے

۔لیکن حمزہ کی جسارتوں اور شدتوں کے آگے وہ ہمیشہ بے بس رہتی ۔

اور اس کی محبتوں کی آگے بے بس ہوکر ارادیہ نے اسے کبھی بھی کچھ بھی نہ بتانے کا فیصلہ کرلیا

یہ دھوکہ تھا لیکن وہ کیا کرتی وہ حمزہ سے محبت کر بیٹھی تھی

وہ حمزہ سے کبھی بھی اپنی محبت کا اظہار نہ کرتی ۔ حمزہ اسے تنگ کرتا اس سے لڑنے کی کوشش کرتا ۔ کبھی گھر رات دیر سے آتا ۔ کبھی اس کے کھانے میں نقص نکالتا ۔ کبھی سیدھے سیدھے اس سے لڑنے پر آجاتا۔

ارادیہ کا سب کچھ ہی پرفیکٹ تھا ۔

ہر کام میں وہ ہر فن مولا تھی ۔اس لیے حمزہ کو اس سے لڑنے کا کوئی بہانہ نہ ملتا ۔

خود ہی بیڈ کی چادر خراب کرتا اس کے سامنے اور پھر اس سے لڑتا کے تم نے ایسا کیوں کیا ۔اس کے اس طرح کی حرکتوں پر وہ مسکرا دیتی اور پھر بیڈ کی چادر ٹھیک کرنے لگتی

--

ارادیہ یار مجھے تم سے لڑنا ہے ۔ جب ہر بہانہ فیل ہونے کے بعد بھی ارادیہ اس سے لڑائی نہ کرتی تو وہ منہ بنا کے ایسے ہی کہتا ۔

نہ بابا نہ شوہر سے لڑنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے ۔ایم سوری میں نہیں لڑ سکتی آپ سے اگر آپ کو لڑنا ہے تو پلیز دوسری بیوی لائیں

ارادیہ نے اس سے کھلے عام دوسری شادی کی اجازت دی جس پر حمزہ اپنا سر پیٹ کر رہ گیا

اوپر سے اس کی شرمیلی ادائیں جو حمزہ کو ہمیشہ ہی ارادیہ کا دیوانہ بنا کے رکھتی

ایک بار حمزہ نے اسے اظہار محبت کرنے کو کہا۔

لیکن ارادیہ چاہ کر بھی کچھ نہ بول پائی۔تو حمزہ نے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ اس سے محبت ہی نہیں کرتی ہو اور اس سے ناراض ہو آفس چلا گیا جب رات میں وہ واپس آیا۔تو ارادیہ کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا

وہ اسے صبح جہاں پہ چھوڑ کے گیا وہیں زمین پر بیٹھی روئے جا رہی تھی۔

اس کے بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں بے تحاشا سوجی ہوئی تھی حمزہ بات کر اس کے قریب آیا

ارادیہ کیا ہوا ہے تمہیں ۔اس طرح سے کیوں رو رہی ہو حمزہ اس کے قریب آیا تو اسے پتا چلا کہ اسے کو تو بہت تیز بخار ہے ۔

تمہاری طبیعت کتنی خراب ہے تمہیں اندازہ بھی ہے کتنا تیز بخار ہے تمہیں آٹھو میں اسپتال لے کے چلتا ہوں ۔

حمزہ نے اسے ہاتھ پکڑ کر اٹھانا چاہا لیکن وہ نہ اٹھی

آ۔ --آپپ م--- مجھ سے نار--راض ہیں

15:41

وہ بے تحاشا رو رہی تھی

نہیں میری جان میں کیوں تم سے ناراض ہوگا کیا ہوگیا تمہیں ---؟ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی

تو چلو میرے ساتھ ہوسپٹل ۔میں نے صرف ایک چھوٹا سا مذاق کیاتھا اتنی سی بات کو اتنا دل پر کیسے لے سکتی ہو ۔

اب تو تم سے مذاق کرتے ہوئے بھی مجھے ہزار پر سوچنا ہوگا ۔

وہ اسے ہسپتال لے کے آیا ۔

ڈاکٹر نے ذہنی دباؤ بتا کر اس کا بہت خیال رکھنے کو کہا

وہ پہلے بھی بے تحاشا خوبصورت ہیں لیکن حمزہ کی محبت نے اس کے حسن کو چار چاند لگائے تھے

حمزہ کا ہر لفظ اس کی تریف سے شروع ہوکر اس کی تعریف پر ختم ہوتا ۔

اور پھر ان کی زنگی میں مشی کی آمد ہوئی۔ارادیہ کی پریگنسی کی خبر سن کر حمزہ نے اسے ہاتھ کا چھالا بنا لیا ۔

اس کے لئے نوکرانی رکھی جو ہر وقت اس کا خیال رکھتی

شروع شروع میں ارادیہ اس سے دور دور رہتی اس سے بات نہ کرتی لیکن وہ اس سے بات کرنے کی کوشش کرتی اس کا خیال رکھتی اس کا دھیان بٹھائے رکھتی ۔

اور پھر جب مشی پیدا ہوئی حمزہ کی روٹین بدل گئی ۔

وہ جلدی گھر آتا اور مشی کے ساتھ کھیلتا رہتا ۔اس کا سارا وقت مشی کے ساتھ گزرنے لگا

جس پر ارادیہ نے ایک دن کہہ دیا کہ اب وہ حمزہ سے محبت نہیں کرتا

اب بس مشی ہی مشی ہے ہر طرف

جس پر حمزہ ہمیشہ کے گال چوم تھا اور کہتا تھا کہ بابا اب صرف اور صرف مشی کے ہیں ماما کو جلنے دو ۔اورارادیہ مسکرادیتی

مشی کہنے کو ابھی صرف چند ماہ کی تھی ۔لیکن حمزہ اور ارادیہ کی زندگی کے یلے وہ سب سے اہم جز تھی۔

ان کی زندگی میں سب کچھ پرفیکٹ تھا ۔ ارادیہ تو اپنی پرانی ساری زندگی ہی بلا چکی تھی لیکن کچھ دن پہلے اس نے سفیان ملک ملک کو اپنے گھر سے باہر دیکھا تھا ۔

اسے اتنا ڈر لگنے لگا تھا اس دن اسے لگا جیسے اس کی خوشیوں کا دن ختم ہونے جا رہا ہے ۔

تب حمزہ ایلسے اپنے ساتھ ملتان لے آیا ۔اور پھر آج رات نگاہ بیگم کی فون کال جس نے اس کے ڈر کو مزید برآ دیا صبح حمزہ آفس چلا گیا

اور ارادیہ آج سارا دن کمرے سے باہر نہ نکلی مشی اس کے کمرے کے اندر تھی ۔

ابان دو تین بار اس کے کمرے تک آئیں لیکن بھی نہ دروازہ کھٹکھٹائے ہی واپس چلی گئی۔

پھر اس کا دھیان فون پر آنے والی کال نہیں بٹایا فون پر شاہ کا نام لکھا تھا ۔

اس نے فون اٹھا لیا ۔

کیا بات ہے ارادیا ---؟ابان دو تین بار تمہارے کمرے تک آئی ہے تم نے کمرہ کیوں بند کر رکھا ہے تم ٹھیک تو ہو ---؟

جی شاہ بھائی میں ٹھیک ہوں

ایم سوری مجھے نہیں پتا تھا کہ ابان باہر اکیلی ہے آپ نے اس کا خیال رکھنے کے لیے کہا تھا میں ابھی باہر جارہی ہوں ۔

ارادیہ اگر تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو تم آرام کرو ۔

اور اب ان اتنی بچی نہیں ہے وہ اپنا خیال رکھ سکتی ہے ۔

کچھ دیر میں خود بھی گھر آجاؤں گا ۔شاہ نے اسے آرام کرنے کا کہہ کر فون آف کر دیا لیکن پھر بھی وہ اٹھ کر باہر چلی گئی ۔

باہر آکر دیکھا تو ابان کہی نہیں تھی وہ اس کے کمرے میں گئی تو کمرہ بھی کھلا تھا

کہیں ابان نے پھر سے بھاگنے کی کوشش نہیں کی ۔اللہ نہ کرے اگر ایسا ہوا تو اس بارشا بھائی اسے نہیں چھوڑیں گے ۔

لیکن سی سی ٹی وی کیمرہ تو اون ہے اگر وہ یہاں سے باہر نکلتی تو شاہ بھآئی کو پتہ چل چکا ہوتا ۔

اسی پریشانی میں مشی کو اٹھائے وہ باہر آئی۔

تو دیکھا کہ وہ دونوں پیر سوئمنگ پول کے ٹھنڈے پانی کے اندر رکھیں آرام سے بیٹھی نہ جانے کن خیالوں میں گم ہے

ابان تو یہاں کیا کر رہی ہو اور تم اکیلی تھی تو میرے کمرے میں آ جاتی ۔

میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے میں باہر نہیں آئی ایم سوری تو میں اتنی دیر اکیلے رہنا پڑا

اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس نے معذرت کی ۔

کوئی بات نہیں آپی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا کیسے بتاتی میں بھی تو آپ کے کمرے میں نہیں آئی خود ہی اپنی بات کا جواب دے کر کسی سے کھلنے لگی۔

جس پر ارادیہ مسکرا دی۔

ہر انسان کی اپنی کہانی ہوتی ہے کسی کے نصیب میں خوشیاں زیادہ اور غم کم ہوتے ہیں اسی طرح کسی کے نصیب میں غم زیادہ اور خوشیوں کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے ۔

ارادیہ اور ابان کی بھی اپنی اپنی زندگی تھی ۔

لیکن کہیں نہ کہیں آکر ان دونوں کی زندگی ایک دوسرے کے ساتھ جڑ رہی تھی۔

میں کراچی نہیں جاؤں گی ۔ابان نے بتایا ۔جس پر ارادیہ مسکرا دیں

میں سمجھ سکتی ہوں ابان کیا اپنا شہر سب کو پیارا ہوتا ہے لیکن ایک لڑکی کی خوشیاں وہی ہوتی ہیں جہاں اس کا شوہر ہوتا ہے ۔

اور تمہیں بھی کراچی ہی چلنا ہوگا ہاں لیکن شاہ بھائی کو بول کر تم جب چاہیں یہاں آ سکتی ہو ۔

نہیں میں یہاں سے نہیں جاؤں گی اور نہ ہی مجھے آپ کے شاہ بھائی کے ساتھ رہنا ہے ۔

وہ بابا سے بدلہ لینے کے یلے مجھے یہاں لائے ہیں جب بدلہ پورا ہو جائے گا وہ مجھے چھوڑ دیں گے ۔

بدلہ----؟ کیس بدلا ارادیہ نے حیران ہو کر پوچھا ۔

پتا نہیں میرے بابا سے کوئی غلطی ہوگئی ہے ۔جس کی سزا وہ مجھے دے رہے ہیں مجھے اپنے ساتھ رکھ کر ۔دیکھیں اسی کی وجہ سے تو انہوں نے مجھے اتنا مارا اس نے اپنے سر پر بندھی پٹی -- کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

لیکن انہوں نے کہا ہے کہ اگر میں ان کی ہر بات مانو گی تو وہ مجھے نہیں ماریں گے ۔مجھے یقین ہے جب ان کا بالا پورا ہو جائے گا وہ مجھے جانے دیں گے میرے بابا کے پاس ۔میں ان کو کہوں گی کہ میں ان کی ساری باتیں مانوں گی لیکن مجھے یہاں سے نہیں جانا ۔

ابان تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے وہ تم سے کوئی بدلہ نہیں لے رہے وہ تم سے محبت کرتے ہیں اس لیے تم سے شادی کرکے تمہیں یہاں رکھ رہی ہیں ۔

ارادیہ نے اسے سمجھانا چاہا ۔

نہیں آتی وہ مجھ سے پیار نہیں کرتے ۔وہ تو اس پری سے پیار کرتے ہیں ۔جو بارش میں آئی تھی ۔جو غلطی سے غلط جگہ پر چلی گئی تھی جسے وہ صحیح جگہ پر لے کے گئے تھے لیکن وہ واپس غلط جگہ پر جانے کی ضد کرتی ہے ۔

ابان کی باتیں ارادیہ کے سر کے اوپر سے گزر گئی ۔

جبکہ سی سی ٹی وی کیمرہ میں اس کی باتیں سن کرشاہ نے زوردارقہقہ لگایا

آج وہ آخری بار آفس آئی تھی بابا نے اسے اپنے نکاح کے بارے میں اپنے آفس ورکرز کو بتانے سے منع کیا تھا لیکن پھر بھی وہ چاہتی تھی کہ ریز کو پتہ ہو

اسی لئے آج جاب سے ریزائن کر کے وہ سیدھا ریز کے کیبن آئی تھی

اجازت مانگ کر وہ اندر آئی

اگر آپ بزی ہیں تو میں بعد میں آجاؤں اسے کام میں مصروف دیکھ کر پوچھا

ارے نہیں اتنا بزی نہیں ہوں بتاؤ کیا کام ہے ریز نے فائل ایک طرف رکھتے ہوئے کہا ۔

وہ آج شام میرا نکاح ہے غنویٰ نے اس کے سر پہ دھماکہ کیا

ویسے تو بابا نے مجھے منع کیا تھا کسی کو بھی بتانے کے لئے لیکن میں پھر بھی آپ کو بتانا چاہتی تھی آپ نے میری اتنی ہیلپ کی میرا اتنا ساتھ دیا ویسے تو میں آپ کے احسان چکا نہیں سکتی لیکن پھر بھی میں آپ کو تھینک یو کہنا چاہتی تھی

پلیز آج شام آپ میرے نکاح میں ضرور آئیے گا

غنویٰ نے بات کرتے کرتے ایک بار اس کے چہرے پہ دیکھا جو اس کے چہرے پہ نظر گاڑے نجانے کب سے صدمے سے اسے دیکھ رہا تھا

کیا اس کی محبت اتنی بے اثر تھی جو اس کے دل میں اپنا نشان تک نہ چھوڑ پائیں

آپ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آئیں گے نہ آپ میرے نکاح میں غنویٰ نے مسکرا کر پوچھا

نہیں ۔۔جواب اتنا بے ساختہ تھا کہ غنویٰ اسے دیکھ کر رہ گئی

کیوں ۔غنویٰ نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

کیونکہ میں نہیں آنا چاہتا ۔میں نہیں آؤں گا۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

آئی نو آپ بہت بزی ہیں اتنا کام ہوتا ہے آپ کو میں بھی نہ اٹس اوکے میں سمجھ سکتی ہوں

اب میں چلتی ہوں غنویٰ کو اس کا اس طرح سے انکار کرنا اچھا تو نہ لگا ۔پھر اسے لگا کے ریز پر افس کی بہت ذمہ داری ہے وہ ہر وقت ہی کسی نہ کسی کام میں الجھا رہتا ہے

شاید وہ بزی ہوگا اسی لئے انکار کردیا

اس سے بات کرکے وہ جانے لگی تھی

کیا اتنے وقت میں تمہیں ایک بار بھی میرے جذبات کا احساس نہیں ہوا غنویٰ اس کی آواز نے غنویٰ کے بھرتے قدم روک دیے

وہ غنویٰ کے بارے میں ایسا سوچتا تھا یہ تو اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا

کیا تم میری محبت کو ایک موقع دے سکتی ہو مجھے بس ایک موقع چاہیے پلیز میری محبت کو مت ٹکراؤ آج تک غنویٰ نے اسے اتنا اداس کبھی نہ دیکھا تھا

وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے قریب آیا اس کی کلائی اپنے ہاتھ میں تھامی

کیا مجھے میری محبت کو ثابت کرنے کا ایک موقع دے سکتی ہو ۔

آج میرا نکاح ہے ۔غنویٰ نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا

میں تم سے محبت کرتا ہوں غنویٰ ریز چلا اٹھا

میں امید کرتی ہوں کہ آپ میرے نکاح میں نہیں آئیں گے نہ جانے کیوں ریز کے جذبات اور لو دیتی نظروں سے اسے خوف آنے لگا وہ تقریبا بھاگتے ہوئے اس کے کیبن سے نکلی ۔اور اپنے گھر کی راہ لی

❤️

ارادیہ اور ابان کیچن میں کچھ کر رہی تھی جب شاہ اور حمزہ واپس آئے ۔

حمزہ کی نظریں تو آتے ہی مشی کو ڈھونڈنے لگی

جبکہ شاہ فریش ہونے اپنے کمرے میں چلا گیا

حمزہ کو کچن میں دیکھ کران سمجھ چکی تھی کہ شاہ واپس آچکا ہے اس نے شاہ سے کراچی نہ جانے کی بات کرنی تھی اسی لیے وہ ان دونوں کو تنہا چھوڑ کے روم میں آگئی شاہ واش روم میں شاید نہا رہا تھا

جب نظر بیڈ پر پڑے شاہ کے موبائل پر پڑی وہ ایک بار پہلے بھی شاہ کے موبائل سے اپنے بابا کے فون پر بات کر چکی تھی ۔فون دیکھ کر اسے لگا جیسے اسے ایک اور موقع مل رہا ہے پھر اسے شاہ سے ڈر بھی لگ رہا تھا کہیں وہ پھر سے ظالم جلاد بن کر اسے نا مارے اب جو بھی تھا اپنے بابا سے بات کیے بغیر ہو نہیں رہ سکتی تھی ۔ہمت کرکے اس نے فون اٹھایا اور اپنے بابا کا نمبر ملانے لگی

جب پیچھے سے اچانک کسی نے اسے اپنی باہوں میں لے لیا

موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر قالین پر جا گرا

سوری تم بزی تھی کس سے بات کر رہی تھی یا میں نے بات کرنے کا موقع نہیں دیا نے شاہ مسکراتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف پھیرا

وہ ---می --فون۔ نہیں کر رہی-- تھی کسی---- کو میں ---تو بس دیکھ --رہی تھی--- اس نے بہانہ بنانا چاہا ۔آج تو وہ اسے جان سے مار ڈالے گا

اس کے ارے ہوئے رنگ اور لڑکھڑاتی زبان پر شاہ نے بے اختیار قہقہ لگایا

تم بھی نہ پرنسیس حد کرتی ہو میں آج ہی تمہارے لئے ایسا ہی فون منگوا دوں گا۔لیکن اس پر تم صرف مجھ سے بات کیا کرو گی

ابان خیرت سے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ جھوٹ بول رہی ہے وہ بنا کوئی تاثر دیے اس کے لئے نئے موبائل کی بات کر رہا تھا

یہ کون سے کلر کا ڈریس پہن لیا تم نے یار۔جاؤ جلدی سے چینج کرکے آؤ پھر ہم نیچے چلتے ہیں ڈنر کے لیے

اسے ڈریسنگ روم کی طرف موڑتے ہوئے شاہ نے سے جانے کے لیے کہا

جب زمین پر پڑا شاہ کا فون بجنے لگا۔

❤❤

ہاں بولو کیا خبر ہے۔شاہ نے فون اٹھاتے ہی کہا

سرآج لالہ کی بڑی بیٹی غنویٰ کا نکاح ہے۔لڑکا اسلام آباد کا رہائشی ہے۔اور دو دن بعد لالا کی بیٹی کی رخصتی ہے۔

ٹھیک ہے بس اتنا کہہ کر اس نے فون بند کر دیا

ڈیر پرنسیس ۔میں نے کہا تھا نہ اب لالہ کی غلطیوں کی سزا میں تمہیں نہیں دوں گا تیار ہو جاؤ ہمیشہ کے لئے لالہ سے دور ہونے کے لیے

آج کے بعد میری آبان صرف میرے بارے میں سوچے گی

اور تم مجھ سے کراچی نہ جانے کے بارے میں بات کرنے والی تھی نہ اب تم خود مجھے کراچی چلنے کے لیے کہو گی

کتنا ٹائم لگاؤ گی پرنسیس میں کب سے ویٹ کر رہا ہوں اس نے ڈریسنگ روم کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے کہا

جبکہ ابان نے ایک ہی سیکنڈ ضائع کیے بغیر دروازہ کھول دیا

میں تیار ہوں چلے ۔ابان نے دروازہ کھولتے ہی کہا اور ایک سائیڈ سے نکلنے لگی کیونکہ ڈریسنگ روم کے پورے دروازے پر شاہ اس کا راستہ روکے کھڑا تھا

جب کہ اپنے پسندیدہ لباس میں ابان کو دیکھ کر بے خود سا ہوگیا

لیکن فی الحال خود کو کنٹرول میں رکھنے کا وقت تھا ۔کیوں کہ ابان کے ساتھ ایک نئی زندگی وہ کراچی جا کر شروع کرنے والا تھا

اور ویسے بھی اب وہ ابان کی مرضی کے خلاف اس کے پاس نہیں جانا چاہتا تھا ۔

اسے یقین تھا کہ اب اس کی ابان خود اس کے پاس آئے گی

اس کا ہاتھ تھام کر وہ کمرے سے باہر لے آیا

❤️

کیا بات ہے ارادیہ آج تم کافی اداس لگ رہی ہو تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔

حمزہ کب سے اسے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے دیکھ کر پوچھنے لگا

ارادیہ جو نگاہ بیگم کی فون کال کے بارے میں سوچ رہی تھی حمزہ کی آواز اس طرح سے چونکی جیسے چوری کرتی پکڑی گئی ہو

نی نہیں میں تو اداس نہیں ہوں۔۔۔ طبیعت ٹھیک ہے میری ۔اپنے ماتھے پر کپکپاتا ہاتھ رکھ کے خود کو یقین دلایا کہ وہ ٹھیک ہے۔

تمہاری طبیعت ٹھیک ہے تو اس طرح سے کیوں گھبرا رہی ہو۔

نہیں حمزہ میں بالکل ٹھیک ہوں بس تھوڑا سا سر میں درد ہے ارادیہ نے بہانہ بنایا۔

میں تمہارے لئے چائے کاکہتا ہوں۔اسی بول کر وہ کچن میں جانے لگا جب ارادیہ نے روکا۔

اب ضرورت نہیں ہے اب ڈنر کا وقت ہو گیا ہے کھانا کھا کے تھوڑی دیر سو لونگی تو میں ٹھیک ہو جاؤ گی ۔

ملازمہ نے ڈنر ٹیبل پر لگ جانے کا بتایا تو وہ دونوں باہر آگئے ۔

نگاہ بیگم اس کے فون نمبر تک پہنچ چکی ہے تو یقیناً اس کے گھر پر بھی ضرور گئی ہوگی وہ اس کے بارے میں سب کچھ جان چکی تھی ۔

ارادیہ کو ڈر لگ رہا تھا لیکن اپنا ڈر کسی کے ساتھ شیر نہیں کر پا رہی تھی۔

❤

سب مہمان آچکے تھے نکاح شروع ہونے میں تھوڑا ہی وقت رہ گیا تھا

جبکہ وہ کمرے میں تیار ہو رہی تھی ۔

بابا نے آکر اسے ریز کے آنے کی خبر تھی

بابا ریز کو پسند کرتے تھے انہیں ہمیشہ سے ایک بیٹے کی کمی محسوس ہوتی تھی ریز نے برے وقت میں ان کا ساتھ دیکھ کر اس کمی کو پورا کیا تھا ۔

وہ یہاں نہیں آنا چاہتا تھا لیکن پھر بھی اپنے آپ کو روک نہیں پایا

وہ اپنی زندگی اپنے دل میں آنے والی پہلی لڑکی کو کسی اور کا ہوتے ہوئے دیکھنے آیا تھا

وہ نہیں چاہتا تھا کہ غنویٰ اس گلٹ میں رہے

کہ اس نے ریز کا دل دکھایا ہے وہ ہر کسی کی خوشیوں کے بارے میں سوچتا ۔تو آپنی محبت کی خوشیوں کے بارے میں کیسے نہ سوچتا

وہ بابا کے ساتھ مل کر ہر ایک کام میں انکی مدد کر رہا تھا

مہمانوں کی خاطر داری سے لے کر گھر کی سجاوٹ ہر چیز میں حصہ لے رہا تھا

جب مولوی صاحب آئے اور نکاح کی رسم شروع ہوئی

تب ہی کچھ پولیس انسپکٹرز بنا دروازہ کھٹکٹانے کی زحمت کیے تیزی سے اندر داخل ہوئے

جی آپ لوگ یہاں ---؟

ریز نے موقع کی کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے پولیس والوں سے پوچھا

لالہ حیات خان کہاں ہے ہم اسے گرفتار کرنے آئے ہیں ایک انسپیکٹر آگے بڑھتے ہوئے بولا

کس جرم میں ریز کے ماتھے پر بل پڑے

شاہزر شاہ کے آفس میں چوری کرنے کے جرم میں ۔انسپیکٹر نے لھتا مار انداز میں جواب دیا اور لالا کی طرف بھرا

اگلے ہی لمحے اسے ہتھکڑی پہنا کر گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے جانے لگا ۔

مہمانوں میں سرگوشیاں شروع ہوئی ۔جبکہ ریز بنا کسی کی پرواہ کیے غنویٰ کو اپنے ساتھ لیے تھانے چلا گیا ۔

ہر بار کی طرح اس بار بھی ریز اس کا سب سے بڑا ہمدرد تھا ۔

ریز میرے بابا ایسے نہیں ہیں وہ شاہ جھوٹ بول رہا ہے اس نے پہلے بھی ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا

نہ جانے ابان کس حال میں ہوگی اور اب وہ بابا کے ساتھ یہ کر رہا ہے اسی ڈر سے پاپا میرا نکاح کر رہے تھے ۔

انہیں پتا تھا شاہ نے جس طرح سے ابان کے ساتھ کیا اسی طرح سے میرے ساتھ بھی کچھ کرے گا ۔

اسی ڈر سے بابا میری اتنی جلدی شادی کرا رہے تھے ۔

تم گھبراو مت غنویٰ میں تمہارے ساتھ ہوں تمہارے بابا کو کچھ نہیں ہوگا ۔

اسے حوصلہ دے کر وہ انسپیکٹر سے بات کرنے چلا گیا۔

غنویٰ کو اپنی شادی ٹوٹنے کا کوئی افسوس نہ تھا۔اور نہ ہی اس شادی کے لیے اس نے کوئی خواب سجائے تھے۔وہ تو بس اپنے بابا کی خوشی میں خوش تھی لیکن شاہ سے ان کی یہ خوشی بھی برداشت نہ ہوئی

❤

وہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے شاہ کمرے میں آیا تو ابان بھی پیچھے آ گئی

کسی بھی طرح اسے شاہ کو کراچی لے جانے سے روکنا چاہتی تھی کیونکہ کل یہ لوگ جا رہے تھے۔

ہاں بانی جانو کیوں نہیں لیکن اس سے پہلے میں تمہیں کچھ دکھانا چاہتا ہوں یہاں آؤ میرے پاس

اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بیڈ پر بٹھایا اور اپنی جیب سے موبائل نکالا

پھر موبائل میں کچھ ڈھونڈتے ہوئے اس نے ایک ویڈیو نکالا اور اس کے سامنے کر دیا

ویڈیو دیکھ کر ابان بوکھلا گئی

کیونکہ اس ویڈیو میں کچھ پولیس آفیسرز ایک آدمی کو بری طرح سے مار رہے تھے اور وہ آدمی کوئی اور نہیں بلکہ اس کا باپ ہے

ابان نے فون شاہ کے ہاتھوں سے لے لیا

یہ۔ ۔۔یہ۔ سب ۔ابان نے بے یقینی سے شاہ کی طرف دیکھا

یہ تمہاری کل والی غلطی کی سزا ہے ۔۔شاہ نے محبت سے اس کے چہرے پہ آئے بالوں کو پیچھے کیا لیکن ابان میں لگلے ہی پل اس کا ہاتھ جھٹلایا اور اٹھ کر کھڑی ہوگئی ۔

جب شاہ نے بے دردی سے اس کا ہاتھ پکڑا اور بیڈ پر گرایا

کتنی بار سمجھایا ہے تمہیں مجھے اس طرح سے خود سے دود نہ کیا کرو لیکن تمہیں سمجھ نہیں آتا ۔

شاہ اتنے غصے سے دھاڑا۔کہ سہمی نئ ہوئی ابان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

پلیز۔ایسس ایسے ۔ مت کررریں میری غلطی۔۔۔غلطی کی سزا مجھے دیں میرے بابا کو نہیں ۔ابان کی اکھڑتی ہوئی سانسوں نے شاہ کو پریشان کر دیا ۔

کیسے نہ دوں اسے سزا ابان میں نے کہا تھا نہ اپنے باپ کی غلطیوں کی سزا تم بھگتو گی اور تمہاری غلطیوں کی سزا اب تمہارا باپ بھگتے گا۔یہی تو دنیا کا اصول ہے کسی کے کیے کی سزا کسی کو ملتی ہے

نہیں پلیز نہیں۔۔۔۔غلطی میری ہے پلیز مجھے ۔۔۔۔سزا دیں آپ جو کہیں گے میں کروں گی پلیز میرے بابا کو چھوڑ دیں ۔

ہمممم۔۔سوچا جا سکتا ہے اس بارے میں ۔مگر کیسے تم اس کے کیے کی سزا بھگت رہی ہو۔وہ تمہارے کیے کی سزا بھگتے گا لیکن ایک حل ہے اس کا۔شاہ نے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا

کیا۔۔

بس تم کہہ دو لالہ سے تمہارا کوئی واسطہ نہیں ہے نا وہ تمہارا باپ ہے اور نہ تم اس کی بیٹی تم صرف شاہ کی ہو تم اپنے آپ کو شاہ کے نام کرتی ہو تمہیں لالا کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔بلکہ نہیں تم کسی لالہ کو جانتی ہی نہیں ہو

تم میرے ساتھ کراچی چلو گی اور ایک نورمل زندگی گزارو گی جس میں شاہ ہو گا اور اس کی پرنسیس ہم کسی دوسرے تیسرے کو ہمارے درمیان آنے ہی نہیں دیں گے

شاہ نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا

یہ کیسے ممکن ہے وہ میرے بابا ہیں ابان کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے

ہاں تو وہی تو میں کہہ رہا ہوں وہ تمہارا باپ ہے تو تمہارے کیے یہ کہ سزا بھگتے گا میں نے تمہیں منع کیا تھا نہ کوئی غلطی مت کرنا لیکن تم نے میری بات نہیں مانی اب بھگتو

تمہارے پاس صرف ایک گھنٹے کا وقت ہے اچھے سے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو۔تب تک یہ پولیس والے لالہ کو کچھ نہیں کہیں گے

اور ایک گھنٹے بعد تم تو ویلے بھی میرے نکاح میں ہو میں تمہیں کل اپنے ساتھ لے جاؤں گا لیکن لالہ کی زندگی کی میں کوئی گارنٹی نہیں دیتا

لیکن اگر تم وعدہ کرو کہ تم لالہ سے کوئی تعلق نہیں رکھو گی اس سے ہر رشتہ توڑ دو گی اسے بھول کر میرے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کروگی ۔

تو لالہ بچ سکتا ہے بس اتنا کہہ کر وہ چلا گیا جب کہ اپنا موبائل وہیں چھوڑ گیا جس میں ابان بار بار اپنے باپ کو مار کھاتے دیکھ رہی تھی

مکان مالک نے انہیں گھر سے نکال دیا تھا انتظار سے تھک ہار کر آمنہ آج شاہ حویلی ائی تھی

حویلی کیسی دلہن کی طرح سجائی گئی تھی یقیناً یہاں کوئی شادی تھی ۔

ایک عورت اور بچے کو دیکھ کر حیات ان کی طرف آیا ۔

اس بچے کی شخصیت میں عجیب سا غرور تھا ۔جسے دیکھ کر ہی لالہ کو کچھ عجیب لگا

کیا آپ کو کچھ کام ہے ۔ لالا اس جگہ کے چپے چپے سے واقف تھا ۔یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی انجان کو اس طرح سے خویلی کے اندر آنے دے

میں شاہ میر شاہ کی بیوی آمنہ ہوں ہو اور یہ ان کا بچہ شاہزر ہمیں ان سے ملنا ہے آمنہ نے بنا تہمت باندھے کہا۔

آپ یہیں رکیں میں شا ہ صاحب کو خبر کر دے کر آتا ہوں اسے وہیں روک کر وہ سیدھا بابا کے پاس آیا تھا ۔

اور انہیں خبر دے کر باہر لیا آمنہ کو حویلی میں دیکھ کر بابا غصے سے اس کی طرف آئیں

تمہاری ہمت کیسے ہوئی بد ذات عورت ہماری حویلی میں قدم رکھنے کی ۔

وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے بولے ۔

ان کے اس طرح سے دہاڑنے پرشاہ نے آمنہ کا ہاتھ تھاما

مجھے یہاں انے کا کوئی شوق نہیں ہے مجھے بس شامیر سے ملنا ہے ۔ان کے منہ سے اپنے لیے گالی سن کر اور آمنہ کو بھی اچھا خاصہ غضہ آ گیا لیکن اس وقت وہ صرف شامیر سے ملنا چاہتی تھی جو اپنے ماں باپ کے گھر آکر اپنے بیٹے اور بیوی کو بھول چکا تھا

ہاہاہا شامیر تم سے نہیں ملنا چاہتا یہ حویلی سج دج دیکھ رہی ہو اس سے تمہیں اندازہ ہو چکا ہوگا کہ اس حویلی کے اکلوتے وارث شاہمیر کا آج نکاح ہے

لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجا کر انھوں نے آمنہ کے پیروں سے زمین کھچی

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں شامیر ایسا کبھی نہیں کرسکتا اس کا دس سال کا بچہ ہے وہ مجھے دھوکہ نہیں دے سکتا آمنہ تڑپ اٹھی تھی

میرے شامیر کا بچہ اور آج سے یہ بھی یہی رہے گا ہمارے ساتھ ۔بابا نے محبت سے شاہزر کو دیکھا جو ان کی بات سن کر اپنی ماں کے ساتھ تقریباً چپک چکا تھا

یہاں آؤبیٹا تمہارے بابا اندر ہیں حیات لالہ کو بابا کا اشارہ ملتے ہی وہ آگے بڑھا اور شاہ کر کا ہاتھ تھا حویلی کے اندر لے جانے لگا ۔

چھوڑو میرے بچے کو وہ میرے ساتھ جائے گا ۔

تم لوگ اسے مجھ سے الگ نہیں کر سکتے ۔آمنہ اس کے پیچھے جانے لگی ۔جب بابا بے دردی سے کا اس کا بازو پکڑا اور تقریبا گھسیٹتے ہوئے حویلی سے باہر لے گئے

تم جیسی عورت کی ہماری حویلی میں کوئی جگہ نہیں ہے دفع ہو جاؤ یہاں سے آئندہ کبھی ہمیں اپنا چہرہ مت دکھانا ۔

حیات لالہ شاہزکو لے کر اندر آیا جہاں اس نے دیکھا کہ ایک خوبصورت لڑکی کے ساتھ اس کا باپ دلھا بنا بیٹھا ہے ۔

دس سال کا ایک نہ سمجھ بچہ اپنی ماں کی سوتن کو اپنی باپ کے پہلوں میں بیٹھے دیکھ کر بہت کچھ سمجھ چکا تھا ۔

اس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ لالہ کے ہاتھ سے چھڑویا اور بھاگتے ہوئے حویلی سے باہر جانے لگا

جہاں اس کا دادا اس کی ماں کو دھکے مار کے نکال رہا تھا ۔

وہ بھاگ کر اپنی ماں کے سینے سے لگا ۔

ماما بابا بھی عاطف کے بابا کی طرح ہمیں چھوڑ کر چلے گئے شاہزر بلک بلک کر روتے ہوئے بولا ۔

حیات الگ کرو اس عورت سے ہمارے پوتے کو۔ بابا نے حیات لالہ کو حکم دیا ۔حیات لالا حکم کی تکمیل کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھا

خبر دار جو میری ماں کو ہاتھ لگایا ورنہ ہاتھ جڑ سے الگ کر دوں گا ۔شاہزر چلاتے ہوئے بولا اس وقت وہ کسی بھی لحاظ سے دس سال کا ایک معصوم بچہ نہ لگا

چلے ماما ہم بابا کے ساتھ نہیں رہیں گے ۔

بابا بھی عاطف کے پاپا کی طرح گندے ہیں ہم کبھی ان سے نہیں ملیں گے ۔

اپنے معصوم ننھے سے ہاتھ سے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑا اور سہارا دے کر کھڑا کیا ۔

آمنہ کے چہرے پر ایک غرور تھا جو حیات اور بابا نے نوٹ کیا تھا

آج ایک ماں نے اپنے ننھے سے معصوم بچے کا ہاتھ اس طرح سے تھاما تھا جیسے کسی جوان بیٹے کا سہارا ملا ہو ۔

سائیں شاہزر بابا تو بالکل آپ پہ گئے ہیں

آپ نے دیکھا وہ بالکل آپ کی طرح بات کرتے ہیں ۔حیات کی بات سن کر بابا مسکرائے

ہمارے پوتے کو ہمارے پاس ہونا چاہیے حیات ہمیں ہمارا پوتا چاہیے

فکر نہ کریں سائیں لیکن شامیر سائیں کو کیا جواب دیں گے

اگر آمنہ مر جائے گی تو شاہزر کا خیال اس کا باپ ہی رکھے گا نا

بابا نے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ سجا کر کہا

جسے دیکھ کر ہی لالہ بھی مسکرایا

آپ بے فکر ہو جائیں آپ کا کام ہو جائے گا

ہمیں تم پر پورا یقین ہے حیات ہمارا کوئی حکم نہیں ڈال سکتا

❤❤

ریز ہر ممکن کوشش کر چکا تھا لالہ کو باہر نکالنے کی لیکن اس کی ہر کوشش کو شاہ نے ناکام بنا دیا

ریز کو سمجھ نہیں آرہا تھا آخر شاہ کی ان لوگوں کے ساتھ کیا دشمنی ہے

جو وہ اس طرح ان سے بدلا لے رہا ہے

ایک تھپڑ کی وجہ سے تو یہ سب کچھ نہیں ہوسکتا

اور اگر یہ سب کچھ اس تھپڑ کی وجہ سے ہوا تھا تو اسے بدلہ غنویٰ سے لینا چاہیے تھا نہ کہ لالہ اور آبان سے

وہ جتنا سوچ رہا تھا اتنا الجھ رہا تھا

ریز بیٹا تم نے مجھ پر بہت احسان کئے ہیں ایک اور احسان کرو گے

اس وقت وہ لالہ کے ساتھ جیل میں بیٹھا تھا

انکل میں نے آپ پر کوئی احسان نہیں کیا آپ نے کہا تھا اگر آپ کا کوئی بیٹا ہوتا تو شاید میرے جیسا ہوتا ۔میں تو بس آپ کی اس بات کا مان رکھے ہوئے ہوں اور اب آپ مجھے بار بار شکریہ ادا کرکے شرمندہ کر رہے ہیں

آپ حکم کیجیے کیا کرنا ہے مجھے

ریز نے ان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے یقین دلایا

شاہ کیسی کو نہیں چھوڑے گا پہلے اس نے ابان کے ساتھ نکاح کیا اس کے بعد مجھے یہاں جیل میں بھجوا دیا اور اپنا جانے غنویٰ کے ساتھ کیا کرے گا

مجھے ڈر ہے کہ وہ میری بیٹی کے ساتھ کچھ برا نہ کر دے اسی ڈر سے میں اس کا نکاح کر رہا تھا

لیکن اب تو یہ نہیں ہو سکتا

کیا تم مجھ پر احسان کر کے میری بیٹی غنویٰ سے نکاح کرو گے

کوئی زبردستی نہیں ہے تم آرام سے سوچ لو ۔یہ نکاح ایک عارضی نکاح ہوگا میں جب جیل سے باہر نکلوں گا تم بے شک اسے آزاد کر دینا

بس جب تک میں یہاں پہ ہوں میری بیٹی کے سائبان بن جاؤ۔

بابا اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

انکل یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔ غنویٰ اس نکاح کے لیے کبھی تیار نہیں ہوگی ریز کو زیادہ فکر غنویٰ کی تھی

تم فکر مت کرو ۔غنویٰ سے میں بات کروں گا پہلے بھی تو وہ میری مرضی سے نکاح کر رہی تھی

وہ انکار نہیں کرے گی ۔بس لالہ نے ایک بار پھر سے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے جسے ریز نے تھام لیا

آپ غنویٰ سے بات کریں میں مولوی صاحب کا انتظام کرتا ہوں

لیکن اس کے بعد آپ مجھے ساری سچائی بتائیں گے ۔

ریز نے شرط رکھی

ہاں میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا بیٹا ۔لیکن فی الحال میری یہ مشکل آسان کر دو ۔

❤❤

بابا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں یہ ممکن نہیں ہے پلیز اس نے ہر موقع پر ہمارا ساتھ دیا ہے

اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہم اسے اس کے احسانوں کی اس طرح سے سزا دیں

نہیں بیٹا تم فکر مت کرو میں نے اس سے بات کرلی ہے

اور میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ نکاح عارضی ہے وہ جب چاہے تمہیں چھوڑ دے

زندگی بھر کے لیے تمہیں تھوڑی نہ اپنے ساتھ باندھ رہا ہے

صرف کچھ وقت کی بات ہے جب تک یہ سب کچھ ٹھیک ہوتا ہے

اس کے بعد تم دونوں آزاد ہو جاؤ گے میں نے اس کو بہت مشکل سے منایا ہے بیٹا اب تم انکار مت کرنا

بابا کے الفاظ جہنم کی ہوا سے کم نہ تھے

اس کے باپ نے اس شخص کی منتیں کر کے اسے نکاح پر راضی کیا تھا جو اس سے محبت کا دعویدار تھا ۔

آج ہی اس کی محبت کو اپنے قدموں میں روند کے آئی تھی ۔اور آج رات ہی اس شخص نے اسے اپنے قدموں میں لا گرایا تھا

مولوی کا انتظام ہوتے ہیں نکاح کی رسم ادا کی گئی

غنویٰ حیات خان غنویٰ شاہریز خان بن گئی

لیکن اس کے لئے یہ کوئی خوشی کی بات نہ تھی

کیونکہ یہ نکاح تو بس چند دنوں کا تھا ایک عارضی نکاح

نجانے کیوں اس کا دل گھبرا رہا تھا اسے لگ رہا تھا کہ شاہ سائیں کہ آدمی اسے ڈھونڈ نے ضرور آئیں گے

اسی لئے شاہزر کو اپنے ساتھ کراچی واپس لے جانے کے بجائے لاہور لے کے جا رہی تھی

شوہر کو کھو چکی تھی اب وہ اپنے بیٹے کو کھونے کا رسک نہیں لے سکتی تھی

ماما مکان مالک نے تو ہمیں گھر سے نکال دیا اب ہم کہاں رہیں گے شاہزر نے پوچھا

دنیا میں اللہ نے ہر کسی کا ٹھکانہ بنایا ہوتا ہے ہمارا ٹھکانہ بھی ضرور کہیں نہ کہیں ہوگا تم فکر مت کرو ہم بہت جلدی اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائیں گے ۔

آمنہ نے اپنے دوپٹے سے اس کا ماتھے کا پسینہ صاف کیا ۔

یہاں پر بھی انہیں کوئی گھر کوئی مکان نہ ملا کوئی بھی ایک اکیلی عورت اور بچے کو مکان دینے کو تیار نہ تھا

بہت ڈھونڈنے کے بعد بھی انہیں کوئی ٹھکانہ نہ ملا ۔

ایک رات تو جیسے تیسے سڑک پر گزر گئی

لیکن دوسرے دن ہی شاہزر کو بہت تیز بخار ہو گیا اب اس کے پاس نا تو کچھ کھانے کے پیسے تھے اور نہ ہی شاہ کا علاج کروانے کے لیے

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اپنے اکلوتے سہارے کو کیسے بچائے ۔

اس کی حالت خراب سے خرابتر ہونے لگی

وہ تھک ہار کر لوگوں سے مدد مانگنے لگی لیکن کوئی اس کی مدد کو آگے نہ آیا

مجبور ہو کر اسے اٹھا کر سرکاری اسپتال لے گئی

لیکن وہاں پر ان لوگوں نے کہہ دیا کہ اسے کسی بڑے اسپتال لے کے جائے اسے بخار کی وجہ سے جھٹکے لگ رہے ہیں

اگر وقت پر علاج نہ ہوا تو شاید بچنا ناممکن ہے

ایک ماں کیلیئے اس طرح کے الفاظ سننا بھی سوہانِ روح تھا

ڈاکٹر نے اسے ہسپتال میں نہ رکھنے کا کہہ دیا۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ اسے بڑے ہسپتال لے کے جائے

واپس آ کے اسی سڑک پر بیٹھ گئی جہاں اس نے گزشتہ رات بتائی تھی

آگی رات بھی اپنے بیٹے کو گود میں رکھے روتی رہی۔

رونے کے علاوہ کوئی اور راستہ نظر نہ آیا۔

جب اچانک رات کے اس پہر شاہ کو پھر سے جھٹکے لگنے

وہ بری کی طرح سے رونے لگی اور آگے پیچھے لوگوں کو مدد کے لئے پکارنے لگی

لیکن کوئی اس کی مدد کو آگے نہ آیا۔ وہ شاہزر کو لے کر پاگلوں کی طرح سڑک پر دوڑنے لگی

شاہ کوئی بالکل چھوٹا سا بچا نہ تھا اسے اس طرح سے اٹھا کر بھاگنا آمنہ کے بس میں نہ تھا لیکن اس وقت وہ کوئی عورت نہیں بلکہ صرف ایک ماں تھی جو اپنے بچے کی جان بچانا چاہتی تھی۔

وہ ہر دروازہ پیٹنے لگی ۔ہر کسی کو مدد کے لئے پکارنے لگی

جب ایک لڑکی نے اچانک اسے پیچھے سے ہلایا۔

اسے ہسپتال لے کے جائیں ۔اس طرح سڑک پر تو یہ مزید بیمار ہو جائے گا۔

لڑکی نے سمجھانا چاہا

میرے پاس کچھ نہیں ہے میرے پاس اپنے بچے کے علاج کے پیسے تک نہیں ہے میں کیا کروں میں کہاں جاؤں میرے پاس اس بچے کی علاوہ کچھ نہیں ہے میری کل کائنات ہے امنہ نے بلک بلک کر روتے ہوئے کہا۔

لیکن سامنے کھڑی لڑکی کو بچے پر ترس آگیا

آپ اٹھاہیں اسے اور اندر لے کر چلیں میرے گھر ۔ڈاکٹر کو بلواتی ہوں ۔

اس کی کہنے کی دیر تھی کہ آمنہ شاہزر کو اٹھایا اور اس کے ساتھ چل دی۔

وہ ایک چھوٹا سا مکان تھا جس میں صرف دو کمرے اور ایک برآمدہ تھا ۔

اسے یہاں لائے اس نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا ۔

اور فون اٹھا کر ڈاکٹر کو فون ملانے لگی اس کے کہنے پر کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر اسے چیک کرنے کو آگیا

ڈاکٹر نے یہی کہا کہ اسے کسی بڑے اسپتال میں داخل کروائے فحال میں نے دوائی دے دی ہے لیکن آپ جلد سے جلد اسی کسی اچھے ہوسپٹل میں لے جائیں ۔

انشاءاللہ بہتر ہو جائے گا۔

ڈاکٹر کے امید دینے پر آمنہ کو تھوڑا حوصلہ ہوا

آپ کا شکریہ ادا کیسے کروں میں نہیں جانتی ۔آمنہ کی آنکھوں سے ایک بار پھر سے آنسو بہنے گے

اوفو بہنوں کا شکریہ ادا نہیں کرتے انہیں دعائیں دیتے ہیں

میرا نام نگین احمد ہے ۔

احمد میرے شوہر کا نام ہے وہ آرمی میں بہت برے آفیسر ہیں اس کے۔انداز میں بچوں جیسی خوشی تھی

مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں وہ اسی حالت مجھے چھوڑ کر نہیں جانا چاہتے تھے

لیکن وطن تو سب سے پہلے آتا ہے نہ ۔ اسی لیے میں نے ان سے کہا کہ وہ بے فکر ہو کے جائے میں اپنا اور بے بی کا بہت خیال رکھوں گی نگین نے شرماتے ہوئے کہا

آمنہ اپنی ٹینشن میں اس حد تک ڈوبی ہوئی تھی کہ وہ تو بھول ہی گئی سامنے کھڑی لڑکی نے اپنا وجود ایک چادر میں چھپا رکھا ہے

آپ فکر نہ کریں بالکل ٹھیک ہو جائے گا یہ مغرور ناک والا شہزادہ ۔نگین نے شرارت سے کہا تو امنہ مسکرا دیں ۔

بے شک وہ انتہائی حسین اور کم عمرلڑکی تھی ۔زیادہ سے زیادہ بھی اس کی عمر 23 سال تھی ۔

آپ یہاں اکیلی رہتی ہیں آمنہ نے پوچھا

پہلی بات میں آپ نہیں تم ہوں اور دوسری بات میں یہاں اکیلی نہیں رہتی میرے ساتھ ایک ملازمہ رہتی ہے ۔

لیکن کیا فائدہ سارا دن میرے سر پہ سوار رہتی ہے اور رات کو جب مجھے ڈر لگتا ہے اپنے گھر چلی جاتی ہے میں کہتی ہو فائدہ کیا ہے ایسی ملازمہ کا ۔نگین تیز تیز نہ جانے کیا کیا

بولے جا رہی تھی لیکن امنہ کبھی اس کی معصوم باتوں پہ ہنستی تو کبھی اس کی خوبصورت آنکھیں دیکھتی

خیر اب کچھ دن آپ یہیں رکیں میرے پاس تاکہ اس رضیہ کو بتا سکوں کہ دیکھو تم رات کو میرے پاس رہو نہ رہو لیکن میری بہن آگئی ہے کچھ دن میرے پاس رہنے کے لیے آپ رہیں گی نہ میرے پاس کچھ دن بولتے بولتے وہ اس کے پاس آ کر بیٹھی ہے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر بولی

ویسے بھی آمنہ کا کون سا کوئی ٹھکانہ تھا جہاں وہ جاتی

اس لئے خاموشی سے حامی بھر لی کیونکہ جب تک شاہ ٹھیک نہ ہوجائے تب تک وہ کہیں جانے کی کنڈیشن میں نہیں تھی

ہائے دل خوش کردیا

وہ خوشی سے چہکی لیکن اگلے ہی لمحے وہ درد کی وجہ سے واپس بیٹھ گئی ۔

ایک بار یہ باہر آجائے پھر دیکھنا مجھ سے کتنی مار کھائے گا ۔اسے نگین کی بات پر ایک بار پھر سے ہنسی آگئی وہ آپنے ابھی تک نہ پیدا ہوئے بچے کو پیٹنے کی بات کر رہی تھی ۔

خیر جب یہ مغرور ناک والا شہزادہ اٹھے گا نہ تب آپ اسے کہیے گا کہ میں کوئی غیر نہیں ہوں بلکہ اس

کی آنی ہوں

وہ کیا ہے نہ میری کوئی بہن نہیں ہے مجھے بچپن سے بڑا شوق تھا کہ کوئی بچہ مجھے انی کہہ کر پکارے ۔

اسی لیے تو میں نے آپ کو اپنی بہن بنا لیا ۔تاکہ یہ مغرور ناک والا شہزادہ مجھے آنی کہہ کر پکارے ہائے کتنا مزا آئے گا ایک بار پھر سے بچوں کی طرح خوش ہو کر بولی۔

اب آپ بھی تھوڑی دیر آرام کیجئے میں ابھی جاگ رہی ہوں میرے شہزادے کو جس کی چیز کی ضرورت ہوئی تو اس کی آنی دے دے گی۔

نگین نے اتنی اپنائیت سے کہا کہ آمنہ اسے منع نہ کر پائیں ۔

❤️

ساری تیاری ہو چکی تھی ارادیہ نے بڑی بے دلی سے بیگ پک کیا

ارادیہ کافی اداس تھی جو حمزہ کب سے نوٹ کر رہا تھا

ارادیہ تم اتنی پریشان کیوں ہو آخر ہوا کیا ہے

حمزہ کیا ہم یہاں کچھ دن اور نہیں رہ سکتے وہ اسے اپنا ڈر تو نہ بتا سکی لیکن یہ بھی سچ تھا کہ اس کا اداس رہنا حمزہ سے برداشت نہیں ہوتا اسی لیے وہ بار بار وجہ ضرور پوچھے گا اور ارادیہ کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

نہیں ارادیہ اب ہمیں واپس لوٹنا ہوگا۔یہ ہمارا گھر نہیں ہے ہمارا گھر کراچی میں ہے حمزہ نے محبت سے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا۔

میں آپ کو کچھ بتانا چاہتی ہوں ۔لیکن آپ کو میری بات پر یقین کرنا ہوگا۔ارادیہ نے بتانے کا فیصلہ کیا کیونکہ اب اور کوئی چارہ نہ تھا۔

ہاں ۔بولونا تم مشی کے بارے میں کچھ بتانا چاہتی ہو۔ حمزانے ایک محبت بھری نگاہ اپنی سوئی ہوئی بیٹی پر ڈالی۔

نہیں مشی یا آپ کے بارے میں نہیں ہے وہ دراصل

ایک منٹ ارادیہ شاہ نے مجھے بتایا تھا کہ تمہارا ماضی اس لائق نہیں ہے کہ اسے کسی کے ساتھ شیئر کیا جاسکے اور میں نہیں چاہتا کہ تم اپنی تلخ یادوں کو یاد کرکے ایک بار پھر سے اداس ہو جاؤ اگر یہ بات جو تم مجھے بتانا چاہتی ہوں تمہارے ماضی سے جڑی ہے تو میں نہیں جانا چاہتا۔حمزہ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

لیکن حمزہ اس سے پہلے کے ارادیہ کچھ کہتی حمزہ کا فون بج اٹھا ۔

میں نے کہا نہ ہم کراچی میں بہت کام چھوڑ کے آئے ہیں یہ فون بھی کراچی سے آ رہا ہے ہمیں کل ہر حال میں کراچی واپس جانا ہی ہوگا تم سامان پیک کرو میں یہ کال سن کے آتا ہوں

بس اتنا کہہ کر وہ فون اٹھا کر باہر چلا گیا جب کہ ارادیہ خاموشی سے وہیں بیٹھ گئی ۔

❤

گاڑی میں خاموشی تھی نہ ریز کچھ بولا اور نہ ہی غنویٰ شاید یہ وہ پہلی دلہن تھی جس کی رخصتی ایک جیل سے ہوئی تھی

ہر لڑکی کی طرح غنویٰ کے بھی کچھ جذبات پر کچھ خواہشات تھی کم از کم اس نے اپنی رخصتی ایک جیل میں ہوایسا کبھی نہیں سوچا تھا ۔

باپ سے الگ ہوتے ہوئے وہ بہت روئی ۔اس کی معصوم بہن نے بھی اس کی شادی کے کتنے ہی خواب سجائے تھے ۔

لیکن کتنا بُرا ہوا تھا سب کچھ ۔اس کا اچانک نکاح اور نکاح میں اس کی لاڈلی بہن شامل نہیں اس کا باپ جیل میں تھا اس کا شوہر جو منتیں کرکے نکاح پر راضی ہوا تھا۔کیا زنگی تھی اس کی ۔

اس کا ایٹیٹیوڈ سیلف ڈیفنس کانفیڈینس سب کچھ ملیا میٹ ہو چکا تھا ۔

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ آج وہ دھاڑے مار مار کے روئے ۔

جبکہ ریز کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی وہ غنویٰ کے دکھ اور تکلیف کو سمجھ رہا تھا وہ سمجھ سکتا تھا کہ وہ اس وقت کس حال میں ہے

جب سے لالہ نے اسے بتایا تھا کہ غنویٰ یہ شادی وہ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اپنے باپ کی مرضی کر رہی تھی اور اس شادی کو لے کر اس کے اندر کوئی جذبات نہ تھے

ریز پر سکون ہو چکا تھا

اسے یقین تھا جو چیز دل سے مانگی جائے وہ ضرور ملتی ہے اور غنویٰ تو اس کی محبت کی جس کو اس نے دل سے مانگا تھا ۔

اور آج وہ اس کے ساتھ تھی

تم امی سے مل کر بہت خوش ہوگی ویسے تو امی کو میری شادی کو لے کر بہت سارے خواب تھے جو ادھے رہ گئے

لیکن تم فکر مت کرو میں ولیمہ بہت دھوم دھام سے کرواؤں گا

میں سمجھ سکتا ہوں تم جن حالات سے گزر رہی ہو اس سب میں اس طرح کی باتیں تمہیں بہت عجیب لگ رہی ہوں گی

لیکن تم شاید نہیں جانتی میں میڈیا میں ہوں اور اگر یہی نیوز پھیل گئی کہ میں نے اچانک شادی کرلی ہے تو نجانے کیا کیا خبر بن جائیگی اس لیے زیادہ لوگوں کو نہ سہی لیکن اپنے سرکل کے لوگوں کو مجھے بتانا پڑے گا۔

ریز اتنا ریلیکس کیسے تھا غنویٰ سمجھ نہیں پا رہی تھی صبح کی بے عزتی کو بلا کر وہ بلکل نورمل کیسے تھا۔

وہ اسے گھر لے کے آیا اور اپنی بیمار ماں سے ملوایا

غنویٰ کو اس کی ماں کو دیکھ کر بہت برا لگا جو کافی بری حالت میں تھی ٹی بی کی وجہ سے وہ بہت ہی کمزور ہوچکی تھی

غنویٰ کو امید نہ تھی کہ وہ اتنے کھلے دل سے اسے قبول کرلے گی

انہوں نے جب اسے اپنے گلے سے لگایا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی ۔

جبکہ ریز نے فون پر ان کو نکاح کے بارے میں سب کچھ بتا چکا تھا لیکن وہ چاہ کر بھی اپنے بہو کے استقبال کے لیے کچھ نہ کر پائی۔

ماں کی نرم وملائم آغوش پاکر غنویٰ نیند کی وادیوں میں کہیں کھو گئی

ریز تم جاؤ اپنے کمرے میں آرام کرو غنویٰ بیٹی میرے پاس ہی سوئیں گی ۔

اماں نے کہا تو ریز نے مسکرا کر غنویٰ کو دیکھا جو مزے سے اس کی ماں کی گود میں سو رہی تھی ۔

اب تو تمہاری ہی ہے زندگی بھر دیکھتے رہنا ماں نے شرارت سے کہا تو ریزکمرے میں چلا گیا ۔

❤❤

ایک گھنٹے کا وقت گزرے بھی نہ جانے کتنا وقت گزر چکا تھا لیکن ابان ابھی تک اپنے کمرے سے باہر نہ نکلی

شاہ اس کی کنڈیشن کو خوب سمجھ رہا تھا اس لیے اس نے بھی اسے بالکل ڈسٹرب نہ کیا

اس کا فون مکمل لاک تھا سوائے اس ویڈیو کے وہ نہ تو کسی کو فون کر سکتی تھی اور نہ ہی اس کے فون میں کچھ چیک کر سکتی تھی ۔

ویسے تو جانتا تھا کہ اس کی ابان اتنی عقل مند نہیں ہے جو اپنی باپ کی ویڈیو کو چھوڑ کر کچھ اور چیک کریں لیکن پھر بھی اس نے تھوڑی احتیاط برتی تھی

تقریبا ڈھائی گھنٹے سے وہ ٹی وی کے سامنے بیٹھا تھا ۔

اب برداشت کی انتہا ہو گئی تو وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلاآیا اس نے جہاں ابان کو چھوڑا تھا وہی بیٹھی روئے جارہی تھی

اسے اپنی پرنسیس پر بہت ترس آیا وہ اسے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا لیکن وہ کیا کرتا وہ مجبور تھا اسے اپنی آنی اور اپنی ماں کا بدلہ لینا تھا ۔ وہ اپنے ماں کے قاتل کو شاید معافی کر دیتا ۔

لیکن اپنی آنی کے عزت کے لٹیرے کو وہ کبھی معاف نہیں کرے گا

تو کیا فیصلہ کیا تم نے ---؟ سارہ ترس اور محبت ایک طرف رہ رکھ کر اس نے سرد مہری سے پوچھا ۔

اس کی آواز سن کر ابان اٹھ کر کھڑی ہوگئی ۔

آپ جو کہیں گے میں کروں گی میں آپ کے ساتھ کراچی جانے کو تیار ہوں ۔ آپ جیسے کہیں گے ویسے ہی ہوگا پلیز میرے بابا کو چھڑوا دیں

میں اب کبھی آپ سے بھاگنے کی کوشش نہیں کروں گی ۔ رونے کی وجہ سے ابان کا سارا جسم لرز رہا تھا

وہ تو میں جانتا ہو تم وہ کہو جو میں سننا چاہتا ہوں

کہ لالا سے تمہارا کوئی تعلق نہیں نہ تم اس کی بیٹی ہواور نہ ہی وہ تمہارا باپ ۔۔شاباش بولو تم صرف شاہ کی ہو ۔تمہارا جینا مرنا ہنسنا بولنا سونا جاگنا سب کچھ صرف شاہ کا ہے ۔

بولو۔ ۔۔

وہ زور سے دھاڑا۔

مم۔ میں صرف آپ کی ۔۔۔ ہوں۔ ابان روتے ہوئے بولی۔

آہاں گڈ گرل آگے شاباش ۔۔شاہ نے محبت سے پچکارا ۔

بابا سے ۔۔۔۔۔

کیا کہا تم نے۔ ۔۔شاہ نے غصے سے گھورا ۔

میررا ۔۔۔مطلب ہے۔ ۔۔حیات ۔۔لالا سے میرا۔ ۔۔کوئی رشتہ۔۔۔نی نہیں

میرا۔۔ صرف آآآآپ سے۔۔۔۔۔ رشتہ ہے ۔۔لالا میرے ککلک ۔۔۔۔چھ نی نہیں لگتے
۔۔

اس کی کانپتی آواز پر شاہ نے مسکرا کر اپنی باہیں کھولی۔

آبان نے مطلب سمجھ کر فوراً اس کے سینے پر سر رکھا۔

آبان کی پیش قدمی پر شاہ نے مسکرا کر اسے اپنے بازوں میں اٹھایا اور بیڈ پر لا کر اس پر جھکنے لگا۔ ۔جب آبان نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ۔

شاہ۔۔۔ پہلے میرے۔۔۔با۔۔۔۔شاہ کے گھورنے پر آبان ایک بار پھر سے کانپی۔۔

میرا۔۔۔۔مطلب ہے ۔۔۔۔حیات لا۔۔۔۔لا۔ اپنے باپ کو اس طرح سے مخاطب کرتے ہوئے آبان کی آنکھیں بھر آئی۔

شاہ اپنا وعدہ کبھی نہیں توڑتا خاص کر کے اپنی پرنسیس سے کیا ہوا وعدہ بلکل نہیں۔۔

شاہ نے کہتے ہی اسے اپنی طرف کھنچا اس کا ہاتھ پکڑ کر پھر سے اس پر جھکا جب آبان نے اپنا بازو اس کے ہاتھ سے آزاد کر وانا چاہا۔

شاہ نے برے غور سے اس کی مزامت دیکھی۔

لیکن پھر اچانک ہی مزامت دم توڑ گئی --آبان اپنے باپ کی آزادی پر رسک نہیں لے سکتی تھی

اس لیے اپنا آپ خود ہی شاہ کے حوالے کر دیا- -

یہ رات شاہ کی زندگی کی سب سے حسین رات تھی- جو اس کی پرنسیس اپنی مرضی سے اس کے ساتھ تھی-

جو صرف اس کی تھی کسی حیات لالا کا اس پر کوئی حق نہ تھا- - رات آہستہ آہستہ اپنی منزل پر جا رہی تھی آبان کو نجانے کیوں یقین تھا کہ شاہ نے اس سے جھوٹ نہیں کہا تھا --وہ اس کے بابا کر ضرور آزاد کروا دے گا

تم جاننا چاہتی ہو وہ پری کون ہے ابان جس سے میں محبت کرتا ہوں ---؟

-ابان کا سر شاہ کے سینے پر تھا اس کے بالوں کو نرمی سے سہلاتے ہوئے شاہ نے پوچھا

ہاں ---ابان چاہ کر بھی انکار نہ کر پائی

وہ پری تم ہو ابان میں نے پہلی بار تمہیں بارش میں دیکھا تھا اس دن تم کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی تمہیں دیکھتے ہی مجھے تم سے محبت ہو گئی ایک پل میں میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ تم میری ہو

میں تمہیں ڈھونڈنا چاہتا تھا۔ میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا

پھر تم مجھے ایک دوکان میں نظر آئی۔ تم اس دن بھی میرے ہوش اڑا گئی تھی میں وہاں کس کی تلاش میں تھا کیا کر رہا تھا میں نہیں جانتا تھا اس وقت مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم لالا کی بیٹی ہو

تم نے اس دوکان سے کاجل خریدا تھا نا۔ شاہ نے اسے کچھ یاد کروانا چاہا

لیکن ابان کچھ نہ بولی

ایک منٹ یہی رکو سونامت میں ابھی آتا ہوں۔

اسے خود سے الگ کر کے شاہ اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا

تقریبا دو ہی منٹ میں وہ واپس آیا اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی وہ بالکل ابان کے قریب واپس آ بیٹھا۔

اس دن میں نے تمہارے لیے کچھ خریدا تھا یہ میری تمہارے لئے خریدی ہوئی پہلی چیز تھی

اس نے کاجل کی ڈبی اس کے سامنے کی

ابان میں حیرت سے دیکھا

مجھے پتا ہے تمہیں کاجل پسند ہے لیکن جب سے ہماری شادی ہوئی ہے میں نے تمہیں ایک بار کاجل لگائے ہوئے نہیں دیکھا

اگر تم لالہ کی بیٹی نہیں ہوتی تو شاید ہماری شادی ان حالات میں نہیں ہوتی میں دھوم دھام سے تمہارے گھر بارات لے کے آتا اور تمہیں اپنی رانی بنا کر اپنے ساتھ لے جاتا

لیکن پھر لالہ نے سب کچھ بگاڑ دیا میں جانتا ہوں لالہ کے بارے میں جو کچھ بتاؤں گا تم اس پر یقین نہیں کرو گی کیونکہ تم اس کی بیٹی ہو کوئی بھی بیٹی اپنے باپ کے خلاف کبھی بھی کچھ بھی نہیں سننا چاہیے گی

لیکن میں تمہیں سب کچھ بتانا چاہتا ہوں ابان میں اپنی زندگی کسی جھوٹ کے سہارے شروع نہیں کرنا چاہتا

میری زندگی کی بس ایک ہی حقیقت ہے کہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں ۔اسی لیے زبردستی کوشش کر رہا ہوں کہ تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے ہاں محبت زبردستی نہیں ہوتی ۔شاہ نے سرد آہ بھر کر کہا

اسی لیے میں تمہیں سب کچھ حقیقت بتانا چاہتا ہوں ۔ابان تمھارے بابا نے --

نی۔۔نہیں پلیز نہیں میں ۔۔۔کچھ نہیں جاننا ۔۔۔چاہتی آپ پلیز مجھے کچھ مت۔۔۔ بتائیں ۔میرے بابا نے کہا تھا۔۔ کہ ان سے کوئی غلطی ہوئی ہے آپ اس کی سزا دے رہے ہیں ۔یقینا میرے بابا کی غلطی اتنی چھوٹی نہیں ہوگی ۔میں جانتی ہوں میرے۔۔۔۔۔ بابا سے ضرور کوئی بہت بڑی غلطی ہوئی ہے ۔

میں آپ کو نہیں کہوں گی کہ میرے بابا کو معاف کردیں۔۔۔ بس ان کو آزاد کرا دیں میں انہیں جیل کی چاردیواری ۔۔۔۔۔۔کے پیچھے نہیں دیکھنا۔ چاہتی ۔آپ جو کہیں گے جیسے کہیں گے۔۔۔۔ میں کرونگی آپ چاہتے ۔۔۔ہیں میں آپ کے ساتھ کراچی۔۔۔ جاؤں میں چلوں۔۔۔گی آپ کے ساتھ ۔۔ بس میرے بابا کو آزاد کردیں۔

آپ چاہتے ہیں کہ ۔۔۔۔۔میں بابا سے کوئی تعلق نہ رکھوں۔۔ ں

ان کو بابا بھی نہ کہو ں ۔مجھے سب۔۔۔۔۔ منظور ہے

بس آپ میرے

بابا کو آزاد کروا۔۔۔۔ دیں

نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے

شاہ نے سے تھام کر اپنے سینے سے لگایا

تمہیں پتا ہے بانی میں نے اپنی زندگی میں صرف تین عورتوں سے محبت کی ہے

ایک میری ماں دوسری میری آنی اور تیسری تم

میری ماں اور میری انی میرا ساتھ نہیں نبھا پائیں وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئیں لیکن تمہیں کہیں جانے نہیں دوں گا۔

ہمیشہ اپنے پاس رکھوں گا۔۔

تم صرف میری ہو۔میں نے اپنی زندگی میں صرف تم تین عورتوں سے محبت کی ہے

اور شاید اپنی ماں اور اپنی آنی سے اتنی نہیں جتنی کے تم سے

دیکھو نہ تمہارے صدقے میں اپنی ماں اور اپنی آنی کے گناہ گار کو زندہ چھوڑے جارہا ہوں

بس تم کبھی مجھے چھوڑ کر مت جانا میں نہیں رہ پاؤں گا تمہارے بغیر شاید میں مر جاؤں گا اور اگرنا مرا تو شاید پاگل ہو جاؤں گا

وعدہ کرو کہ تم کبھی مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی اسے خود سے الگ کرکے اس کے کندھے تھامے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہہ رہا تھا

میں وعدہ ۔۔۔کرتی ہوں ۔۔میں آپ کو چھوڑ۔۔۔ کر کبھی نہیں ۔۔۔جاؤں گی

لیکن کیا ---آپ میری ایک--- آخری خواہش پوری کریں گے ۔ابان کی پہلی با--ت نے اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی لیکن اس کی دوسری بات سے وہی مسکراہٹ کہیں غائب ہو چکی تھی

لالہ کو لے کر اب تمہارے دل میں کوئی خواہش نہیں ہونی چاہیے اس کے لہجے میں دھمکی تھی

میں ----اپنی بہن سے ملنا چاہتی ہوں ۔ابان نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

کیوں نہیں --میں کل صبح اٹھتے ہی سب سے پہلے تمہیں تمہاری بہن کے پاس لے کے جاؤں گا

لیکن تمہیں اس پر ظاہر کرنا ہوگا کہ تم میرے ساتھ بہت خوش ہو اور انشاءاللہ تم آگے بھی میرے ساتھ بہت خوش رہو گی ۔وہ اس سے زیادہ اپنے آپ کو یقین دلارہا تھا

پھر اس کا سر ایک بار پھر سے اپنے سینے پر رکھ کر لیٹ گیا ۔ اپنی سوچوں میں گم نا جانے کب آبان کی آنکھ لگ گئی ۔

لیکن وہ سو نہ پایا

وقار نے اپنی مرضی سے اپنی کلاس فیلو سے شادی کرلی جب اسے گھر لے کر گئے تو ان کے ماں باپ نے اس شادی کو قبول کرنے سے منع کردیا ان کا فیصلہ تھے یا تو اس لڑکی کو طلاق دو یہی گھر چھوڑ کر چلے جاؤ

جب بہت کوشش کے بعد بھی وقارملک نے طلاق دینے سے انکار کردیا تو انہیں گھر سے نکال دیا گیا

اپنے خاندان سے دور ہوکر وقار ملک نے اپنا گھر بنا لیا

وہ ایک کامیاب انسان تھے بہت جلد کامیابی نے ان کا ساتھ دینا شروع کر دیا

ان کے ہاں بیٹے کی پیدائش نے ان کی خوشیوں کو دوبالا کر دیا حمزہ ان کی پہلی خوشی تھا

-

لیکن زندگی ان کا ساتھ نہ نبھا پائیں -

اور ایک کار ایکسیڈنٹ میں وقار اور حمیدہ انتقال کرگئے بیٹے کی وفات پر دلاور ملک پھوٹ پھوٹ کر روئے لیکن ان کے بیٹے حمزہ کو اپنانے سے صاف انکار کردیا

ان کا کہنا تھا کہ اس بچے سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے

اپنا گھر چھوٹتے ہی حمزہ ایک یتیم خانے میں آیا -

کروڑوں کی جائیداد کا مالک ہونے کے باوجود بھی اسے اس کا حق نہ ملا اگر اس کے ماں باپ ایک

دوسرے سے محبت کرتے تھے تو اس میں حمزہ کی کیا غلطی تھی آخر اس کو اس کا حق کیوں نہیں دیا گیا۔

وہ ہمیشہ سے اپنا خاندان پہچانتا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ دلاور ملک کا پوتا ہے لیکن اسے حق جتانے کی اجازت بھی نہ دی گئی

اسے بس اتنا پتا تھا کہ اس دنیا میں اہمیت صرف پیسے والے لوگوں کی ہے

وہ پیسہ کمانا چاہتا تھا۔اتنا پیسہ کہ وہ اپنے دادا دلاور ملک کے آگے کھڑا ہو کر بتا سکے کہ وہ اس کا پوتا ہے

لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس کی یہ خواہش دم توڑ گئی۔

اب اس کے دل میں دلاور ملک کا سامنا کرنے کی خواہش ختم ہوگی وہ کیوں ہر کسی کو بتاتا پھرتا کہ وہ دلاور ملک کا پوتا ہے اب اس کی اپنی ایک پہچان تھی لوگ حمزہ ملک کو جانتے تھے

لیکن آج اتنے سالوں بعد دلاور ملک نے اسے فون کیا تھا

انہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور وہ اپنے آخری وقت میں اپنے پوتے کا ساتھ چاہتے تھے

ان سے ملنے کی کوئی خواہش اس کے دل میں نہیں تھی لیکن انہوں نے کہا تھا کہ وہ اسے کوئی راز بتانا چاہتے ہیں

نہ چاہتے ہوئے بھی اسے ان کی بات میں دلچسپی لینا پڑی۔

ان کا کہنا تھا کہ اس کے ماں باپ کا انتقال ایک حادثہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے

جب سے دلاور ملک کا فون آیا تھا حمزہ کو ایک پل کا بھی چین نہ تھا

وہ جلد سے جلد کراچی جانا چاہتا تھا

جبکہ ارادیہ اس کی پریشانی کی وجہ نہیں جان پا رہی تھی

آپ کا واپس ائیں گے نگین کب سے فون کان سے لگائیں ایک ہی سوال بار بار پوچھ رہی تھی

جبکہ اس کی معصوم سی باتوں پر آمنہ مسکرا رہی تھی

اسے یہاں رہتے ایک مہینہ ہو چکا تھا نگین نے اسے واپس نہ جانے دیا

اور ویسے بھی آج کل لگین کی طبیعت بہت زیادہ خراب رہنے لگی تھی ۔

نو مہینے مکمل ہو چکے تھے اسے کبھی بھی ڈاکٹر کی ضرورت پڑ سکتی تھی ۔

ایسے میں کسی نہ کسی کا اس کے پاس ہونا بہت ضروری تھا ۔

اور اس کے شوہر نے خود آمنہ سے ریکویسٹ کی تھی کہ وہ اس کے پاس رہے ۔

تو آمنہ نے بھی اسے اکیلے چھوڑ کر جانے کا فیصلہ چھوڑ دیا ۔

اس کا شوہر احمد روز ہی اسے فون کرتا ۔نگین سچ میں بہت معصوم تھی اور بہت شرارتی بھی وہ اپنی پیاری پیاری باتوں سے ہر کسی کو اپنا دیوانہ کر دیتی اور خود وہ مغرور ناک والے شہزادے کی دیوانی تھی

اور اس کا شہزادہ بھی آنی آنی کرتا اس کے آگے پیچھے گھومتا تھا

شاہزر جانتا تھا کہ ان کا آگے پیچھے کوئی نہیں ہے ۔اور جب اس کی ماں نے اسے بتایا کہ وہ اس کی خالہ ہے تو وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کی ماں نے جھوٹ بولا ہے ۔

لیکن اسی بہت جلدی احساس ہوگیا کہ رشتے خون کے نہیں بلکہ احساس کے ہوتے ہیں

اور اس احساس نے انہیں یہ رشتہ دیا تھا

جس میں اس کی انی اسے ماں کی طرح عزیز ہوگئی۔

احمد سے بات کر کے وہ آمنہ کے پاس آبیٹھی

کیا کہہ احمد بھائی نے کب تک واپس آئیں گے آمنہ نے پوچھا کیونکہ آمنہ نے صرف احمد کی فوٹو دیکھی تھی ۔

وہ کہتے ہیں ابھی کچھ پتا نہیں نگین نے اداسی سے جواب دیا ۔

جس پر آمنہ مسکرا ئی

تم فکر مت کرو وہ جلدی واپس آجائیں گے وہ بھی تمہیں بہت یاد کرتے ہونگے جیسے کہ تم ۔آمنہ نے کہا تو نگین شرمائی

اور ویلے بھی تب تک میری پیاری سی بیٹی یا بیٹا بھی آ جائیں گے ۔

----ہاں بالکل آپ کو تو بس اپنے آنے والے بیٹے یا بیٹی کی فکر ہے ذرا میرے بیٹے کے بارے میں سوچے ابھی تک سکول سے واپس نہیں آیا

نگین نے گھڑی کی طرف دیکھا جو ایک بجا رہا تھا ۔

آمنہ جب سے اس گھر میں آئی تھی وہ شاہزر کی فکر سے بالکل آزاد ہو چکی تھی

کیونکہ نگین اس سے زیادہ شاہزر کا خیال رکھتی اس کی فکر پر وہ مسکرائی

ایک بجے سکول اسے چھٹی ہوتی ہے اسے آتے ہوئے بھی دس منٹ لگ جائیں گے تم بیٹھو یہاں میں ذرا اس کے لیے کچھ کھانے کو بنالوں کیونکہ بھنڈی کی سبزی دیکھ کر اس کا منہ بن جائے گا

آمنہ مسکراتے ہوئے اٹھی جس پر نگین بھی مسکرا دی

❤❤

شاہ کی جب آنکھ کھلی تو اس نے ہاتھ بھرا کر آبان کو اپنے قریب کرنا چاہا لیکن وہ وہاں نہیں تھی

ابان آج مجھ سے پہلے اٹھ گئی ۔وہ مسکرا کر اٹھ بیٹھا ہے جب دھیان ڈریسنگ ٹیبل سے نیچے زمین پر آیا

جہاں اس کا پہنایا گیا لاکٹ پڑا تھا ۔

وہ بے یقینی سے اٹھا اور لاکٹ اٹھایا

کل رات وہ ابان کے بارے میں جو کچھ سوچتا تھا اس کے لئے جو کچھ محسوس کرتا تھا ابان کے سامنے سب کچھ بتا چکا تھا۔اور وہ جانتا تھا کہ ابان اتنی چھوٹی بچی نہیں ہے جو اس کی فیلگیز کو سمجھنا پائیں

وہ جانتا تھا کہ وہ اس سے زبردستی محبت نہیں کروا سکتا اسی لئے اس نے سوچا تھا کہ اب وہ اسے اپنی محبت سے حاصل کرے گا

لیکن یہ کیا اس کی محبت کی پہلی نشانی کیسے وہ بے دردی سے زمین پر پھینک گئی

غصے سے اس کی ماتھے کی رگیں سامنے آنے لگیں۔

پھر یاد آیا کہ حویلی کے سب نوکروں کو کل ہی وہ چھٹی دے چکا ہے۔اگر آج آبان یہاں سے بھاگنے کی کوشش کرے تو باآسانی کر سکتی تھی

اور یقینا اس نے ایسا ہی کیا تھا۔

میں نے تم پے یقین کر کے بہت بڑی غلطی کی آبان میں کیسے بھول گیا کہ تم لالہ کی بیٹی ہو۔میں کیسے بھول گیا کہ تم یقین کے قابل نہیں ہو۔

وہ بیڈ سے اٹھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکلا تیزی سے سیڑھیاں تہہ کرتا نیچے آیا۔

حمزہ وہی تیار کھڑا مشی کو اٹھائے ہوئے تھا۔

حمزہ کو نظرانداز کرتا وہ تیزی سے باہر نکلا جب سومنگ پول کے قریب کھڑی ارادیہ اور ابان پر نظر پڑی ۔

اس نے بے یقینی سے ابان کی طرف دیکھا

ہاں وہ بھاگی نہیں تھی وہ اس کی آبان تھی اس کی محبت و اعتبار کے قابل تھی۔

نہیں تھی وہ لالہ کی بیٹی ۔کوئی تعلق نہیں تھا اس دھوکے باز مکار شخص سے اس کا ۔اپنے آپ کو یقین دلاتا وہ تیزی سے اس کے قریب آیا

آج وہ اس کے پسندیدہ کالے لباس میں تھی ۔اور رات اس کا دیا ہوا کاجل اس کی آنکھوں میں خوبصورتی سے سجایا گیا تھا لیکن پھر نظر اس کی گردن پر پری جہاں اس کی دی ہوئی محبت کی پہلی نشانی موجود نہ تھی

چلیں شاہ میں تیار ہوں ۔ابان نے مسکرا کر کہا جب سے آبان اسکی زندگی میں آئی تھی آج شاید پہلی بار مسکرائی تھی۔شاید اپنی بہن سے ملنے کی خوشی ۔رات شاہ نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے اس کی بہن سے ملوانے لے کے جائے گا ۔

ہاں پرنسیس ابھی جلتے ہیں لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارا لاکٹ کہاں ہے ۔شاہ نے نرم لیکن سرد لہجے میں پوچھا

جب آبان نے اپنی گردن پہ ہاتھ رکھا ۔

ارے یہ کہاں گیا صبح تو میرے گلے میں تھا ۔۔۔۔لگتا ہے میں نے کھو دیا یہیں کہیں گھر پہ ہوگا ابان نے آگے پیچھے نظر دہراتے ہوئے کہا پریشانی اس کے لہجے سے صاف جھلک رہی تھی ۔

شاہ کی سرد نظروں سے وہ اتنی بوکھلا چکی تھی کہ شاہ کے ہاتھ میں ہی اپنا لاکٹ دیکھ نا پائی

میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں جاؤ لاکٹ ڈھونڈ کر پہن کے آؤ پھر میں تمہیں تمہاری بہن کے پاس لے کے جاؤں گا ۔

شاہ نے اتنا کہا جب کہ آبان نے کمرے کی طرف دوڑ لگائی

شاہ بھائی آپ کے ہاتھ میں ہے جو وہ کیا ابان کا لاکٹ نہیں ہے ارادیہ اس کے ہاتھ میں ابان کالاکٹ دیکھ چکی تھی اسلئے ابان کے جاتے ہی پوچھا ۔

ہاں ارادیہ بھابھی یہ اسی کا ہے لیکن دیکھیں کتنی بے وقوف ہے میرے ہاتھ میں دیکھنے کے بجائے وہ کمرے کی طرف بھاگ گئی ۔

وہ شادی سے پہلے ارادیہ کو اپنی بہن کہتا تھا لیکن جب اسکی شادی حمزہ سے ہوئی اس نے اسے احترام سے بھابھی کہنا شروع کر دیا جس پر ارادیہ نے بھی کوئی اعتراض نہ کیا ۔

تو تو اسے اس کا لاکٹ واپس دے دے بے کار میں پریشان کیوں کر رہا ہے حمزہ نے باہر آتے ہوئے کہا ۔

کیونکہ اسے ہوش ہونا چاہیے اپنی چیزوں کا کتنی محبت سے میں نے اسے یہ تحفہ دیا تھا جیسے وہ کہیں بھی پھیک کر چل دی ۔

میں اپنی محبت میں بے قدری بالکل برداشت نہیں کر سکتا ۔

شاہ اپنے کمرے میں چلا گیا

❤

شاہ سائیں میری ان لوگوں پر نظر ہے وہ ایک لڑکی کے گھر پر رہ رہے ہیں ۔

لڑکی کے شوہر کا نام احمد ہے اور وہ آرمی آفیسر ہے ۔ان کے علاوہ گھر میں ایک نوکرانی ہوتی ہے جو دن کے وقت رہتی ہے اور رات میں چلی جاتی ہے ۔

لڑکی ماں بننے والی ہے ۔

شاباش حیات ایسے ہی نظر رکھو ان لوگوں پر اور بتاؤ تم مجھے میرا پوتا کب میرے پاس آئے گا ۔

بہت جلدی شاہ سائیں آپ فکر نہ کریں یہ تو آپ نے کہا تھا کہ ابھی اگر میں چھوٹے سائیں کو یہاں لے آیا تو شامیر سائیں کو شک ہوجائے گا۔

اسی لیے میں چھوٹے سائیں کو اب تک یہاں نہیں لے کے آیا۔

لیکن آپ فکر نہ کریں۔ جیسے ہی کوئی موقع ہاتھ لگتا ہے میں آمنہ کو راستے سے ہٹا کر چھوٹے سائیں کو آپ کے پاس لے آؤں گا۔

وہ ابھی تک یہی باتیں کر رہے تھے جب شامیر تیزی سے گھر سے باہر نکلا۔

جبکہ عفت بھی اس کے پیچھے ہی جا رہی تھی۔

شامیر ناشتہ تو کر کے جائیں اچھا میں نہیں آتی آپ کے سامنے خدا کے لئے ناشتہ تو کریں ۔عفت روتے ہوئے اپنے شوہر کو منانے کی کوشش کر رہی تھی ۔جو غصے سے گھر سے باہر نکل چکا تھا۔

کیا بات ہے بیٹا تم اس طرح سے کیوں رو رہی ہو کیا شامیر تمہارے ساتھ ٹھیک نہیں ہے اگر ایسا ہے تو ہمیں بتاؤ ۔انہیں شامیر کے رویے پر بہت غصہ آرہا تھا

نہیں تایا جانی ایسی کوئی بات نہیں ہے سب ٹھیک ہے آپ پلیز ان کے ساتھ مزید زبردستی کر کے میری زندگی اور مشکل نہ بنا بس اتنا کہہ کر عفت چلی گئی جبکہ بابا سائیں

یہ سوچ رہے تھے کہ کہیں شامیر کی زندگی میں زبردستی عفت کو شامل کر کے انہوں نے کوئی غلطی تو نہیں کردی

❤️

تقریباً آدھے گھنٹے سے کمرے کی ہر چیز چیک کر چکی تھی لیکن اس کا لاکٹ کہیں نہیں تھا

جبکہ شاہ آرام سے بیڈ پے بیٹھا اس کی کاروائی دیکھ رہا تھا۔

میں نے اسے اپنی گردن سے نہیں اتارا تھا مجھے نہیں پتہ وہ کہاں چلا گیا۔اپنی کوشش میں ناکامیاب ہونے کے بعد وہ روتے ہوئے شاہ سامنے آئی۔

ایم سوری شاہ میں آپ کا تحفہ نہیں سنبھال پائی۔

اب آپ مجھے اس بات کی سزا دیں گے نا--؟

آپ کوئی بھی سزا دے دیں بے شک آپ مجھے مار لیں لیکن پلیز مجھے میری بہن سے ملوانے ضرور لے کے جائے گا۔

شاہ نے بے یقینی سے سامنے کھڑی نازک سی لڑکی کو دیکھا جو اس پے اتنا بھی اعتبار نہیں کرتی تھی کہ ایک معمولی سے لاکٹ کے لیے وہ

اپنا وعدہ توڑ دے گا ۔کتنا بے اعتبار تھا وہ اس کے لیے ۔

اگر کوئی اور چیز ہوتی تو شاید شاہ اتنا ری ایکٹ نا کرتا لیکن یہ لاکٹ اسے ابان کی موجودگی کا پتہ دیتا تھا اس میں موجود ٹریزنگ ڈیوائس شاہ کو اسے ڈھونڈنے میں مدد دیتی تھی سے پہلے ابان کتنی بار بھاگنے کی کوشش کر چکی تھی اور شاہ کو ہمیشہ اس ڈیوائس کی وجہ سے ہی اس کی موجودگی کا پتہ چلا تھا ۔

شاہ اٹھ کر اس کے سامنے آیا اور اپنی جیب سے وہ لاکٹ نکالا ۔

ابان نے بے یقینی سے سے دیکھا وہ کب سے اس لاکٹ کو ڈھونڈ رہی تھی اور شاہ اسے اپنی جیب میں لیے گھوم رہا تھا ابان کو غصہ تو بہت آیا لیکن وہ بیچاری کیا کر سکتی تھی ۔

شاہ نے محبت سے اس کی صراحی دار گردن میں لاکٹ پہنایا ۔اور جھک کر اپنے لبوں سے اس کی گردن کو چھوا ۔

میں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ یہ تمہاری آخری غلطی ہے

آئی بات سمجھ میں --؟اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

ائی بات سمجھ میں ---؟اپنی بات کا جواب نہ ملنے پر وہ پھر سے بولا ۔

جی۔ ابان دھیرے سے ممنائی

گڈ گرل ۔ میں باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں ۔اس کا گال چوم کر وہ باہر جانے لگا

اور اس کے جانے کے بعد ابان نے اپنے گال پر ہاتھ رکھا ۔

جو شاہ کی شدید جسارت پر سرخ ہو چکے تھے ۔

ابان آئینے کے سامنے دھیرے سے مسکرائی ۔اور پھر نظر جھکا لی۔

جبکہ شاہ کی گاڑی کی آواز سن کر اسے کمرے سے باہر دوڑ لگائی۔

❤❤

ریزسو رہا تھا جب اسے اپنے چہرے پر پانی کی ٹھنڈی نرم نرم بوندوں کا احساس ہوا ۔

اس نے اپنے آنکھیں کھولی تو سامنے حسین منظر دیکھ کر کہیں کھو سا گیا

وہ شاید ابھی نہا کر نکلی تھی اور ٹاؤل سے اپنے بال سکھا رہی تھی ۔

جبکہ اس کے لہراتے گیلے بالوں سے کہیں بھوندے فرش اور اس کے چہرے پر گر رہی تھی ۔

وہ بنا آواز کیے اٹھا ۔اور دھیرے سے غنویٰ کو اپنی باہوں میں لے لیا ۔

اس کے اچانک ایسا کرنے پر غنویٰ بوکھلاگئی ۔

جبکہ وہ اس کی بوکھلاہٹ سے محفوظ ہوتا اپنا گھیرا مزید تنگ کر گیا

یہ میری زندگی کی سب سے حسین صبح ہے ۔

پلیز پلیز چھوڑیں مجھے غنویٰ نے اپنی تیز ہوتی دھڑکن پر قابو پاتے ہوئے کہا ۔

جبکہ ریز کا ابھی سے چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہ تھا

ریز نے اس کی گردن سے گیلے بال ہٹائے ۔اور اس کی صراحی دار گردن پر اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی ۔

جبکہ اس کی اس حرکت پر غنویٰ کا تو جیسے سانس ہی رک گیا ۔

غنویٰ کی حالت دیکھ کر لے ریز کو اس پر ترس آیا اور احتیاط سے اسے اپنی باہوں سے آزاد کیا

میں اماں کو ناشتے کے پہلے کی دوائی دے کے آتا ہوں ۔تب تک تم تیار ہو کہ باہر آجاؤ ۔

بس اتنا کہہ کے وہ باہر نکل گیا ۔ریز فریش ہونے سے پہلے اپنی ماں کو میڈیسن دیتا تھا ۔

کل اس کے باپ نے اس سے کہا تھا کہ اس نے ریز کی منتیں کیں ہے اس نکاح کے لیے ۔تو یہ سب کچھ کیا تھا ۔اگر ریز اس سے نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا ۔اور کچھ دنوں میں اسے طلاق دے دے گا تو وہ اس کے اس قدر قریب کیوں آ رہا ہے

تو کیا وہ اس کے ساتھ ٹائم پاس کر رہا ہے --- اپنی اپنی سوچوں میں اسے ریز پر بے تحاشہ غصہ آنے لگا کیا وہ ٹائم پاس کرنے کی چیز ہے ۔

کیا وہ اتنی بے مول ہے کہ اسے اس طرح سے استعمال کیا جائے ۔

نہیں --شاریز خان میرا باپ مجبور ضرور ہے لیکن اتنا گئی گزری ہوی نہیں کہ وہ مجھے تمہارے استعمال کی چیز بنا دے ۔

یہ نکاح میری مجبوری ضرور تھی لیکن یہ مت سوچنا کہ تم میرے قریب آ کر مجھے یوز کر سکتے ہو ۔

نہ جانے کیوں میں اماں کے کہنے پر یہاں اس کمرے میں آئی ۔

وہ ابھی تک انہی سوچوں میں تھی کہ ریز کمرے میں واپس آگیا ۔

ارے تم ابھی تک یہیں کھڑی ہو ۔اس سے پہلے کے ریز اس کے قریب آتا ۔

میں باہر جارہی ہوں کہہ کر غنویٰ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی ۔

اس کے اس طرح سے بھاگنے پر ریز قہقہ بے ساختہ تھا ۔

شاہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں یہ کس کا گھر ہے ابان ریز کے گھر کے سامنے گاڑی رکھتے دیکھ کر پوچھنے لگی ہے ۔

یہ تمہاری بہن کا گھر ہے ابان۔ اس کی شادی ہو چکی ہے اب وہ یہاں رہتی ہے۔

شاہ نے پرسکون انداز میں بتایا ۔لیکن ابان یہ بات پرسکون انداز میں نہ سن پائی۔

کیا آپی کی شادی ہوگئی ایسے کسے شادی کر سکتی ہیں وہ مجھے بتائے بغیر ۔

ابان کی آنکھوں میں آنسو آگئے کتنے خواب دیکھے تھے اس نے اپنی بہن کی شادی کے لئے جو ایک پل میں چکنا چور ہوگئے ۔

پرنسیس پلیز اب رونا مت شروع کرد۔ہر انسان کی لائف میں کبھی نہ کبھی ایسے موڑ آتے ہیں کہ اس طرح کے فیصلے کرنے پر جاتے ہیں۔

غنوئ کی بھی زندگی میں ایسا ہی موڑ آیا تھا اب تم پلیز اس بات کو لے کر اس سے ناراض مت ہونا تم اس سے مل رہی ہو اور اس کے بعد ہم کراچی جارہے ہیں فلائٹ جانے میں صرف ایک گھنٹہ باقی ہے۔

میں نہیں چاہتا کہ تم اداس یہاں سے جاؤ ۔شاہ نے یہ کہتے ہوئے دروازہ کھٹکھٹایا

دروازہ ریز نے کھولا شاہ کو دیکھ کر اسے کچھ عجیب لگا اتنا بڑا شخص کے گھر میں کیا کر رہا ہے جبکہ پاس کھڑی پیاری سی لڑکی کی صرف تصویر دیکھی تھی اس نے ابھی تک ۔لیکن اسے دیکھتے ہی وہ فوراً پہچان چکا تھا کہ یہ غنویٰ کی بہن آبان ہے

آو آبان تم وہاں کیوں کھڑی ہو اندر او غنویٰ اندر ہی ہے ۔

انہیں اندر آنے کا راستہ دے کر غنویٰ کو بتانے چلا گیا۔

غنویٰ یہاں کیا کر رہی ہو باہر نکلو باہر آبان آئی ہے تم سے ملے ۔ریز نے آتے ہی سے جھٹکا دیا۔

غنویٰ پہلے تو بے یقینی سے اس کے چہرے کی طرف دیکھتی رہی پھر کمرے سے باہر نکل گئی

ریز کی بات سچ تھی ابان اور شاہ باہر صوفے پر بیٹھے تھے ۔

ابان غنویٰ کو دیکھتے ہی فوراً بھاگ کر اس کے پاس آئی

اور غنویٰ نے باہیں کھول کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔جب کہ اس کے سینے سے لگا کر ابان رونے لگی ۔

آخر اتنے دنوں کے بعد اپنی بہن سے ملی تھی ۔غنویٰ کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے ۔

سنو تم اسے اپنے کمرے میں لے جاؤ وہاں بیٹھ کر تم دونوں باتیں کرو تب تک میں اس نے شاہ کی طرف اشارہ کیا۔

اس کا اشارہ سمجھ کر غنویٰ کو غصہ آنے لگا وہ اس شخص کی مہمان نوازی کرنا چاہ رہا تھا جس نے اسے اس کی بہن اور اس کے باپ کو برباد کر دیا۔

لیکن فی الحال وہ کچھ نہیں بولی اسے اس وقت ابان سے ملنے کی خوشی تھی یہ نہ ہو کہ شاہ کو کچھ کہنے پر ابان اس سے دور نہ ہو جائے۔

وہ ابان کو لے کر اماں کہ کمرے میں آگئی۔ابان ان سے ملو یہ ہیں اماں۔ریز ماما ہیں ۔آپ دونوں باتیں کرے تب تک میں اس کے لئے کچھ بنا کے لاتی ہوں۔یہ کہہ کر وہ کچن میں چلی گئی

اماں ابان سے باتوں میں لگ گئی۔

ریز شاہ کے پاس آکر بیٹھا شاہ کا فلحال کسی سے بھی بات کرنے کا کوئی موڈ نہ تھا اس نے اس کو بس اتنا ہی بتایا کہ ایلے تھوڑی دیر میں نکل رہا ہے

آپ لوگ واپس جا رہے ہیں میرا مطلب ہے ابان بھی آپ لوگوں کے ساتھ جائے گی۔

شاہ نے حیرانگی سے اس کی طرح دیکھا ریز اس سے اتنی نورملی بات کیسے کر رہا تھا۔ جبکہ ریز دو تین بار اس کے آفیس میں آیا تھا لیکن شاہ نے سے ملنے سے انکار کر دیا۔

اس سے پہلے شاہ نے صرف ایک بار ریز کو فون کیا تھا۔اس کے علاوہ آج تک ان دونوں میں کوئی بات نہ ہوئی تھی

ہاں میری بیوی ہے افکورس میرے ساتھ جائے گی شاہ نے روٹھے انداز میں کہا۔

دیکھے شاہ لالہ نے جو کچھ کیا وہ اس کے لئے شرمندہ ہیں۔میں مانتا ہوں یہ سب کچھ بھولآنا بہت مشکل ہے لیکن میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اپنے دل میں تھوڑی سی گنجائش پیدا کرے۔

اس سب میں آبان اور غنویٰ کی کوئی غلطی نہیں ہے۔

پلیز ابان کو سزا نہ دیں۔

شاہ نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا تو کیا یہ سب کچھ جانتا ہے کیا لالہ نے اسے سب کچھ بتا دیا ہے

تمہیں یہ سب کچھ کیسے پتا۔۔؟ شاہ نے پوچھا

جی مجھے یہ سب کچھ لالا نے بتایا ہے۔

ریز نے پرسکون انداز میں جواب دیا

ہاہاہا یعنی کے تم لالہ کے لاڈلے داماد اس نے اپنے کالے چھٹے تک تمہیں بتا رکھے ہیں اچھی بات ہے ۔

سب کو جانے کے بعد بھی ریز کا لالہ کی سفارش کرنا شاہ کو اچھا نہ لگا تھا ۔

وہ ایک ذلیل انسان ہے ریز میری تم سے یا غنویٰ سے کوئی دشمنی نہیں ہے اگر میری غنویٰ سے کوئی دشمنی ہوتی تو میں اس کے نکاح میں تمہیں فون کرکے یہ نا کہتا کہ تمہارا وہاں جانا ضروری ہے مجھے لالہ سے جڑی ہر بات بتا ہے ۔ہاں میں تم لوگوں پر نظر رکھتا ہوں میں جانتا تھا کہ تم غنویٰ کو پسند کرتے ہو اس سے شادی کرنا چاہتے ہو ۔

اگر میرے دماغ میں غنویٰ کے ساتھ کچھ غلط کرنے کا ارادہ ہوتا تو میں اس کے نکاح میں تمہیں نہیں بھیجتا میں جانتا تھا کہ تم اس برے وقت میں اس کا ساتھ دو گے اور مجھے یہ بھی پتہ تھا کہ لالہ جلد ز جلد غنویٰ کی کسی کے ساتھ بھی شادی کر دے گا ۔

میں محبت پر یقین رکھتا ہوں ریز بس اسی لیے میں نے تمہیں تمہاری محبت دینے کی کوشش کی جس میں میں کامیاب رہا ہوں ۔

میں کسی کے ساتھ کچھ برا نہیں کرنا چاہتا ہاں میں ابان کے ساتھ ظلم کر چکا ہوں

۔لیکن اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ میرا پرسنل میٹر ہے ۔

ابان کے ساتھ کی گئی زیادتی کا ازالہ میں ضرور کروں گا ۔وہ میری ہے اور ہمیشہ میری رہے گی شاہ ہر معاملے میں بدل سکتا ہے لیکن ابان کے معاملے میں نہیں ۔

اور لالہ اب اسے مجھ سے دور کرنا چاہتا ہے جو میری برداشت سے باہر ہے ۔

میں آپ کا احسان مند ہوں آپ نے مجھے میری محبت دی ہے میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا ۔لیکن پھر بھی کہوں گا کہ اپنے دل میں لالہ کے لیے تھوڑی سی گنجائش پیدا کریں

ابھی شاہ اس سے بات کر رہا تھا جب اس کا فون بجا فون پر حمزہ تھا

ہاں حمزہ ہم لوگ نکل رہے ہیں تم لوگ ایئرپورٹ پہنچو میں سیدھا رپورٹ ہی آؤں گا ۔

ریزآبان کو بھلا دو ہمیں نکلنا ہوگا ۔

تمہارا جانا ضروری ہے کیا یہی رکو میرے پاس اگر تم کہو تو میں شاہ سے بات کرتی ہوں ۔

نہیں آپی شاہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہم واپس آئیں گے میں بہت جلدی واپس آپ سے ملنے آؤنگی اور آپ کو فون بھی کیا کروں گی

غنوی کو امید نہ تھی کہ ابان شاہ کے ساتھ پرسکون زنگی گزار رہی ہے

نہ جانے اس کے باپ نے ایسا کیا کیا تھا جس کی سزا اس کی بہن کو مل رہی تھی لیکن یہ جان کر غنویٰ کو خوشی ہوئی کہ شاہ نے ابان کے ساتھ کچھ غلط نہ کیا تھا

ابان جاتے ہوئے بھی بہت روئی۔

اور پھر شاہ آبان کو لے کر چلا گیا وہ سیدھے ایئرپورٹ گئے تھے

ابان سارے راستے روتی رہی لیکن شاہ نے اسے چپ کرانے کی کوشش نہ کی وہ جانتا تھا کہ وہ اپنی بہن سے الگ ہونے کی وجہ سے بہت اداس ہے ۔

گاڑی سے نکلتے ہوئے شاہ نے کسی کو فون کیا ۔

انسپیکٹر لالہ کو چھوڑ دو تھوڑی دیر میں میرا وکیل آکر اس کی ضمانت کروا دے گا میں نے جو اس پر کیس کیا تھا وہ میں واپس لے رہا ہوں ۔

ابان نے حیرانگی سے شاہ کی طرف دیکھا جو اپنا وعدہ نبھا رہا تھا

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ تم لالہ کو چھوڑ دو ۔پتا نہیں انسپکٹر ابھی کیا کیا بول رہا تھا لیکن شاہ فون بند کر چکا تھا ۔

چلو جان حمزہ ارادیہ ہمارا انتظار کر رہے ہیں اس نے آبان کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ پکڑ کا ایئرپورٹ کے اندر چلا گیا ۔

ابان پہلی بار جہاز میں بیٹھنے کی وجہ سے بہت گھبرائی ہوئی تھی ۔

جب کہ شاہ اس کی گھبراہٹ کو نوٹ کر چکا تھا ۔

ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہارے ساتھ ہوں ۔

شاہ ہم جب اگلی بار یہاں آیئں کے جہاز میں نہیں آئیں گے بائی روڈ آئیں گے ۔آبان ہلکا سا ممنائی

جان ہم دوبارہ یہاں کیوں آئیں گے ۔میں ہر بات تمہیں گھمانے ملتان تو نہیں لے کے آؤں گا ۔ہنی مون پہ میں تمہیں پیرس کے جانے کا پلان کر رہا ہوں ۔

پیرس بھی جہاز پہ جائیں گے ابان نے معصومیت سے پوچھا ۔

نہیں تانگے پر شاہ نے شرارت سے کہا

کیا سچی میں بیٹھی ہوئی ہوں تانگے پر بہت مزہ آتا ہے ۔ابان نے ایکسائٹمنٹ میں کہا جس پر شاہ کا قہقہ بے ساختہ تھا ۔

پرنسیس پیرس کوئی یہاں ایک دو گھنٹے کے فاصلے پر نہیں ہیں بلکہ ایک الگ ملک ہے ۔

آف کورس ہم جہاز پر جائیں گے تم نے کبھی پیرس کے بارے میں نہیں سنا کیا ۔شاہ نے سمجھاتے ہوئے کہا

اس میں ہنسنے والی کون سی بات کرکٹ ٹیم میں پیرس کے کوئی ٹیم ہی نہیں ہے ۔تو مجھے کیسے پتہ چلے گا اور نہ ہی کسی بوک میں اس کا ذکر ہے ۔ابان نے معصومیت سے کہا

تم کرکٹ دیکھتی ہو شاہ نے مسکرا کر پوچھا ۔ایک وقت تھا جب شاہ کرکٹ بہت شوق سے دیکھتا تھا ۔وہ اور حمزہ کوئی بھی میچ مس نہیں کرتے لیکن پھر دونوں ہی بزنس میں اس حد تک ڈوب گئے واپس کرکٹ دیکھنے کا بھی موقع نہ ملا ۔

ہاں میں تو سارے میچ دیکھتی ہوں

اس کے بعد ابان شروع ہوگئی اس نے کرکٹ کی الف سے یے تک ساری ہسٹری بتا دی ۔جس کی وجہ سے ابان کا جو ڈرتا جہاز میں بیٹھنے کا تھا وہ کم ہوگیا نہ تو ابان کی باتیں

ختم ہونے میں آ رہی تھی ۔اور نہ ہی شاہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی باتیں ختم کرے کیونکہ آج ابان نے پہلی بار کھل کر شاہ سے اتنی ساری باتیں کی تھی۔

شاہ بہت ہی دلچسپی سے اس کی باتیں سن رہا تھا ۔ جو کچھ وہ جانتا تھا اس پر بھی اس طرح ریکٹ کر رہا تھا جیسے اسے کچھ پتہ ہی نہیں

اس کے اس طرح سے ریکٹ کرنے پر آبان اور ایکسائٹڈ ہوکر اور بتانے لگتی ۔

شاہ کا دل چاہا کہ یہ سفر کبھی ختم ہی نہ ہو اس کی پرنسس ایلسے ہی اس سے باتیں کرتی رہے ۔

شاہ غنویٰ اپی سے وعدہ کیا ہے کہ میں واپس آؤں گی ہم پیرس سے واپس آئیں گے تو واپس ملتان آئیں گے آپی سے ملنے کے لیے ۔بات کرتے کرتے ابان ایک سیکنڈ کو رک کر اس کے چہرے پر دیکھنے لگی جہاں کوئی خراب تاثرات نظر نہ آئے ۔

ہم واپس آئیں گے نہ شاہ ابان نے معصومیت سے پوچھا ۔۔

ہاں ضرور آئیں گے تم یہ چھوڑو مجھے یہ بتاؤ ۔کہ تمہارا فیورٹ کرکٹر کونسا ہے ۔

اسے حاموش پا کر شاہ نے سے ایک بار پھر سے باتوں میں لگانا چاہا ۔

جس پر ابان میڈم تو پھیل ہی گئی ایک بار پھر سے شروع ہوگئی

گاڑی حویلی کے سامنے آ کر رکی تھی حویلی کے سبھی نوکر باہر کھڑے شاہ کے آنے کا انتظار کر رہے تھے خاص کر کے راحت بابا اور اختر ۔

اس نے اختر کو فون پر بتایا تھا کہ وہ شادی کر کے آرہا ہے اس کے ساتھ اس کے گھر کی مالکن بھی ہوگی

جس کے لیے اسپیشلی انتظامات کیے جائیں

شاہ کے حکم کے عین مطابق حویلی کو کسی دلہن کی طرح سجایا گیا تھا ۔ حویلی سے اندر جانے کے راستے پا پھول ہی پھول تھے

آبان گاڑی سے باہر نکل کر گھر دیکھنے لگی

یہ تو اتنا بڑا گھر ہے ہم یہاں رہیں گے ابان نے ارار یہ سے پوچھا ۔

ہم نہیں تم اور شاہ بھائی یہاں رہو گے ہمارا گھر یہاں سے کچھ فاصلے پر ہے لیکن تمہیں وہاں بھی آتے رہنا ہوگا ۔ ارادیہ نے اسے محبت سے پچکارتے ہوئے کہا

اسے باتوں میں لگے دیکھ کر شاہ ساختہ مسکرایا فلائٹ میں بھی وہ ایک سیکنڈ کو چپ نہ ہوئی اور پھر بولتے بولتے تھک کر وہیں سو گئی

شاہ نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام اور سجے ہوئے راستے پر سے کر حویلی کے اندر لے جانے لگا۔

آبان بھی مزے سے اندر جانے لگی آخر اسے بھی تو اندر سے یہ حویلی دیکھنی تھی جو باہر سے ہی اپنی مثال آپ ہے۔

اس گھر کو گھومتے گھومتے تو مجھے پورا مہینہ لگ جائے گا اس نے ارادیہ کے کان میں سرگوشی کی جسے شاہ نے باآسانی سن لیا

تمہارا ہی گھر ہے جان تم ایک مہینہ لگاؤ یا سال کوئی فرق نہیں پڑتا

اتنے بڑے گھر میں اور کون کون رہتا ہے اس بار سوال شاہ سے پوچھا گیا۔

میں اور میری پرنسس ۔۔۔شاہ نے اس کی چھوٹی سی ناک کو چھوتے ہوئے کہا

ہاں صرف ہم اور کوئی نہیں ابان نے منہ کھول کر کہا

جب کی شاہ اس کے ہم کہنے پر ہی خوش ہوگیا۔

ہاں میری جان صرف میں اور تم باقی یہ کچھ نوکر ہیں جو شام کو اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہیں اور کچھ یہی سرونٹ کوارٹر میں رہتے ہیں ۔

السلام علیکم بی بی جی راحت بابا نے ابان کو سلام کیا

جس پر ابان نے فوراً آگے بھر کر اپنا سران کے سامنے جھکایا۔

راحت بابا نے گھبرا کر شاہ کی طرف دیکھا جبکہ وہ مسکرا رہا تھا ۔

تو بابا نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کپکپاتے ہاتھوں سے اس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا

اب تم اپنے کمرے میں چل کر آرام کرو پھر دو دن بعد ہمارا ولیمہ ہے اس کی بھی تیاری کرنی ہے

ولیمہ ---ابان نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا

ہاں میری جان اب شادی ہوئی ہے تو ولیمہ بھی تو ہوگا اور ویسے بھی شہر کے سبھی لوگ تمہارے شوہر کو جانتے ہیں ۔

ارادیہ اسے کمرے میں لے جاؤ اپنی بات ختم کرکے اس نے ارادیہ سے کہا ۔

لیکن مجھے پہلے یہ گھر دیکھنا ہے بعد میں آرام کرنا ہے ابان جلدی سے بولی کہیں ارا دیہ اسے اپنے ساتھ لے ہی نہ جائے ۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی باہر ہونا کتوں کے بھونکنے کی آواز پر اس کی چیخیں نکل گئی ۔اس نے جلدی سے شاہ کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں پکڑ لیا

شاہ ۔۔۔۔۔یہ ۔۔۔کتے کلک۔ کہاں ۔۔۔۔بھونک۔ ۔۔ رہے ہیں۔۔۔مجھے۔۔۔۔ کتوں سے۔۔۔۔۔ بہت ڈرررر لگتا ہے

۔شاہ کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں لیے وہ اس کے بالکل قریب کھڑی تھی ۔

جان گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے وہ میرے کتے ہیں اور باہر ہیں وہ باندھے ہوئے ہیں ۔تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے شاہ نے سے گھبراتے ہوئے دیکھ کر سمجھانا چاہا

نی ۔۔نہیں۔۔۔ شاہ ۔۔۔آپ مممم۔ مت رکھیں یہ کتے۔۔۔۔۔ بہت برے ہوتے ہیں ۔۔۔۔کاٹ لیتے ۔۔۔۔۔ہیں جب میں چھوٹی ۔۔۔ تھی تت ۔۔ گلی۔ ۔کاکتا میرے پیچھے بھاگتا تھا مجھے کاٹنے کے لئے ۔۔۔۔پر میں ۔۔۔بببہت تیز بھاگ ۔۔۔۔۔۔گی تو وہ مجھے ۔۔۔۔پکڑ نہیں پایا ۔۔ورنہ۔۔مجھے کاٹ لیتا ۔ابان اب بھی اسی حالت میں کھڑی اسے سب کچھ بتا رہی تھی جیسے وہ اس کا کوئی بہت ہمدرد ہو۔

جبکہ اس کی باتیں سن کر شاہ سوائے مسکرانے کے اور کچھ نہیں کر پا رہا تھا

نہیں ابان میرے ڈوگز اس کتے سے الگ ہیں۔ یہ میری بات سمجھتے ہیں اور مانتے بھی ہیں آؤ چلو میں تمہیں ان سے ملوانے چلتا ہوں وہ اس کا ہاتھ زبردستی پکڑے حویلی سے باہر لے جا رہا تھا جب کہ ابان مسلسل مزاحمت کر رہی تھی ۔

نہیں ۔۔۔۔۔۔مجھے ننی۔ ۔۔۔ نہیں جانا۔۔۔ آآآپ ا۔۔۔۔کیلے جائیں۔۔۔۔ وہ مجھے کاٹ لینگے ۔۔۔۔وہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی لیکن شاہ اسے گھسیٹتے ہوئے باہر لے جا رہا تھا

مجھے۔۔۔۔ آرام کرنا ہے۔۔۔۔ آپ نے کہا تھا نہ میں۔۔۔ تھک گئی ہوں۔۔۔۔ میں بہت تھک گئی ہوں ۔۔۔۔مجھے آرام کرنا ہے پلیز چھوڑیں ۔۔۔مجھے

ابان نے پورا زور لگاتے ہوئے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالنے کی کوشش کی مگر ناکام

ہاں تم آرام کر لو ہم شام کو ملیں گے ڈوگز سے ۔شاہ نے اچانک ہی اس کی بات مان لیں جیسے شاہ کا مقصد ہی اسے آرام کرنے کے لئے بھیجنا تھا

اس کا ہاتھ چھوٹتے ہی ابان نے واپس اندر کی طرف دوڑ لگائی اور ارادیہ کے پیچھے جاکر چھپی

ارادیہ ۔۔۔۔آپی مجھے میرے۔۔۔۔ کمرے میں ۔۔۔۔ لے کے جائے مجھے بہت۔۔۔۔۔ نیند آ رہی۔۔۔۔۔ ہے میں ببب۔ ۔بہت تھک۔۔۔۔۔ گئی ہوں۔۔۔۔ آرام کرررنا چچ۔ ۔چاہتی ہوں

لیکن تمہیں تو پہلے گھر دیکھنا تھا نہ ارادیہ نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا

بعد میں دددددیکھ---- لیں گے گھر---- گھر---کونسا کہیں بھاگا-----جا رہا ہے

----پہلے آرام کرنا ضروری ہے -

اس کی بات سن کر حمزہ قہقہہ۔ کر لگاتا ہوا حویلی سے باہر شاہ کی طرف چلا گیا۔جہاں وہ اپنے کتوں کی پیٹ سہلا آرہا تھا -

❤

فون کب سے بج رہا تھا لیکن نگین نہ تو فون اٹھا رہی تھی اور نہ ہی کسی کو اٹھانے دے رہی تھی -

خود بیٹھی روئے جارہی تھی۔

احمد نے اس سے کل آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ ابھی تک نہیں آیا۔

وہ اس سے شدید ناراض تھی۔ اور بات نہ کرنے کا ارادہ بھی کرچکی تھی -

لیکن فون تھا کہ خاموش ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا آخر تنگ آکر آمنہ نے فون اٹھا لیا

لیکن فون پر سننے والی خبر نے اس کے رونگٹے کھڑے کر دیے

میجر احمد کی شہادت کی خبر نگین کی زندگی ہلانے کے لئے کافی تھی۔

یہ خبر سنتے ہی نگین بے جان قدموں سے فون کی طرف بڑھی اور وہیں زمین پر ڈھیر ہو گئی

اس کی طبیعت اچانک خراب ہو چکی تھی ۔

آمنہ کو لگا کے جیسے اس کا وجود بے جان ہو چکا ہے لیکن پھر کچھ دیر بعد نگین کی چیخوں سے پورا گھر گونج اٹھا ۔آمنہ سے اس کی تکلیف دیکھی نہیں جا رہی تھی

نگین کی طبیعت بہت بگڑ چکی تھیں آمنہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کریں کیونکہ اگر ابھی بھی ایلے ہوسپٹل لے کے جاتی تو یقیناً راستے میں ہی نگین دم توڑ سکتی تھی

ایک ہی تو رشتہ تھا اس کے پاس وہ اس کا رسک نہیں لے سکتی تھی اس نے محلے کی عورتوں کو جمع کیا

اور گھر میں ہی نگین نے ایک بچی کو جنم دیا ۔

ایک سی بچی جو دنیا میں آنے سے پہلے ہی یتیم ہو چکی تھی ۔

❤❤

ریز ولیمے کے سارے انتظامات کر چکا تھا ۔لیکن نہ جانے کیوں غنویٰ

اسے منہ نہیں لگا رہی تھی۔

اور تو سب کچھ ٹھیک تھا یہ شادی غنویٰ کی مرضی سے نہیں ہوئی لیکن وہ اسی حد تک کے اگنور کیوں کر رہی ہے۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی اس نے غنویٰ کو کہا تھا کہ تیار ہوجائے وہ اسے اس کے بابا سے ملوانے لے کے جائے گا۔

تب بھی وہ جواب میں کچھ نہ بولی۔

ریز واپس آیا تو غنویٰ بالکل تیار کھڑی تھی۔

چلو باہر آجاؤ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔اس نے سوچا تھا کہ اس بارے میں وہ واپسی پر غنویٰ سے بات کرے گا

کچھ ہی دیر میں غنویٰ باہر آ گئی۔گاڑی میں بھی ریز اس سے کوئی نہ کوئی بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن غنویٰ تھی جو صرف ہاں اور نہ میں جواب دے رہی تھی

پھر ریز نے سوچا کہ ہو سکتا ہے وہ اپنے بابا کی وجہ سے پریشان ہو یا شاید ابان کے جانے کی وجہ سے۔

تھانے میں انہیں یہ بات بتا چلی کہ لالا کی ضمانت ہو چکی ہے۔

بابا کی ضمانت ہو چکی ہے انہوں نے ہمیں نہیں بتایا۔ چلیں گھر چلتے ہیں ہو سکتا ہے بابا گھر گئے ہو ں ۔آج سارے دن میں غنویٰ نے اس سے بس یہی بات کی۔

لیکن گھر پہنچ کر بھی انہیں مایوسی ہی ہوئی کیونکہ لالہ وہاں پر بھی نہیں تھا۔

آخر بابا کہاں چلے گئے ہیں ہمارا کوئی رشتہ دار بھی نہیں ہے وہ اس طرح سے کیسے جا سکتے ہیں مجھے بتائے بغیر ۔نجانے کیا سوچ آتے ہی غنویٰ رونے لگی ریز کو وہ کبھی بھی اتنی کمزور نہیں لگی تھی اسے اس طرح سے روتے دیکھ کر ۔۔ ریز کے دل کو کچھ ہونے لگا

چلو گھر چلتے ہیں غنویٰ تمہارے بابا بالکل ٹھیک ہوں گے اور انشاءاللہ واپس آتے ہیں ہم سے رابطہ کریں گے

وہ اسے بہلا کر واپس گھر لے آیا لیکن گھر آنے کے بعد بھی غنویٰ یہی سوچتی رہی اور پھر شام ہوتے ہی ایک بار پھر سے اماں کے کمرے میں آکر سونے لگی

ارے بیٹا تم یہاں کیا کر رہی ہو اپنے کمرے میں سونا ۔تمہارا شوہر تمہارا انتظار کر رہا ہے اماں نے اسے سمجھانا چاہا

نہیں اماں میں آپ کے ساتھ سونا چاہتی ہوں کیا آپ مجھے یہاں نہیں سونے دیں گی

۔غنویٰ کے چہرے کی اداسی دیکھ کر اماں نے اسے اپنے پاس سونے دیا۔

جبکہ دوسری طرف ریز ساری رات کروٹیں بدلتا رہا

رمشا کے پیدا ہونے کے بعد نگین تو جیسے ہوش کھو بیٹھی تھی وہ نہ کسی سے بات کرتی اور نہ ہی کسی سے کچھ کہتی صرف شاہ کو اپنے سینے سے لگائیں روتی رہتی

اس نے تو اپنی بیٹی کو بھی ٹھیک سے نا دیکھا تھا

وہ نا آمنہ سے بات کر رہی تھی اور نہ ہی ملازمہ سے لیکن احمد کی موت کے چوتھے دن جب شاہ اس کے قریب گیا تو وہ اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روی۔

احمد کی شہادت کو ایک مہینہ ہو چکا تھا۔لیکن ان کا غم اب بھی تازہ تھا

ایک احمد کا غم اور دوسری نگین کی طبیعت جو دن بدن گرتی جا رہی تھی

وہ تین تین دن تک کھانا نہیں کھاتی تھی۔۔۔ جب آمنہ کی برداشت سے باہر ہو جاتا تو اسے ڈانٹ کر یا پھر ہم اپنی محبت کا واسطہ دے کر کچھ کھانے کی منت کرتی۔

جبکہ شاہ ہر وقت رمشا کے سر پر سوار رہتا ۔یہ نام تک اسے شاہ نے دیا تھا ۔یہ نام اس کے اسکول کی ون کلاس کی ایک بہت ہی پیاری سی بچی کا تھا۔۔۔ جو شاہ کو اچھا لگتا تھا سو یہ نام اس نے اپنی پیاری سی گڑیا کو دے دیا وہ اس کا خیال رکھتا ۔

ہمیشہ اسے اٹھائے کبھی ایک طرف کبھی دوسری طرف گھومتا رہتا اور جب وہ روتی ۔اسے کسی ماں کی طرح اپنے گلے لگائیں چپ کراتا ۔

شاہ اور ابان کو ان کی حویلی چھوڑ کر حمزہ ارادیہ کے ساتھ اپنے گھر چلایا ۔

سفر کی وجہ سے وہ لوگ کافی تھک گئے تھے ۔جبکہ کھانا وہ شاہ کے گھر کھا کے آئے تھے

آرادیہ تو آتے ہی سونے کو لیٹ گئی اس وقت اس کے ذہن میں نگاہ بیگم کا خیال بلکل بھی نہیں تھا ۔

رات تقریبا ساڑھے بارہ بجے اس کا فون بجا ۔

ارادیہ تو سو رہی تھی لیکن حمزہ ابھی اپنے آفس کا کچھ کام کر رہا تھا اس کا فون بجتے دیکھ کر اسے تھوڑی حیرانگی ہوئی کیونکہ ارادیہ کے فون پر سوائے اس کے یہ شاہ کے اور کسی کا فون نہیں آرہی سکتا تھا کہ یہ انجان نمبر --

اس نے سوچتے ہوئے فون اٹھا لیا لیکن دو چار بار ہیلو ہیلو کرنے کے بعد بھی کوئی جواب نہ آیا تو اس نے فون بند کر دیا ۔

ابھی فون رکھے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ وہ پھر سے بجنے لگا حمزہ نے فون اٹھایا تو ایک بار پھر سے انجان نمبر تھا

ہوسکتا ہے کوئی رونگ نمبر ہو ۔فون کے بجنے پر ارادیہ کی آنکھ کھل چکی تھی ۔

کیا ہوا حمزہ کس کا فون آرہا ہے ---؟ ارادیہ نے سوئی جاگی کیفیت میں پوچھا ۔

پتا نہیں شاید کوئی رونگ نمبر ہے اس نے آرادیہ کی طرف فون دیا۔

تو ارادیہ نے فون اٹینڈ کر کے اپنے کان سے لگا لیا ۔

ہیلو ----

گھوم آئی رمشا ---؟

سفر کیسا رہا تمہارا ---؟

نگاہ بیگم کی شاطرانہ آواز گونجی۔جسے سنتے ہوئے جیسے ارادیہ کے کان بھی سن ہو چکے تھے

۔

کوئی بولا حمزہ نے سے دیکھتے ہوئے پوچھا ۔

ررر۔ ---رونگ------ نمبر ہے---- شاید ----اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے فورا فون بند کر کے رکھ دیا ۔

ارے بند کیوں کریا۔ ---؟ حمزہ نے سے گھبراتے دیکھ کر پوچھا

میں نے سوچا ایسے ہی ساری رات تنگ کرے گا پتا نہیں کون ہے --ارادیہ نے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے بہانہ بنایا ۔

اچھا ہوا تم نے فون بند کر دیا --- کیونکہ اب تمہیں کوئی اور تنگ کریں یا نہ کریں لیکن میں ضرور کروں گا ۔

اس کے قریب آتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں لے لیا ۔

حمزہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں ----؟

ارادیہ آج میں تمہیں بہت تنگ کرنا چاہتا ہوں --اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے وہ اس کے چہرے پر جھکا

اور پھر جھکتے جھکتے اسے ساری تلخ یادوں اور ڈر سے باہر نکال لایا ۔

اس کی باہوں میں اپنے تھوڑی دیر پہلے کی فون کال کو فراموش کر چکی تھی ۔اسے یقین تھا کہ حمزہ ہر مشکل گھڑی میں اس کا ساتھ دے گا -----

ابان کی آنکھ کھلی تو شاہ اس کے بالکل قریب سو رہا تھا ۔۔

اس کے ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے ۔جبکہ گھنی پلکوں سے اسکی پوری آنکھیں چھپی ہوئی تھی ۔اس نے آج تک کسی مرد کی اتنی گلنی پلکیں نہیں دیکھی تھی ۔

ذرا ذرا سی داڑھی اسے مزید خوبصورت بنا رہی تھی ۔بے شک اس کا شمار حسین ترین مردوں میں ہوتا ہوگا ۔

اس کے چہرے کو دیکھتے دیکھتے ابان کو نہ جانے کتنا وقت ہو چکا تھا ۔لیکن اس کی آنکھیں اس کے چہرے سے ہٹنے سے انکاری تھی ۔

شاہ نید میں ذرا سا کسمسایا شاید اس کی نظروں کی تپش سے ۔

اس کے ہلنے سے ابان نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے کوئی چوری کرتے ہوئے پکڑے جانے کا ڈر ہو ۔

جبکہ کمرے میں صرف زیرو لائٹ بلب روشن تھا ۔جس کی روشنی شاید ہی کوئی چوری کرتے ہوئے بھی پکڑا جا سکے ۔

لیکن اپنے قریب بہت قریب شاہ کے چہرے کے سبھی نقش وہ اپنے دل میں بسا رہی تھی ۔

اس شخص نے اس کے ساتھ کتنا غلط کیا تھا ۔اس سے اسی سے نظریں ملانے کے قابل نہیں چھوڑا اس کے باپ کو ذلیل کیا ۔

اتنا سب کچھ ہوجانے کے باوجود بھی وہ اس شخص سے نفرت نہیں کر پائی ---

شام کو جلدی سو جانے کی وجہ سے اتنی رات کو اس کی آنکھ کھل گئی اس نے گھڑی کی طرف دیکھا جو ابھی صرف ساڑھے تین بجے جا رہی تھی صبح ہونے میں ابھی بہت وقت تھا ۔

اس نے دوبارہ سونے کی ناکام کوشش کی ۔

پھر کچھ سوچتے ہوئے آہستہ سے اپنے آپ کو شاہ کی گرفت سے آزاد کیا ۔

اور دوپٹا لے کر کمرے سے باہر نکل آئی ۔اس کا ارادہ حویلی دیکھنا تھا ۔

ابھی اس نے پہلی سیڑھی پر ہی قدم رکھا تھا ۔جب باہر کتوں کے تیز بھونکنے کی آوازیں شروع ہوگی

اس کا ننھا سادل کانپ کے باہر آنے کو تھا۔جب اس نے جلدی سے کمرے کی طرف دوڑ لگائی اورکمرے کے اندر جا کر دروازہ لاک کرکے ہی سانس لی ۔

وہ جن قدموں سے بیڈ سے اٹھ کر باہر گئی تھی انہی قدموں سے واپس آکر بیڈ پے لیٹی اور شاہ کا ہاتھ پکڑ کر ایک بار پھر سے اپنے اوپر رکھ لیا۔

اور پھر اپنے پرانے کام میں مصروف ہو کر شاہ کو دیکھنے لگی ۔

اس کمرے میں کتوں کے بھونکنے کی بالکل بھی آواز نہیں آرہی تھی ۔

جبکہ کمرے سے باہر کتے ایسے بھونک رہے تھے جیسے بالکل ساتھ کھڑے ہو ۔

اس نے کتوں سے دھیان ہٹا کر ایک بار پھر سے شاہ کے طرف دیکھا۔اور پھر دیکھتی ہی رہی

آج اس کا ارادہ شاہ کے چہرے کا معائنہ کرنے کا تھا۔

اس نے اس کی مغرور ناک پر اپنی چھوٹی انگلی رکھنی چاہی پھر ارادہ ترک کردیا۔پھر اپنے بالوں سے ایک لٹ نکال کے اس کے چہرے کے قریب لے کے گئی ۔

لیکن وہ سوتا ہوا اتنا پیارا لگ رہا تھا کہ اس کا اس سے تنگ کرنے کا دل ہی نہیں کیا۔

جاگتے ہوئے اتنے خطرناک سوتے ہوئے بالکل کسی چھوٹے سے معصوم بچے کی طرح لگتے ہیں ۔ ابان اپنی ہی سوچ پر مسکرائی۔

پلیز مجھے اس طرح سے دیکھنا بند کرو تمہاری وجہ سے میری نیند خراب ہو رہی ہے ۔وہ بند آنکھوں سے بولا ۔

ہائے اللہ یہ جاگ رہے ہیں ---

اسے جاگتے پاکر ابان گھبرائی اور فوراً کروٹ لے کر ۔آنکھیں زور سے بند کر لیں ۔

جب شاہ نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا ۔

تمہاری جگہ یہاں ہے میرے پاس بالکل قریب ۔اس کے کان میں سرگوشی کرتے اس کے بالوں میں منہ چھپاتے شاہ ایک بار پھر سے نیند کی وادی میں چلا گیا۔

لالہ اس وقت ملتان سے کراچی کی ٹرین میں بیٹھا تھا اسے کسی بھی طرح کراچی پہنچانا تھا اس کی زندگی کا سفر وہی سے شروع ہوا تھا ۔

وہی پر پہلی بار وہ شاہ سائیں سے ملا تھا اور پھر ان کا یقین جیت کر ان کا سب سے خاص آدمی بن گیا

اور پھر اس کے ہاتھوں وہ گناہ ہوا جس کیلئے وہ آج بھی پچھتا رہا تھا

اسے اپنی بیٹی سے ملنا تھا

وہ جیل سے نکلتے ہی سب سے پہلے شاہ کے آفس گیا تھا وہاں سے پتہ چلا کہ وہ لوگ کراچی جا چکے ہیں

اور اب وہ ان کے پیچھے کراچی جا رہا تھا

تاکہ وہ اس درندے سے اپنی بیٹی کو بچا پائے

❤

آج ان کا ولیمہ تھا ریز اپنی پسند سے اس کے لئے ڈریس لے کے آیا تھا

جو کہ بہت خوبصورت تھا۔

ریز بابا کے بارے میں کچھ پتہ چلا کہ جیسے ہی وہ کمرے میں آیا غنویٰ نے اس سے پوچھنے لگی

نہیں غنویٰ مجھے ان کے بارے میں نہیں پتا

شاید وہ وہاں کے ہونگے۔ریز زیر لب بڑبڑایا

کہاں ---غنویٰ نے پوچھا

کہیں نہیں -----

ریز آپ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں پلیز مجھے بتائیے کہ بابا کہاں ہیں

ریز اسے لالہ کی حقیقت نہیں بتانا چاہتا تھا

لیکن اس کا رونا دھونا پریشان ہونا یہ اس کے لئے بہت بڑی مشکل بنا رہا تھا

غنویٰ میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گا لیکن تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا ہوگا کہ اس کے بعد تم اپنے بابا سے نفرت نہیں کروگی ریز نے تحمل سے بات کرتے ہوئے کہا

کیا مطلب ہے آپ کا ریز میں کیوں اپنے بابا سے نفرت کروں گی ایسا کیا چھپا رہے ہیں آپ مجھ سے

اب غنویٰ کو اس پر غصہ آنے لگا تھا۔

جب ریز نے اس نے آہستہ آہستہ اسے لالہ کی حقیقت بتانا شروع کی

ٹرین میں بیٹھا لالہ اپنی بیس سال پچھلی زندگی کے بارے میں سوچ رہا تھا جب وہ صرف ایک کٹھپتلی تھا جو شاہ سائیں کے اشاروں پر چلتا تھا

سائیں جو کہتے اسے پتھر پر لکیر مان کر حیات لالہ وہ کر دیتا

اسی کے حکم پر وہ اس دن آمنہ کو مارنے اور شاہزر کو حویلی لانے گیا تھا۔

اس کے ساتھ اس کے دو آدمی آصف اور سلمان تھے ۔

ان کا مقصد آمنہ کو راستے سے ہٹا کر شاہزر کو ہمیشہ کے لئے خویلی لانا تھا ۔

ان کے لیے آمنہ کو مارنا کوئی بہت مشکل نہ تھا وہ ایک عام سی کمزور سی عورت ان کا ارادہ آمنہ سے بات کرنے کا تھا اگر وہ شرافت سے شاہ کو شاہ سائیں کے حوالے کر دیتی ہے تو اسے زندہ چھوڑ دیں گے

لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرتی تو اس کی موت یقینی ہے

کیوں کہ یہ شاہ سائیں کا حکم تھا --- اور حیات لالہ شاہ سائیں کا حکم پورا کئے بغیر واپس نہیں آسکتا تھا

❤

رک جاؤ شاذر

رک جاو شاہزر وہ ابھی چھوٹی ہے اسطرح بھاگنے سے تم خود بھی گرو گے اور ریشا کو بھی گرا دو گے

آمنہ کب سے شاہ کر پیچھے بھاگ رہی تھی جو کبھی یہاں تو کبھی وہاں رمشا کو اٹھائے بھاگے جا رہا تھا

نہیں ماما میں اپنی ڈول کو کچھ نہیں ہونے دوں گا آپ فکر نہ کریں میں اسے نہیں گرا وں گا

یہ کہتے ہوئے وہ پھر سے بھاگا اور سیدھا نگین والے کمرے میں آگیا۔

دیکھے آنی میں نے رمشا کو نہیں گرایا مما کیوں اتنا غصہ کر رہی ہیں شاہ نے نے نگین سے شکایت لگائی۔

کیا ہوگیا ہے آمنہ آپی آپ ذرا ذرا سی بات پر پریشان ہو جاتی ہیں آپ جانتی ہیں نہ میرا شہزدہ مجھ سے اور آپ سے زیادہ بہتر طریقے سے رمشا کا خیال رکھ سکتا ہے۔

نگین نے آمنہ سے کہتے ہوئے شاہ کو اپنے ساتھ لگایا

اگر ایسی بات ہے تو اسے ہمیشہ کے لئے میرے شاہ کو ہی دے دو نا۔آمنہ نے مسکرا کر کہا تم نگین بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی

لیکن اس کی بات کو سمجھ کر بے اختیار مسکرا دیں۔

کیوں نہیں آمنہ آپی یہ تو میری بچی کی خوش نصیبی ہے۔

کیوں شاہ کروگے اپنی ڈول سے شادی ---؟آمنہ نے اپنے ساتھ گے شاہ سے پوچھا

نہیں میں شادی نہیں ہی کروں گا کبھی بھی نہیں کروں گا اور ویسے بھی یہ تو میری ڈول ہے میری دوست ہے میں اسے اپنے ساتھ سکول لے کے جاؤں گا انی آپ اسے میرے ساتھ سکول بھیج دینا ۔

اپنی بات مکمل کرکے شاہزاس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا

اس کی بات سن کر وہ بے اختیار مسکرا دی

ابھی یہ صرف کچھ دنوں کی ہے اتنی جلدی سکول نہیں جا سکتی اسے خود اپنے پیروں پر چلنے دو پھر جائے گی یہ تمہارے ساتھ سکول آمنہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

کیونکہ یہ بات تو وہ سمجھ چکی تھی کہ اس وقت اس کے ذہن میں شادی کا خیال ڈالنا صرف ایک بے وقوفی ہے

اگر نہیں چل سکتی تو کیا ہوا میں اسے اٹھا کر لے جایا کروں گا شاہ نے لاجک دیا ۔جس پر آمنہ اورنگین ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانے لگیں اس وقت رات کے دس بج رہے تھے ۔

اس وقت تک وہ سب سو جایا کرتے تھے لیکن کل شاہزر کو سکول سے چھٹی تھی جس کی وجہ سے اس کا ارادہ آج ساری رات اپنی ڈول سے کھیلنے کا تھا

تبھی دروازے پر دستک ہوئی

ارے اس وقت کو نہ سکتا ہے ---؟ آمنہ سوچتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی

دروازہ کھول کے دیکھا کہ شاہ سائیں کا سب سے خاص آدمی حیات لالہ دروازے پر کھڑا ہے اس کے ساتھ دو اور آدمی بھی ہیں

آپ لوگ یہاں----؟ انہیں دیکھ کر آمنہ نے حیرت سے کہا

شاہ سائیں کا حکم ہے کہ شاہزر کو لے کر آؤ اب سے وہ حویلی میں رہے کا تمہارے ساتھ نہیں

اگر تم اسے سیدھے طریقے سے ہمارے حوالے کر دیتی ہو تو فائدے میں رہوگی

ورنہ ہمیں تمہیں راستے سے ہٹانا پڑے گا حیات لالہ نے بنا تمت باندھے بات شروع کی

نہیں میں اپنے شاہ کو کسی کو نہیں دوں گی وہ میرا ہے اور میرے پاس رہے گا لالا نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو آمنہ نے جلدی سے کہہ کر دروازہ بند کرنے کی کوشش کی

حیات لالہ نے دروازے کے بیچ میں اپنا پاؤں ڈال کر اسے ایک دھکا دیا۔

دروازہ پورا کھل چکا تھا۔

جاؤ بچے کو اٹھا لاؤ اس نے آمنہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

تب ہی سلمان جلدی سے آگے بڑھا اور نگین والے کمرے کی طوف چل دیا جہاں سے آواز آرہی تھی

لیکن دروازے پر ہی سلمان رک گیا اس کا سنجیدہ چہرہ مسکراہٹ میں بدل چکا تھا

سلمان جلدی کرو وہاں کھڑے مسکرا کیوں رہے ہو---؟

حیات لالہ دھاڑا

لالہ یہاں آکر دیکھو تمہیں پتا چلے گا کہ میں کیوں مسکرا رہا ہوں۔سلمان کی غلیظ نظریں نگین کے جسم کے آر پار ہو رہی تھی

کیا مطلب ہے تمہارا لالہ غصے سے بولا

ارے لالہ دیکھو تو کیسی شہزادی سے کم نہیں ہے

سلمان گھٹیا لوفرانہ انداز میں بولا

لالہ غصے سے اس کمرے کی طرف بڑھا اور نگین کو دیکھ کر جیسے اپنی سدھ ہی کھو بیٹھا -آج اس کی ہؤس سر چڑھ کر بولی تھی

ایک تو یہاں آنے سے پہلے ان تینوں نے اچھا خاصا نشہ کر رکھا تھا۔

کیا خیال ہے لالہ سلمان نے شاطرانہ انداز میں کہا

خیال تو اچھا ہے لالہ نے قہقہ لگا کر کہا

اس کی بات سن کرآمنہ اس سے کی طرف بڑھی اور گربان کھینچ کر اسے باہر نکالنے لگی

نکل جاؤ گھٹیا آدمی یہاں سے تمہیں کچھ نہیں لے گا خبردار جو تم نے میرے بیٹے اور میری بہن کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا۔آمنہ غصے سے دھارتے ہوئے بولی

ہاہاہا۔ہمت دیکھ اپنی اور باتیں دیکھ بس ایک گولی کی مار ہے تو لالہ نے اپنی جیب سے ریوالور نکال کر اسے دکھاتے ہوئے کہا۔

لیکن آمنہ نےاس کی دھمکی سے ڈرنے کی بجائے اس کے ہاتھ سے ریوالور چھیننا چاہا

لیکن لگلے ہی لمحے گولی چلی جو سیدھی آمنہ ک بازو چھلی کر گئی

آمنہ درد سے تڑپ اٹھی شاہ بھاگ کر اس کے قریب آیا

ماما کیا ہوا ہے آپ کو ماما --تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری ماں کو مارنے کی شاہ دوڑکرلالہ کی طرف آیا اور اس کے پیٹ پر اپنے نازک ہاتھ سے کے مارنے لگا

جب لالہ نے اس سے گردن سے پکڑا اور دور پٹکا

پکڑو اسے سلمان اورآصف تم اس عورت اسے سنبھالو

تب تک میں اسے سنبھالتا ہوں یہ کہتے ہیں لالہ اندر کی طرف بھر

وا لالہ خود تو اندر مزے مارنے جا رہے ہو اور ہمیں ان دونوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہو یہ تو زیادتی ہے نہ آصف بولا

میرے بعد تم دونوں کی باری ---آج کی رات تو یہ ہماری ہی نہ -یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھا

کچھ تو خدا کا خوف کرو کل تمہاری اولاد بھی ہوگی تمہاری بیٹی بھی ہوگی کیا اس کا درد اس کی تکلیف سہ پاؤگے آج کسی کی بیٹی کے ساتھ ظلم کر رہے ہو کل یہی تمہاری بیٹی کے ساتھ ہوگا آمنہ نے چلاتے ہوئے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن لالا نے اپنے بوٹ والا پیر اس کے منہ پر رکھا

سنبھال اسے یہ میرا موڈ خراب کر رہی ہے سلمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دھارا

جبکہ نگین نے جتنا جلدی ہو سکے اندر سے دروازہ بند کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی یہ کوشش ناکام تھی لالہ نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور اگلے سیکنڈ دروازہ بند کر دیا

نگین کی چیخوں کی آواز ساری رات گونجتی رہی لیکن اسے بچانے کوئی نہ آیا ۔

ساری رات امنہ وہی درد سے تڑپتی رہی ۔شاہ نے ہر ممکن کوشش کی اپنے آپ کو چھڑوانے کی لیکن ایک دس سال کا بچہ ایک 32 سال کے آدمی کا مقابلہ نہیں کر پایا ۔وہ سب باری باری اس کی آنی کو اپنی درندگی کا نشانہ بناتے رہے ۔

جبکہ رمشا ساری رات روتی رہیں ۔شاید اس ایک ماہ کی بچی کو بھی اپنی ماں کی تکلیف کا احساس تھا ۔

لیکن نہ تو ان درندوں کواس کی تکلیف کا احساس تھا اور نہ ہی خوفِ خدا ۔

نگین کی بے جان وجود کو پھینک کر باہر نکل آئے

اپنی ہوس پوری کر کے وہ شاہ کو زبردستی اپنے ساتھ لے جانے لگے

یار اگر صبح یہاں پر ان کی لاش ملی تو بڑا مسئلہ بن جائے گا آصف بولا

لیکن یہ تو زندہ ہیں ۔سلمان نے یاد دلایا

اندر والی تو کسی کو کچھ نہیں بتائیں گی ۔لالا نے قہقہ لگایا

ہاں لیکن اس کا کیا کریں اصف نے آمنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

اس کا تو میں کرونگا لالہ نے آمنہ کو سر کے بالوں سے پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے باہر اپنی گاڑی میں ڈالا

اس سپولے کو بھی ساتھ لے کے آؤ ۔لالہ نے شاہ کو لانے کو کہا

چھوڑو مجھے میں نہیں جاؤں گا تم لوگوں کے ساتھ رمشا انی مجھے بچائیں ماما اٹھیں کہاں لے کے جا رہے ہو تم ماما کو شاہ نے چلاتے ہوئے آصف کو ایک بار پھر سے مارنا شروع کر دیا جب اس نے شاہ کو بالوں سے بے دردی سے پکڑ کر گاڑی میں پھینکا

❤️

گاڑی ایک ویران جگہ پہ آ کے رکھی ۔یہاں پر دور دور تک کوئی نہ تھا اور کسی کے آنے کی کوئی امید بھی نہ تھی اگر یہاں سے کسی کو آمنہ کی لاش ملتی ہے تو یقینا کسی کو پتا نہیں چلے گا کہ آمنہ کو کس نے مارا لیکن ان کا ارادہ آمنہ کی پہچان ختم کرنے کا تھا لالہ نے گاڑی سے پیٹرول نکالا اور آمنہ کے وجود پر پھینکنا شروع کر دیا

میں اپنا بچہ نہیں دوں گی کچھ تو خوف خدا کرو کیوں اپنی انسانیت مٹائے بیٹھے ہو آمنہ درد سے تڑپتے ہوئے بولی

۔چھوڑو میری ماما کو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا ۔بھاگ کر آمنہ کی طرف آیا جب سلمان نے اسے بالوں سے پکڑ کر پیچھے کی طرف گھسیٹا

پھر لالا نے اپنی جیب سے سگریٹ کی ڈبی نکالی ۔ماچس کی ایک تیلی جلائی پہلے اس تیلی سے اپنے ہونٹوں میں دبی سگریٹ جلائی اور پھر وہی جلتی ہوئی تھی آمنہ کی طرف پھینکتی ۔

جیسے جیسے آمنہ کا وجود جلنا شروع ہوا چیخ و پکار شروع ہوگی

آمنہ درد سے چیختی رہی لیکن وہاں کھڑے تین وجود قہقے لگانے کے سوائے اور کچھ نہیں کر رہے تھے ۔شاہ بھاگ کر اپنی ماں کی طرف جانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن لالہ نے اسے سختی سے پکڑ رکھا تھا ۔

شاہ نے جھٹکے سے اپنا آپ چھڑوایا اور زمین سے پتھر اٹھا کر سلمان کی طرف پھینکا

اگلے ہی ملحے سلمان نے اپنی جیب سے رپورٹر نکالی اور شاہ کے سینے کے بیچوں بیچ گولی چلا دی

کمینہ کب دماغ خراب کئے جا رہا تھا سلمان غصے سے دھارتے ہوئے بولا

دماغ خراب ہو گیا ہے تیرا یہ تو نے کیا کیا شاہ سائیں کے پوتے کو مار ڈالا ہم یہاں ا
سے ہی تو لینے آئے تھے اب شاہ سایئں ہمیں نہیں چھوڑیں گے وہ مار دیں گے ہمیں

لالہ غصے اور پریشانی سے بولا

شاہ سائیں کہیں سے بھی ڈھونڈ نکالیں گے ہمیں

لالا نے آگے بڑھ کر شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا جس کی سانسیں نہیں چل رہی تھی

یار یہ تو مر چکا ہے لالہ کا سارا نشہ دھواں ہو چکا تھا

اب کیا کریں آصف بھی پریشانی سے بولا

ہم تینوں بھاگ جاتے ہیں اور کا سلمان نے کہا

صبح کی پہلی گاڑی سے یہاں سے نکل جاتے ہیں۔ایسی جگہ پر جہاں شاہ سائیں ہمیں
ڈھونڈنا پائیں اور بہتر ہوگا کہ ہم آگے پیچھے رہیں میرا مطلب ہے الگ الگ جگہ پے رہیں
ورنہ اگر شاہ سائیں کو پتہ چل گیا تو وہ ہمیں نہیں چھوڑے گے

بیوقوف آدمی کہیں پر بھی جانے سے پہلے ہمارے پاس پیسہ ہونا چاہیے اور ہمارے پاس
ایک پھوٹی کوڑی نہیں ہے لالہ غصے سے دھارتے ہوئے بولا

ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں یہ تم لوگوں کو کس نے کہا ہمارے پاس بہت پیسے ہیں تم لوگوں کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے صبح چھ بجے تم لوگ مجھے ملو پیسے میں تم لوگوں کو دوں گا

لیکن کہاں سے تیرے پاس پیسے کہاں سے آئینگے لالہ نے پوچھا

میں نے کہا نہ تم دونوں کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے پیسے تم لوگوں کو صبح مل جائیں گے 6:00 بجے وقت پر ریلوے اسٹیشن پہنچ جانا

دونوں لاشوں کو وہیں چھوڑ کر وہ دونوں شاہ سائیں سے دور بھاگنے کے بارے میں سوچتے ہوئے وہاں سے چلے گئے یے

سلمان نے اسے مکمل امید داوائی تھی کہ وہ ان کے لیے پیسے لے کے آئے گا جس کے بعد وہ لوگ یہاں سے ہمیشہ کے لیے چلے جائیں گے ۔

مسئلے کا حل ملتے ہی لالہ پر سکون سا ہو کر گھر واپس آیا

اور سونے کی نیت سے لیٹ گیا۔

ابھی اس کی آنکھ لگے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی جب خواب میں ایک معصوم سا چھوٹا سا بچہ بلک بلک کر رو رہا تھا۔

شاید اسے بھوک لگی تھی

لالہ اس کے قریب گیا۔اور اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر۔

چپ کرانے کی کوشش کرنے لگا لیکن اس کی باہوں میں آ کر وہ بچہ اور بھی برے طریقے سے رونے لگا۔

اس بچے کے رونے سے اسے وحشت ہونے لگی پاگلوں کی طرح اس بچے کو چپ کرانے کی کوشش کر رہا تھا

مجھے معاف کردو مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوگی خدا کے لیے تم حاموش ہو جاؤ تمہیں اللہ کا واسطہ ہے وہ بے چین ہو گیا مجھے معاف کردو مجھ سے بہت بڑا گناہ ہوگیا ہے۔

خدا کے لیے تم رونا بند کرو تمہارے رونے سے میرا دل بے چین ہو رہا ہے۔

اچانک لالہ کی آنکھ کھلی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا قریبی مسجد میں اذانوں کی آوازیں آرہی تھیں

یہ کیسا عجیب خواب تھا

لالہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔اسے کہیں چین نہ آیا۔دوڑ کر اٹھا اور کچن میں آکر کولر سے گلاس پانی نکال کر پینے لگا

لیکن بے چینی ختم نہ ہوئی

اس کی الجھن کم ہونے میں نہیں آرہی تھی آخر مجھے ہوا کیا ہے

وہ پندرہ منٹ بے چینی سے ٹہلتا رہا۔

پھر اٹھ کر قریبی مسجد میں چلایا

اور نماز پڑھ کے وہاں کے مولوی کو اپنا خواب سنانے لگا

تم نے کیا خطا کی ہے

کہ اللہ نے تمہیں اتنا بے چین رکھا ہے تم کچھ تو کر کے آئے ہو

کوئی ایسی غلطی جس سے اللہ تم سے ناراض ہے بتاؤ مجھے ہو سکتا ہے میں تمہاری کچھ مدد کر پاؤں

لالہ کی بیچینی حد سے سوار تھی اسے کسی بھی ہی طرح اس کا حل چاہیے تھا مجبور ہوکر اس نے بتا ہی دیا کہ کل رات نفس سے تنگ آکر اس نے ایک عورت کے ساتھ زیادتی کی ہے لیکن اس گناہ میں وہ اکیلا نہیں بلکہ اس کے دو ساتھی بھی شریک ہیں

اگر تم سکون چاہتے ہو ۔تو اس لڑکی سے نکاح کر لو اسے اپنا لو تبھی تمہارا گناہ قابل معافی ہوگا

نکاح یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں لالہ نے نظریں چھڑاتے ہوئے کہا

ہاں نکاح تم نے کہا کہ اس گناہ میں تم اکیلے نہیں ہو بلکہ تمہارے دو اور دوست بھی شامل تھے لیکن احساسِ گناہ صرف تمہیں ہی ہو رہا ہے خواب تمہیں آ رہے ہیں عورت کے اصل مجرم تم ہو تم مسئلہ کا حل چاہتے تھے میں نے دے دیا میں یہ بات کسی کو نہیں بتاؤں گا تم نے ایمانتاً مجھے بتایا ہے اور میں نے اس کا حل دیا ہے آگے تمہاری مرضی

مولوی صاحب اٹھے اور چلے گئے

۔اس وقت 5 ہونے والے تھے 6 بجے ان لوگوں کو یہاں سے نکلنا تھا ۔لیکن لالہ کی بے چینی اسے کسی طرح آزاد کرنے کو تیار نہ تھی

وہ خاموشی سے اٹھا اور انہیں راستوں پر چل دیا جہاں رات کی تنہائی میں چھپ کر واپس آیا تھا ۔

وہ اس گھر کے قریب پہنچا جہاں کچھ دیر پہلے تباہی مچا کے نکلا تھا

گھر کے قریب پہنچتے ہی اسے بالکل اسی طرح سے بچے کے رونے کی آواز آئی جس طرح سے

وہ اپنے خواب میں سن کے آیا تھا

وہ تیزی سے اندر کی طرف بھاگا

لیکن نگین وہاں کہیں نہیں تھی

اس کی معصوم سی بچی اندر بلک بلک کر رو رہی تھی ۔لالہ تیزی سے اس کے قریب آیا اور

اسے باہوں میں اٹھا کر چپ کر آنے لگا

یا خدایا وہ لڑکی کہاں گئی ۔پولیس سٹیشن لیکن اپنی بچی کو اکیلے چھوڑ کر تو نہیں جائے گی

اور ویسے بھی اس کی حالت میں نہیں تھی کہیں جا پاتی

تو پھر کہاں گئی وہ

خودکشی ------؟ یا خدایا مجھ سے بہت بڑا گناہ ہوگیا مجھے معاف کردے

آج تک میں جن عورتوں کے پاس گیا تھا ۔خود اپنی مرضی سے آتی تھی میرے پاس

میں نے کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کی تھی کی نہ جانے رات کو نشہ مجھ پر اتنا حاوی

ہوگیا کہ میں یہ گناہ کر بیٹھا

خدایا مجھے معاف کردے کل رات پہلی بار لالہ نے دو قتل کئے تھے وہ بھی شاہ سائیں کے کہنے پر

اس نے آس پاس ہر جگہ ڈھونڈنے کی کوشش کی

اس کا ارادہ مولوی صاحب کی بات پر عمل کرنے کا تھا

لیکن وہ کہیں نہ ملی تو اس کی بچی کو اٹھا کر ساتھ لے آیا شاید اس بچی کی اچھی پرورش کرکے وہ اپنے گناہ کا ازالہ کر لے

❤

چھ بجے وہ بچی کو لے کر ریلوے اسٹیشن گا تاکہ وہ یہاں سے ہمیشہ کے لیے نکل سکے

لالا یہ بچہ کس کا ہے اور یہاں کیوں اٹھا کے لائے ہو-

سلمان نے اسے بچی کے ساتھ آتے دیکھ کر پوچھا

آصف کہاں ہے ابھی تک کیوں نہیں آیا۔

آصف نے ہمیں دھوکا دیا اور پیسے کی لالچ میں سب کچھ شاہ سائیں کو بتا دیا پوتے کے غم میں شاہ سائیں نے آصف کو قتل کر ادیا

اب وہ ہمیں ڈھونڈ رہے ہیں ۔ ہمیں جلدی نلکنا ہو گا

سلمان نے اسے سب کچھ بتایا۔۔

لیکن تمہارے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے گاڑی جانے والی تھی جب لالا نے پوچھا

میں نے وہ لڑکی بھیج دیں سلمان نے پرسکون انداز میں جواب دیا

کونسی لڑکی اور کہاں بیچ دی کہی تم نگین کی بات تو نہیں کر رہے لالہ نے غصے سے پوچھا

لالا باقی غصہ بعد میں نکال لینا فی الحال یہاں سے نکلو

شاہ سائیں کہ آدمی کبھی بھی یہاں پہنچ کر ہمارا صفایا کر دیں گے ۔

پوری بات بتاؤ کہاں تم نے کہاں بیچا ہے اسے ---؟لالہ نے غصے سے پوچھا

زربائی کے کھوٹے بیچ کے آیا ہوں ۔سلمان نے تنگ آکر سے بتایا

چلو میرے ساتھ ابھی اور اسی وقت اسے واپس لے کے آئیں گے لالا نے کہا۔

تیرا دماغ خراب ہوگیا ہے لالہ ستر ہزار لے کے آیا ہوں اس کے تجھے پتا ہے نہ رزبائی ایک بار کوئی چیز خریدنے تو واپس نہیں دیتی ۔

نگین تو اسے پسند بھی بہت آئی ہے ----گاڑی کے چلنے کی آواز آنا شروع ہو گئی لیکن لالہ کے کان میں اب کوئی بھی آواز نہیں جا رہی تھی ۔وہ ایک گناہ سے نکل کا دوسرے گناہ میں پھس چکا تھا۔

لالہ جلدی کرو گاڑی میں جاؤسلمان نے تقریبا دھکا دیتے ہوئے اسے بھیجا جانے سے پہلے آدھی رقم اسے دینے لگا

لیکن لالہ نے لینے سے انکار کر دیا۔اب مزید کسی گناہ کا حصہ نہیں رہنا چاہتا تھا

❤❤

بیس سال پہلے کے ٹرین کے سفر سے نکل کر وہ بیس سال کے بعد کے ٹرین کے سفر پر آیا وہ کراچی پہنچ چکا تھا

وہ سیدھا کوٹھے پر آیا۔

اسے پتہ چلا تھا کہ اب وہ کراچی میں ہوتی ہے۔

کوٹھے پے اسے دیکھ کر کوئی بھی پریشان نہ تھا کہ داڑی میں چھپے کتنے ہی لوگ آیا کرتے تھے

وہ ایک کمرے میں آکر بیٹھا

جی کس سے ملنا ہے آپ کو ایک خوبصورت سی لڑکی اداسے آ کر بولی

مجھے نگاہ بیگم سے ملنا ہے

لیکن آپ ہیں کون ---؟-؟ یہاں پے ایرا غیرا نگاہ سے نہیں مل سکتا

آپ نے بھلا دیجئے وہ مجھے جانتی ہیں ان سے کہیں حیات لالا آیا ہے

لالہ نظریں چراتے ہوئے کہا آج اسے اپنا نام لیتے ہوئے بھی شرمندگی ہورہی تھی

وہ لڑکی چلی گئی اور ٹھیک دس منٹ بعد سے نگاہ بیگم کمرے میں داخل ہوئے

آج جب وہ عورت اس کی وجہ سے اس مقام پر تھی اسے دیکھتے ہی اس نے نظریں شرمندگی سے جھکا لی ۔

ہاہاہا لالہ حیات خان آیا ہے ۔۔۔حضور بتاؤ تمہاری کس طرح سے خدمت کی جائے ۔

دل تو چاہا ہے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کر تمہیں کتوں کے سامنے پھیک دوں لیکن میں ایسا نہیں کروں گی کیونکہ تمہاری نظریں بتا رہی ہیں کہ تم اپنے گناہ میں کس حد تک ڈوبے ہوئے ہو ۔اچھی بات ہے بہت اچھی بات ہے یہی دیکھنا چاہتی تھی میں ۔

نگاہ طنز کے تیر چلاتی اس کے سامنے آ گئی تھی

خدا کے لئے مجھے معاف کردو مجھ سے بہت بڑی ہوئی غلطی ہوگئی ۔لالااس کے پیروں میں گرا اس سے معافی مانگنے لگا ۔۔

میں تمہارا گنہگار ہوں نگین مجھے معاف کردو اسے کہو میری بیٹی کو بخش دے ۔اگر تم نے مجھے معاف کر دیا تو ہو سکتا ہے وہ مجھے معاف کر

نگین میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں میں تمہارا گنہگار ہوں --- وہ میری بیٹی کو جان سے مار ڈالے گا

❤

غنویٰ بے یقینی سے اس کی ساری باتیں سن رہی تھی اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کا باپ اتنا گھٹیا اور بے ہودا کام کر سکتا ہے ۔

لیکن اسے یہ پتا تھا کہ کا یہ سب کچھ کرنے کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہے

ورنہ کوئی بھی انسان اس حد تک نہیں جا سکتا اور اس کا باپ بھی تو کہتا تھا کہ اس سے بہت بڑا گنا ہ ہوا ہے

یقینا وہ یہی گناہ تھا ۔

ریز ۔ بہت دیر بعد غنویٰ نے اسے پکارا

نگین کی جو بیٹی بابا لے آئے تھے وہ کون ہے --

غنویٰ نے پوچھا لیکن ریز کچھ نہ بولا بس اسے دیکھتا رہا

پلیز یہ مت کہنا یہ ظلم میری ماں کے ساتھ ہوا ہے غنوہ کی آنکھ سے آنسو چھلکے

بچپن سے ہی وہ ماں کے لمس کو ترس رہی تھی

بتاؤ نا کہ وہ بچی میں نہیں ہوں وہ بن پانی کے مچھلی کی طرح مچلتے ریز کا گریبان جھنجھوڑ رہی تھی

وہ بچی تم ہی ہو ۔ہاں یہ سارا ظلم تمہاری ماں کے ساتھ ہوا ہے

شاہ اور کوئی نہیں تمہاری خالہ کا بیٹا ہے

لیکن یہ بات شاہد شاہ بھی نہیں جانتا ۔ورنہ شاید ہو یہ سب کچھ نہ کرتا

یا پھر شاید اس کا نشانہ ابان نہیں تم ہوتی ۔

ریزبتائے جا رہا تھا لیکن شاید اب گنوہ کی سننے کی حس ختم ہو چکی تھی۔

اگلے ہی ملحے وہ بے جان وجود لیے زمین پر گرنے لگی جب ریز نے ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا

وہ بے ہوش ہو چکی تھی ۔

ریز بے چینی سے اس کے ہاتھ پیر سہلانے لگا ۔اور جتنا جلدی ہو سکے اسے اٹھا کر اسپتال لے جانے لگا

لالہ جا چکا تھا لیکن اس کے لیے ایک بہت بڑا امتحان چھوڑ گیا تھا

تمھاری بیٹی میرے پاس ہے وہ بالکل ٹھیک ہے میں نے اس کی بہت اچھے سے پرورش کی ہے ۔

میں نے اس کی شادی کردی ہے۔ لڑکا بہت اچھا ہے

میں نے اسے بالکل اپنی بیٹی بنا کر پالا ہے اسے ایک پل کو بھی احساس نہیں ہونے دیا کہ میں اس کی ماں کو گناہگار ہو ۔

وہ مجھے اپنا باپ سمجھتی ہے ۔لیکن جب اسے پتہ چلے گا کہ نہیں اس کا باپ نہیں بلکہ اس کی ماں کا لٹیرا ہوں تو وہ مجھ سے نفرت کرنے گے گی ۔

بے تحاشا نفرت ---

کیسی سمجھاؤں گا میں اسے --اور میری دوسری بیٹی تمہارے شاہزر کے پاس ہے وہ اس سے تمہارا بدلہ لے رہا ہے

اسے نے میری بیٹی پر بہت ستم ڈھائے ہیں۔

بہت زیادہ اس نے اسے میری آنکھوں کے سامنے بے تحاشا مارا ہے بے دردی سے اس پر تشدد کیا ہے

اور اسے اپنے نکاح میں لے کر مجھ سے بہت دور لے کے آیا ہے ۔

میری بیٹی کو صرف تم بچا سکتی ہو میری مدد کرو

پاگلوں کی طرح اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر وہ شخص رورو کر واپس چلا گیا ۔

یہ نہیں تھا کہ اسے اس پر ترس نہیں آیا اس کے اندر آج بھی وہ نگین زندہ تھی ۔

جس سے کسی کی تکلیف نہیں دیکھی جاتی تھی

لیکن وہ کیا کرتی وہ اپنے بچے کے سامنے کیسے جاتی کیسے اسے بتاتی کہ اس کی انی اب پاکدامن عورت نہیں رہی ایک طوائف بن چکی ہے ۔لیکن وہ اس آدمی کا احسان بھی نہیں چکا سکتی تھی اس نے اس کی بیٹی کی زندگی بچائی اور اس کی پرورش کی ۔

اس کی اچھی جگہ شادی کردی ۔ورنہ اب تک تو اس کی بیٹی کا وجود بھی اس دنیا میں نہ ہوتا ۔

لیکن اس کا مغرور ناک والا شہزادہ ۔کسی کی زندگی تباہ کر رہا تھا ۔

اور یہ بات وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی

❤❤

ابان اٹھ کر باہر آئی تو شاہ سوئمنگ کر رہا تھا ۔

اسے پانی کے پاس بیٹھنا پسند تھا لیکن اسے سمجھ میں نہیں آتی تھی ۔

ملتان والی حویلی میں بھی اس کا ٹھکانہ اور فیورٹ کام سوئمنگ پول کے پاس بیٹھ کر ٹھنڈے پانی میں اپنے پیر رکھنا تھا

وہ پہلے تو کافی دیر اسے ایسے ہی سوئمنگ کرتے دیکھتی رہی پھر اس کی نظر کتوں پر گئی جن کی زبان زمین تک لٹک رہی تھی ۔

ہائے یہ کتے ہیں کہ چڑیل اتنے خطرناک ۔وہ زیر لب بڑبڑائی۔اور بینا کتوں کی طرف دیکھے اندر کی طرف دوڑلگا دی

راحت بابا اگر وہ کتے رسی توڑ کر اندر آ گئے تو ۔۔۔۔؟ اندر کمرے میں جانے کی بجائے کیچن میں راحت بابا کے پاس آئیں

ارے بیٹا کچھ نہیں ہوتا یہ کتے ہمیں پہچانتے ہیں میں کتنے وقت سے یہاں کام کر رہا ہوں میرے آنے کے بعد آئے ہیں یہ ۔

لیکن میں تو کل ہی آئی ہوں مجھے تو نہیں پہچانتے نا یہ اگر مجھے کاٹ لیا تو ۔۔۔؟ابان نے معصومیت سے پوچھا جس پر راحت لالا مسکرانے گے ۔

شاہ صاحب باہر ہے ان کے باہر ہوتے ہوئے نہ تو وہ کتے باغی ہوتے ہیں اور نہ ہی بھونکتے ہیں ۔وہ اپنے مالک سے بہت پیار کرتے ہیں یہ شاہ صاحب کے بہت وفادار ہیں ان کے ہوتے ہوئے آپ کو کچھ نہیں ہوگا

آپ کو پتا ہے راحت بابا میرے بابا بھی بالکل آپ کی طرح باتیں کرتے ہیں ۔آپ کو دیکھ کر مجھے ان کی یاد آتی ہے

ابان نے اداس سے لہجے میں بتایا جب اپنے پیچھے کسی کو محسوس کیا ۔

مڑ کے دیکھا تو شاہ کاندھے پر ٹاول پھیلاۓ اسے ہی دیکھ رہا تھا ۔

کس کی یاد آرہی ہے تمہیں لہجے میں سرد مہری صاف واضح تھی ۔

کسی کی نہیں ۔۔ابان جلدی سے بولی کیوں کہ شاہ اپنا وعدہ نبھا رہا تھا لیکن ابان نے پھر اسے لالہ کی بات کی تھی وہ بھی اس کی غیر موجودگی میں ۔

جاؤ جلدی سے میرے کپڑے نکالو ۔

اس سے پہلے آج تک شاہ نے اس سے اپنا کوئی ذاتی کام نہ کروایا تھا اس لیے وہ پریشان سی ہوگی لیکن اس کی سردمہر نظروں سے چھپنے کے لئے فورا کمرے کی طرف بھاگ گئ ۔

بابا کسی ملازمہ کا انتظام کرے ۔ابان کے لیے ۔بس اتنا کہہ کر وہ اپنے کمرے میں آگیا ۔

شاہ کمرے میں آیا تو وہ اس کے کپڑے نکال چکی تھی

یہ لے آپ کے کپڑے میں نے نکال دیے ہیں ۔ اسے کپڑے پکڑا کر ابان جانے لگی جب شاہ نے اچانک اس کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے قریب کھینچ لیا

تم مجھ سے محبت کرتی ہو اچانک سوال پر وہ بری طرح بوکھلا گئی ۔۔۔

ہا۔۔ہا۔ ہاں۔ ۔۔زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی اس لیے سر کو زور سے ہلایا جیسے یقین دلانے کی کوشش کی ہو ۔۔۔

اس کی اس ادا پر مسکرایا ۔۔

اس کا گھبرایا ہوا روپ وہ ہمیشہ اپنے دل میں اترتا محسوس کرتا تھا ۔۔۔۔

اچھا بتاؤ مجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کھینچا ۔

آ۔ آپ۔۔۔ کو۔۔ پس ۔پسند ۔۔؟اس کا چہرہ بالکل اس کے چہرے کے قریب تھا بات کرتے تھے وہ بار بار اس کے ہونٹ اس کے چہرے سے مس ہو رہے تھے ۔۔

اس لیے وہ اپنا چہرہ کبھی دائیں جانب تو کبھی بائیں جانب کر رہی تھی اس کی گھبراہٹ سے اس کا دل مزید بے ایمان ہو رہا تھا ۔

ڈوگز۔۔۔ کتے آپ کو پسند ہیں آخر جواب مل گیا۔۔

اس کے جواب سے اس کے چہرے پر سختی آگئی جسے دیکھ کر جواب غلط ہونے کا اندازہ لگا لیا۔

بلیک سوٹ۔۔ بہت پسند ہے آپ کو اس نے ایک اور جواب دیا لیکن اس سے نہ صرف چہرے کے سختی بلکہ اسکی کمر پر ہاتھ کی گرفت بھی سخت ہو چکی تھی یقیناً یہ جواب بھی غلط تھا۔

سوئمنگ۔ سوئمنگ بہت پسند ہے آپ کو اس نے جلدی سے ایک اور کوشش کی لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے بال اُس کی ہاتھ کی مٹھی میں آگئے درد کی شدت سے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے لیکن یہاں کسے پروا تھی۔۔

تم مجھ سے محبت کرتی ہو اور یہ بھی نہیں جانتی کہ مجھے کیا پسند ہے۔

یہ آنسو کیوں آرہے ہیں تمھاری آنکھوں میں ہاں وہ اتنی سختی سے بولا تھا کہ وہ کانپنے لگی

۔۔

نہ۔ نہیں۔ آرہے اس نے جلدی سے چہرے پر ہاتھ پھیرا لیکن اپنے بالوں پر گرفت مزید سخت ہوتی محسوس ہوئی۔

اس نے اس کے بالوں سے پکڑ کر ایک بار پھر سے اپنے قریب تر کیا ۔

تم ---تم پسند ہو مجھے سب سے زیادہ اس کا چہرہ بالکل قریب کر کے بولا اس کی سانسوں کی تپش جو اپنے ہونٹوں پر محسوس کر رہی تھی ۔

جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو مجھے سب کچھ اچھا لگنے لگا ہے لیکن تم سے زیادہ کچھ نہیں ۔

آئی بات سمجھ میں--؟ اس کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اس کے ہونٹوں کو فوکس کیا ۔

آئی بات سمجھ میں جواب نہ ملنے پر وہ غصے سے دھاڑہ ۔

ج۔ جی وہ بس اتنا ہی بول پائی

گڈ گرل -------- مسکرا کر کہتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے ہونٹوں سے قید کیا

❤❤

ریز اسے ابھی ہسپتال سے واپس لے کے آیا تھا ذہنی دباؤ کی وجہ سے اس کی طبیعت بہت خراب ہوچکی تھی ریز بھی بہت پریشان تھا اور اماں بھی بہت پریشان تھی

ریز اسے اپنے کمرے میں آرام کرنے کا بول کر باہر نکل آیا

جبکہ غنوی کے آنکھوں سے آنسو اب بھی ختم نہ ہوئے تھے ۔

غنویٰ پلیز رونا بند کرو ریز کمرے میں آیا تو وہ رو رہی تھی

کیسے رونا بند کروں ریز آپ نہیں سمجھ سکتے ایک بدکردار انسان کی بیٹی ہونا کتنی شرمندگی کی بات ہے ۔

آپ نہیں سمجھ سکتے جو شخص مجھے کل سہی اور غلط کی پہچان بتا رہا تھا آج وہی شخص سب سے زیادہ غلط ہو کر میرے سامنے آتا ہے ۔

آپ نہیں سمجھ سکتے کہ میرا باپ کیا ہے

میں نہیں سمجھ سکتا غنوہ میں نہیں سمجھ سکتا

ریز طنزیا مسکرایا

اور اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا

جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تصویر تھی اس نے وہ تصویر لاکر اس کے سامنے رکھیں

یہ تصویر وہ کیسے نہ پہچانتی بابا کی پرانی چیزوں میں اکثر اس نے یہ تصویر دیکھی تھی

یہ تو بابا کی تصویر ہے ان کے دوستوں کے ساتھ ۔آپ یہ تصویر مجھے کیوں دکھا رہے ہیں ریز غنویٰ نے الجھتے ہوئے پوچھا

تم اس لئے رو رہی ہو نا غنویٰ کیونکہ تمہارا باپ بدکردار ہے تمہارا باپ غلط ہے نہیں غنوا تمہارا باپ غلط ہے اور نا ہی بدکردار تمہیں تو فخر ہونا چاہیے اپنے باپ پے تم میجر احمد کی بیٹی ہو ایک فوجی کی جو وطن پر جان لٹاتا شہید ہوگیا

لیکن میں ۔وہ ایک بار پھر طنزیہ مسکرایا ۔میری ماں نے میرے باپ کی جو پہچان میری نظروں میں بنائی ہے نہ وہ جھوٹی ہے

میرا باپ کوئی فوجی نہیں تھا اور نہ ہی کسی جنگ میں شہید ہوا تھا

بلکہ میرا باپ گرا ہوا گٹیا انسان تھا ۔جس نے اپنے ماں باپ کے کہنے پر ایک عورت سے شادی کرلی

آٹھ سال تک اسے مارتا پیٹتا رہا اس کی جہالت کی انتہا یہ تھی کہ کہ وہ اس عورت کو اتنا مارتا تھا کہ جب وہ عورت ماں بنتی تو اس کے بچے مردا پیدا ہوتے ۔ ہاں غنویٰ وہ میرا باپ تھا جلادوں کی طرح میری ماں پر ظلم کرتا رہا اور پھر ایک دن سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گیا

پھر ایک دن پتہ چلا کہ میرا باپ کسی اکبر شاہ سائیں کے ہاتھوں قتل ہو چکا ہے --

میری ماں مجھے ہمیشہ کہتی کہ میرا باپ فوج میں شہید ہوگیا ہے وہ بہت اچھا انسان تھا وہ میری نظروں میں میرے باپ کی عزت دیکھنا چاہتی تھی

اسی لئے یہ تصویر اس نے سنبھال کر رکھی تھی لیکن نکاح والے دن یہی تصویر میں نے تمہارے گھر پر دیکھی تھی

میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرے باپ کی تصویر تمہارے گھر میں کیا کر رہی ہے

مجھے تمہارے باپ کے بارے میں جاننے کا کوئی شوق نہیں تھا غنوا میں تو بس اپنے باپ کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔اور اس دن بھی میں نے اپنے باپ کے بارے میں جاننے کے لئے لالہ سے اس کا ماضی پوچھا تھا

جس لالا کو تم گناہگار کہتی ہونی اس گناہ میں میرا باپ بھی شامل تھا

ہاں غنوا اصف خان میرا باپ تھا جسے میری ماں ایک شہید فوجی کہتی ہے میری ماں نہیں جانتی کہ میں جانتا ہوں کہ آصف خان کتنا گھٹیا اور گرا ہوا انسان تھا اور میں اپنی ماں کو بتانا بھی نہیں چاہتا۔

بس اتنا کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا جبکہ غنویٰ کیلئے فرق کرنا مشکل تھا کہ اس کا غم برا ہے کہ اس کا---

ابان مزہ سے سو رہی تھی جب تیز گولی کی آواز سے اچانک اس کی آنکھ کھلی وہ گھبرا کر اٹھی۔

اور باہر نکل آئی

راحت بابا یہ گولی چلنے کی آواز کہاں سے آئی ہے

راحت بابا حال میں کھڑے کانپ رہے تھے

آپ ٹھیک تو ہیں بابا کیا ہوا ہے بتائیں مجھے شاہ کہاں ہیں وہ ٹھیک تو ہیں ایک عجیب سے خوف نے اسے آگھیرا

بابا نے باہر کی طرف اشارہ کیا۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی دروازے کی طرف آئی کہ اچانک ایک اور گولی چلنے کی آواز آئی۔

اس نے ذرا سے جھانک کر باہر کی طرف دیکھا۔جبکہ اس بار اس کے بھی ہاتھ پیر کانپنے لگے تھے۔

اس نے باہر کی طرف دیکھا تو شاہ ہاتھ میں ریوالور پکڑے تین کتوں کا نشانہ لے چکا تھا اب ایک ہی کتا باقی بچا تھا

یا اللہ ----- وہ دوڑکر باہر کی طرف آئی جب ایک اور گولی چلی اور آخری کتا بھی زمین پر گرا تھا ۔

شاہ آپ نے کیا کیا ---؟ کیوں مار دیا ان بے زبانوں کو ابان کی آنکھوں میں آنسو آئے

آو پرنسیس تم بھی حد کرتی ہو جب یہ بھونکتے ہیں تب تم روتی ہو جب میں تمہیں ان کے پاس آنے کو کہتا ہوں تب تم روتی ہو اب یہ مر چکے ہیں تب بھی تم رو رہی ہو

دیکھو اس طرح سے رونا بند کرو مجھے یہ آنسو بالکل پسند نہیں ہیں

ان سے ڈرتی تھی نہ تم یہ تمہیں خوفزدہ کرتے تھے نا ۔

ان کی وجہ سے تم پول کے پاس آکر نہیں بیٹھ رہی تھی نہ

بس اسی لیے میں نے یہ قصہ ہی ختم کر دیا ۔

اب تم آزادی سے اس گھر میں گھوم سکتی ہو جو چاہے کر سکتی ہو یہ گھر تمہارا ہے اس گھر کے ذرے ذرے پر تمہارا حق ہے پلیز تم خوش رہا کرو

میں بس تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں ۔اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اندر لے آیا ۔

جب کہ ابان کا سارا دھیان ابھی بھی ان لاشوں پر تھا

شاہ آپ کو تو ڈوگز بہت پسند ہے نا پھر آپ نے انہیں کیوں مار دیا

میں نے تم سے کہا تھا نہ پرنسس تم سے زیادہ مجھے اس دنیا میں اور کچھ پسند نہیں تم سے زیادہ محبت تو میں اپنے آپ سے بھی نہیں کرتا۔

تمہارے لیے ایک گفٹ لایا ہوں ۔اسے حال کے صوفے پر بٹھا کر ٹیبل پر پڑا ڈبا اٹھا کر اس کو دیا

تمہیں میرا فون پسند تھا نہ اسی لیے میں بالکل اپنے جیسا فون لایا ہوں تمہارے لیے ۔

اس پر تم اپنی سہیلیوں سے اپنی بہن سے ارادیہ سے حمزہ سے کسی سے بھی بات کر سکتی ہو

شاہ نے اس کے ہاتھ میں موبائل پکڑاتے ہوئے کہا

کیا میں آپی سے بھی بات کر سکتی ہوں۔ ابان خوشی سے چھتے ہوئے بولی

ہاں میری جان تم اپنی آپی سے بھی بات کر سکتی ہو لیکن سب سے زیادہ صرف مجھ سے بات کرنی ہوگی مسکراتے ہوئے فون اس کے حوالے کردیا۔

اس میں گیمز بھی ہو جائیں گی ابان نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا

میری جان تم جو چاہو گی وہ سب کچھ ہو جائے گا

آج علیزہ ملنے آئے گی تمہیں میرے آفس کی ورکر ہے وہ آے گی لینے کے لیے تمہیں اپنے ساتھ پالر لے کے جائے گی اور پھر شاپنگ ۔سو جاؤ جلدی سے تیار ہو جاؤ

شاہ نے مسکراتے ہوئے اس کا گال تھپتھپایا اور اٹھ کر اندر چلا گیا جبکہ ابان ابھی تک اپنے ہاتھ میں اپنی بہن سے بات کرنے کا اکلوتا زریعہ لیے خوش ہو رہی تھی

❤️

حمزہ اس وقت اپنے بیمار دادا کے کمرے میں بیٹھا اسے گھور رہا تھا اس نے یہ پوچھنے کی بھی زحمت نہ کی کے اس کا حال اب کیسا ہے ۔

جبکہ اس کا دادا دلاور ملک کب سے اس سے نظریں ملانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا

حمزہ بیٹا انھوں نے کچھ بولنے کی کوشش کی

میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں مجھے وہ بتائے جو مجھے بتانے کے لئے آپ نے بلایا ہے

حمزہ کا لہجہ سرد مہری لیے ہوئے تھا

حمزہ بیٹا مجھے معاف کردو مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوگئی میں سمجھ نہیں پایا ۔میں صحیح اور غلط میں فرق نہیں کر پایا

میں تمہارا گناہگار ہوں ہو سکے تو مجھے معاف کردو ۔

دیکھیں ماسٹر دلاور ملک میں یہ سب کچھ سننے کے لئے یہاں نہیں آیا پلیز آپ مجھے وہ بتائیں جس کے لئے آپ نے مجھے یہاں بلایا ہے

حمزہ سے اس کی تقریریں برداشت نہیں ہو رہی تھی ۔یہ وہ شخص تھا جس کی وجہ سے اس کا باپ مر گیا اور پھر اسے ایک بدکردار عورت کی اولاد کہہ کر سڑک پر چھوڑ گیا وہ کیسے اس شخص کو معاف کر دیتا جو آج اسے اپنا پوتا کہہ رہا تھا

ٹھیک ہے بیٹا میں تمہیں سب کچھ بتاتا ہوں

جیسا کہ تمہیں پتا ہے کہ میرے دو بیٹے ہیں میرا بڑا بیٹا عیاش تھا اس نے ایک لڑکی کے ساتھ زیادتی کی اور پھر اس لڑکی نے اس پر کیس کیا تو وہ کیس ہار گیا مجبور ہو کر میں نے اس کی شادی اس لڑکی کے ساتھ کروانا چاہی تو وہ نہیں مانا میں نے کہا میں اسے جائیداد سے عاق کر دوں گا تو اس نے مجبور ہوکر اس لڑکی سے شادی کرلی

لیکن نہ تو اسے اپنے گناہ کا احساس تھا اور نہ ہی اپنے ہونے والے بچے سے ہمدردی حتیٰ کہ وہ باپ بن گیا لیکن پھر بھی اس نے اپنی عیاشیاں نہ چھوڑی۔

پھر ایک دن وہ کہیں بھاگ گیا مجھے کچھ علم نہ تھا کہ آخر وہ کہاں گیا ہے پھر ڈیڑھ سال بعد اچانک وہ گھر واپس آیا اور اچانک ہی اس نے اپنے بیوی بچے کو اپنا لیا میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی

اسی دوران میرا دوسرا بیٹا اور تمہارا باپ وقار کالج میں اچانک کسی لڑکی سے شادی کر کے آ گیا میں ابھی ایک صدمے سے نکلا تھا۔کہ تمہارے باپ نے مجھے دوسرا صدمہ دے دیا غصے میں آکر میں نے تمہارے باپ کو گھر سے نکال دیا۔

میں ایسا ہرگز نہ کرتا حمزہ لیکن مجھے پتہ چلا تھا کہ تمہاری ماں ایک بدکردار عورت ہے۔ حمزہ کے لیے یہ الفاظ کسی زہریلے خنجر سے کم نہ تھے لیکن پھر بھی وہ ہمت کیے بیٹھا رہا کیونکہ آج وہ اپنے سب سوالوں کا جواب لینے آیا تھا

ہاں حمزہ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں تمہاری ماں ایک بدکردار عورت تھی اس نے میرے بیٹے کو دولت کے لیے پھسایا تھا اور یہ سب کچھ اس نے کسی اور کے نہیں بلکہ میرے بڑے بیٹے سلمان کے کہنے پر کیا تھا کیونکہ وہ ساری جائیداد اپنے نام کروانا چاہتا تھا

پھر کچھ سال بعد مجھے پتہ چلا کہ وہ عورت ہی بھاگ گئی ہیں تمہارے باپ کو چھوڑ کر ۔میں نے وقار کو فون کیا میں نے اسے کہا کہ وہ گھر واپس آ سکتا ہے لیکن حمزہ کو میں

قبول نہیں کروں گا یہ کہتے ہوئے انہوں نے نظریں چرائی لیکن حمزہ نے ان کے چہرے کی طرف دیکھنے کی غلطی نہ کی ۔

پھر وہ خاموش ہو گئے

بولتے رہیے پلیز میں سن رہا ہوں حمزہ آہستہ سے بولا ۔

لیکن اس نے گھر واپس آنے سے انکار کر دیا اس کا کہنا تھا کہ وہ گھر واپس ضرور آئے گا لیکن اپنے بیٹے کے ساتھ اور اسے اس گھر میں اس کی ماں نہیں بلکہ باپ سے پہچان دی جائے گی حمزہ کی ساری پریشانی ساری تکلیف ایک پل میں اس کا باپ دور کر گیا تھا ۔

ہاں اس کا باپ جو اسے بے تحاشہ چاہتا تھا ۔

جس نے اپنی اولاد کے لیے اپنے باپ تک کو چھوڑ دیا ایک مغرورانہ مسکراہٹ نے حمزہ کے لبوں کو چھوا ۔ہاں اس سے غرور تھا آج اپنے باپ پر ۔

میں اسے منانے کی کوشش کرتا رہا لیکن اس کا جواب ہر بار ہی انکار میں آیا پھر ایک دن میں نے اسے ملنے کے لیے بلایا

جب میں آفس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ تمہاری ماں تمھارے تایا سلمان کے کیبن سے نکل رہی تھی ۔

میں سلمان کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ یہ عورت میرے آفس میں کیا کر رہی ہے ۔

تو سلمان نے کہا کی یہ عورت وقار سے طلاق چاہتی ہے اس لئے وہ یہاں آئی تھی

میں نے وقار کو فون کر کے یہ بات بتائی تو اس نے کہا کہ وہ عورت سے ملنا چاہتا ہے ۔

ایسا ہی ہوا وہ دونوں آخری بار طلاق کے لیے مل رہے تھے جب ان کا کار ایکسیڈنٹ ہوا اور یہ کار ایکسیڈنٹ کروانے والا اور کوئی نہیں تمہارا تایا سلمان تھا حمزہ یہ ایک سوچی سمجھی سازش تھی کیونکہ میں نے ساری جائیداد دونوں بھائیوں میں آدھی آدھی تقسیم کردیں اور یہ بات سلمان کو گوارا نہ تھی وہ ساری جائیداد حاصل کرنا چاہتا تھا

جس کی وجہ سے اس نے اپنے سگے بھائی کو قتل کروا دیا

میں اس عورت کی اولاد کو اپنی اولاد کا درجہ نہیں دینا چاہتا تھا

یہ ساری باتیں کچھ عرصہ پہلے مجھے سفیان نے بتائی ہے

کون سفیان حمزہ نے پوچھا ۔

سلمان کا بیٹا ۔سفیان ملک

❤

اپنے کہے کے عین مطابق شاہ کی سیکرٹری سے لینے آئی تھی ۔۔۔ عجیب قسم کی لڑکی تھی نہ کچھ بولتی تھی اور نہ ہی کوئی ریکٹ کرتی تھی ۔وہ لڑکی کم ربورٹ زیادہ لگ رہی تھی ابان نے دو تین بار اس سے بات کرنے کی کوشش کی جب وہ آگے سے ٹھیک سے نہ بولیں تو ابان نے بلانا ہی چھوڑ دیا ۔

بس ایک ہی رٹ یس میڈم یس میڈم ۔

اس نے اپنے مقصد سے ہٹ کر ابان سے ایک ہی بات نہ کی ضرور یہ شاہ نے ہی کہہ کر بھیجا ہوگا

شاہ کو اپنی کمپنی میں کم بولنے والے اور زیادہ کام کرنے والے لوگ پسند تھے وہ خود بھی ایسا ہی تھا

اپنے علاوہ کسی کو اہمیت نہ دینے والا ۔۔

بیس سال پہلے جب لالہ کے آدمی نے اسے گولی ماری تو وہ ساری رات اسی جگہ پڑا رہا

لیکن پھر جب صبح وہاں سے کچھ لوگوں کا گزر ہوا تو ایک جلی ہوئی لاش کے ساتھ ایک اور لاش دیکھی غور سے دیکھنے پر پتہ چلا کہ وہ لاش نہیں بلکہ بچہ زندہ ہے

وہ لوگ اس سے ہسپتال لے آئے

شاہزرزندہ بچ گیا لیکن تین ماہ تک کوما میں رہا

تین ماہ کے بعدگھر واپس ایا تو وہاں نہ تو اس کی انی تھی اور نہ ہی رمشا اس نے ان دونوں کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی لیکن اسے کوئی نہ ملا

یتیم خانے میں اسے اس کے ساتھ ایک اور بچہ ملا نو اسے اپنے دل کے بہت قریب لگا حمزہ اور وہ ہمیشہ ساتھ رہنے گے۔

زندگی کی ٹھوکروں نے شاہ کو بہت سخت دل بنا دیا شاہ جتنا سخت دل تھا حمزہ اتنا ہی نرم دل تھا

اس کے نرم دل ہونے کی وجہ سے وہ اکثر مار کھا جاتا۔

یہی وجہ تھی کے اس کی کمپنی میں حمزہ کا حصہ 20 پرسنٹ جبکہ اس کا 80 پرسنٹ تھا۔اور ان کی کمپنی اس وقت پاکستان کی بڑی کمپنیوں میں شامل ہورہی تھی

🌹🌹

ابان جو یہ سوچ کر بہت خوش تھی کہ سے باتیں کرنے والا کوئی لے گا اس کا خواب چکنا چور ہوگیا

ہاں لیکن پالر والی لڑکیوں نے اس کی بہت تعریف کی اور بہت ساری باتیں بھی کی۔پھر جب انہوں نے پوچھا کہ وہ اتنی کم عمری میں شادی کیوں کر رہی ہے تو جواب سیکٹری کی طرف سے آیا کہ یہ لو میرج ہے اس کا جواب سن کر ابان کا تو منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

اگر وہ ابان سے بدلہ لے رہی تھی تو یہ بدلہ بنتا تھا کیونکہ آج ابان نے اسے اتنا تنگ کیا تھا کہ وہ چار پانچ بار شاہ کو فون کرکے اس کو شکایت لگا چکی تھی

لیکن شاہ آگے سے ڈانٹ دیتا ۔جس کی وجہ سے وہ ہر تھوڑی دیر بعد اسے گھوری سے نوازتی ۔

اور پھر آج کے دن کے لیے شاہ کی سیکٹری کی سزا مکمل ہوئی ۔

اور وہ اسے لے کر بڑے حال میں انٹر ہوئی ۔

حال مہمانوں سے بڑا ہوا تھا شاید سارے شہر کو انوائٹ کیا گیا تھا ۔

ارادیہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی اس نے اور مشی ایک جیسے کپڑے پہنے تھے ارادیہ نے اسے اسٹیج پر چڑانے میں مدد کی کیونکہ سیکٹری تو اسے حال میں چھوڑتے ہی کہیں غائب ہوگئی تھی اسے اپنی جان چھرانے کی کچھ زیادہ ہی جلدی تھی ۔

اب وہ ارادیہ کو اپنے سارے دن کے کارستانی سنا رہی تھی جب دھیاں شاہ پے گیا جو اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے جان لٹاتی نظروں سے دیکھ رہا تھا ۔

اسے اس طرح سے دیکھنے پر ابان کا دل عجیب ہی انداز میں دھڑکنے لگا ۔

پھر آہستہ آہستہ چلتا اس کے قریب آ کر بیٹھا ۔

اگر مجھے اندازہ ہوتا کہ تم اتنی خوبصورت لگو گی تو میں گھونگھٹ کا بھی انتظام کرتا ۔

اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتا ہے آہستہ سے اس کا گال چوم گیا ۔

حال میں سب مہمانوں کے سامنے شاہ کی اس طرح کی حرکت ابان کو پانی پانی کر گئی

🌹

وہ نہیں آنا چاہتی تھی لیکن یہ اس کی مجبوری تھی بس ایک بار اپنی آنکھوں سے اپنے مغرور ناک والے شہزادے کو دیکھنا چاہتی تھی ۔

وہ مکمل نقاب میں تھی کہ کوئی سے پہچان نہ پائے ۔

سب کی نظروں سے بچ کر کو اندر داخل ہوئی اس کا مقصد شاہ کو ایک نظر دیکھنا تھا نہ جانے کتنا بڑا ہوگیا ہوگا وہ میں جانے کیسا دکھتا ہوگا وہ

جس دن سلمان اسے کوٹھے پر بیچ کر گیا تھا اس دن اس نے کہا تھا کہ شاہ مرچکا ہے لیکن اس کا شاہ زندہ تھا

اس کے سارے دشمن شکست کھا چکے تھے ۔۔

آصف مر چکا تھا ۔

لالہ اپنی حرکتوں پر شرمسار در در بھٹک رہا تھا

جبکہ سلمان ۔۔ سلمان اکثر اس سے کوٹھے پر ملنے آتا تھا اس نے اپنی حرکتیں نہ چھوڑیں ۔

جب ایک دن اس کا پتہ کرنے اس کے پیچھے پیچھے اس کا 16 سال کا بیٹا سفیان آیا

سفیان ملک اپنے باپ جیسا ہرگز نہیں تھا وہ ایک نیک انسان تھا ۔اس کی ماں نے اس کی تربیت بہت اچھے سے کی تھی

نگین نے اسے ہی اپنا نشانہ بنایا۔وہ سلمان سے اپنا بدلہ لینا چاہتی تھی اس وقت اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس کے سامنے کوئی معصوم بچہ کھڑا ہے

اس نے سفیان کو اپنے باپ کے خلاف کردیا ۔۔اور اپنے پہ بیتی ہر بات بتا دیں۔

سفیان نے اس کوٹھے میں آکر کبھی اخلاق سے گری ہوئی حرکت نہ کی ۔۔اس کا ان عورتوں میں سے کسی کے ساتھ بھی کوئی تعلق نہ تھا ۔

پھر ایک دن رمشا کو اس کا باپ کوٹھے پر چھوڑ کر گیا۔وہ اس کا اسیر ہوگیا ۔رمشا کو لے کر اس کا ارادہ غلط نہ تھا وہ اس سے نکاح کر کے ایک خوشحال زندگی گزارنا چاہتا تھا ۔

جس کے لیے اس نے نگاہ بیگم کو بہت رقم دی تھی ۔۔

رمشا کو لے کر نگاہ بیگم کے اندر بھی ایک نرم گوشہ پیدا ہوگیا اس کی اپنی بیٹی کا نام بھی رمشاہی تھا ۔ اسے اس بات کی خوشی تھی کہ سفیان اسے اپنے نکاح میں لینا چاہتا ہے ۔

لیکن اسی رات رمشا کوٹھے سے بھاگ گئی اور یہ بات نگاہ بیگم کو گوارہ نہ تھی کہ اس کے کوٹھے سے کوئی لڑکی بھاگ جائے

محفل اپنے عروج پر تھی ہر کوئی اپنے اپنے ہی دھیان میں تھا ۔۔ حمزہ مشی کو سنبھال رہا تھا جبکہ ارادیہ ابان کے منہ سے شاہ کی سیکرٹری کے بارے میں سن سن کر پک چکی تھی

آبان نے اس لڑکی کے ساتھ صرف دو سے تین گھنٹے ہی گزارے تھے لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ابان پر ظلم و ستم برسوں سے کرتی آئی ہو

پھر کھانے کا سلسلہ شروع ہوا سب لوگ کھانے کی طرف متوجہ ہوئے تو نگین سب سے نظریں چرا کر شاہ کو دیکھنے آگے بھری

جب بری طرح سے ایک لڑکی سے ٹکرائی ایک دوسرے کو دیکھ کر دونوں ہی حیران رہ گئی

۔

ارادیہ جس نے سوچا بھی نہیں تھا۔کہ نگاہ بیگم اسے ڈھونڈتے ہوئے یہاں پہن چائے گی جب کہ نگین جو اپنے شاہ کو دیکھنے آئی تھی اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کیا یہاں پر اسے رمشامل جائے گی

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں پلیز یہاں سے چلی جائیں اگر میرے شوہر نے دیکھ لیا تو وہ جانے کیا کردے خدا کے لئے آپ کو جو کچھ چاہیے میں آپ کو دونگی میں جانتی ہوں آپ نے مجھ پر بہت رقم لگائی ہے میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں میں آپ کے سارے پیسے آپ کو لوٹا دوں گی میں آپ کو آپ کے سارے روپے دوں گی ۔ خدا کے لیے میرا گھر برباد نہ کریں میری ایک بچی ہے

ارادیہ اس کے آگے ہاتھ پیر جھوڑنے لگی لیکن نگاہ بیگم کو اس کا ہوش ہی کہاں تھا

وہ تو یہاں اپنے شہزادے سے ملنے آئی تھی اسے دیکھنے آئی تھی ۔

دیکھو لڑکی اس وقت میں راستے سے ہٹ جاؤ ۔اور جہاں تک بات ہے پیسوں کی نگاہ کو پیسوں سے کوئی غرض نہیں ہے تم نے نگاہ بیگم کو دھوکا دیا ہے جس کی سزا تمہیں بھگتنی ہوگی ۔

دیکھیئے آپ ۔میں آپ کو ساری رقم دے دوں گی جس سے آپ نے مجھے خریدا لیکن خدا کے لئے آپ میرے شوہر تک یہ بات نہ پہنچائے کہ وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتے ۔

پلیز میری زندگی کو بخش دیں پلیز مجھے سکون سے رہنے دیں

میرا شوہر ہے جو مجھ سے بے تحاشا محبت کرتا ہے میری ایک بچی ہیں ۔ارادیہ ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

ایک بات کان کھول کر سن لو رمشا ۔کوٹھے سے بھاگی ہوئی عورت نہ تو کسی کی بیوی ہوتی ہے اور نہ ہی کسی کی ماں وہ صرف طوائف ہوتی ہو اور تم طوائف ہو ۔

اور تم سے حساب لینے میں بہت جلدی آؤں گی فی الحال مجھے کچھ اور کام ہے راستے سے ہٹ جاؤ میرے

نگاہ نے اسے ایک ہاتھ سے پیچھے دھکا دیا ۔

وہ لڑکھڑاآتی ہوئی کسی سے ٹکرائی

جب حمزہ نے اسے تھام لیا

اب تمہیں گھبرآنے کی ضرورت نہیں ہے رمشاتمھارا شوہر تمہارے بارے میں سب کچھ جان چکا ہے اب یہ خود ہی تمھارا ہاتھ پکڑ کر میرے پاس لے آئے گا ٹھیک کہا نا میں نے ملک صاحب

ایک ادا سے کہتے ہوئے نگاہ بیگم اس کے قریب سے گزر گئی

جبکہ ارادیہ بے یقینی سے حمزہ کی طرف دیکھ رہی تھی جو نجانے کب سے اس کے پیچھے اس کی ساری باتیں سن رہا تھا ۔۔

اس کے چہرے سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ سب کچھ جان چکا ہے

حمزہ میری بات س----

اس سے پہلے کے ارادیہ کچھ کہتی حمزہ لمبے لمبے ڈگ برتا وہاں سے نکل گیا ۔

جبکہ ارادیہ اپنی زندگی کو خود سے دور جاتے دیکھ کر وہی زمین پر بیٹھ کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

ریز گھر واپس آیا تو غنویٰ اماں کے پاس بیٹھی ہونے دوائیاں دے رہی تھی ریز بے ساختہ مسکرا دیا وہ اس کی ذمہ داریاں کتنی خوش اسلوبی سے نبھا رہی تھی

ان کا ولیمہ سادگی سے ہوا تھا

زیادہ لوگ شامل بھی نہ تھے ۔

بس ریز کے سرکل کے چند لوگ تھے

اماں کو کھانا کھلانے کے بعد دوائیاں دے کر وہ پرسکون سے ان کے ساتھ لیٹ کر سونے لگی

غنویٰ بیٹا تمہاری شادی کو اتنے دن ہوچکے ہیں اب تمہیں اپنے کمرے میں جا کر سونا چاہیے

اماں نے اچانک کہا تو وہ گھبرا گئی

ہمارا بستر بھی بہت چھوٹا ہے تو رات کو تنگ پر جاتی ہوگی تو اپنے کمرے میں جا کر سو جا۔اماں نے اسے محبت سے کہا

نہیں اماں ایسی کوئی بات نہیں ہے میں بالکل ٹھیک ہوں میں نہیں تنگ ہو رہی غنویٰ نے جلدی سے کہا۔

تو تو ٹھیک ہے غنویٰ لیکن میرا بیٹا ٹھیک نہیں ہے۔

اور اب بہتر ہوگا کہ تو اپنی ذمہ داریاں سمجھ چل جا اپنے کمرے میں اماں نے آرڈر دیا کیسے ایک پل میں وہ ماں سے ساس بن گئی لیکن غنویٰ کی شکل روتی بن گئی جس پر اماں بے ساختہ مسکرا ئی

پھر بڑی صفائی سے انہوں نے اپنی یہ مسکراہٹ چھپائی اور پھر سے آرڈر دیا

وہ تیرے سر کا سائیں ہے اس کی ضرورتوں کا خیال رکھنا تیرا فرض ہے

چل فٹافٹ نکل یہاں سے اپنے کمرے میں جا۔اماں چہرے پر مصنوعی غصہ سجاکر کہا

اماں۔۔۔۔غنویٰ نے کچھ کہنے کی کوشش کی

چل نکل۔۔۔اماں نے پھر سے کہا

آپ بالکل بھی اچھی ساس نہیں ہے ظالم ہیں آپ

غنویٰ روتی شکل بناتی اٹھ کر کمرے میں آ گئی جہاں ریز مزے سے بیڈ پر لیٹا شاید سو رہا تھا

اس نے پورے کمرے میں نظر دوڑآئی جہاں شاید کہیں سونے کی جگہ مل جائے

نا تو اس کمرے میں کوئی صوفہ تھا۔اور نہ ہی بیڈ کے علاوہ سونے کے لئے کوئی اور جگہ

شاید وہ زمین پر بھی سو جاتی اگر آج صبح کچن میں اس نے کاکروچ نہ دیکھا ہوتا۔

ویسے تو وہ کاکروچ سے زیادہ ڈرتی نہیں تھی لیکن وہ اتنی بھی بہادر نہیں تھی کہ کاکروچ کے ساتھ زمین پر سو جائے

اپنا دل بہادر کرتی۔وہ ریز کے بیڈ کے قریب ائی اور سمٹ کر ایک کونے میں سونے گئی۔

جب اچانک ریز نے اس کا ہاتھ تھاما اور اپنے قریب کھینچ لیا

اور کتنا تڑپانے کا ارادہ ہے مسز۔۔۔؟بندے میں اتنی ہی ہمت تھی۔

اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتا اسے خود میں سمٹ گیا۔ غنویٰ چاہ کر بھی اس کی محبتوں کے آگے مزاحمت نہ کر پائی ۔وہ اسے اپنے پیار کی بارش میں بھگوتا اس کا پور پور اپنے نام کر گیا

❤❤

شاہ نے اکیلے ہی سب مہمانوں کو ۔ سنبھالا حمزا نہ جانے کہاں جا چکا تھا اب تک ساری ذمہ داریاں حمزہ نے سنبھالی تھی لیکن اب وہ اچانک ہی کہیں غائب ہوگیا اس نے ہر طرف حمزہ کو ڈھونڈا حمزہ تو کہیں نہ ملا لیکن ارادیہ ضرور مل گئی

ارادیہ بھابھی آپ کا شوہر کہاں ہے بتائیں مجھے اس کی خبر لیتا ہوں ۔نکما کہیں کا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے نہ جانے کہاں چلا گیا ہے

خیر جو بھی ہے میں کب سے اسے فون کر رہا ہوں فون بھی نہیں اٹھا رہا آپ اسے فون کرے اور کہیں یہاں آئے مہمانوں کو سنبھالے ۔ شاہ نے کہا

مشی کہاں ہے----شاہ نے اس کے ساتھ مشی کو نہ دیکھ کر پوچھا

میرے خیال میں حمزہ اسے گھر لے گئے ہیں ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی ارادیہ نے جلدی سے بہانہ بنایا

مجھے لگ رہا ہے ارادیہ بھابھی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے دیکھیں اپنی آنکھیں کتنی سرخ ہو چکی ہیں چلیں ۔

آئیے میں آپ کو بھی گھر چھوڑ آتا ہوں شاہ نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے کہا

نہیں شاہ بھائی میں بالکل ٹھیک ہوں ۔آپ جائیں مہمانوں کو سنبھالے تب تک میں ابان کے پاس بیٹھتی ہوں ۔

بس اتنا کہہ کر وہ ایک بار پھر سے سٹیج پر آگئی

اس کا سب کچھ ختم ہو رہا تھا حمزہ یہاں سے جا چکا تھا شاید ہمیشہ کے لیے وہ اسے چھوڑ چکا تھا لیکن اپنی صفائی دینے کے لیے وہ ایک بار تو اس سے ضرور لے گی

ہاں میں بتایں گی اس کو کہ جو کچھ بھی ہو اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں تھی

کیسی یقین دلاؤں گی کہ اپنے شوہر کو کہ میں ایک طوائف نہیں ہوں

میں کب سے آپ سے باتیں کر رہی ہوں اور آپ ہیں جو اپنی ہی سوچوں میں ڈوبی ہوئی ہیں ابان نے ایک بار پھر سے اس کا کندھا ہلاتے ہوئے اپنی طرف متوجہ کیا

ہاں بولو کیا کہہ رہی ہو اپنی سوچوں سے نکل کر وہ ابان کی بات سننے لگی

جو ابھی تک شاہ کی سیکڑی کی شکایتیں لگانے میں مصروف تھی --

محفل ختم ہونے کے بعد شاہ نے ابان اور ارادیہ کو اپنے ساتھ چلنے کا کہنے لگا

❤

ارادیہ کو اس کے گھر کے گیٹ پر چھوڑ کر ابان کو لے کر چلا گیا

جبکہ ارادیہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے اپنے گھر میں جانے لگی جسے اس نے اور اس کے شوہر حمزہ نے محبت سے بنایا تھا کتنی یادیں تھی اس گھر میں انکی

تو کیا یہ سب کچھ اس سے چھن جائے گا

حمزہ کی محبت ۔اور مشی

یا خدایا میری مدد کر ---

اس نے اندر آکر دروازہ کھولا ۔جو کہ لاک نہیں تھا

حمزہ صوفے پر مشی کو لے کر بیٹھا ہوا تھا اسے آتا دیکھ کر اس نے مشی کو صوفے پر لٹایا جو شاید سو چکی تھی

اور خود اٹھ کر کمرے میں چلا گیا ۔

ارادیہ ایک بار پھر سے اپنی قسمت پر رونے لگی

❤️

نگاہ بیگم واپس آئی تو اس کی سوچ حمزہ اور ارادیہ کے گرد گھوم رہی تھی اس نے کتنا غلط کیا اس نے ارادیہ کو حمزہ کی نظروں میں گرا دیا

کیسے بے یقینی سے وہ ارادیہ کو دیکھ رہا تھا

اس نے تو ارادیہ کی زندگی بچانے کے لئے سفیان کے ساتھ اس کی شادی کرنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن یہاں تو سب کچھ غلط ہوگیا ارادیہ بھاگ کر کسی اور سے شادی کرچکی تھی اس کی ایک بچی بھی تھی

وہ اپنی زندگی میں مطمئن اور خوش تھی لیکن نگاہ نے سب کچھ برباد کر دیا وہ اپنے گلٹ میں تھی

وہ اٹھی اور جانماز بچھا کر نماز ادا کرنے لگی

اسے پتہ تھا جو کچھ اس نے کیا ہے وہ غلط ہے لیکن سفیان ملک کی نظروں میں اس نے ارادیہ کے لیے سچی محبت دیکھی تھی

سفیان ملک جو سولہ سال کی عمر سے اس کے کوٹھے پر آرہا تھا جس نے آج تک کسی عورت کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا

اس نے ارادیہ سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا تھا

جس پرنگاہ نے سفیان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کی شادی اس کے ساتھ ضرور کروائے گی اور سلمان کے سامنے جا کر کہے گی کہ دیکھو تمہارے بیٹے نے ایک طوائف سے نکاح کیا ہے

لیکن وہ ایسا نہ کر پائیں

اس وقت اسے اپنے کئے پر شرمندگی ہورہی تھی اس نے کبھی بھی ارادیہ کا برا نہیں چاہتا تھا

لیکن پھر بھی آج اس کے ساتھ بہت برا کرائی تھی سجدے میں رو رو کر اس نے خدا سے معافی مانگی

اور پھر ایک فیصلہ کیا

میں کل ہی رمشا کے گھر جا کر اس کے شوہر کو ساری حقیقت بتاؤں گی میں اسے بتاؤں گی کہ اپنے رمشا کی کوئی غلطی نہیں وہ پاکباز پاکیزہ ہے ۔

میں رمشا کی زندگی برباد نہیں ہونے دوں گی میں اس کی زندگی آسان ضرور کروں گی اس سب میں اس کی کوئی غلطی نہیں ہے ۔

ارادیہ کو گھر چھوڑنے کے بعد اب شاہ ابان کو گھر لے کے جا رہا تھا وہ خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا جبکہ ابان کا سارا دھیان کراچی کی جگمگاتی سڑکوں پر تھا

ملتان میں وہ ایسی جگہ پر رہتی تھی جہاں گہما گہمی بہت کم تھی

لیکن شاہ کراچی کے شہر کے بیچوں بیچ رہتا تھا

ابان کو یہ روشنیوں بھرا شہر بہت اچھا لگا تھا لیکن اس کی وجہ سے وہ اپنے گھر والوں سے دور ہو گئی تھی جس کا اسے افسوس بھی تھا

لیکن یہ بات الگ کی تھی کہ جس دن سے شاہ نے محبت سے اسے اپنے پیار کا احساس دلایا تھا اسے بتایا تھا کہ وہ اس سے پیار کرتا ہے

اس دن سے ابان کے دل میں بھی اس کے لیے عجیب سی فیلنگز پیدا ہونے لگی تھی

سچ تو یہ تھا کہ وہ ابان کے دل پر دستک دینے والا پہلا شخص تھا ابان اسے چاہے یا نہ چاہے لیکن اس کا دل سے چاہنے لگا تھا

کیا ارادہ ہے بانی آج ہم سڑک پر ہی نہ سو جائیں شرارت سے پوچھا

ہائے سچی---- ایسا ہو سکتا ہے اس کی شرارت کو سمجھ کر ابان نے شرارت سے کہا

جس پر شاہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا

پاگل ہو تم بانی ---- شاہ ہلکا سا بڑبڑایا

آپ سے تھوڑا کم ابان اسی کے انداز میں اس کی بات سن کر بڑبڑائی

شاہ نے پھر سے قہقہہ لگایا

آئس کریم کھاؤ گی ۔ محبت سے پوچھا

ہائے سچی ----؟ابان خوشی سے چہکتے ہوئے اس کی طرف پلٹی

ہاں مچی جان لٹاتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے محبت سے کہا ۔

اور راستے میں آنے والے پہلے آئس کریم پالر پر گاڑی روک دی

اب یہاں ہلکی ہلکی بارش شروع ہو رہی تھی

اسے گاڑی میں بیٹھنے کا بول کر شاہ آئسکریم لینے چلا گیا

جب کہ ابان کا گاڑی میں بیٹھنے کا اب کوئی ارادہ نہ تھا

پہلے تھوڑی دیر شاہ کے ڈر سے وہ گاڑی کے اندر ہی بیٹھی رہی اور گاڑی کے تھوڑی سی کھلی کھڑکی سے اپنا ہاتھ باہر کرتی ۔

لیکن پھر آخر تھک ہار کر آہستہ سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکل آئی

ہلکی ہلکی ٹھنڈی ٹھنڈی بوندا باندی اس کے چہرے کو بھی بگھونے لگی اس وقت وہ مکمل ولیمے کی ڈریس میں تھی ۔

خوبصورتی سے کیا گیا میک اپ وہ دلہن کے روپ میں قیامت ڈا رہی تھی

شاہ نے جب دکاندار کی نظروں کے فوکس میں اپنی بیوی کو دیکھا تو ایک پل کے لئے اس کے ماتھے کی رگیں سامنے واضح ہونے لگی ۔

لیکن خود پہ ضبط کرتے ہوئے اس نے آئسکریم اٹھائیں اور جلدی سے واپس آگیا

گاڑی میں بیٹھو سرد لہجے میں کہا گیا

اپنے پیچھے اچانک شاہ کی آواز سن کر ابان چونکی

آپ اتنا جلدی آ گئے ۔۔ابان ہلکی سی منمنائی

لیکن شاید شاہ سنا نہیں ۔

گاڑی کا دروازہ کھول کر وہ اندر بیٹھا تو ابان بھی فورا اندر بیٹھ گئی ۔

❤️

ابان نے دو تین بار نظریں اٹھا کر شاہ کی طرف دیکھا لیکن شاہ کا دھیان صرف گاڑی چلانے پر تھا وہ اس کی طرف بالکل نہیں دیکھ رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر چھایا غصہ صاف بتا رہا تھا کہ اسے ابان کی یہ حرکت پسند نہیں آئی

اب کہیں مجھے پھر سے ہی کوئی سزا نہ سنا دیئے۔لیکن انھوں نے تو کہا تھا کہ وہ مجھے کوئی سزا نہیں دیں گے

ہاں لیکن یہ بھی تو کہا تھا اگر کوئی غلطی نہیں کروں گی تو ---ابان اپنی سوچوں میں مصروف تھی جب گاڑی اچانک ویران سڑک کے بیچوں بیچ رک گئی

یہ میں دیکھنے کے لئے نہیں لایا تھا کھاو اسے اس نے آئس کریم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

ابان ایک نظر آئسکریم کی دیکھ کی طرف دیکھا اور پھر شاہ غصیلے چہرے کو ۔۔

پھر جلدی سے آئسکریم کا پیک کھولا اور اسے کھانے لگی

پہلے تو وہ بڑی آسانی سے شاہ سے بات کر رہی تھی لیکن

آپ اب شاہ کو غصے میں دیکھ کر اس کی اتنی بھی ہمت نہ ہوئی کہ وہ ایلے آئس کریم کا ہی پوچھ لے ۔

جبکہ وہ دو آئسکریم لایا تھے یعنی کہ ایک اپنے ایلے ہی لیا ہوگا ۔

لیکن بیچاری ٹھنڈی ٹھنڈی آئس کریم شاہ کے غصے کو ٹھنڈا نہیں کر سکتی تھی یہ آبان کا جانتی تھی ۔

اس لئے خاموشی سے اس نے اپنی آئسکریم کھانا ہی بہتر سمجھا ۔

ایک بات جو وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ویران سڑک میں گاڑی روک کر آئس کریم کھلانے کا کی کیا وجہ ہو سکتی ہے ۔

ارادیہ آپی نے تو کہا تھا کہ ہمارا گھر ان کے گھر کے بہت قریب ہے تو ہم اتنی دیر سے گھر جا رہے ہیں ہم پہنچ کیوں نہیں رہے ۔

ابان کے دل میں مچلتا سوال جو وہ کب سے پوچھنا چاہ رہی تھی آخر پوچھ ہی لیا ۔

کیونکہ پہلے اس سے شاہ کے ساتھ سفر کرنے میں مزا آ رہا تھا لیکن اب شاہ کا غصہ اس کی جان نکال رہا تھا۔

میں تمہیں لانگ ڈرائیو پر لے کے جانا چاہتا تھا میں نے سوچا موسم اچھا ہے چلو تمہیں گما کرلاتاہوں شاہ کا لہجہ اب تھوڑا نرم تھا۔

شاید وہ اپنے غصے پر کنٹرول کر چکا تھا۔

تو پھر چلے نہ ہم یہاں پر کیوں رکے ہیں ابان نے معصومیت سے پوچھا۔

چلتے ہیں ----شاہ اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا

لیکن 15 منٹ کے بعد --بارش فل سپیڈ میں شروع ہو چکی تھی

❤️

جلدی سے گاڑی سے باہر نکلو ---شاہ نے کہا اور خود بھی گاڑی سے باہر نکلنے لگا۔

شاہ کیا ہوگیا ہے آپ کو باہر کتنی تیز بارش ہو رہی ہے ہم بھیگ جائیں گے ابان نے سمجھانا چاہا۔

بانی تم وہاں آئسکریم پارلر کے باہر بھی تو بھیگ ہی رہی تھی نہ۔

جلدی سے باہر نکلو شاہ نے لہجہ سخت رکھتے ہوئے کہا تو ابان فوراً گاڑی سے باہر نکل گئی
۔

ان بارشوں سے ہماری پہلی یاد جوڑی ہے ابان میں نے تمہیں پہلی بار بارش میں دیکھا تھا اور وہی اپنا دل ہار بیٹھا

یہ بارش کا موسم میرے لئے بہت انمول ہے

جسے میں تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں ۔شاہ اور آبان پوری طرح سے بھیگ چکے تھے شاہ اس کا ہاتھ پکڑ کر سڑک کے بیچو بیچ لے آیا ۔

جب کہ ابان اس کے چہرے پر غصہ کے تاثرات کو ڈھونڈ رہی تھی جو اب کہیں بھی نظر نہیں آرہے تھے

میں اس خوبصورت رات کا ہر لمحہ اپنی جان کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں

ابان میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں ۔۔تم کبھی نہیں سمجھ سکو گی کہ میرے لئے یہ احساس کیا ہے کہ تم صرف میری ہو ۔

شاہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے جا بجا اس کے چہرے کو چوم رہا تھا جبکہ اس کی حرکتوں پر ابان کو بس آگے پیچھے دیکھنے کی پڑی تھی کہ کوئی آ ہی نہ جائے

شاہ کوئی آجائے گا۔۔ابان نے اپنے آپ کو چھڑوانے کے ہر ممکن کوشش کی پھر تھک ہار کر اسی سے کہنے لگی

کوئی نہیں آتا اس سڑک پر بالکل بے فکر ہو جاؤ تم بس اتنا کہہ کر وہ ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر جھک گیا۔۔

اس کی جسارتوں کی تاب نہ لاتے ہوئے آبان اس کے سینے میں اپنا منہ چھپا گئی۔۔

جبکہ اس کے پیروں میں بجتی پازیب کی چھن چھن ہاتھوں کی چھنکتی چوڑیاں شاہ کو بے خود کئے جا رہی تھی ۔

شاہ پلیز گھر چلے ۔۔ابان نے مسکین سی شکل بنا کر کہا ۔شاہ جانتا تھا کہ اس کی شدتوں کے آگے یہ نازک سی لڑکی بہت کمزور ہے ۔۔

اسی لیے شاہ نے اس کا چہرہ چھوڑ کر اس کا ہاتھ تھاما

دو شرطوں پر چلیں گے شاہ نے محبت سے کہا ۔

جبکہ اس کی شرطوں کا سن کر ابان کے گال سرخ ہو چکے تھے ۔۔

کیا۔۔۔۔۔ش۔۔۔شرطیں ہہ۔۔ہیں ۔ابان نے بڑی مشکل سے لفظ ادا کئے نجانے وہ کیا مانگ بیٹھے

ہاہاہا جان من اتنی بھی بڑی شرطیں نہیں ہیں کہ تم اس طرح سے کپکپاو۔۔شاہ نے سے کھینچ کر ایک بار پھر سے اپنے قریب کیا

شرط نمبرایک تمہیں مجھے کس کرنا ہوگا

شرط نمبر دو اس برستی بارش میں میرے ساتھ ہی سڑک پر ڈانس کرنا ہوگا

شاہ نے جلدی سے اسے اپنی شرطیں بتائیں

چہرے پر شرارت واضح تھی

ایک۔۔۔۔۔شش۔۔۔شرط ممم۔ منظور ہے دوسری ۔۔۔۔منظور نی۔۔ نہیں ابان جلدی سے بولی ۔لیکن پھر بھی زبان لڑکھڑائی

نہیں جان من آپ کو دونوں شرطیں پوری کرنی ہوگی ورنہ آپ گھر نہیں جا سکتی لیکن فی الحال تو اپنی شرط نمبرایک پوری کیجیے

شاہ نے اس کا چہرہ اپنے چہرے کے بالکل قریب کر کے کہا

اس سے پہلے کہ وہ اس کے لبوں پر جھکتا ابان نے اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا --

مجھے شرط نمبردو ڈانس والی منظور تھی ابان جلدی سے بولی اس بار آواز میں لڑکھڑاہٹ کم ہوچکی تھی

شاہ نے قہقہہ لگا کر اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا --- جوابان نے فوراً تھام لیا شاہ نے کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا شاہ کا ایک ہاتھ ابان کی کمر پر تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں اس نے ابان کا ہاتھ تھام رکھا تھا

اور ابان کا ایک ہاتھ شاہ کے کندھے پر تھا اور دوسرا شاہ کے ہاتھ میں قید تھا ۔

شاہ ہلکے سے اسے اپنے ساتھ موو کروا رہا تھا جب کہ جیسے ہی وہاں سے گھماتا اس کی چھنچھناتی پائل اور چھنکتی چوڑیاں اسے ایک بار پھر سے اپنے قریب کرنے پر مجبور کر دیتی ۔

کتنا ہی وقت ایسے ہی گزر گیا ۔

وہ دونوں ایک دوسرے میں کھوئے دنیا یکسر فراموش کر چکے تھے ۔

آج ابان کا دل شاہ کے لیے ایک الگ ہی ترنگ میں دھڑک رہا تھا

آج پہلی بار شاہ اسے اتنا برا نہیں لگ رہا تھا جتنا پہلی بار لگا تھا ۔

اسے شاہ کا اس کے ساتھ رہنا اس کا خیال رکھنا ۔۔ہر وقت ہی اس کے بارے میں سوچنا ۔۔اسے یہ سب کچھ ان کہانیوں کی طرح لگ رہا تھا ۔

جو اس کی بہن سنایا کرتی تھی ۔

اس کی بہن اس سے کہا کرتی تھی کہ ایک دن اس کا بھی شہزادہ اسے لینے آئے گا ۔

جب شاہ اسے اپنے ساتھ لے کے گیا تھا تو وہ اسے کوئی شہزادہ نہیں بلکہ ایک دیو لگا تھا جو اسے اپنے ساتھ قید کر رہا ہے ۔

لیکن آج وہاں سے ایک شہزادہ ہی لگ رہا تھا-----

لیکن پھر جب یاد آیا کہ اس کی وجہ سے وہ اپنے اپنوں سے دور ہوگئی ہے تو اس کا دل ایک بار پھر سے اداس ہو گیا وہ شاہ کی محبت پر تو ایمان لے آئی تھی لیکن اپنے گھر والوں کی دوری کی وجہ سے اس کے دل کا ایک کونا آج بھی شاہ کے خلاف تھا

اسلام علیکم دوستو تو یہ رہی آپ کی ایپی جو کہ لونگ ہے پلیز کوئی بھی شوٹ مت کہنا ---یار بڑی مشکل سے ٹائم نکالا ہے ---کل میرا ٹیسٹ ہے تو سب اس کے لئے بھی دعا کرنا پلیز ---اور باقی سب کو سمجھ میں آ ہی گیا ہو گا کہ جو بھی کومنٹس میں الٹا سیدھا بولے گا بلک ہوگا ۔

ہوسکتا ہے کل بھی سپیشل آبان اور شاہ کی ہی ایپی ہو ۔

کیونکہ باقی سب ی سٹوری میں شاہ اور آبان کی سٹوری کافی اگنور ہورہی ہے جو کہ شاہ اور ابان کے فینز کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا ۔#Episode_47

#تحریر_اریج_شاہ

#Do_not_copy_without_my_permission.

SHAHZIR and abban Special 😍😍

کافی دیر بعد شاہ اسے کر لے کے آیا تھا --

اور گھر واپس آتے ہی اس کی ضد شروع ہوچکی تھی ۔

وہ ابان کو بار بار کہہ رہا تھا کہ اپنی شرط پوری کرو ۔

مگر ابان نے تو قسم کھا رکھی تھی کہ آج وہ شاہ کی کوئی بات نہیں مانے گی ۔

وہ دونوں مکمل بھیگ چکے تھے ۔

واپس آتے ہی انہوں نے سب سے پہلے کپڑے بدلے ۔

شاہ جب چینج کر کے بیڈ روم میں واپس آیا تو ابان وہاں نہیں تھی ۔

اس وقت رات کا ایک بجا رہا تھا ۔

اور ایک ہی پوزیشن میں سارا دن بیٹھنے کے بعد وہ دونوں کافی تھک چکے تھے ۔

اور اب ان کا ارادہ سونے کا ہی تھا۔

لیکن ابان کو کمرے میں نہ دیکھ کر شاہ پریشان ہوگیا یہ لڑکی کہاں چلی گئی ---خود سے سوال کرتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا ۔

بانی ۔پرنسیس کہاں ہو تم ----؟

راحت بابا جو اب شاہ کے گھر آنے کے بعد اپنے سرونٹ کوارٹر جارہے تھے اس کی آواز سن کر بے ساختہ مسکرا دیئے---

وہ ہمیشہ اس کے لئے دعا کرتے تھے کہ اس کی زندگی میں کوئی ایسا انسان آئے جس کے ساتھ وہ اپنی زندگی ہنسی خوشی گزارے ۔

اور اب جب آبان اس کی زندگی میں آئی تھی تو بیشک شاہ ہر وقت خوش رہنے لگا تھا ۔

راحت بابا پچھلے گیارہ سال سے اسے جانتے تھے لیکن انھوں نے ان 11 سالوں میں کبھی شاہ کو کھل کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا ۔

لیکن جب سے یہ لڑکی اس کی زندگی میں آئی تھی ۔۔وہ تو جینے لگا تھا ۔۔

اور اب وہ اسے ڈھونڈ رہا تھا اسے پکار رہا تھا شاید ہی شاہ نے زندگی میں کبھی کسی کو اتنی محبت سے پکارا تھا

شاہ صاحب آبان بیٹی کیچن میں ہے ۔

انھوں نے دروازے سے نکلتے ہوئے اسے بتایا

کیچن میں کیا کر رہی ہے یہ ---؟ ۔ اچھا آپ جائیں میں دیکھ لوں گا ۔

شاہ نے راحت بابا سے کہا اور کیچن کی طرف چل دیا

بانی یار میں تمہیں سارے گھر میں ڈھونڈ رہا ہوں تم یہاں کیچن میں ہو کیا کر رہی ہو یہاں ----؟

چائے بنا رہی ہوں آپ پییں گے --؟ابان نے کہا اور اس سے پوچھا

تم کیوں بنا رہی ہو چھوڑ اسے میں کسی نوکر کو کہتا ہوں

شاہ کو ایلے کام کرتے دیکھ کر بالکل بھی اچھا نہ لگا --

جی نہیں کسی کو بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے میں خود بناؤں گی آپ نے پینا ہے تو بتائیں اور ویلے بھی میں چائے بہت اچھی بناتی ہوں لوگ کہتے ہیں کہ قسمت والوں کو میرے ہاتھ کی چائے نصیب ہوتی ہے آپ نے پینا ہے تو جلدی بتائیں ورنہ آپ بدقسمت لوگوں میں شامل ہو جائیں گے ۔

ابان نے جلدی سے اپنی چائے کی اہمیت بتائی ۔

وہ ایسی ہی تھی اگر کوئی اس سے پیار سے بات کرے تو وہ اس کے لئے اپنی جان بھی لٹا سکتی تھی اگر کوئی غصہ کرے تو رو کر اسے دل سے معاف کر دیتی تھی ۔

لیکن شاہ اس کے ساتھ بہت غلط کر چکا تھا اس بات کا احساس شاہ کو بھی تھا ۔

لیکن بانی جانو میں تو بہت خوش قسمت انسان ہوں کیونکہ اب تو تم بھی میری تمہاری چائے بھی میری ۔

شاہ نے زومعنی انداز میں کہتا ہوئے اس کا ہاتھ کھینچ کر اپنے قریب کر لیا ۔

اور ایک بات بتاؤ اتنی رات کو چائے کون پیتا ہے --شاہ نے اس کے گیلے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا ۔

میں پیتی ہوں مجھے بہت پسند ہے چائے --ابا ن نے اس سے اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کی ۔مگر ہائے یہ شرم جوآڑے آرہی تھی

شاہ چھوڑیں نا اپنی کوشش میں ناکام ہو کر کہا ۔

نہیں چھوڑتا اچھا یہ بتاؤ تمہیں اور کیا کیا پسند ہے اپنا گھیرا مزید تنگ کرتے ہوئے کہا ۔

مجھے ---- ہمممم- - سمندر -چوزے -کاجل -اور پائل ابان نے سوچتے ہوئے بتایا ۔

بس --شاہ کو کچھ مایوسی ہوئی ۔

ہم بس اتنا ہی -ابان نےایک بار پھر کچھ سوچ کر کہا

ایک بار پھر سے سوچ کر دو جواب دو اس پر شاہ کے لہجے میں تھوڑا سا غصّہ تھا ۔

میں نے سوچ کر بتایا ہے بس یہی پسند ہے مجھے ۔ابان نے نے اس کا غصہ دیکھ کر جلدی سے جواب دیا ۔

میں-- پسند نہیں ہوں تمہیں ---؟شاہ نے 'میں' پر زور دیتے ہوئے کہا

ارے آپ تو انسان ہیں میں تو دوسری چیزوں کی بات کر رہی تھی ابان نے جلدی سے اپنی صفائی پیش کی ۔

اچھا اس کا مطلب میں پسند ہوں اس بار شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ صاف واضح تھی ۔

ہاں آپ پسند ہیں ابان نے سچے دل سے کہا ۔

سچ ---ابان میں--- پسند ہوں --- تم مجھ سے-- محبت کرتی ہو نا ۔آج شاہ اپنی خوشی بیان نہیں کر پا رہا تھا آج بنا کسی زور زبردستی کے ابان اسے کہہ رہی تھی کہ وہ اسے پسند کرتی ہے اس کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لئے وہ اس سے ایک بار پھر سے یقین دہانی کے لئے پوچھ رہا تھا ۔

پسند کرتی ہوں---- محبت ایسے ہی تھوڑی نہ ہو جائے گی ۔

ابان نے اسے سمجھانا چاہا ۔

تو پھر کیسے ہوگی ---؟شاہ نے مایوسی سے اس کا چہرہ چھوڑ دیا ۔

میں یہاں کھڑے کھڑے تھک گئی ہوں شاہ پلیز کمرے میں چلیں ۔وہاں جاکے میں آپ کو بتاتی ہوں کہ محبت کیسے ہوتی ہے ۔وہ بھی سٹیپ بائی سٹیپ ابان کسی ماہر کی طرح ایسے محبت کا سبق سکھانے کلاس روم میں لے کے جا رہی تھی ۔

شاہ بھی بنا کچھ بولے اس کے پیچھے چل دیا

ابان اس کے غصے سے اب بھی ڈرتی تھی لیکن اب اس کا ڈر بہت کم ہوچکا تھا۔۔

جس دن سے شاہ نے اسے اپنی محبت کا احساس دلایا تھا وہ بھی اس پر حق جتانے لگی تھی

وہ اس سے جو کہتی ہے وہی کرتا تھا

چاہے اب وہ کام کوئی ٹھیک ہوں یا پھر بالکل بچکانا ہی کیوں نہ ہو۔۔

شاہ کوتو بس اپنی ابان کو خوش رکھنا تھا

لواب کمرے میں آگئے بتاو محبت کیسے ہوتی ہے ۔۔شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بیڈ پہ بٹھایا

سب سے پہلے ہوتی ہے دشمنی ۔

ابان نے کسی ماہر کی طرح بتانا شروع کیا

وہ تو آپ کو تھی ہیں ہم سے ۔ٹھیک ہے پہلا اسٹیپ آپ ٹھیک سے فالو کر رہے ہیں ۔

آپ آتے ہیں دوسرے اسٹیپ پر تو وہ ہوتی ہے لڑائی ۔

تو وہ تو آپ نے مجھے بہت ڈانٹا اور مارا بھی ابان کا ارادہ اسے شرم دلانے کا بلکل نہیں تھا لیکن پھر بھی اپنی اس حرکت پر شاہ کو آج بھی افسوس تھا ۔

اور میں نے بھی آپ کو ڈانٹا تھا ۔ابان نے اپنے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا جس پر شاہ بے ساختہ مسکرایا ۔

اور یہ کب ہوا تھا ---؟شاہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا

ارے جب آپ کو چوٹ لگی تھی ہاتھ میں آپ نے اپنا ہاتھ چھری سے کاٹ لیا تھا یاد نہیں آپ کو کتنے زور سے ڈانٹا تھا میں نے آپ کو ۔ابان نے اسے یاد دلانے کے لیے کافی زور لگایا -- کیونکہ اسی دن تو اس نے پہلی بار اپنی بہادری بھی کھائی تھی ۔

ہاں تو آب آتے ہیں تھرڈ اسٹیپ کی طرف ۔تو وہ ہوتی ہے دوستی اب یہی پر آپ اٹکے ہوئے ہیں ابھی تو ہماری دوستی ہی نہیں ہوئی تو محبت کیسے ہو ابان نے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھتے ہوئے سمجھانا چاہا ۔

ہاں تو ٹھیک ہے ہم دوستی کر لیتے ہیں شاہ نے فورا اپنا دائیں ہاتھ آگے بڑھایا

ارے ایسے کیسے دوستی کر لیتے ہیں ابان نے فورا اس کے ہاتھ پر تالی بجا کے ہاتھ پیچھے کردیا۔

دوستی کرنے کے لیے کچھ سپیشل کرنا پڑتا ہے آپ نے کیا کیا میرے لئے اسپیشل اب فوراً آپ سے دوستی کر لوں ۔

آج ابان کچھ زیادہ ہی سر پہ چڑھ چکی تھی ۔

تم نے بھی تو کچھ نہیں کیا میرے لیئے اسپیشل شاہ اسی کے انداز میں بولا ۔

دوستی آپ نے کرنی ہے یا میں نے ---؟ آکڑ دار جواب آیا

اوکے فائن بتاؤ کیا کروں تمہارے لیے ایسا سپیشل جو تم مجھ سے دوستی کر لو

شاہ نے ہارتے ہوئے کہا ۔

مجھے کیا پتا ۔ ۔آپ سوچیں کہ آپ کو کیا کرنا چاہیے ابان ہری جھنڈی دکھائی اور بیڈ پر لیٹ گئی

بانی تم ایسے نہیں سو سکتی تم نے مجھے کس کا وعدہ کیا ہے اٹھو ۔شاہ نے اسے لیٹ دیکھ کر ہاتھ پکڑ کر اٹھانا چاہا ۔

او ہیلو مسٹر ۔۔ابھی تک صرف دو اسٹیپ میں پاس ہوئے ہیں آپ اس کے بعد دوستی

اس کے بعد ہوگا پیار

اس کے بعد ہوگا کس۔

سو پلیز اس وقت مجھے آرام سے سونے دیں ابان نے اس پیچھے کرتے ہوئے کہا

اور جب تک پیار نہ ہو جائے تب تک آپ میرے پاس نہیں آ سکتے ۔

اور یہاں پر اداس بیٹھنے سے بہتر ہے جا کے کچھ سپیشل سوچیے مجھ سے دوستی کرنے کے لیے ابان نخرے دکھاتی ایک بار پھر سے لیٹ گئی

جبکہ اس کی ہمت پر آج شاہ بھی اسے داد دیے بغیر نہ رہ پایا

جبکہ اس کی پسند پوچھ کر اب خود بھی پچھتا رہا تھا

❤️

ارادیہ باہر بیٹھی رو رہی تھی ابھی کچھ دیر پہلے سب کچھ ٹھیک تھا حمزہ اس سے کتنے پیار سے بات کر رہا تھا ۔۔

کس طرح سے وہ اسے اپنی چاہت کا احساس دلا رہا تھا لیکن اب

سب کچھ بدل گیا بالکل خالی ہاتھ رہ گئی وہ کچھ بھی تو نہ تھا اس کے پاس ۔

وہ اپنی سوچوں میں اس حد تک ڈوبی تھی کہ پاس لیٹی مشی روئے جا رہی تھی اور اسی اس بات کا احساس تک نہ ہوا

جب بیڈروم کا دروازہ کھلا اور حمزہ کمرے سے باہر نکلا ۔

حمزہ اس کے قریب آیا اور اس کے پاس سے مشی کو اٹھا کر چپ کروانے لگا ۔

وہ بس ویران نظروں سے اسے یہ سب کرتے دیکھ رہی تھی حمزہ نے اس کے قریب سے اس کا فون اٹھایا اور ایک بار پھر سے کمرے میں چلا گیا ۔

ارادیہ نے اس سے یہ تک نا پوچھا کہ وہ اس کا فون اٹھا کر کیوں لے کے گیا ہے

کمرہ بند ہوتے ہی ایک بار پھر سے ارادیہ نے رونا شروع کر دیا

حمزہ کی یوں بے گانگی ارادیہ کو اندر سے توڑ رہی تھی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر کیوں وہ حمزہ سے بات نہیں کر پا رہی آخر کیوں وہ اسے اپنی بے گناہی کا نہیں بتا پا رہی ہیں

وہ جب سے آئی تھی اس نے حمزہ کو مخاطب تک نہ کیا ۔

اور نہ ہی حمزہ نے اسے وہ دونوں ساری رات جاگتے رہے ۔

حمزہ کمرے میں اور ارادیہ باہر اس میں اتنی بھی ہمت نہ تھی کہ اٹھ کر اندر کمرے میں جائے حمزہ سے بات کرے

وہ ہمیشہ سے ہی اپنے آپ کو حمزہ سے محبت کرنے کے قابل نہیں سمجھتی تھی لیکن آج وہ اپنے آپ کو اس سے نظر ملانے کے بھی قابل نہیں سمجھ پائی

❤️

غنویٰ کی آنکھ فجر کی اذانوں کے ساتھ کھلی ۔ریز اس کے بلکل قریب سو رہا تھا

وہ رات کو اس کے قریب آیا اور اپنے تمام تر حقوق اس سے وصول کر گیا ۔

نا تو وہ اسے روک پائی اور نہ ہی کسی قسم کی مزاحمت کر پائی

وہ تو اپنے آپ کو بہت بہادر سمجھ رہی تھی کہ جب وہ اس کے قریب آئے گا وہ اسے نہیں آنے دے گی

وہ اسے بتائے گی کہ وہ کوئی استعمال کرنے کی چیز نہیں ہے ۔

لیکن یہاں تو ایسا کچھ بھی نہیں ہوا ۔

یہی سوچتے ہوئے غنویٰ نے اپنے ہاتھ سے بال سمیٹنے چاہے جب اس کی نظر اپنے ہاتھ پر پڑی

کل رات اسے ریز نے کتنی محبت سے یہ بریسلیٹ پہنایا تھا اس نے کہا تھا کہ اس کی محبت کی پہلی نشانی ہے

غنویٰ اس کی زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری لڑکی ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے

اور اب کچھ بھی ہو جائے وہ کبھی اسے خود سے دور نہیں جانے دے گا

نہ چاہتے ہوئے بھی غنویٰ وہ اس کی باتوں پر ایمان لے آئی اور اپنا آپ اسے سونپ دیا

اگر کل رات والی ساری باتیں سچ تھی اگر ریز اس سے سچی محبت کرتا تھا تو پھر وہ کیوں اتنا ڈر رہی تھی

اگر وہ ریز کی محبت ہے تو خود کو اتنا بے مول کیوں سمجھ رہی ہے

ریز نے تو شادی سے ایک دن پہلے ہی اس سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا پھر وہ کیوں اتنا گھبرا رہی تھی ۔

شاید اس لیے کہ ریز نے اس سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا اس کے باپ نے ریز کی منتیں کی

اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ریز نے اسی کی وجہ سے انکار کیا ہو ۔یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ریز اس کی خوشی کے لئے پیچھے ہٹا ہو

آخر اس نے بھی تو اس کی محبت کو ٹھکرایا تھا نا تو وہ کیوں ایک ہی بار میں اس کے باپ کی بات مان لیتا ۔

جو بھی تھا جیسے بھی تھا اب وہ ریز کی بیوی تھی ۔

ریز نے اسے اپنی محبت کا احساس دلایا تھا ۔

اپنے دماغ سے فضول سوچوں کو نکال کر اس نے ایک مسکراتی نظر پاس سوئے ریز پر ڈالی اور خاموشی سے اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی

❤️

شاہ کی آنکھ کھلی تو بانی اس کے ساتھ نہیں تھی ۔

اس نے ٹائم دیکھا تو ابھی سے سوئے ہوئے صرف دو گھنٹے ہی ہوئے تھے رات ساری وہ سوچتا رہا کیا ہر وہ بانی کے لیے ایسا کیا اسپیشل کرے کہ وہ اس سے دوستی کر لے

لیکن اس کے دماغ میں ایسی کوئی چیز نہ آئی جو بانی کو پسند آئے

اس وقت چھے بج رہے تھے اور سر درد سے پھٹا جا رہا تھا اسے پتہ تھا کہ بانی اس وقت نیچے چلی گئی ہوگی اسے صبح صبح اٹھنے کی عادت تھی

شاہ ایسے ہی لیٹے ہوئے ایک بار پھر سے سوچنے لگا کہ آخر وہ کیا کرے۔

بانی جانو ۔تم نے تو واقعی ہی الٹا لٹکا دیا مجھے میں ایسا کیا کروں جو تمہیں پسند آئیں شاہ سوچتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا ۔

پھر اس نے ہر چیز پر نظر دہرائی۔

بانی ایک سمپل سی لڑکی ہے ۔اس کی پسند اور سوچ بالکل عام لڑکیوں جیسی ہے ۔

یعنی کہ اسے بھی وہی سب کچھ اچھا گے گا جو عام لڑکیوں کے لئے کیا جائے ۔

تو میں اسے رومینٹک انداز میں پرپوز کرتا ہوں ۔۔ایک رومانٹک ڈنر۔۔ لانگ ڈرائیو ۔۔

شاہ سوچتے ہوئے مسکرایا لیکن اس کی مسکراہٹ لگلے ہی ملحے غائب ہوگئی

یہ میں کیا سوچ رہا ہوں میں نے اسے پرپوز نہیں کرنا اس سے دوستی کرنی ہے ۔

یعنی کہ مجھے وہ کرنا ہوگا جو دوستی کے لیے کرنا پڑے

یار دوستی کے لیے کون کتنے پاپڑ بیلتا ہے ۔

بانی جانو کہاں پھسا دیا ۔

میں نے کبھی زندگی میں کسی سے دوستی کے لیے نہیں پوچھا

اور آپ اپنی بیوی سے دوستی کے لئے مرا جا رہا ہوں ۔

شاید میں دنیا میں وہ پہلا مرد جو اپنی بیوی کے عشق میں مجنوں بن کر صحراؤں میں بھٹکوں گا

یہی سب سوچتے ہوئے شاہ نے اپنا سر تھام جو درد سے پھٹا جا رہا تھا ۔

ارادیہ ساری رات وہیں بیٹھی رہی جب باہر ہلکی ہلکی روشنی ہونے لگی پھر وہی روشنی ہلکی ہلکی کھڑکی سے اندر آنے لگی ۔

پھر دھوپ کی شکل اختیار کرگئی پھر کچھ دیر میں واپس باہر جانے لگی

ارادیہ کی آنکھ ایک پل کو بھی نہ جھپکیں ۔

اب تو آنکھوں سے آنسو بھی خشک ہو چکے تھے ۔

ابھی کچھ دیر پہلے اندر کمرے سے مشی کے رونے کی آواز آرہی تھی ۔

پھر کسی کے چلنے کی آواز آنے لگی یقینا نہ حمزا سے تھپتھپا کر سلانے کی کوشش کر رہا تھا

اس نے ایک بار بھی اسے نہ پکارا

شاید سے اب اس کی ضرورت نہیں تھی وہ اپنی بیٹی کو بھی خود سنبھال سکتا تھا

تو پھر مجھے کہ کیوں نہیں دیتے کہ نکل جا میرے گھر سے

ارادیہ نے دروازے کو دیکھتے ہوئے سوچا۔

جب ان کے گھر کا دروازہ بجا۔

کافی دیر بجتا رہا لیکن حمزہ کمرے سے باہر نہ نکلا شاید وہ سو چکا تھا۔

شاید ملازمہ ہوگی ارادیہ نے اٹھ کر دروازہ کھولا لیکن باہر کھڑی اس عورت کو دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔ابھی تک تمہیں سکون نہیں ملا میرا گھر برباد کر کے اب منہ اٹھا کر یہاں چلی آئی ہو کیا چاہتی ہو تم

ہاں بولو کیا چاہتی ہو----؟

مجھے مار دینا چاہتی ہو نا مار ڈالو ویسے بھی میں مر ہی رہی ہوں---ارادیہ نے روتے ہوئے کہا جبکہ اس کی باتیں سن کر نگاہ بیگم کو اندازہ ہو چکا تھا کہ اس کی کل والی حرکت نے ارادیہ کی زندگی پر بہت برا اثر کیا ہے۔

رمشا میں اپنی مرضی سے یہاں نہیں آئی ہوں۔ شاید میں یہاں کبھی نہیں آتی میں تو بس

نگاہ نے کچھ کہنا چاہا

چپ ہو جاؤ اور نکالو جاؤ یہاں سے

کیوں کہ تم جیسے گھٹیا عورت کے ساتھ وہ گھٹیا کام کرنے سے بہتر ہے کہ میں خود کشی

کر کے مر جاؤں۔

کبھی بھی مت سوچنا کہ رمشا کبھی تمہارے ہاتھ آئے گی

تمہارے ساتھ وہ گھٹیا کام کرنے سے پہلے رمشا موت کو گلے لگانا بہتر سمجھے گی

دفع ہو جاؤ یہاں سے --ارادیہ نے غصے سے دھارتے ہوئے کہا۔

ارادیہ میں یہ اپنی مرضی سے نہیں آئی ہوں مجھے تمہارے شوہر نے بلایا ہے کل رات فون

کر کے

اس سے پہلے کہ ارادیہ اس کے منہ پر دروازہ بند کرتی نگاہ بیگم بول اٹھی۔

ارادیہ کے دروازہ بند کرتے ہاتھ وہیں رک گئے

تو کیا حمزہ ایلے اس عورت کے ساتھ بیچنے والا تھا کیا وہ اسے ہمیشہ کے لیے اپنی زندگی سے

نکال دینے والا تھا۔

کیوں بلایا تھا اس نے اس عورت کو اپنے گھر پر۔۔۔

تو کیا حمزہ اس طرح سے اسے اپنی زندگی سے نکالے گا۔

اسے دروازے پر سوچوں میں چھوڑ کر نگاہ بیگم اندر چلی آئی۔

مسٹر ملک آپ نے مجھے بلایا تھا کہاں ہیں آپ۔نگاہ بیگم نے اونچی آواز میں کہا

اس کی آواز سن کر حمزہ کمرے سے باہر نکلا۔اس سے پہلے شاید حمزہ نے بھی یہی سوچا تھا کہ گھر کی ملازمہ آئی ہوگی اس لئے کمرے سے باہر نہیں نکلا۔

انتظار تو میں آپ کا اس وقت سے کر رہا ہوں جب سے میں نے آپ کو فون کیا ہے خیر بیٹھے میں ابھی آتا ہوں اسے بیٹھنے کا اشارہ کرکے ایک نگاہ ارادیہ پر ڈال کر وہ کمرے میں چلا گیا۔

اس کے ہر قدم کے ساتھ ارادیہ کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی

جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا اس نے وہ کاغذنگاہ بیگم کے سامنے رکھا نگاہ نے اس کو دیکھا وہ کوئی چیک تھا۔

نگاہ بیگم نے چیک لیتے ہوئے سوالیہ نظروں سے حمزہ کی طرف دیکھا۔

یہ بلینک چیک ہے آپ جتنی رقم چاہے اس میں ایڈ کر سکتی ہیں۔

میں آپ کو آپ کی منہ مانگی قیمت دونگا ۔ بس آپ میری بیوی کی جان چھوڑ دیں

وہ سب کچھ بھلا کر وہ ایک عزت کی زندگی گزارنے کی کوشش کر رہی ہے ۔اسے بھی جینے کا حق ہے ۔

آپ کو جو چاہئے میں آپ کو دوں گا ۔

لیکن مہربانی کرکے میری بیوی کو سکون سے رہنے دیں۔

کل ساری رات وہ ایک سیکنڈ کو بھی نہیں سوئی حالت دیکھیں کیا ہو گئی ہے اس کی ۔

کیا ملا لیے گا آپ کو یہ سب کچھ کر کے ۔

اس کا ایک گھر ہے ایک بیٹی ہے وہ کوئی طوائف نہیں ہے وہ میری بیوی ہے ۔

حمزہ نے نگاہ بیگم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا ۔

ارادیہ کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے ۔اب یہ خواب ٹوٹے گا تو یہ الفاظ بدل جائیں گے ان کے معنی بدل جائیں گے

میری بیوی پاکیزہ ہے پاک دامن ہے اس کے لیے مجھے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہے ۔اگر پوری دنیا بھی میری بیوی کے خلاف ہوجائے تب بھی میں یہ کہوں گا

کہ میری بیوی غلط نہیں ہو سکتی۔

اس دنیا میں اگر میری بیٹی کی کوئی بہتر پرورش کر سکتا ہے تو وہ صرف میری بیوی ہے ۔

مہربانی کرکے رحم کرے ہم پرآپ کو جو چاہئے میں آپ کو دوں گا ۔لیکن آج کے بعد کبھی بھی آپ ہمارے راستے میں نہیں آئیں گی

بس اتنا ہی کہنے کے لئے آپ کو بلایا تھا ۔

حمزہ نے کہتے ہوئے ایک نظر ارادیہ کی طرف دیکھا ۔

نگاہ بھی ان کی غلط فہمی دور کرنا چاہتی تھیں لیکن نہ تو حمزہ کا اس سے بات کرنے کا کوئی موڈ تھا اور نہ ہی اردریہ کا اسے منہ لگانے کا کوئی ارادہ تھا

لیکن پھر بھی وہ جاتے جاتے حمزہ سے کہہ گئی

کہ جو کچھ بھی ہوا اس میں ارادیہ کی کوئی غلطی نہیں تھی

اس کا باپ اسے کوٹھے پر بیچ کر گیا اور اس کے بعد ہی وہ بھاگ گئی

اور اسے ان پیسوں کی ضرورت بھی نہیں ہے نگاہ بیگم نے حمزہ کا دیا ہوا چیک وہی ٹیبل پر رکھا اور باہر نکل گئی

اسے حمزہ سے مل کر خوشی ہوئی تھی وہ سفیان کو ارادیہ کے لئے ایک پرفیکٹ انسان سمجھ رہی تھی لیکن یہ بھی سچ تھا کہ ارادیہ کے لیے حمزہ سے بہتر اور کوئی نہ تھا

اس کے جانے کے بعد ارادیہ نے ایک بار پھر سے دروازہ بند کر دیا

ناشتہ بناؤ بیگم آج کیا بھوکا مارنا ہے مجھے کل سے کچھ نہیں کھایا میں نے بس اتنا کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلا گیا

جبکہ ارادیہ جو خوشی سے پاگل ہورہی تھی اس کی ساری دعائیں آج قبول ہو گئی ہو وہ فوراً کچن کی طرف گئی آخر دنیا کے سب سے اچھے شوہر کی خدمت بھی تو کرنی تھی

اب اس کے سینے میں کوئی ڈر اور خوف نا تھا حمزہ کو پتہ چلے گا تو نہ جانے کیا ہو جائے گا وہ عجیب خوف وہ ہر وقت گھیری رہتی تھی

لیکن اس وقت وہ پرسکون ہو کر حمزہ کے لیے ناشتہ بنانے لگی

پھر ایک بار پھر سے حمزہ کے رویے کے بارے میں سوچنے لگی کل وہ جس طرح سے حال سے نکل کر گھر آیا اور اس کو دیکھتے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا

نا اس سے بات کی اور نہ ہی اس کی طرف مڑ کے دیکھا تو کیا حمزہ کے دل میں اس کے لیے شک تھا

اپنی سوچوں کو جھٹلا کر وہ ناشتہ بنانے میں مگن ہوگی

کیونکہ جو بھی تھا حمزہ اسے اپنی زندگی میں دوبارہ قبول کر چکا تھا وہ بھی اس کے تلخ ماضی کے ساتھ

❤❤

غنویٰ تیار ہو کر باہر نکلی تو سب سے پہلے اماں کے پاس آئی

انہیں سلام کرکے ان کے لئے ناشتہ بنانے جا رہی تھی

ابھی اس سے اس گھر میں آئے ہوئے صرف چند دن ہی ہوئے تھے لیکن وہ اپنی ذمہ داریاں سمجھ چکی تھی

اس کی بوڑھی ساس جو بستر سے نہیں اٹھ سکتی تھی اور شوہر بیچارہ جو تھکا ہارا شام کو گھر آتا اسے کوئی کام نہ کرنے دیتی

سن غنویٰ میرے پاس بیٹھ اماں نے اس کے مطمئن چہرے کو دیکھتے ہوئے اپنے پاس بلایا وہ مسکرا کر ان کے قریب آ بیٹھی

تو مجھ سے ناراض ہے کہ میں نے رات کو تجھے کمرے میں ڈانٹ کر بھیج دیا

اماں نے پوچھا تو غنویٰ تو شرما گئی اب وہ انہیں کیا جواب دیتی کہ وہ کس وجہ سے کمرے میں نہیں جا رہی تھی خیر انہوں نے بھی ایک عمر گزاری تھی وجہ تو وہ خود بھی جانتی تھی

اس کے اس طرح سے شرمانے پر اماں صدقے واری گئی

میری زندگی کا کوئی بھروسا نہیں ہے نہ جانے چار دن ہے یا آٹھ دن اتنی جلدی نہیں مرنا چاہتی اپنے پوتے پوتیوں کو اپنی گود میں کھلا کر مروں گی اسی لئے مجھے جلدی سے خوشخبری سنا دے

اماں کی باتیں سن کر غنویٰ کے گال شرم سے لال ہو گئے

اماں آپ کو کچھ نہیں ہوگا آپ تو اب اگلے سو سال تک ہمارے ساتھ ہی رہیگی غنویٰ نے انہیں پیار سے پچکارا

ہاں سب پتا ہے مجھے سو سال تک جیوں تاکہ اور بوڑی ہو جاؤ اور پھر تو اپنے بیٹے بہوں کو بولے کہ دیکھو میں نے اپنی بوڑی ساس کس طرح سے سنبھالی تھی انہیں اپنی مثالیں دیں اور میں سو سال تک جی کر تیرے بچوں کے سامنے مثال بن جاوں تیری

نہ بیٹا نہ تیرے لیے مثال نہیں بنوں گی میں

اماں نے منصوبہ بناتے ہوئے کہا

اماں بہت بُری ساس ہیں آپ ابھی میرے بچے آئے بھی نہیں نہیں اور آپ کو مثال بننے کی پڑی ہے

اور ویلے بھی اچھی بہو ثابت ہوکر مثال تو میں بنا کے رہوں گی اپنی غنویٰ نے بھی اپنا منصوبہ بتایا ۔

رک تو مجھے بُری ساس کہتی ہے بُری ساس دیکھی کہاں ہیں تو نے ابھی تک ۔میں تو پوری اسٹار پلس کے ڈراموں نے ساس بن کے دکھاؤں گی تجھے پھر تجھے پتا چلے گا ساس کیسی ہوتی ہے اماں نے اسے ڈراتے ہوئے کہا

ہاں ہاں پتا ہے مجھے آپ بہت بری ساس ہیں لیکن ماں بہت اچھی ہیں ۔غنویٰ نے ان کے گلے میں اپنی باہیں ڈالتے ہوئے کہا

غنویٰ چند ہی دنوں میں اماں کو سمجھ چکی تھی انہوں نے اپنی زندگی بہت مشکل سے گزاری تھی لیکن اس کے باوجود بھی وہ ایک زندہ دل خاتون تھی

ہاں ہاں اب مسکے مت لگا مجھے جا کر ناشتہ بنا میرے لیے ابھی تیرا شوہر بھی جاگنے والا ہو گا

اماں نے اس کا شرمایا ہوا چہرہ چوما اور اسے کچن میں بھیج دیا

❤❤

قسمت شاہ کا بالکل ساتھ نہیں دے رہی تھی ایک تو اسے ابان کی پسند کی کوئی چیز سمجھ نہیں آرہی تھی اور دوسری طرف اس نے جو پیرس کا ہنیمون ٹرمپ پلان کیا تھا

اس میں بھی سب کچھ گڑبڑ ہوگی کیونکہ اگلے ہی مہینے سے آبان کے ایگزیم شروع ہو رہے تھے

اور اس کا ارادہ آبان کی پڑھائی دوبارہ سے شروع کروانے کا تھا

اس نے سب کچھ سیٹ کر لیا تھا آبان کراچی میں ہی اپنے پیپر دے سکتی تھی لیکن اس کے لئے اسے محنت کی ضرورت تھی

اور جس حساب سے اس کے پیپر سامنے آئے تھے نہ تو دوستی کرنے کی پوزیشن میں تھی

اور نہ ہی پیار

اس نے ہنیمون تو فلحال کے لئے کینسل کردیا لیکن وہ اس کا سال برباد نہیں ہونے دے سکتا تھا اور ویسے بھی شاہ لڑکیوں کے پڑھائی کو لے کر بہت حد تک سیریس تھا

یہاں تک کہ لڑکیوں کی پڑھائی پر کمپین بھی چلا رہا تھا

اور پڑھائی کے سارے رول آبان پر بھی لاگو ہو رہے تھے

اس نے آکر بکس آبان کے سامنے رکھی جس سے دیکھتے ہیں وہ چیخنے لگی

ہائے مر گئی میں تو بالکل نہیں آتا میں کیسے کروں گی میں فیل ہو جاؤں گی ایک پیپر بھی پاس نہیں کرنا اس بار

ابان نے اچھا خاصا ہنگامہ کر دیا تھا

شاہ نے اس کے لیے الگ سے ٹیوشن ٹیچر کا بھی انتظام کردیا

جو کہ کل سے اسے پڑھانے بھی آنے والے تھے

اس کے پچھلے رزلٹ کے مطابق آبان پرھآئی میں بہت اچھی تھی لیکن ابان کا کہنا تھا کہ وہ پڑھائی میں اس لیے اچھی ہے کیونکہ غنوی اسے پڑھاتی ہے

ورنہ وہ زیرو ہے

شاہ نے اسے کہہ دیا کہ وہ اسے پڑائے گا لیکن میڈم کے نخرے آپ کوئی میرے دوست ہیں کہ میں آپ کے پاس پڑھوں گی مطلب اس کا ارادہ اب بھی یہی تھا کہ شاہ اس کی دوستی کے لیے کچھ اسپیشل ضرور کرے

جو سوچ سوچ کر شاہ پریشان ہو چکا تھا

لیکن اب اس کی پریشانی کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ کیسے پتہ چلا تھا کہ لالہ یہاں آ چکا ہے وہ کبھی بھی اس کے گھر کیا پتا کر کے یہاں آ سکتا تھا اس نے سب نوکروں اور گارڈز کو الرٹ کردیا تھا کہ کوئی بھی غیر اس کے گھر کے اندر اس کی غیر موجودگی میں نہ آئے

❤️

حمزہ ارادیہ کی زندگی میں سب کچھ نورمل ہو چکا تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ یہ آج کل بہت پریشان رہنے لگی تھی

جس کی وجہ حمزہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہا تھا

وہ شام کو گھر واپس آیا تو ارادیہ آج بھی روز کی طرح کافی پریشان تھی اس نے ارادیہ کو اپنے پاس بلایا

اور اس سے اس کی پریشانی کی وجہ پوچھی تو اس نے کہہ دیا کہ وہ پریشان نہیں ہے

ارادیہ میں جانتا ہوں کہ تم کیوں پریشان ہو تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں نے تم پر شک کیا

رائٹ ---؟

دیکھو ارادیہ جب حال میں مجھے اچانک وہ سب کچھ پتہ چلا تو میرے لئے وہ سب کچھ ہینڈل کرنا بہت مشکل تھا اسی لئے میں مشی کو لے کر گھر آگیا

اس وقت مجھے یہی لگ رہا تھا کہ تم نے مجھے دھوکا دیا تم نے مجھے اندھیرے میں رکھا تم نے مجھے یہ سب کچھ نہیں بتایا میں تم پر غصہ تھا لیکن اسے غصے کی وجہ شک نہیں تھا

میں نے گھر آکر بہت سوچا

اپنی زندگی کے پچھلے دو سالوں کے بارے میں سوچا کہ تم نے کتنی کوشش کی مجھے اپنے ماضی کے بارے میں بتانے کی لیکن میں نے یہی کہا کہ مجھے تمہارے ماضی سے کوئی فرق نہیں پڑتا

اور اب بھی میں یہی کہوں گا

مجھے لگا کہ تم گھر آکر خود مجھے سب کچھ بتانا چاہو گی

تو میں تمہیں روک دوں گا میں تم سے کہوں گا کہ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں سارا ساری رات کمرے میں تمہارا انتظار کرتا رہا کہ تم آؤ مجھ سے بات کرو مجھے خود سے اپنے بارے میں کچھ بتاؤ

لیکن تم نہیں آئی ارادیہ تم ساری رات باہر بیٹھی رہی وہ کمرہ لاک نہیں تھا۔

پھر میں یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ سب کچھ ہمارے بیچ میں ٹھیک ہے میں باہر آیا مشی کو لینے۔ میں سمجھ چکا تھا تم اتنی پریشان تھی

تمہاری حالت دیکھتے ہوئے میں نے اس وقت میں وہ موضوع چھڑنا مناسب نہ سمجھا

لیکن تمہاری ٹینشن دور کرنا چاہتا تھا اسی لیے تمہارا موبائل اٹھا کر لے گیا

مجھے یقین تو نہیں تھا لیکن ایک شک کے مطابق مجھے لگا کہ اس رات کو آنے والا فون نگاہ بیگم کا ہی ہوگا

میں نے اس عورت کو فون کر کے صبح اپنے گھر آنے کو کہا

تاکہ میں تمہاری ٹینشن کو دور کر سکوں

میں جانتا ہوں اور تم نے ان دو سالوں میں مجھے اپنے بارے میں بتانے کی بہت کوشش کیے میں ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ تمہارے ماضی سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میں تمہارا ماضی کیا تھا اور کیسا تھا تم حال میں میری بیوی ہوں اور ہمیشہ رہو گی

اس دنیا میں کئی عورتیں پردہ کرتی ہیں پرہیزگار ہیں پاک دامن ہیں

لیکن میری نظروں میں میری بیوی سے زیادہ پاکدامن پریزگار اور پردہ دار کوئی نہیں ہے

کیوں کہ صرف پردہ عورت کی عزت کو نہیں بچاتا

عورت خود اپنی عزت کی محافظ ہوتی ہے

پھر وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر وہی عزت اپنے شوہر کو دے کر اس کو اپنا محافظ بناتی ہے

اور وہی شوہر جب اسی کی عزت کو شک کی نظر سے دیکھتا ہے تو وہ اس عورت کی نہیں بلکہ اپنی عزت کو تار تار کرتا ہے

تم نے اپنی عزت مجھے دے کر مجھے اپنا محافظ بنایا ہے اور یقین کرو میں کبھی اسے تار تار نہیں ہونے دوں گا

میں ہمیشہ اس کا محافظ رہوں گا

ارادیہ جو اتنے دنوں سے بس یہ سوچ رہی تھی کہ حمزہ اس پر شک کر رہا ہے وہ اپنی غلطی کے بارے میں تو اس نے سوچا بھی نہ تھا اس نے آخر کیسے سوچ لیا کہ اس کا حمزہ اس پر یقین نہیں کرے گا

ساری رات وہ باہر بیٹھی رہی ایک بار بھی اس نے کمرے میں جھانک کر نہ دیکھا حمزہ اس کا انتظار کر رہا ہوگا

اپنے سوالوں کا جواب ملتے ہی وہ پرسکون سی اس کے سینے پر اپنا سر رکھ گئی

❤

۱٤

حمزہ آج پہلی بار اس کالونی آیا تھا اسے اپنے باپ کے قاتل سے انتقام لینا تھا کس طرح سے وہ اس کے باپ کو قتل کرکے خود عیش کی زندگی گزار رہا تھا اسے یتیم کرکے وہ اپنی زندگی کسی بادشاہ کی طرح گزار رہا تھا حمزہ بس اسے سلاخوں کے پیچھے دیکھنا چاہتا تھا

اس نے ابھی تک سفیان کو سامنے سے تو نہیں دیکھا تھا لیکن سفیان نے اس سے کہا تھا کہ وہ اس کا پورا پورا ساتھ دے گا کیونکہ اس کی ماں ساری زندگی اس شخص کی وفادار رہیں لیکن اس نے اسے دھوکا دیا اور وہ اپنی ماں کے ساتھ ہوئی زیادتی کا ازالہ کرنا چاہتا ہے

اور اپنے باپ کو اس کے گناہوں کی سزا دلوانا چاہتا ہے ۔

بس یہی وجہ تھی کہ سفیان اس کا پورا پورا ساتھ نبھا رہا تھا اس وقت بھی وہ سفیان کے کہنے پر ہی یہاں آیا تھا ۔

سفیان کے باپ سلمان کا کوئی پرانا وفادار نوکر جو اس کے کالے کارناموں کے بارے میں سب جانتا تھا اس نے کوٹ میں گواہی دینے کا وعدہ کیا تھا ۔

جس کے بعد سفیان نے اسے محفوظ جگہ پر بھیج دیا کیونکہ اس کے باپ کا ارادہ اب اس کو بھی راستے سے ہٹانے کا تھا ۔

حمزہ اس سے ملنے کے بعد مطمئن ہو چکا تھا وہ شخص گواہی دینے کے لئے تیار تھا اب اس کے باپ کو انصاف ضرور ملے گا

وہ ساری زندگی رشتوں کے لیے ترستا رہا اگر وہ جانتا کہ ان رشتوں کی وجہ سے اس نے اپنا باپ کھو دیا تو شاید کبھی ان کو دیکھنا بھی پسند نہ کرتا دولت بھی کیا چیز ہوتی ہے اپنوں کہیں خون سفید کر دیتی ہے ۔

اس نے یہ سب کچھ آکر شاہ کو بتایا شاہ پہلے تو بہت پریشان ہوا لیکن پھر اسے یہ کہہ دیا کہ اس سب چیزوں میں اسے اکیلے گھسنے کی ضرورت نہیں ہے شاہ ہر قدم پر اس کا ساتھ دے گا۔

❤

محبت بھی کیا چیز ہوتی ہے ایک بار دل میں بس جائے تو کبھی نہیں نکلتی رمشا بھی ایسی ہی محبت ہیں جو سفیان کے دل میں اتر چکی تھی سفیان نے جب پہلی بار اسے دیکھا تو اس پر اپنا دل ہار بیٹھا اسی وقت اس سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا وہ اسے ایک اسان زندگی دینا چاہتا تھا

۔

رمشا کے کوٹھے سے بھاگ جانے پر اس نے اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا اسے ایسا لگا۔کہ کوئی لڑکی اس سے ٹکرا کر چلی گئی ہے۔

اس لیے رمشا کو ڈھونڈنے کی نہ صرف خود کوشش کی بلکہ نگاہ بیگم کو بھی تنگ کر رکھا تھا اسے کسی بھی قیمت پر رمشا چاہیے تھی۔

رمشا جتنا اس سے دور ہو رہی تھی اس کے دل میں اس کے لیے محبت بڑھتی چلی جا رہی تھی ۔وہ جانتا تھا کہ جب رمشا کو اپنی محبت کا یقین دلائے گا تو وہ اس پر یقین ضرور کریں گی لیکن ایسا نہ ہوا

دو سالوں کی کڑی محنت کے بعد جب وہ رمشا کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہوا تو اسے پتہ چلا کہ نہ صرف رمشا شادی شدہ ہے بلکہ ایک بچے کی ماں بھی ہے ۔

اسے یہ سب کچھ جان کر خوشی تو نہ ہوئی لیکن یہ تھا کہ وہ عزت کی زندگی گزار رہی تھیں اور وہ کسی کی زندگی برباد نہیں کرنا چاہتا تھا اس کے دل میں رمشا کے لیے محبت اپنی جگہ لیکن وہ اسے خوش دیکھنا چاہتا تھا اسی لیے اس کے راستے سے ہٹ گیا اور سیدھا نگاہ کے کوٹھے پر جا پہنچا۔

اور وہاں جاکر نگاہ کو کہہ دیا کہ اب اسے رمشا کی ضرورت نہیں ہے اسے ڈھونڈنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ۔

اب اسے رمشا نہیں چاہیے اور یہی بات نگاہ بیگم کو کھٹک رہی تھی ۔

اس لیے اس نے رمشا کو ڈھونڈنے کیلئے دن رات ایک کر دیں یہاں تک کہ سفیان کا ہی پیچھا شروع کر دیا

سفیان نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ رمشا کا شوہر ہیں اس کے چچازاد بھائی نکلے گا۔

اور جس طرح سے تلخ کلامی ان کی پہلی ملاقات ہوئی تھی سفیان اس سے نہیں ملنا چاہتا تھا

لیکن یہ بھی مجبوری تھی کہ اسے حمزہ سے ملنا تھا۔لیکن اس نے فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ رمشا کے بارے میں حمزہ کو کچھ نہیں بتائے گا جس سے حمزہ بدگمان ہو۔

سفیان ہمیشہ سے اپنی ماں کے قریب تھا اس کے باپ نے تو بچپن سے اسے کبھی منہ ہی نہ لگایا وہ اپنے باپ کے لیے کتنا ترستا تھا کتنا تڑپا کرتا تھا وہ اس کے لمس کے لیے ۔لیکن مجال ہے جو وہاں سے محبت بڑی ایک نگاہ سے بھی دیکھ لیں وہ اس کی اکلوتی اولاد تھا۔

وہ سولہ سال کا تھا جب ایک دن اس کی ماں بہت بیمار ہو گئی وہ اپنے باپ کا ہر طرف پتا کرتا ہر جگہ گیا جہاں اس کا باپ ہو سکتا تھا پھر اسے کسی نے بتایا کہ اس کا باپ اس کوٹھے پے جاتا ہے وہ نگاہ بیگم کے کوٹھے پر جا پہنچا صرف اپنے باپ کو یہ بتانے کے لئے کہ اس کی ماں اپنی زندگی کے آخری لمحات جی رہی ہے اور ان میں اسے اس کی ضرورت ہے

لیکن وہاں اپنے باپ کو کسی عورت کے ساتھ دے کر وہ الٹے قدموں واپس آنے لگا جب راستے میں اس سے نگاہ بیگم ٹکرائیں نگاہ بیگم نے جب پوچھا کہ وہ کون ہے تو اس نے بتادیا کہ وہ سلمان ملک کا بیٹا ہے ۔

بس اس کے بعد نگاہ بیگم نے سب سفیان ملک کے دماغ میں اپنے باپ کے خلاف اتنا زہر بھر کہ وہ اس سے انتہائی نفرت کرنے لگا حتیٰ کہ نگاہ نے اپنے آپ پر بیتی کہانی سے بتادیں ۔

اب وہ ہر روز نگاہ کے کوٹھے پر جانے لگا ۔اور ہر دن کے ساتھ سفیان کے دل میں سلمان کے لئے نفرت بڑھتی چلی گئی

❤️

ایک ٹیچر جاتا ہے پھر آدھے گھنٹے بعد دوسرا آجاتا ہے پھر وہ پڑھاتا ہے پھر آدھے گھنٹے بعد دوسرا آجاتا ہے میں تو پڑھ کے تھک چکی ہوں ۔

ایک ٹیچر کا دیا ہوا یاد کرتی ہوں تو دوسرے کا بھول جاتا ہے اتنے کم وقت میں اتنا نہیں پڑھ سکتی ۔

ابان ہار مانتے ہوئے اپنی کتابوں کا انبار آکے شاہ کر سامنے رکھا ۔

مگر بانی جانو تمہاری پیپرز ہونے والے ہیں تمہیں پڑھائی تو کرنی ہوگی ورنہ سارا سال برباد ہو جائے گا۔

تو ٹھیک ہے آپ میری آپی کو لے آئے وہ مجھے پڑھا لیں گی۔ ابان نے مسئلے کا حل پیش کیا

بانی ایسے کیسے میں تمہاری آپی کو لے آؤں ابھی ابھی تو اس کی شادی ہوئی ہے۔اور اس کا خاوند اجازت دے گا اسے اس طرح سے لانے کی۔۔۔؟

ارے آپ شاہزر شاہ ہیں آپ کو کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں مجھے بھی تو اٹھا کے لائے تھے آپی کو بھی اٹھا کر لے آئیں۔بانی کے پاس تو ہر مسئلے کا حل تھا۔

بانی ایسے کیسے میں کسی کو بھی اٹھا کر لے آسکتا ہوں

ایسے کیسے سے کیا مطلب ہے جس طرح سے مجھے اٹھا کے لائے تھے ویسے ہی آپی کو اٹھا لایئں اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں پاس ہوں ورنہ مجھے کوئی نہیں پڑھ آسکتا میں پکا کا فیل ہو جاؤں گی

بانی اگر تم دھیان سے پڑھو گئی تو نہیں فیل ہوگئی شاہ نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب ہے آپ کا آپ کو لگتا ہے کہ میں دھیان سے نہیں پڑھتی میں نالائق بچی ہوں ہے نا بانی نے برا منایا۔

نہیں بانی میرا وہ مطلب نہیں تھا ٹھیک ہے ٹیچرز کو گولی مارو میں خود میں پڑھاؤں گا۔

دیکھنا میرے پڑھآنے کے بعد تمہاری آپی کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔شاہ نے اسے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا۔

سوری آپ کے پاس میں کیوں پڑھوں۔ کیا اسپیشل کیا ہے آپ نے میرے لئے۔کیا اسپیشل کیا ہے آپ نے مجھ سے دوستی کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں۔ٹھینگا۔اس نے اپنے چھوٹے سے ہاتھ کیا انگوٹھا دکھاتے ہوئے کہا۔

ان ٹیچر نے کیا کیا تمہیں پڑھانے کے لئے تمہاری آپی نے کیا کیا ہے تمہارے لئے اسپیشل بتاؤ مجھے اب شاہ کو اس کی بچکانہ حرکتوں پر اچھا خاصا غصہ آنے لگا۔

یہ ٹیچرز ٹیچرز ہیں اور اپی میری بہن ہے وہ ہیں ہی اسپیشل لیکن آپ نے اسپیشل بننے کے لیے کچھ نہیں کیا۔

اس لیے میں آپ کے پاس نہیں پڑھ سکتی۔

اورآپ نے مجھ سے کہا تھا کہ آپ مجھے ارادیہ اپی کے گھر یہ کہ جائیں گے ابان کو لگا کہ اب شاہ کو اس پر غصہ آرہا ہے اس لیے اس نے موضوع بدلنا چاہا ۔

ہمم۔ شاہ بس اتنا کہہ کر اندر چلا گیا ۔جبکہ ابان بھی تیار ہونے کے لئے اس کے پیچھے ہی آگئی ۔

ابان کا دوست بننے کے لیے اس نے اسپیشل پلانگ تو لی تھی ۔اب بس ابان کو سب پرائز دینا باقی تھا ۔

❤

غنویٰ نے جتنا سوچا تھا اس سے کہیں زیادہ برکر ریز نے

اسے محبت تھی وہ ہر وقت اس کا خیال رکھتا ۔

اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتا اسے باہر نے کیا جاتا ۔

اس کی محبت میں غنویٰ کا بھی دن بدن نکھرتی جا رہی تھی ۔

لیکن ایک بات اب بھی تھی جو غنویٰ کواندر سے کھائی جا رہی تھی آخر اس کا باپ کہا نگیا اسے چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہے ۔

ریز نے ہر جگہ پتا کروایا تھا لیکن لالہ کا کوئی اتا پتا نہیں تھا کوئی نہیں جانتا تھا کہ لالہ کہاں گیا۔

وہ ابان کے پاس بھی نہیں پہنچا تھا کیونکہ ابان گھنٹوں اس سے فون پر باتیں کرتی تھی اور اسے بتاتی تھی کہ وہ کس طرح سے شاہ کو تنگ کرتی ہے۔

پھر اس کا باپ کہاں گیا آخر کہاں غائب ہوا تھا وہ شخص حقیقت جاننے کے بعد غنویٰ کو لالہ سے وہ محبت محسوس نہ ہوئی جو اتنے سالوں سے وہ کرتی آئی تھی اس نے ابان کو اس بارے میں کچھ بھی نہ بتایا تھا۔

اور نہ ہی ابان شاہ کی موجودگی میں لالہ کا کوئی ذکر کرتی۔

❤️

لالہ ہر روز نگین کے کوٹھے پر آتا اس سے گھنٹوں بیٹھا مافیاں مانگتا اس کے پیر پکڑتا ہاتھ جوڑتا لیکن وہ پتھر دل بنی سے دیکھتی رہتی اسے کچھ نہ کہتی بس مسکرا دیتی

اس کے پاس لالہ کے لیے کوئی معافی نہ تھی لالہ کا کہنا تھا کہ وہ شاہ کے پاس جائے اور اس کی بیٹی کو اس سے آزاد کروائے

لیکن نگین نے شاہ کے پاس جانے سے صاف انکار کردیا اس کا کہنا تھا کہ وہ کبھی اپنے بیٹے کا سامنا نہیں کر سکتی وہ اسے نہیں بتا سکتی کہ وہ ایک طوائف ہے ۔

لیکن لالہ نے ہار نہیں مانی آج اسے یہاں ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور اسے ایک ہفتے کے دوران وہ روز ہی آ کر نگین کی منتیں کرتا ۔

سلمان کو جیسے ہی پتہ چلا کہ اس کے نوکر نے اس کے خلاف گواہی دی ہے تو وہ اس نے منزل سے ہٹنا بہتر سمجھا جب سے نوکر نے پولیس والوں کے سامنے یہ بیان دیا تھا کہ سلمان نے اپنے بھائی اور بھابھی کو قتل کرنے کی سازش رچی تھی تو پولیس اسے ہر جگہ ڈھونڈ رہی تھی لیکن سلمان نہ جانے کہاں غائب ہوچکا تھا ۔

سفیان نے بھی ہر ممکن کوشش کی اسے ڈھونڈنے کی۔

اسی دوران ایک بار حمزہ اس سے ملنے آیا اسے ملتے ہی وہ پہچان چکا تھا کہ یہ وہی آدمی ہے جس کے گھر کے باہر کھڑا تھا ۔

اس دن اس نے رمشا کا نام لیا تھا ۔یعنی کہ ارادیہ رمشا ہے

یہ بات وہ جانتا تھا لیکن اس وقت حمزہ نے اس بارے میں کوئی بھی بات نہ چھیڑی۔

کیونکہ اس وقت ان دونوں کا مقصد سلمان کو ڈھونڈنا تھا اور اسے اس کے کیے کی سزا دلوانے تھی ۔

❤

شام کے وقت شاہ نے آبان کے لیے ایک گاڑی بھیجی تھی اورکہا تھا کہ وہ اس گاڑی میں بیٹھ کر شاہ کر پاس آجائے

یہ گاری ہر طرف سے بند تھیں ابان دیکھ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ کہاں جارہی ہے

بس ڈرائیور اسے شاہ کے حکم پر کہیں لے کے جا رہا تھا

لاشعوری طور پر ابان کو انتظار تھا کہ شاہ اسے کہاں بلا رہا ہے

❤

ابان کو کوئی اندازہ نہ تھا کہ شاہ اسے کہاں بلا رہا ہے اور یہ ڈرائیور سے کہاں لے کے جا رہا ہے

لیکن پھر بھی وہ ابان تھی اس نے راحت بابا سے کچھ نہ کچھ پتہ لگوا ہی لیا تھا

راحت بابا نے اسے بس اتنا بتایا تھا کہ شاہ اس کے لیے کچھ اسپیشل کر رہا ہے

جب کہ ابان یہ سوچ کر بہت خوش تھی کہ شاہ اس کی دوستی کے لیے کچھ کر رہا ہے

اس کا مطلب ابان شاہ کے لیے اتنی اسپیشل تھی یہ احساس بھی اس کے لئے بہت خوشگوار تھا

گاڑی کہاں آکر رکی ابان کے لیے دیکھنا بہت مشکل تھا گاڑی کو مکمل طور پر کالے پردوں سے قید کیا گیا تھا یہ ڈرائیور کو بھی نہیں دیکھ سکتی تھی

پھر کچھ ہی دیر میں دروازہ کھلا

اور ڈرائیور ادب و احترام سے باہر کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا

ابان تجسس کے مارے جلدی سے گاڑی سے باہر نکلی

جہاں ایک انتہائی خوبصورت راستہ پھولوں سے سجایا گیا تھا

جو سیدھا ایک گھر کے اندر جارہا تھا

یہ گھر بہت بڑا نہیں تھا لیکن باہر سے بہت خوبصورت لگ رہا تھا

ابان آہستہ آہستہ پھولوں سے سجے اس راستے پر اپنے پیر رکھنے لگیں

ہائے کتنے مزے کا ہے یہاں سب کچھ یہاں پر کتنی ٹھنڈی ہوا ہے نہ

ابان بڑبڑاتے ہوئے آگے بھری

وہ جیسے ہی دروازے تک آئی دروازہ اپنے آپ کھل گیا

ایک پل کے لئے تو اسے اپنے پرانے وہم وگمان پھر سے ہونے لگے کہیں کوئی چڑیل یا جن تو نہیں جس نے یہ دروازہ کھولا

پھر اپنی سوچ پر مسکرائی کیونکہ اس دنیا کا سب سے بڑا جن اس کے پیچھے ویلے بھی لگ چکا تھا اور اس جن کا نام تھا شاہزر شاہ

اپنی سوچ پر تو قہقہہ لگا کر ہنسی

پھر جلدی سے اپنی ہنسی کنٹرول کی کہیں اس کا جن سن نہ لے

❤️

وہ اسی رفتار سے چلتی ہوئی اندر آئی ۔

لیکن شاہ یہاں نہیں تھا بلکہ ایک برے سے ٹیبل پر ایک گفٹ رکھا ہوا تھا اس کے ساتھ ایک پیارا سا سرخ رنگ کا پھول تھا ۔

گفٹ کے ساتھ ایک چھوٹی سی چٹ لٹک رہی تھی

جس پر

For you my princess

لکھا تھا ابان نے جلدی سے وہ پھول اور گفٹ اٹھایا

اس نے غور تو کیا پھول کے ساتھ بھی ایک چھوٹی سی چٹ لٹک رہی تھی

Open it now

ابان نے جلدی سے وہ گفٹ کھولا

جس میں بالکل ایسا ہی کاجل تھا جو وہ بچپن سے خریدتی آئی تھی ملتان میں بھی شاہ نے اس کے لئے ایسا ہی کاجل لیا تھا اور کہا تھا یہ وہ پہلا تحفہ ہے جو شاہ نے اس کے لیے لیا ہے

ابان کھل کر مسکرا دی شاہ کو اس کی پسند یاد تھی ۔

لیکن پھر ابان میں غور کیا جیسے وہ راستہ ابھی ختم نہیں ہوا وہ پھولوں سے سجا راستہ اب بھی کسی طرف جا رہا تھا ۔

ابان ایک بار پھر سے اس پھول سے سج راستے کی طرف چل دی یہاں پر بھی ایک ویسا ہی دروازہ تھا جیسے کہ گھر کے باہر

ابا ن نے جلدی سے دروازہ کھولا ۔

یہ کمرہ بالکل پچھلے کمرے کی طرح ہی سجایا گیا تھا

ہر طرف پھول ہی پھول تھے

یہاں پر بھی پھول میز پر ایک گفٹ کے ساتھ رکھا گیا تھا

ابان دوڑ کر اس کے پاس ائی ۔

یا اللہ یہ کیا ہوگا خوشی سے چہکتے ہوئے اس نے جلدی سے گفٹ کھولا

ہاتھ ڈال کر جلدی سے چھنکتی ہوئی پازیب نکالیں ۔یا اللہ یہ کتنی خوبصورت ہے

لیکن یہ کیا یہ تو بس ایک ہی ہے ابان نے منہ بناتے ہوئے کہا

میرے بدھو شاہ جی آپ کو تو اتنا بھی نہیں پتا کے پازیب دونوں پاؤں کے لیے ہوتی ہے

شاہ کی عقل پر ماتم کرتی وہ آگے چل دی

کیونکہ پھولوں کا راستہ ابھی بھی ختم نہیں ہوا تھا

ایک اور ویسا ہی دروازہ اس کا منتظر تھا اس نے جلدی سے دروازہ کھولا تو بالکل ویسا ہی

ایک میز دیکھا ایک پھول اور گفٹ کے ساتھ

اب اس میں کیا ہوگا ۔ ایک بار پھر تجسس نے اسے آگھیرہ

وہ اس کے پاس آئی اور جلدی سے گفٹ کھولنے لگی

لیکن گفٹ کھولنے سے پہلے ہی اس کی آواز نے بتا دیا کہ وہ کیا ہے

جس کے باہر لٹکتی چپٹ پے لکھا تھا

میں نے اس کا نام چوچو رکھا ہے تم جو چاہے رکھ سکتی ہو

۔ڈوگ تھا لیکن اب میرے خیال سے یہی چوچو ہوگا ۔petاس سے پہلے میرا فیوریٹ ۔

ابان نے بڑے ہی پیار سے مرغی کے ننھے چوزے کو اپنے چھوٹے سے ہاتھ میں لیا

ہائے کتنا پیارا ہے یہ

اب آگے کیا ہوگا

ابان اپنے ہونٹ دانتوں تلے دبائے تجسس سے آگے بھری

اور جلدی سے دروازہ کھول دیا ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں نے اس کا استقبال کیا سمندر کی

لہریں ۔دور سے ہی واپس لوٹ جاتی

باہر شاہ سامنے کھڑا مسکراتے ہوئے اس کا انتظار کر رہا تھا

شاہ نے ایک ہی بار میں اس کی ساری خواہشیں پوری کر کے اس کا کھلکھلاتا ہوا چہرہ دیکھا

اور اپنا ہاتھ آگے کی طرف بھر آیا ۔

ابان نے جلدی سے اپنے پیروں سے جوتے اتارے

اور بھاگ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا

تو مسزشاہزر شاہ کیا آپ اپنے نیو دوست کے ساتھ بوٹ کا سفر کرنا پسند کریں گی

شاہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دباتے ہوئے کہا

یس آف کورس ۔ابان خوشی سے چہکتے ہوئے بولی

اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے کشتی کی طرف لے جانے لگا

❤️

ابان کو پانی بہت پسند تھا اسے سمندر سے عشق تھا لیکن کبھی سمندر کے بیچوں بیچ نہ آئی تھی

شاہ اس کے خوشی سے دمکتے چہرے کو دیکھ رہا تھا

تو ہماری دوستی ہوگی نہ شاہ نے محبت سے پوچھا

ارے دوستی ہماری تو پکی والی دوستی ہوگی آبان نے چہکتے ہوئے کہا

اب پابندیاں ختم شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کھینچا

ہیلو مسٹر۔دوستی ہوئی ہے محبت نہیں اور پابندیاں محبت کے بعد ختم ہوتی ہیں

ابان نے ہری جھنڈی دکھاتے ہوئے کہا

شاہ نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ابان کتنی چالاک نکلے گی

لیکن اس کی معصوم سی چالاک حرکتوں پر وہ بہت خوش تھا

شاہ نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ کبھی اس کی مرضی کے خلاف اس کے قریب نہیں جائے گا

شاہ آج بھی اس رات کو یاد کر کے پچھتایا تھا جس میں وہ ساری رات روتی رہی ۔بے شک وہ بہت محبت سے اس کے قریب آیا تھا۔اس نے بہت عزت سے اپنے حقوق سے سونپے تھے

لیکن پھر بھی اس کے لئے تو وہ زبردستی ہی تھی

اس کے معصوم دماغ میں یہی تھا کہ شاہ نے اس سے لالا کا بدلہ لیا ہے ۔ لیکن اب وہ اس کے دماغ سے ساری پرانی یادیں مٹا دینا چاہتا تھا

وہ اپنی پرنسس کے ساتھ خوبصورت یادیں بنانا چاہتا تھا جیسے وہ ساری زندگی یاد کریں

لیکن پتہ نہیں اب وہ یادیں کب بنے گی

کیوں کہ شاہ کی اتنی ساری محنت کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا

شاہ نے اسے خوش کرنے کے لئے ہر وہ چیز کی جس کا اس نے اپنی پسند لسٹ میں ذکر کیا تھا

ویلے آپ اتنے بڑے بزنس مین ہٹلر بنتے رہتے ہیں آپ کو اتنا بھی نہیں پتا کہ پیروں میں دو پازیب پہنی جاتی ہیں ابان نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے کسی لڑاکا عورت کی طرح کہا تھا

شاہ مسکرا دیا

میں جانتا ہوں مائی پرنسس لیکن بات کچھ یوں ہے کہ ایک پازیب تمہارے پاس ہے اوردوسری میں پاس اب جب تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی تب لے گی تمہیں دوسری بازیب

تب تک میں دیکھوں گا کہ تم اس کا خیال رکھتی ہوں یا نہیں

شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

ہاں ہاں دیکھ لیجئے گا میں اپنی ساری پسند کی چیزوں کا بہت خیال رکھتی ہو ں

اچھا تو کیا تمہیں وہ لاکٹ پسند نہیں تھا اس کی بات پر شاہ کو یاد آگیا کہ اس کی محبت کی پہلی نشانی اس نے گم کردی تھی

نہیں پسند تو بہت تھا لیکن وہ تو آپ کے پاس تھا نا آپ نے چھپا لیا تو مجھے کیسے ملتا

ابان پھراس سٹائل میں بولی

ویسے آپ بزنس مین نہیں ایک نمبر کے چور ہیں ۔ ابان جلدی جلدی بولے لیکن اپنی بات پر غور کرتے ہوئے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھیں جو کچھ سخت ہو چکے تھے

میرا وہ مطلب نہیں تھا آپ کیسے چور ہو سکتے ہیں آپ نے ہی تو دیا تھا وہ مجھے ابان نے اپنی بات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی کیونکہ وہ اسے چور کہنے کی غلطی کر چکی تھی

تمہیں میں چور لگتا ہوں ۔۔شاہ نے اس کے بات پکڑتے ہوئے کہا ۔

وہ فرینڈز میں الاوڈ ہوتا ہے کچھ بھی بولنا ۔آپ بھی تو حمزہ بھائی کو نجانے کیا کیا بلاتے ہو ابان نے جلدی سے کہا کیونکہ ابھی ابھی تو ان دونوں کی دوستی ہوئی تھی ۔

اس کی بات سن کر شاہ قہقہہ لگاکر سے ہنس دیا

ہاں بھائی دوستوں میں سب کچھ الاؤڈ ہوتا ہے

شاہ نے جھک کر اس کے گال کا بوسہ لیتے ہوئے کہا

یہ الاوڈ نہیں ہوتا ابان نے اپنے سرخ ہوتے گال پر ہاتھ رکھاکر جلدی سے کہا جس پر شاہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا

آبان جب سے گھر واپس آئی تھی اس کا منہ ایک سیکنڈ کو بھی بند نہ ہوا تھا وہ کب سے بولے جا رہی تھی اور بولے ہی جا رہی تھی جبکہ شاہ مسکراتے ہوئے اس کی باتیں سن رہا تھا ۔

آج اس کے چہرے کی یہ چمک صرف اور صرف شاہ کی وجہ سے تھی اور اس کے لیے تھی

شاہ بڑے مزے سے آبان کی ساری باتیں سن رہا تھا

جبکہ کبھی وہ اپنے پیروں کی پیرنو کی پازیب چھنکا رہی تھی تو کبھی اپنے چوچو کو پیار کرنے میں مصروف تھی

اس نے ایک بار بھی شاہ کے چہرے کی طرف دیکھنے کی زحمت نہ کی وہ تو صرف اور صرف اپنے چوچو کو دیکھنے میں مصروف تھی

کی شاہ کب سے اس کا اپنے آپ کو اگنور کرنا برداشت رہا تھا اب مزید برداشت نہ کر سکا

بانی جانو اب اسے پنجرے میں ڈال دو کب تک اسے ایسے ہی ہاتھ میں لیے بیٹھی رہو گی ۔

اب جو بھی تھا شاہ اپنی ذات کو اگنور کرنا برداشت نہیں کر سکتا تھا

ہاں تھوڑی دیر میں اسے جاونگی اس کے گھر وہ اسے پیار کرتے ہوئے بولی اور پھر سے مصروف ہو گی

آبان ایک بار میں میری بات سمجھ میں نہیں آرہی کہ میں کیا کر رہا ہوں شاہ غصے سے دہاڑتے ہوئے بولا

جبکہ اس کے اس طرح سے غصے کرنے سے ابان سہم کر رہے گی

ان چند ہی دنوں میں سے شاہ کے غصے کی بالکل بھی عادت نہ رہی تھی ۔

ابان فوراً اٹھی اور چوچو کو اس کے پنجرے میں ڈالنے کیلئے کمرے سے باہر جانے لگی

دو منٹ میں واپس آؤ وہ پھر غصے سے بولا

ابان جی بولتی فورا کمرے سے باہر بھاگ گئی

شاہ کے غصے کا سوچ کر وہ فورا چوچو کو پنجرے میں ڈال کر کمرے میں واپس آگئی جبکہ

شاہ اس کے اس طرح سے واپس آنے پر مسکرایا اور اسے اپنے پاس بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

وہ منہ کے ڈیزائن بناتی آکر اس کے پاس بیٹھ گئی

ناراض ہوگئی مجھ سے شاہ نے پیار سے پوچھا

وہ کچھ نہیں بولی بس منہ دوسری طرف کیے دیکھتی رہی

ابان آج ہی تو ہماری دوستی ہوئی ہے اب تم سارا وقت چوچو کے ساتھ گزارو گی تو ہماری دوستی کا کیا فائدہ ۔

اور اگر تم سارا وقت چوچو کہ ساتھ گزارو گی تو تو یہ دوستی پیار میں کیسے بدلے گی ۔شاہ نےآہستہ آہستہ اسے اپنے غصے کا مطلب سمجھایا

جبکہ ابان اسے گھور رہی تھی وہ سب کچھ جو اس نے اس کی دوستی کے لیے کیا تھا وہ دوستی کے لیے نہیں بلکہ دوستی سے نیکسٹ اسٹیپ یعنی کے پیار کے لیے کیا تھا۔

اگر آپ اسے ہی مجھ پر چلاتے رہے اور غصہ کرتے رہے تو میں آپ سے دوستی بھی توڑ دوں گی آبان نے دھمکی دی

جبکہ اس دھمکی پرشاہ نے اسے گھور کر دیکھا یعنی کہ اس کی اتنی ساری محنت صرف ایک غصے کی مار تھی

شاہ نے فوراً اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے کان پکڑے اور اس سے سوری بولا کہیں وہ اس سے دوستی توڑ ہی نہ دے

ابان نے نخرے دکھاتے ہوئے آخر سے معاف کرہی دیا

لیکن پھر شاہ کا فون بجنے لگا ۔

اس کا گال زور سے پکر چوم کر وہ فون اٹھا کر باہر نکل گیا

جبکہ ابان ابھی تک اسے سمجھانا چاہتی تھی دوستی میں یہ کرنا آلاؤڈ نہیں ہوتا

کیا ہو گیا ہے تمہیں غنویٰ اتنی سی بات کو لے کر اتنا بڑا ایشو بنا رہی ہو۔ریز جب سے گھر آیا تھا غنویٰ نے اس سے بحث شروع کر دی تھی

میں ایشو بنا رہی ہوں میں غنویٰ نے دونوں ہاتھ اپنے طرف کرتے ہوئے تقریبا چلاتے ہوئے کہا

اور نہیں تو کیا وہ بیچاری بس میں اسے گھر تک چھوڑنے گیا تھا اتنی بڑی بات نہیں ہے یہ

ہاں بالکل اتنی بڑی بات نہیں ہے وہ بے چاری ہے آپ ایسا کریں اپنے آفس کی ساری بیچاریوں کو لے کر ان کے گھر چھوڑنے کی ڈیوٹی آپ ہی سرانجام دیں ڈرائیور بن جائیں آپ ان سب کے

غنویٰ نے غصے سے کہا

کیا ہوتا جارہا ہے تمہیں غنویٰ شادی سے پہلے بھی تو میں اسے کرتا تھا تو اب کیا ہوگیا اور اس کی گاڑی خراب ہوگئی تھی اسی لیے میں اسے چھوڑنے اس کے گھر چلا گیا اتنے ذرا سی بات کو تم اتنا مسئلہ بنا رہی ہو

ہاں بالکل اتنی سی ہی بات ہے نا تو اتنی سی ہی بات رہے گی اب سے خبردار جو مجھ سے بات کرنے کی کوشش کی وہ پاؤں پٹختی کچن میں چلی گئی جبکہ پاس بیٹھی پکپن کھاتی اماں جو ان ٹام اینڈ جیری کی لڑائی کو انجوائے کر رہی تھی بدمزہ ہوگئی

دیکھئے نا آپ ذرا سی بات پر ناراض ہو کر چلی گئی ہے اس نے اماں کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

ہاں تو کیا ضرورت تھی ہیرو بننے کی ۔خبردار جو میری بہو کے خلاف ایک لفظ بھی کہا

اب جا اسے منا فورا اماں نے حکم دیا ۔

وہ بھی کان کھجاتا کچن میں چلا گیا جہاں وہ بڑے ہی مصروف انداز میں (غصے میں) ہڈیہ میں چمچا ہلا رہی تھی

ریز نے تھوڑا سا جھنک کے باہر کی طرف دیکھا آماں اپنی تسبیح میں مصروف ہو چکی تھی ۔

ریز فوراً آگے بڑھا اور غنویٰ کو اپنی باہوں میں لیا۔

میں کہتی ہو چھوڑ دیں مجھے نہیں تو اس نے اپنے ہاتھ میں چھری لیتے ہوئے سے ڈرایا

ہم تو پہلے ہی مرتے ہیں تم پر یہ ہتھیار کسی کام کا نہیں ہے ریز نے اس کے ہاتھ سے چھڑی لیتے ہوئے واپس رکھ دی

اور اس کے کان کی لو چومتا بولا

غنوی نے گھور کر اسے دیکھا

مگر وہ اپنے کام میں مصروف رہا پھر اس کے بالوں کو ایک سائٹ کرتا اس کی گردن پر اپنے لب رکھ گیا۔

غنویٰ بے بس سی ہوگئی۔

ریز میں آخری بار کہہ رہی ہوں آپ اپنی ان بیچاریوں کو کہیں کہ اپنا انتظام کرے میرا شوہر کوئی ڈرائیور نہیں ہے اس بے روٹھے انداز میں کہا۔

میں کل آفس جاتے ہی سب کے سامنے اعلان کردو گا کہ میری بیوی کو بالکل برداشت نہیں کہ میں کسی کا ڈرائیور بنوں ۔ریز اس کے بالوں میں منہ چھپاتا بے خود سے بولا

اوراسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔

اچھا سنو کھانا کھانے کے بعد کہیں باہر چلیں

نہیں اماں گھر پہ اکیلی ہو جائیں گی وہ ہمارے ساتھ نہیں اسکتی نہ

غنویٰ نے اماں کا سوچتے ہوئے کہا

یار تم ساس بہو کی جوڑی نے آج تک کہ سارے ریکارڈ خراب کر دیے ہیں ۔میں نے تو سوچا تھا روز تم دونوں کی لڑائیاں ہوں گی اور میں انجوائے کرو گا لیکن یہاں تو الٹا ہی ہو رہا ہے ۔

تم مجھ سے لڑتی ہو اور اماں ساتھ بھی تمہارا دیتی ہے

ریز نے منہ بناتے ہوئے کہا تو غنویٰ مسکرانے لگی

ہم اتنی دیر کے لئے نہیں جا رہے ہو ویلے بھی اماں اکیلے رہتی آئی ہیں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا میں ان سے پوچھ لیتا ہوں

ریز اس کا ماتھا چوم کر باہر چلا گیا

اور اس کے کہے کہ ایک مطابق اماں کو کوئی اعتراض نہیں تھا ۔اماں نے انہیں جانے کی اجازت دے دی

ارادیہ نے دروازہ کھولا تو سامنے سفیان ملک کو دیکھ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ۔

اس نے جلدی سے دروازہ پھر سے بند کرنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی سفیان بول تھا ۔

روکے بھابھی آپ کو مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

میں یہاں کسی غلط نیت سے نہیں آیا میں بس حمزہ کو یہ بتانے آیا ہوں کہ پولیس والوں کو ایک لاش ملی ہے جس کی شناخت سلمان کے نام سے کی گئی ہے ۔

میں حمزہ کو کوکب سے فون کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن پتہ نہیں وہ فون کیوں نہیں اٹھا رہا ۔

سفیان نے جلدی سے اسے یہاں آنے کی وجہ بتائی۔

حمزہ جو مشی کو اٹھائے ہوئے تھا اسے دروازے پر کھڑا دیکھ کر اس کی طرف آ گیا ۔

ارے سفیان اندر آجاو ۔اس نے سفیان کو دیکھ کر کہا تو ارادیہ نے بھی اس راستہ دے دیا لیکن اسے ڈر تھا نہ جانے وہ حمزہ کو کیا بتائیں اس کے بارے میں

۔سفیان ایلے پولیس والوں کی خبر دی تو حمزہ ٹھیک ٹھاک پریشان ہوگیا ۔

تمہیں کیا لگتا ہے سفیان ۔اگر سچ میں سلمان مرچکا ہے تو یہ تو بہت بری خبر ہے حمزہ نے سفیان کا حیال کرتے ہوئے کہا۔

کیونکہ سلمان جیسا بھی تھا سفیان کا باپ تھا لیکن اس کے چہرے سے کوئی بھی دکھ ظاہر نہ ہو رہا تھا ۔

تمہیں کیا لگتا ہے حمزہ سلمان اتنا کچا انسان ہے یہ سب اس کی پلاننگ ہے صرف ہمیں دھیان سے ہٹانے کے لئے ۔

وہ اسی لئے تو منظر سے ہٹ کر یہ جھوٹی خبریں پھیلا رہا ہے بہت جلد وہ سامنے آئے گا اور دیکھنا ہمارے لئے کوئی نہ کوئی مصیبت لائے گا ۔

سفیان نے اس سے خبردار کیا تب ہی ارادیہ چائے لے آئی ۔

سفیان نے اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا ۔

وہ حمزہ کو نہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ ارادیہ کو جانتا ہے ۔

وہ اس ملاقات کو صرف اتفاق کا نام دینا چاہتا تھا اس بات سے بے خبر کے حمزہ بھی ارادیہ کے ماضی کے بارے میں سب جانتا ہے ۔

تھوڑی دیر باتوں کے بعد سفیان واپس چلا گیا ۔توحمزہ اپنے کمرے میں آگیا

آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا حمزہ اس نے کمرے میں آتے ہی اسے اپنا وعدہ یاد دلایا

جس پر حمزہ بے ساختہ مسکرایا

اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔

میں جلدی سے چینج کرکے آتا ہوں پھر چلتے ہیں۔

اس نے آج ارادیہ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے ابان سے ملانے لے کے جائے گا۔جس کے لئے وہ صبح سے ہی اپنی تیاری مکمل کیے بیٹھی تھی۔

❤️

شاہ ابھی آفس سے کر بیٹھا تھا جب اس نے آبان کا پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ ابھی تک اپنے

چوچو میں مصروف ہے

اس کے ٹیچرز آئے تھے پڑھائی کیسی جارہی ہے اس کی نے راحت بابا سے پوچھا۔

جی صاحب جی آئے تھے ایک ٹیچر تو ان پر بڑا غصہ کر رہا تھا۔راحت لالہ نے بتایا۔

ٹھیک ہے اسے کہہ دو کہ کل سے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اور ایک نئے ٹیچر کا انتظام کرو۔

اور اس پرانے ٹیچر کو کل میرے آفس میں بھیجو اس خکا تو میں حساب لیتا ہوں ۔یہ کہتے ہوئے وہ غصے سے اٹھ کھڑا ہوا

میں کمرے میں جا رہا ہوں چینج کرنے ابان کو اوپر بھیجو ۔بس اتنا کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلایا ۔

وہ جیسے ہی واشروم سے نہا کر نکلا ابان سامنے بیٹھی ہوئی اس کا انتظار کر رہی تھی

تمہارا ٹیچر تو میں ڈانٹ کیوں رہا تھا ٹھیک سے پڑھائی نہیں کر رہی ہو تم وہ اس کے قریب آ کر بیٹھ کر پوچھنے لگا ۔

وہ سر خالد بہت سخت ہے وہ بہت ڈانٹتے ہیں چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر ڈانٹنا شروع کر دیتے ہیں ۔ابان نے منہ بنا کر کہا ۔

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کل سے نیا ٹیچر آئے گا کوئی نہیں ڈانٹے کا تمہیں ۔اس نے پیار سے اس کا گال چھوتے ہوئے کہا ۔

۔

اور اپنے بالوں کو ایک جھٹکا دے کر ابان کا چہرہ گلہ کردیا

ابان نے گھور کر اسے دیکھا

مذاق تھا یار فرینڈس میں یہ تو آلاؤڈ ہے نا شاہ نے شرارت سے کہا ۔

یہ مذاق تھا ابان نے پوچھا ۔

ہاں شاہ نے مسکرا کر کہا

آپ اسے مذاق کہتے ہیں ابان مسکراتے ہوئے پھر سے پوچھا

ہاں --- شاہ نے اسکے مسکراتے چہرے کو محبت سے دیکھا ۔

اس سے پہلے کے شاہ کچھ سمجھتا آبان نے سائیڈ سے پانی کا جگ اٹھا کر پورا کا پورا اس پہ اڈیل دیا اور تھوڑی سی دور جاکے بولی اسے اصلی مذاق کرتے ہیں ۔

اور اس کے ساتھ ہی باہر کی طرف دوڑ لگا دی شاہ بینا بھی سوچے سمجھے اس کے پیچھے بھاگا ۔

ابان بھاگتے بھاگتے نیچے آگئی ۔جب سامنے سے ارادیہ اور حمزہ کو آتے دیکھا ۔

ارادیہ آپی حمزہ بھائی بچائیں مجھے ۔ براسا ڈائناسور میرے پیچھے پڑا ہے ۔

جاؤ تمہاری تو خیر نہیں تم نے مجھ پر پانی گرایا ۔شاہ اس کے پیچھے بھاگتا ۔بالکل ان کے قریب آیا جب کہ وہ حمزہ کے پیچھے چھپی ہوئی تھی

حمزہ یہ میرا شکار ہے اسے میرے حوالے کر ۔حمزہ ارادیہ کی پرواہ کیے بغیر کہا ۔

ہاں اس سے کچھ دیر پہلے یہ میرے شکار ہوئے تھے ۔خیر وہ تو دیکھ بھی رہا ہے ابان نے اسے مزید سلگاتے ہوئے کہا

جب کہ حمزہ اورارادیہ ان کی یہ نوک جوک انجوائے کر رہے تھے ۔

لیکن ہائے بری قسمت ابان کا ہاتھ شاہ کے ہاتھ میں آہی گیا

شاہ نے ایک سیکنڈ ضائع کیے بغیر اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا آجا کے سوئمنگ پول میں پھینک دیا ۔

شاہ نے اسے سوئمنگ پول میں تو پھینک دیا لیکن یہ جانے بغیر کہ اسے تڑنا نہیں آتا ابان تھوری دیر میں ڈوبنے لگی تھی

اور چلا کر مدد کے لیے پکارنے لگی

شاہ کو فورا ہی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور وہ جلدی سے سوئمنگ پول میں اترا

پانی اتنا گہرا نہیں تھا کہ کوئی ڈوب جائے لیکن یہ وہ ابان کی جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا

اس نے اسے اپنے بازو میں اٹھا کر باہر نکالا

اسے باہر نکالنے کے بعد وہ بے فکر ہو گیا لیکن اس کی بے فکری زیادہ دیر کے لیے نہ تھی ابان کی سانس بُری طریقے سے پھول چکی تھی

اس کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے جبکہ جسم پورا ٹھنڈا پڑ چکا تھا

ابان کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہو اسے یقین تھا کہ وہ پانی میں نہیں ڈوبے گی کیونکہ وہ صرف چار فٹ کا سوئمنگ پول تھا

لیکن پھر بھی ابان کی خراب ہوتی حالت کو دیکھ کرسب بری طرح گھبرا گئے

ابان کی چلتی سانسیں رکنے لگی ابان نے سینے پر ہاتھ رکھا اس کی سانس اٹکنے لگی تھی

اس کی حالت دیکھ کا شاہ کے ہاتھ پیر پھولنے گے

جبکہ ارادیہ نے اس کی حالت دے کر فورا ہی کہہ دیا ڈاکٹر نے اس کا دل کمزور بتایا تھا

ڈاکٹر کی بات کو یاد کرتے ہوئے شاہ فورا اسے اٹھا کر ہسپتال کی طرف بھاگا

❤

باس نے اسے اپنے آفس میں بلایا تو وہ فورا ہی اٹھا چلا گیا کیونکہ وہ ابھی اپنا کام سمیٹ کر فارغ ہوا تھا

اجازت مانگ کر وہ اندر آیا

مبارک ہو ریز تم ہمیشہ ہی ہماری کمپنی کا نام بلند کرتے آئے ہو تمہارے لئے ایک بہت اچھی خبر ہے تمہارا یہاں سے ٹرانسفر ہو رہا ہے

تمہاری خواہش پوری ہوگئی

باس نے مسکراتے ہوئے اسے خوشخبری سنائی

سر آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں کراچی جا رہا ہوں ریز نے پریشان ہو کر کہا

ہاں تمہارا ٹرانسفر کراچی ہو رہا ہے بہت بہت مبارک ہو تمہاری تنخواہ بھی بڑائی جارہی ہے

ایم سوری سر پر اب یہ ممکن نہیں ہے میری ماں بیمار ہیں انہیں اور اپنی بیوی کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا

پہلے بات اور تھی کم از کم میری ماں ٹھیک تھی اپنے پیروں پر چل سکتی تھی آگے پیچھے جا سکتی تھی لیکن اب وہ بہت بیمار ہے

ایم سوری آپ کسی اور کو بھیج دیں ریز نے اداس لہجے میں کہا

لیکن ریز یہ تمہاری خواہش تھی تمہیں اپنی ماں اور بیوی کے ٹینشن لینے کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کمپنی تمہیں ایک فلیٹ رہی ہے

ہاں تمہیں وہاں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ تمہارے لئے ایک گولڈن چانس ہے تم اسے گوا نہیں سکتے

باس نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

سر میں آپ کو سوچ کر جواب دیتا ہوں ریز نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو باس نے بھی ہاں سرہلا دیا

اگر فلائٹ مل رہا ہے تو یہ تو بہت اچھی بات ہے تمہیں جانا چاہیے احد نے کہا

دماغ خراب ہو گیا ہے کیا یہاں میرا اپنا گھر ہے

اور اگر میرا اپنا گھر ہے تمہیں کیوں فلائٹس میں رہوں

تمہیں پتا ہے میں نے اپنا گھر لینے کے لئے کتنی محنت کی ہے اور اب یہ گھر چھوڑ کر چلا جاؤں ۔مانا کہ چھوٹا ہے لیکن ہے تو میرا اپنا

ریز تم یہ مکان بیچ بھی تو سکتے ہو دوست نے مشورہ دیا

نہیں احد میری ماں نے کتنی محنت سے اس گھر کو سنوارا ہے میں اسے چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا ۔لیکن یہ گولڈن چانس مس بھی نہیں کرسکتا

ریزاب بھی پریشان تھا

ریز میری خیال میں تمہیں اس بارے میں اپنی ماں اور بیوی سے بات کرنی چاہیے وہ تمہیں بہتر مشورہ دیں گے اخر زندگی تم لوگوں نے گزارنی ہے تم لوگ بہتر جانتے ہو احد نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتے ہوئے کہا

ریز بھی سر ہلا کر اپنے گھر کی طرف چل دیا ۔اسے یقین تھا اگر اس کی ماں اس چیز کے لئے مان بھی گئی تو غنویٰ اپنا شہر چھوڑ کر جانے کے لیے کبھی نہیں مانے گی اور وہ بھی ان حالات میں جب اس کے باپ کا کچھ اتا پتا نہیں

❤❤

آج پھر وہ ایک بار پھر سے نگاہ کے کوٹھے پر آیا تھا ایک بار پھر سے اس کے پیروں میں گڑگڑا کر معافی مانگنے لگا کیونکہ اس کا آخری سہارا یہی تھی

اس نے اس سے بہت سمجھانا چاہا لیکن وہ اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی

لیکن پھر بھی وہ نامانا ہر روز آتا گھنٹوں اس سے معافی مانگتا رہتا

اگر میں تمہیں معاف کر بھی دوں تو پھر بھی تم نے قتل کیا ہے کیا اس کی کوئی معافی ہے

کیا تم آمنہ کے مجرم نہیں ہی ہو لالا

کیا آمنہ تمہیں معاف کرے گی

تم نے صرف زنا نہیں تم نے قتل کیا ہے تم قاتل ہو

جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا لیکن کیا تم آمنہ کے گناہ گار نہیں ہو

بولو اب چپ کیوں ہو وہ اسے گھورتے ہوئے بولی

ہاں ہوں میں اس کا گناہ گار اور اس گناہ کا بھی میں ازالہ کرونگا میں تھانے جا کر اپنا جرم قبول کروں گا

لیکن اس سے پہلے مجھے شاہ کو ایک اور بات بتانی ہے

مگر شاہ مجھ سے نہیں ملنا چاہتا میں نے بہت کوشش کی اس کے آفس میں بھی گیا لیکن وہ میری شکل نہیں دیکھنا چاہتا

کیا بتانا چاہتے ہو تم شاہ کو نگاہ نے پوچھا

میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ اس کی ایک بہن ہے جو نا جانے کہاں ہے

شاہ میر شاہ کی دوسری بیوی عفت سے اسے ایک بیٹی تھی لیکن شامیر کے خودکشی کرنے کے بعد نہ جانے وہ لوگ کہاں چلے گئے ۔

ان کی آج تک کوئی خبر نہیں

میں یقین سے نہیں کہہ سکتا لیکن ہوسکتا ہے شاہ اسے تلاش کرنا چاھے لالہ نے بتایا

تم نے یہ بات اسے پہلے کیوں نہیں بتائی لالا نہ جانے عفت اور شاہ کی بہن کا کیا حال ہوگا نجانے اس کی ماں اور بہن کہاں ہونگی

لیکن شامیر نے خودکشی کیوں کی ۔نگاہ خود میں ہی الجھی اس سے پوچھنے لگی

میں سب کچھ تو نہیں جانتا لیکن میرے ایک دوست نے مجھے بتایا تھا جو وہاں میرے ساتھ کام کرتا تھاجس کا کافی وقت تک میرے ساتھ رابطہ رہا مجھے بس یہ بتا ہے کہ شامیرکو پتہ چل چکا تھا کہ آمنہ اور شاہ کا قتل اس کے باپ اکبرشاہ سائیں نے کروایا ہے

شامیر نے اپنے بیٹے اور بیوی کی موت کا بدلہ لیتے ہوئے اپنے باپ کا قتل کر دیا اور اس کے بعد خود کشی کرلی

لیکن اس کے کچھ وقت بعد ہی عفت اور اس کی بیٹی غائب ہوگئے وہ کہاں گئے یہ بات کوئی نہیں جانتا ۔

لیکن پھر خبر آئی تھی کہ عفت نے دوسری شادی کرلی اور شامیر شاہ کی بیٹی بھی دوسرے شوہر کے ساتھ ہی ان کے گھر میں رہتی ہے

لالا نے اسے ساری حقیقت بتادی نگاہ جانتی تھی چاہے جو بھی ہو جائے شاہ کبھی بھی

اس کی بات پر یقین نہیں کرے گا اس لئے اس نے شاہ سے ملنے کا فیصلہ کیا اس

دن حال میں بھی وہاں سے نہیں مل پائی بس دور سے اسے دیکھ کر ہی واپس آگئی

لیکن اب اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اسے شاہ سے ملنا ہوگا کیونکہ شاہ کو پتہ ہونا چاہئے کہ

اس کی سوتیلی ماں عفت اور اس کی بیٹی اب کہاں ہے

کیونکہ لالہ نے اسے بتایا تھا کہ جو کچھ بھی ہوا ہے اس میں شامیر کی کوئی غلطی نہیں

تھی

❤❤

شامیر شاہ عفت سے شادی کر کے خوش نہیں تھا نہ ہی وہ اس کے قریب گیا اور نا ہی

سے اپنی بیوی ہونے کا حق سونپا

لیکن عفت نے اسے ہی اپنا سب کچھ مان لیا تھا

وہ بچپن سے ہی اس کے نام پر بیٹھی تھی اور بچپن سے ہی اسی کے خواب سجائے تھے

لیکن آمنہ سے محبت میں شامیر اپنی بچپن کی منگیتر کو بھول گیا تھا وہ آمنہ کی محبت میں کچھ بھی کرنے کو تیار تھا لیکن یہ اس کے باپ کی ضد تھی کہ اس کی بیوی ایک خاندانی لڑکی بنے گی

ان کے خاندان کا رواج تھا کہ کہ لڑکی کی شادی اس کے بچپن کے منگیتر کے ساتھ ہوگی اور ایسا ہی ہوا

عفت کی عمر انیتس سال ہو چکی تھی لیکن اس کے باپ نے اسے نہ بہایا اچھے سے اچھے رشتے کو ٹھکرا دیا

اور پھر اسے شامیر کے ساتھ ہی بہایا

شامیر اس رشتے کو قبول نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن عفت کی دلجوئی اور توجہ نے اسے اپنی طرف راغب کر ہی دیا

وہ نہ تو اتنی چلاک عورت تھی اور نہ ہی اس کے باپ کی طرح سازشیں رچانے والی وہ ایک سیدھی سادی سی لڑکی تھی جس نے بچپن سے ہی اپنے دل کی سلطنت پر شامیر کو بٹھایا تھا

شامیر کو جلد ہی یہ بات کر احساس ہوگیا کہ عفت نا صرف ایک نیک لڑکی ہے بلکہ وہ ایک اچھی بیوی بھی ثابت ہو سکتی ہے

شامیر نے اسے اپنی بیوی ہونے کا درجہ تو دے دیا لیکن وہ آمنہ کو نہیں بھول پایا

اس نے عفت سے بھی یہی کہا تھا کہ وہ چاہ کر بھی آمنہ کی جگہ کسی عورت کو نہیں دے سکتا

عفت تو اس سے محبت کرتی تھی وہ تو اس کے پیروں میں بیٹھنے کو بھی تیار تھی ۔اس نے شامیر سے کبھی بھی آمنہ کی جگہ نہیں مانگی

بلکہ اس نے اپنی جگہ بنالی شامیر شاہ کو بیٹی کی خواہش تو ہمیشہ سے ہی تھی اس سے آمنہ نے کہا تھا کہ اگر انہیں بیٹی ہوئی تو وہ اس کا نام رمشا رکھیں گے شامیر اسی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اپنی بیٹی کو رمشا کا نام دیا ۔

لیکن ۔ایک دن اس نے اپنے باپ کو اپنے کسی خاص دوست کو قصہ سناتے ہوئے سنا جو اس کا پوتا نہ ہونے کا افسوس کر رہا تھا اس نے بتایا کہ کس طرح سے اس نے آمنہ کا قتل کروایا اور اسی میں اس کا پوتا بھی قتل ہو گیا

شامیر کو یہ بات پتا چلی تو وہ غصے سے آگ بگولا ہوگیا غصہ اتنا بڑھ گیا کہ اس نے اپنے باپ کا قتل کر دیا

اور اس قتل کے بعد وہ پچھتایا کیونکہ اس نے بہت بڑا ہونا کیا تھا اسی پچھتاوے میں آ کر اس نے ایک اور گناہ کیا اس نے خودکشی کرلی

اور عفت اور رمشا کو دنیا کی ٹھوکروں میں چھوڑ گیا

بہت جلد ہی حویلی کے مالکوں کے رشتہ داروں نے حویلی پر قبضہ جما کر ان دونوں کو وہاں سے نکال دیا

کچھ سال تک تو عفت کا باپ اس کی بیٹی کو سنبھالتا رہا لیکن اس کے انتقال کے بعد اس کے بھائیوں نے اس کی شادی کروا دی ۔اور عفت کی اداس اور ویران زندگی کو جہنم بنا دیا ۔

❤️

ڈاکٹر نے آکر بتایا کہ ابان کو ہوش آچکا ہے ڈاکٹر کی یہ بات سن کر جیسے شاہ کی جان میں جان آئی

وہ فورا ہی ابان کے کمرے کی طرف بھاگا ۔

جبکہ ارادیہ اور حمزہ نے اس کے پیچھے جانا مناسب نہ سمجھا ۔

ابان کو اس طرح سے لیتے دیکھ کر شاہ اس کے قریب آ کر بیٹھ گیا ۔

آبان آئی ایم ریلی سوری مجھے نہیں پتہ تھا یہ ہوجائے گا میں تو صرف ایک مذاق کر رہا تھا ۔

شاہ بہت شرمندہ تھا اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے معافی مانگنے لگا ۔

شاہ کو اس طرح سے شرمندہ دے کر ابان کو کچھ عجیب سا لگا اسے کہاں عادت تھی شاہ کہ اس طرح کے لہجے کی ۔

کوئی بات نہیں فرینڈ دوستی میں یہ تو چلتا ہی رہتا ہے

ابان نے مسکراتے ہوئے اپنی دونوں آنکھیں زور سے بند کی اور پھر کھولیں ۔

ابان کا آنکھ مارنے کا انداز نرالا تھا مگر یہ بات شاہ کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا کہ شاہ کی پرنسیس کو آنکھ مارنا نہیں آتا ۔

ریز کو یقین نہ تھا کہ غنویٰ اتنی آسانی سے کراچی جانے کے لیے مان جائے گی

اسے یہ سن کر عجیب لگا کہ وہ اس شہر میں مزید نہیں رکنا چاہتی جہاں اس نے اپنا بچپن گزارا ہے

غنویٰ یہ تمہارا شہر ہے تم نے ساری زندگی گزاری ہے تم اتنی آسانی سے یہ جگہ چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہو

وہ بھی ان حالات میں جب تمہارے بابا کو کچھ پتہ نہیں ہے

مجھے لگتا ہے پہلے ہمیں ان کے بارے میں پتہ کرنا چاہیے ۔

لیکن میں یہ چانس مس بھی نہیں کرسکتا اس لئے میں نے سوچا ہے کہ تم اور اماں یہاہی رہو گی اور میں کراچی جاؤں گا ۔اور جب تمہارے بابا کا پتہ چل جائے گا تو تم لوگ میرے پاس وہی آجانا

لیکن تم لوگ اکیلے یہاں کیسے رہوگے ۔اس بات کو لے کر میں بہت پریشان ہوں

اس لئے میں نے سوچا ہے کہ میں اپنے کچھ دوستوں کو تمہارے بابا کو ڈھونڈنے کا کہتا ہوں اور تم لوگ میرے ساتھ ہی چلو ۔تم لوگوں کو یہ اکیلا چھوڑ نہیں سکتا میں ۔

ریز پریشانی سے مکمل گھیرا ہوا تھا

نہیں ریز میں یہاں نہیں رکنا چاہتی اور بار بار اس انسان کو میرا باپ کہہ کر مجھے مزید اذیت میں مبتلا نہ کریں غنویٰ نے اداسی سے کہا

لیکن ریز کو غنویٰ کی یہ بات بالکل بھی اچھی نہ لگی ۔

کیوں نہ کہوں میں اسے تمہارا باپ کیوں کہ اس نے تمہیں پالا ہے اگر وہ شخص تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے کر جاتا غنویٰ تو وہی اس مکان میں مرجاتی اکیلی تم ریز کو غصہ آیا مر جاتی تو بہتر تھا کم از کم اس اذیت سے تو میری جان چھوٹ جاتی غنویٰ اسی کے انداز میں بولی

کونسی اذیت غنویٰ اگر میں تمہیں یہ سچائی نہ بتاتا کہ وہ شخص تمہارا باپ نہیں ہے تووہ شخص تمہارے لیے فرشتہ صفت ہی رہتا بے شک اس نے بہت بڑا گناہ کیا ہے لیکن یہ مت بھولو اس نے تمہاری اچھی پرورش کرکے تمہیں ایک باپ ہونے کا حق دے کر اس نے ثابت کیا تھا کہ وہ اپنے گناہ کی توبہ کرچکا ہے اس نے اپنے گناہ کا ازالہ تمہاری صورت میں کیا تھا

تم کیسے اس شخص کے بارے میں اس طرح سے کہہ سکتی ہوکل جس کے خلاف تم ایک لفظ نہیں سن سکتی تھی

بتاؤ کیا تمہیں بیس سال میں ایک پل کے لئے بھی یہ احساس ہوا کہ وہ شخص تمہارا باپ نہیں ہے آج تمہیں اس شخص کو اپنا باپ کہتے ہوئے نفرت محسوس ہو رہی ہے تمہیں وہ شخص گناہگار لگ رہا ہے لیکن کل تم ہی اس کی سب سے بڑی خیرخوا تھی

کل وہ تمہارا باپ تھا اور اس کی حقیقت جاننے کے بعد وہ تمہارا باپ نہیں رہا ۔

نہیں غنویٰ ۔اس شخص نے باپ نہ ہوتے ہوئے بھی باپ کا حق ادا کیا ہے ہاں اس نے غلطی کی تھی جس کی سزا اسے آبان کی صورت میں مل رہی ہے ۔

مانا کہ اس شخص نے تمہاری ماں کے ساتھ غلط کیا تمہاری آنی کو تکلیف دی شاہ کو تکلیف دی لیکن تمہاری اچھی پرورش کر کے اس نے اپنے گناہوں کا ازالہ کیا ہے مانو یا نہ مانو ریزاسے چار باتیں سنا کر کمرے سے باہر نکل گیا

لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ریز کی ایک بھی بات غلط نہیں تھی اس کا باپ بیس سالوں سے پچھتا رہا تھا ہر سجدے میں رویا تھا ۔وہ ہمیشہ سے سوچتی آئی تھی کہ اس کا باپ آخر خدا کے سامنے کس گناہ کی معافی مانگتا ہے ۔

اور جب جواب ملا تو اسی باپ سے سے نفرت ہونے لگی

صحیح کہتا تھا ریز اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے کر جاتا تو شاید وہی روتے تڑپتے۔ وہ مر جاتی ۔

یہی سوچتے آنسوبہاتے ہوئے نہ جانے کا غنویٰ کی آنکھ لگ گئی ۔جب آنکھ کھلی تو ریز قریب بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا

غنویٰ فورا اٹھ کر بیٹھ گئی

ایم سوری میں کچھ زیادہ ہی بول گیا ریز نے کہا ۔ غنویٰ نے بنا کچھ بولے اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ دیا

سوری غلط بات کی ہوتی ہے زیز اور غلط میں تھی آپ نہیں ۔کب جانا ہے۔۔۔؟ غنویٰ نے پوچھا

دو دن میں ٹرانسفر لینا ہے یہاں سے ۔ تم اگر چاہو تو ایک بار اپنے گھر چل سکتی ہو ۔ریز نے اسے آفر کی اور ہاتھ اس کے سامنے پھیلایا

ابھی چلے ۔۔۔؟ غنویٰ نے کنفیوز ہو کر پوچھا کیوں کہ اس وقت رات کے گیارہ بج رہے تھے ۔

ہاں ابھی چلتے ہیں ۔۔اسی بہانے لونگ ڈرائیو بھی ہو جائے گی ۔۔ویلے بھی اماں تو سو چکی ہیں ۔۔ریز نے آئیڈیا دیا جس پر غنویٰ کھل اُٹھی۔

لیکن ہم جلدی واپس آجائیں گے ۔اس نے اماں کے خیال سے کہا توریز مسکرا دیا ۔

تم میری بیوی کم اماں کی بہو زیادہ لگتی ہو ۔ زیز نے جلس ہوکر کہا مگر اس کی بات سن کر غنویٰ کھکھلا کر ہنسی۔

ہائے ابان کتنی خوش ہوگی نہ کہ میں وہاں کراچی آ رہی ہوں میں روز اس سے ملوں گی

میں پہلے آپ کو بتا رہی ہوں غنویٰ نے انگلی دکھاتے ہوئے کہا

اور کوئی حکم --ریز نے اس کی انگلی کو اپنے لبوں سے چھوا

نہیں بس اتنا ہی غنویٰ شرما کر باہر نکل گئی ۔جبکہ ریز مسکراتا ہوا اس کے پیچھے چلا دیا ۔

آدھی رات کے وقت وہ حویلی کے پچھلی طرف سے تقریبا آدھے گھنٹے کی محنت کے بعد دیوار پر چڑھنے میں کامیاب ہوا تھا ۔

دیوار سے کودتے ہوئے اس کے بازو پر اچھی خاصی خراش پر گئی لیکن اس وقت اگر اسے کسی کی پروا تھی تو صرف اپنی بیٹی آبان کی جو آج ہی ہسپتال سے واپس آئی تھی آخر کی بیٹی کو کیا ہوا تھا کہ شاہ اسے ہسپتال لے کر گیا ۔

حویلی میں مکمل خاموشی تھی یہاں پر کوئی نہیں تھا ۔

اگر اسے اس وقت یہاں کوئی دیکھ لیتا تو شاہ اس کا کیا حال کرتا یہ بس وہی سمجھ سکتا تھا

۔

اس نے ہر طرف ابان کا کمرہ ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اتنی بڑی حویلی میں آخر وہ ابان کو کیسے ڈھونڈے ۔

آہستہ آہستہ وہ ہر کمرے میں دیکھنے لگا ۔

پھر ایک کمرے میں اسے ابان کی کھلکھلاتی ہوئی ہنسی سنائی دی ۔

وہ فورا اس کمرے کی طرف بھرااس کے چلنے سے آواز پیدا نہ ہو اس لیے اس نے اپنے جوتے بھی اتار دئے ۔

وہ اس کمرے کی طرف آیا جس کا دروازہ آدھا کھلا تھا ۔

ابان بیڈ پر بیٹھی ۔دوائی نہ کھانے کی ضد کر رہی تھی جب کہ شاہ اس کی منتیں کرنے میں مصروف تھا ۔

آپ خود پیئے تو آپ کو پتہ چلے گا نا یہ کتنی کڑوی ہوتی ہے ۔ابان منہ کے ڈیزائن بناتی شاہ کو نخرے دکھا رہی تھی ۔

دیکھو ابان اب تم مجھے سختی کرنے پر مجبور کر رہی ہو شاہ کے الفاظ سن کر لالہ کا دل زور سے دھڑکا تھا نہ جانے اب وہ ابان کے ساتھ کیا کرے ۔

کیوں ۔۔کیوں سختی کریں گے آپ مجھ پر جب آپ بیمار ہوئے تھے تو میں نے آپ کو کتنے پیار سے کھلایا تھا ۔

ابان نے فورا اسے اپنا احسان یاد کروایا ۔

ابان میری جان میں بھی تو کب سے پیار سے کھلانے کی کوشش کر رہا ہوں یار پلیز کھا لو یہ تمہارے لئے ضروری ہے

شاہ ایک بار پھر سے اس کی منتیں کرنے لگا۔

ٹھیک ہے لیکن اس کے فورا بعد آپ مجھے وہ والی چوکلیٹ دیں گے جو آپ نے صبح راستے میں لی تھی ابان کی نظر کب سے اس چاکلیٹ کے پیکٹ پر تھی ۔

اووو۔ لیکن ابان وہ تمہارے لئے نہیں ہے میں نے بتایا تھا تمہیں ۔شاہ نے منہ بناتے ہوئے کہا جیسے سچ میں اس کے لئے نا لی ہو صبح ابان کے فون پر غنویٰ کی کال آرہی تھی جو ارادیہ نے رسیو کی ۔ارادیہ نے اس سے بتایا کہ ابان کی طبیعت کچھ خراب ہے ۔

جس کے بعد وہ نے اسے بتایا کہ ابان دوائیاں اس طریقے سے کھاتی ہے ۔یعنی کہ اسے دوائی کے بعد ایک چوکلیٹ چاہیے ۔ورنہ اسے کوئی بھی دوائی نہیں کھلا سکتا ۔

جبکہ اس سے پہلے شاہ ایک بار کراچی میں سختی سے زبردستی سے دوائیاں کھلا چکا تھا

۔لیکن اب حالات کچھ اور تھے ۔یا یوں کہنا بہتر ہوگا کہ اب شاہ نے ابان کو سر چڑھا لیا

تھا ۔

ٹھیک ہے اگر وہ میرے لئے نہیں ہے تو میں دوائی نہیں کھا سکتی ۔اب آپ مجھے تنگ

مت کریں مجھے سونا ہے صبح میرے ٹیچرز آئینگے ۔

ابان نے مزید نخرے دکھاتے ہوئے کمبل اپنے اوپر کیا ۔

ابان ہے تو یہ بہت غلط بات کبھی کسی اور کی چیز تمہیں دے دوں لیکن تمہیں دوائی دینا

بھی تو بہت ضروری ہے اس لیے میں سوچ رہا ہوں کہ وہ چوکلیٹ تم کھا لینا دوا لینے کے

بعد ۔شاہ نے احسان کرتے ہوئے کہا ۔

جبکہ اس کے لہجے کی پرواہ کیے بغیر آبان نے ہاتھ بڑا کر سائیڈ دراز کھولی اور اس میں سے

چاکلیٹ کا پیکٹ نکال لیا ۔

اب سے یہ سارا میرا ہے آپ نے اس کے لئے اور لینا ہے ابان نے پیکٹ کھولتے ہوئے

کہا ۔

ابان میں نے کہا تھا پہلے تم میڈیسن لو گی پھر یہ چوکلیٹ کھاؤ گی ۔شاہ نے یاد دلایا جس پر ابان کا منہ ایک بار پھر سے بن گیا

لائیں دئیں میری جان کے دشمن ہٹلر ۔بلکہ نہیں ہٹلر کے بھی ہٹلر ۔ابان نے تیز تیز بولتے اس کے ہاتھ سے دوائی لی اور ناک کو اپنی انگلیوں سے زور سے بند کیا ۔

اور ایک ہی سانس میں دوائی گٹک گئی ۔

آآآآئیئ۔ ۔۔گندی ۔ابان نے سر زور زور سے ہلایا ۔

جیسے وائبریٹ ہو رہا ہو ۔

اور چوکلیٹ کا پیس اپنے منہ میں رکھ لیا ۔جبکہ شاہ مشن کامیاب ہونے کی خوشی میں سکون سے سانس لے رہا تھا ۔

تھنک یو ۔سالی صاحبا۔

ابان تم کچھ دن اب ریسٹ کرو اپنے دماغ پر بالکل بھی زور ڈالیں گے ضرورت نہیں ہے بیکار میں ٹینشن مت لینا جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتی تب تک تمہارے ٹیچرز بھی نہیں آئیں گے پڑھائی کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے ۔شاہ نے کہا

آپ کیا چاہتے ہیں میں فیل ہو جاؤں ابان نے منہ بنا کر کہا ۔

نہیں پرنسیس میں ایسا کچھ نہیں چاہتا میں تو بس یہ کہہ رہا ہوں کہ کچھ دن ریسٹ کرو ۔

ٹھیک ہے میں کچھ دن ریسٹ کروں گی لیکن اگر میں فیل ہوگئ تو ساری الزام آپ پے آئے گا کیونکہ آپ مجھے کہہ رہی نہ ریسٹ کرنے کے لئے ۔ابان نے کہا۔

تم فیل نہیں ہوگی جان کیونکہ اب سے میں تمہیں خود پڑھایا کروں گا وہ کیا ہے نہ کہ میں اب تمہارا دوست ہوں اور دوستی میں ایک دوسرے کو پڑھانا تو الاوڈ ہوتا ہی ہے ناشاہ نے شرارت سے اس کی الاؤڈ والی بات پکڑئی۔

ہاں یہ ٹھیک ہے ویلے بھی میرے وہ ٹیچر بہت ہی بہت ڈانٹتے ہیں لیکن دوستی میں ڈانٹنا الاوّڈ نہیں ہوتا یہ میں آپ کو پہلے بتا دیتی ہوں ۔

شاہ نے زندگی میں پہلی بار ایسی دوستی دیکھی تھی جس میں اتنے سارے رولز تھے جنہیں فولو کرنا اس کا فرض تھا ۔

لالا ناجانے کتنی ہی دیر دروازے پر کھڑا ان دونوں کی باتیں سنتا رہا ۔

شاہ اسے کتنی محبت سے دیکھ رہا تھا ۔اس کا خیال رکھ رہا تھا اس کے ہر بے تکے بے فضول سوال کا جواب محبت اور توجہ سے دے رہا تھا ۔

جبکہ اس کی بیٹی اس کے پاس بیٹھے کھلکھلا رہی تھی ہنس رہی تھی وہ اپنی زندگی میں خوش تھی ۔لالہ انہی قدموں سے واپس چل دیا وہ یہاں ابان سے ملنے آیا تھا ۔

لیکن آج وہ جان چکا تھا جتنی محبت شاہ اس سے کرتا تھا شاید کوئی نہیں کر سکتا تھا ۔

اپنی بیٹی کو خوش رہنے کی دعائیں دے کر واپس چلا گیا ۔

اب اسے ایک بار شاہ سے ملنا تھا اور اس نے کل صبح شاہ کے آفس جانے کا فیصلہ کر لیا تھا

❤️

نگین نے آج شاہ کے گھر جانے کا فیصلہ کیا تھا اس نے اپنے آپ کو شاہ کا سامنا کرنے کے لیے تیار کر لیا تھا ۔

اس نے ایک نہیں بلکہ بہت ساری زندگیاں بچانے تھی ایک کہانی کے ساتھ نہ جانے کتنی کہانیاں جوڑی تھی ۔

اسے شاہ کو عفت کی بیٹی کے بارے میں بتانا تھا اسے بتانا تھا کہ شامیر بالکل بے گناہ ہے ۔

اسے لالہ کی بے قصور بیٹی کی جان بچانی تھی نہ جانے شاہ نے اس کا کیا حال کیا ہوگا ۔

وہ ایک بار صرف ایک بار اپنی بیٹی سے ملنا چاہتی تھی اسے دیکھنا چاہتی تھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اسے بتا پاتی کہ یہ اس کی ماں ہے لیکن وہ ایک بار اپنی نگاہوں سے اسے دیکھنا چاہتی تھی ۔

اور ابھی تک تو اس نے ارادیہ اور حمزہ سے بھی ٹھیک سے معافی نہ مانگی تھی ۔

وہ اپنے آپ کو سفیان کا بھی گناہگار سمجھتی تھی جسے اس نے چھوٹی سی عمر میں نہ صرف غلط راہ پر لگایا بلکہ اسے اس کے باپ سے نفرت کرنے پر بھی مجبور کر دیا ۔

❤

لالہ تم مجھے بار بار تنگ کیوں کر رہے ہو جب کہ میں تمہیں کہہ چکا ہوں کہ میں تم سے نہیں ملنا چاہتا

آج تنگ آکر شاہ نے لالہ کا فون اٹھا ہی لیا ۔

شاہ میں تمہیں بہت ضروری بات بتانا چاہتا ہوں بس ایک بار مجھ سے ملو میں جانتا ہوں یہ بات ہماری زندگی کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے بس ایک بار میں تمہیں تمہارے باپ کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں

مجھے اس شخص کے بارے میں کچھ نہیں سننا اور نہ ہی اس کی ذات سے میرا کوئی تعلق ہے میرا تعلق اس سے اسی دن ختم ہو گیا تھا جس دن اس کے پہلو میں نے اپنی ماں کی جگہ کوئی اور عورت بیٹھی دیکھی تھی

شاہ میں سمجھ سکتا ہوں تمہاری نفرت تمہارا غصہ لیکن یہ بات تمہارے یلے بہت اہمیت رکھتی ہے تم بس ایک بار مجھ سے ملو۔

ٹھیک ہے تم آج شام میرے آفیسر آ جاؤ لیکن ابان کے بارے میں تم کوئی بات نہیں کرو گے۔شاہ نے اس سے ملنے کے یلے شرط رکھی جو لالہ نے فورا قبول کرلی ۔

شام ہوتے ہی لالہ اس کے آفس کے لئے نکل گیا۔

لیکن شاہ کے آفس کے باہر پہنچتے ہی ایک تیز ترین ٹرک اس کی طرف آیا جواسے کچل کر آگے بڑھ گیا

آہستہ آہستہ لالہ کی آنکھیں بند ہونے لگی ۔جبکہ اس کے دماغ میں نگین آبان غنویٰ اور آمنہ کی چیخیں گونج رہی تھی

جلدی سی وہاں لوگوں کا ہجوم جمع ہوگیا

جب تک لالہ کی سانسیں چلتی رہی لالا نے بس اتنا ہی کہا کہ اسے شاہزر شاہ سے ملنا ہے

اس کے آفس کے باہر اس طرح کا لالہ کا اچانک ایکسیڈنٹ بہت ساری میڈیا کو اپنی طرف راغب کر گیا تھا

شاہ کو جیسے ہی اس کے ایکسیڈنٹ کی خبر ملی ہسپتال پہنچا یہ سچ تھا اسے لالا سے کوئی لینا دینا نہیں تھا لیکن یہ بھی سچ تھا کہ وہ ابان کا باپ تھا اگر اسے کچھ ہوجاتا تو ابان کی تکلیف کی وجہ بنتا تھا اور اب وہ خواب میں بھی کبھی آبان کو تکلیف دینے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا تھا

ڈاکٹرز نے شاہ کو کوئی امید نہ دلوائی تھی بس خدا سے دعا کرنے کا کہا تھا۔

ایکسیڈنٹ اتنا خطرناک تھا کہ لالے کی جان بچنا مشکل تھا

لالہ کو جتنی دیر ہوش رہا اس نے بس اتنا ہی کہا کہ اسے شاہ سے ضروری بات کرنی ہے وہ اسے کچھ بتانا چاہتا ہے ۔

ایسی کونسی بات جو شاہ کو بتانا اتنا ضروری تھا وہاں کھڑے لوگوں نے شاہ کو بس اتنا ہی بتایا کہ وہ اس سے ملنا چاہتا تھا اس سے کوئی بات بتانا چاہتا تھا

ایسی کونسی بات تھی جو لالا کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھی پہلے نہ سہی لیکن اب شاہ کو یہ بات جاننے کا تجسس ضرور ہوگیا تھا

لیکن اس بارے میں وہ آبان کو کچھ بھی بتانے کا رسک نہیں لے سکتا تھا ڈاکٹر نے کہا تھا کہ ابان کے لیے کوئی بھی جھٹکا خطرناک ثابت ہوسکتا ہے اس کا دل کمزور ہے اسے کوئی بھی سیریس بات نہ بتائی جائے ۔

اور سچ تھا اب شاہ کی زندگی میں آبان کے علاوہ اور کوئی اتنی اہمیت نہیں رکھتا تھا

❤

اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے آج جو وہ اپنے شہزادے سے ملنے کے لیے جارہی تھی

۔وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ اس کا سامنا کیسے کرے گی

کیا شاہ اس کا سامنا کرنا چاہے----؟

کیا وہاں سے پہچان پائے گا---؟

جب وہ آخری بار سے ملا تو صرف 10 سال کا تھا کیا وہ اب بھی اس کا چہرہ پہچانتا ہو گا۔

---؟

کیا شاہ اپنی آنی کو آج بھی یاد کرتا ہوگا -----؟

نا جانے کتنے ہی سوالوں کے ساتھ نگین آج شاہ آفس کی جانب چل دی تھی

❤

آج ریز غنویٰ اور اماں کی فلائٹ تھی

ملتان سے کراچی اپنا شہر چھوڑ کر دوسرے شہر جانا بھی بہت مشکل ہوتا ہے

جہاں آپ نے اپنا بچپن گزارا ہو اپنی زندگی کے خوبصورت ترین لمحات جئے ہوں

ریز کے دوست نے بہت کہا کہ وہ اپنا گھر بیچ دے لیکن ریز اپنی محنت کا پہلا خریدہ ہواگھر نہیں بیچنا چاہتا تھا یہ اس کی ماں کی خواہش تھی ۔

ابان اور حمزہ انہیں ائیرپورٹ پر لینے آئے تھے جبکہ شاہ بزی ہونے کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا تھا ۔

ورنہ ابان کو خوش کرنے کے لئے وہ اس کے ساتھ یہاں بھی آنے کو تیار تھا

آبان غنویٰ سے ملنے سے لینے ائیرپورٹ جانا چاہتی تھی ابان کی خوشی دیکھتے ہوئے اس نے اسے ایئرپورٹ جانے کی اجازت دے دی ۔لیکن حمزہ کے ساتھ

ابان اور غنویٰ اتنے دنوں بعد ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش تھی ۔وہ لوگ پہلے اپنے فلیٹ میں گئے جو کہ ریز کو تو نہیں غنویٰ کو بہت پسند آیا

غنویٰ شروع سے ہی حقیقت پسند تھی اس کے خواب کوئی بڑے بڑے خواب نہ تھے

وہ ہمیشہ سے ایک سادہ زنگی گزارنا چاہتی تھی ایک عام سا شوہر ایک عام سا گھر اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی زندگی میں کوئی شہزادہ خوشیاں لے کر آئے گا لیکن سچ تھا اس کی زندگی میں آنے والا شخص شہزادے سے کم نہ تھا ۔

اگر وہ اس کی بڑی بڑی خواہشات کو پورا نہیں کر سکتا تھا تو ان کے لیے وہ اس سے وعدے بھی نہیں کرتا تھا

بس جو اس کے بس میں ہوتا وہ اس کے لئے کر دیتا

اور غنویٰ اسی میں خوش تھی۔

اس نے غنویٰ کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ ایک عام سا شخص ہے اور ایک عام سے شخص کی طرح ہی اس کی خوشیوں کا خیال رکھے گا ۔

ان کی شادی ضرور فلمی ہے لیکن وہ اس سے کسی بھی قسم کی ہیروپنتی کی خواہش نہ رکھے ۔

شاہ لالہ کے پاس رکنا چاہتا تھا اور رکتا بھی اگر آج حمزہ وہ میٹنگ اٹینڈ کر لیتا لیکن ابان نے حمزہ کو گھر بلا لیا کیونکہ انہیں ائیرپورٹ جانا تھا ۔

وہ ابان سے لالہ کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں چھپانا چاہتا تھا اسی لیے یہ میٹنگ اٹینڈ کرنا ضروری تھا

ورنہ حمزہ کو پتہ چل جاتا تو یہ بات ابان تک بھی پہنچ سکتی تھی

میٹنگ میں بھی اس کا دھیان لالہ کی طرف ہی رہا آخر وہ اسے کیا بتانا چاہتا تھا

سر آپ سے ملنے کوئی آیا ہے اس کی سیکرٹری علیزہ نے آکر بتایا

علیزہ اس وقت میرا کسی سے ملنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے تم منا کر دو شاہ نے بیزاری سے کہا

سر میں ضرور منع کر دیتی لیکن وہ زبردستی اندر آرہی ہیں وہ کہہ رہی ہیں کہ اگر میں نے انہیں یہاں اندر نہ آنے دیا تو ۔

ٹھیک ہے اسے بھیج دو شاہ نے غصے سے کہا

جبکہ علیزہ اپنا سا ہی منہ لے کر بیٹھ گئی جو نہ جانے کیا کیا بتانا چاہتی تھی

❤️

شاہ کا سردرد سے پھٹا جا رہا تھا

وہ جو کوئی بھی تھی اسے جلدی جلدی فارغ کرنا چاہتا تھا ۔

اس کا ارادہ گھر جانے کا تھا ۔

اس کا سارا دھیان اب بھی صرف اور صرف لالہ پر تھا ۔

جب اچانک اس کی نظر دروازے پر کھڑے وجود پر پڑی

ایک پل کے لئے اسے لگا شاید کوئی خواب دیکھ رہا ہے ۔

وہ بے یقینی سے اٹھ کر کھڑا ہوگیا ۔

لیکن وہ کوئی خواب نہیں تھا

شاہ جیسے برف کا ہوچکا تھا

پتھریلی نظروں سے سامنے کھڑے وجود کو دیکھ رہا تھا

بے یقینی سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

۔اور ان میں آنسوؤں کی وجہ سے سامنے کھڑا وجود دھندلا سا گیا

آنسو نگاہوں سے چھلکے تو وجود بار پھر سے نمایاں ہوا

شاہ نے آگے بڑھ کر بے اختیار انہیں اپنے سینے سے لگا لیا

ایک وقت تھا جب شاہ ان کے سینے میں اپنا منہ چھپاتا تھا

اور آج انہیں اپنے ساتھ لگائیں دھاڑیں مار کے رو رہا تھا

بلک بلک کر روتا ہوا شاہ آج بھی دس سال کا ایک بچہ بن چکا تھا

یہ آنسوؤں کا سمندر اس نے بیس سال سے اپنے اندر رکھا تھا

کوما سے باہر آنے کے بعد وہ سب سے پہلے اسی وجود کی تلاش میں تو گھر گیا تھا۔

لیکن وہاں اسے کچھ نہ ملا

اور آج یہ آنسو اس کی آنکھوں سے رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے

علیزہ جو اس عورت کو چھوڑنے یہاں آئی تھی شاہ کو روتے دیکھ کر واپس پلٹ گئی

آنی میں نے بہت ڈھونڈا آپ کو ہر جگہ ڈھونڈا

میں گھر بھی گیا وہاں بھی ڈھونڈا کوئی نہیں ملا مجھے ۔میں بہت رویا بہت ڈر لگ رہا تھا

۔ان لوگوں نے ماما کو بھی جلا دیا ماما بھی بہت رو رہی تھی ۔

کسی چھوٹے بچے کی طرح بولتے بولتے شاہ زمین پر بیٹھ گیا۔نگین بھی اس کے ساتھ بیٹھی

جب شاہ نے زمین پر لیٹتے ہوئے اپنا سر اس کی گود میں رکھ دیا۔

کتنا تڑپا تھا وہ اس لمس کے لیے

آپ کیوں چلی گئی تھی آنی ---؟

۔آپ کو پتا تھا نہ میرا کوئی نہیں ہے آپ کے بغیر آپ کو پتا تھا آپ کا مغرور ناک والا

شہزادہ آپ کے پاس آئے گا

کیوں چلی گئی مجھے چھوڑ کر بتائیں ۔روٹھے انداز میں کہتے ہوئے شاہ ایک بار پھر سے رو دیا۔

جبکہ اسے اپنے مہربان وجود میں سمٹتے لگی نگین بھی بلک بلک کر رو رہی تھی ۔

آب نے کبھی آپ کو خود سے دور نہیں جانے دوں گا ۔

آپ ہمیشہ میرے پاس رہے گی ۔

نہیں جائنگی نہ مجھے چھوڑ کر اس نے بے یقینی سے پوچھا ۔

جب اس کا چہرہ چومتے ہوئے نگین نے بے اختیار نہ میں گردن ہلائی ۔اور شاہ نے ایک بار پھر سے اپنا سر اسکی گود میں رکھ دیا ۔

نہیں شاہ میں تمہارے ساتھ نہیں آسکتی ۔نگین نے نگاہیں چرھاتے ہوئے کہا ۔

میں نے کہا نہ آنی میں آپ کی ایک بھی بات نہیں سنوں گا آپ کو میرے ساتھ چلنا ہوگا ۔

کہنے کو تو میرا کوئی بھی نہیں ہے مگر زندگی میں کچھ ساتھیوں کا ساتھ ملا ہے ۔

میرا عزیزوں جان دوست حمزہ جو میری زندگی کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے آپ سے مل کر کتنا خوش ہوگا ۔

اس کی بیوی اور ایک بیٹی ہے ۔

اور پھر آبان آپ کے شہزادے کی شہزادی ۔۔وہ چاہ کر بھی نگین کو یہ نہیں بتا پایا کہ ابان لالا کی بیٹی ہے ۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ سامنے بیٹھی عورت یہ بات پہلے سے جانتی ہے

میری زندگی میری محبت میرا سب کچھ ۔شاہ نے ایک ہی سانس میں آنی کو اس کی اہمیت بتائی جس پر وہ بے ساختہ مسکرا دیں

آپ سے ملے گی نہ تو بہت خوش ہو جائے گی ۔

وہ ہے ہی اتنی پیاری ۔

اب بس آپ میرے ساتھ چلے ابھی حمزہ کو فون کر کے بتاتا ہوں وہ کتنا خوش ہوگا ۔

پھر ہم لاہور بھی چلیں گے ۔

ماما کی قبر پر ۔مجھے تو پتہ بھی نہیں میری ماما کہاں ہے لیکن جب مجھے ہوش آیا تو ان لوگوں نے مجھے بتایا کہ تمہاری ماں کا جنازہ پڑھا دیا گیا ہے وہ لوگ مجھے میری ماں کی قبر پر لے کر گئے

اپنی انی کو اپنے دل کا حال سناتے شاہ ایک بار پھر سے رو دیا ۔

شاید یہ رشتہ ہی ایسا ہے ایک ماں کی اولاد آگے اولاد ہمیشہ ایک بچہ ہی رہتی ہے ۔

شاید ہی اس کے آفس کے ورکرز نے اسے کبھی روتے ہوئے دیکھا تھا ۔لیکن آج تو ہار تھوڑی دیر میں آفس میں کوئی نہ کوئی جھانک کر اسے دیکھ رہا تھا

دیکھ رہا تھا کہ شاہزر شاہ اتنا کمزور پڑ سکتا ہے ۔لیکن شاہ کو کسی کی پروا نہ تھی اس کو اگر کسی کی پروا تھی تو سامنے بیٹھی ہے اپنی آنی کی ۔

لیکن نگین اس طرح سے اسے بنا اپنے بارے میں کچھ بتایا اس کے ساتھ نہیں جا سکتی تھی اس لئے انہوں نے آہستہ آہستہ اپنی حقیقت بتانا چاہی جسے سنتے سنتے شاہ کی چہرے سے خون ٹپکنے لگا ۔

❤❤

نگین نے شاہ کو اپنے بارے میں سب کچھ بتا دیا یہ بھی کے وہ ابان کے بارے میں بھی سب کو جانتی ہیں اور انہوں نے یہ بھی بتایا کہ بغنویٰ ان کی بیٹی ہے ۔

کیا غنویٰ میری ڈول ہے

مجھے پہلے ملاقات میں ہی سمجھنا چاہیے تھا کہ وہ آپ کی بیٹی ہے آپ کو پتا ہے مجھ سے ملتے ہیں اس نے میرے منہ پر طمانچہ مارا

شاہ کو اچانک ہی ان کی پہلی ملاقات یاد آئی ۔

جو بنا اسے دیکھے اس کے منہ پر اپنا نشان چھوڑ گئی تھی

اب تو نہیں چھوڑوں گا میں اسے دیکھئے گا اب نے اس کے ساتھ کیا کرتا ہوں ۔

شاہ نے ایک سیکنڈ بھی نگین کو یہ محسوس نہیں ہونے دیا کے اس کی حقیقت جان کر شاہ کو دھکا لگا ہے ۔

وہ اسے کرسی پر بٹھا کر اب بھی خود زمین پر بیٹھا اپنا سر اس کی گود میں رکھے ہوئے تھا

آنی آپ سے ایک بات کہوں مانیں گی گی شاہ نے تہمت باندھتے ہوئے کہا

میرا شہزادہ جو کہے گا مانوں گی نگین نے اس کے ماتھے سے بال ہٹانا کر بوسہ دیا

آنی لالا نے جو کچھ بھی کیا اس میں آبان کی کوئی غلطی نہیں ہے پلیز اسے معاف کردے --ویلے بھی لالہ کی بیٹی ہونے کہ جرم میں اسے بہت سزا دے چکا ہوں

آپ کا شہزادہ نہیں رہ سکتا اس کے بغیر ۔

شاہ نے نظر چڑاتے ہوئے کہا کیونکہ دشمن کی بیٹی سے عشق کرنے کا گناہ وہ کر چکا تھا ۔

اس کی بات سن کر نگین مسکرا دیں

میں بھی تمہیں ہی بتانے آئی تھی کہ جو کچھ بھی ہوا اس نے ابان کی کوئی غلطی نہیں ہے اسے سزا دینا بند کرو ۔

اور اسے اس رشتے سے آزاد کر دو ۔

انی میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر شاہ نے بے ساختہ اس ان کی بات کاٹی

شاہ اپنی اور اس کی عمر دیکھو کتنا فرق ہے تم دونوں میں وہ بچی ہے ۔

وہ تمہارے دل کے جذبات کو نہیں سمجھ پائے گی نہیں سمجھ پائے گی تمہاری فیلنگ کو

اور تمہیں کیا لگتا ہے جو کچھ تم اس کے ساتھ کر چکے ہو کیا وہ تمہاری محبت کو قبول

کرنے کی

انی میں اس سے معافی مانگ چکا ہوں ہمارے بیچ میں سب کچھ ٹھیک ہے ۔شاہ نے

جیسے سمجھانا چاہا

کیا وہ تم سے محبت کرتی ہے نگین نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

لیکن شاہ مزید اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکا کیوں کہ اس سوال کا جواب اس کے

پاس نہیں تھا ۔نگین ٹھیک کہتی تھی جو کچھ وہ ابان کے ساتھ کر چکا تھا اس کے بعد

ابان اس سے محبت کریں یہ تو ناممکن سی بات تھی

میں نہیں جانتا آنی ۔مجھے بس یہ پتہ ہے کہ میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا ۔

شاہزر شاہ آبان کے بغیر مر جائے گا

شاہ انہیں کہتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کی گود میں اپنا سر رکھا

شاہ اس بات کا فیصلہ تم اس پر چھوڑ دو ۔اگر وہ تم سے محبت کرتی ہوئی اور اللہ نے اس کے دل میں تمہارے لئے جذبات رکھنے ہوئے تمہیں چھوڑ کر کبھی نہیں جائے گی

اور اب لے کر چلو مجھے میری بہو کے پاس مجھے ملنا ہے اس سے اس کے چہرے کی اداسی دیکھتے ہوئے نگین نے کہا

❤️

شاہ نے ابان کو جب کہا کہ وہ اس کی آنی سے لے تو ابان گھبرا گئی

نگین کی شخصیت ہی کچھ ایسی تھی کہ پہلی ملاقات میں ہی ابان کو اس سے ذرا خوف محسوس

لیکن پھر وہ اتنے پیار سے اس سے ملیں کی ابان کو اپنی سوچ پر افسوس ہوا

لالہ نے ان کی زندگیوں کو برباد کر دیا تھا ۔

شاہ کو تباہ اور برباد کیا اس کی زندگی کو اندھیرے کی نظر کر دیا لیکن لالہ کی ہی بیٹی شاہ کو واپس روشنیوں میں لے کے آئی تھی

نگین ابان کے چہرے کی معصومیت میں کھوئی ہوئی تھی

اگر پہلی ہی نظر میں شاہ چاروں شانے چت ہوا تھا تو کچھ غلط نہ تھا ابان سچ میں بہت حسین اور معصوم تھی

لیکن نگین کو اس بات کا بھی دکھ تھا کہ اس کے شہزادے کی ذات کی وجہ سے اس معصوم سی لڑکی کو اتنی تکلیف میں پہنچی ہے

ابان ان سے چھوٹی چھوٹی باتیں کرنے لگی پھر اچانک ہی باتوں میں نے اس نے غنویٰ کا ذکر کیا اس نے بتایا کہ غنویٰ کراچی میں رہ رہی ہے اور کچھ دنوں بعد تو وہ یہاں پر اس سے ملنے آئے گی ۔

ایک پل کے لئے نگین کے دل میں اپنی بیٹی کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی لیکن پھر یہ سوچ کر کے اس کی بیٹی سے قبول بھی کریں گی یا نہیں وہ خاموش ہو گئی

اپنی طرف سے اس نے شاہ کو یہ گڈ نیوز سنائی تھی کہ اب وہ شاہ کے پاس نہیں بلکہ غنویٰ کے پاس پڑھا کرے گی

لیکن یہ بات شاہ کو کچھ زیادہ اچھی نہ لگی کیونکہ وہ ابان کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے اسے پڑھاتا تھا

تم اسے منع کر دو میں تمہیں پڑھایا کروں گا شاہ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا

نہیں مجھے آپ سے نہیں پڑھنا آپ پڑھاتے کم ہو گھورتے زیادہ ہو

اور ویلے بھی مجھے آپ کی سمجھ میں نہیں آتی

میری آپی خود مجھے پڑھایا کرے گی ۔

ابان نے فیصلہ سنایا اور ساتھ ہی نگین کی رائے بھی جانی چاہیے

اس کا مقصد نگین کو اپنی سائیڈ کرنے کا تھا تاکہ وہ شاہ کو ڈانٹے

کیونکہ وہ شاہ کی آنی تھی ۔

وہ شاہ کو کچھ بھی کہہ سکتی تھی اور شاہ آگے سے کچھ بول بھی نہیں سکتا تھا

اس لیے اس نے نگین کو اپنی ٹیم میں کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کو پٹانا کے لیے

پلاننگ بھی شروع کردی

جو نگین اور شاہ دونوں ہی سمجھ چکے تھے

آنی بتائے نہ آپ کو کھانے میں کیا پسند ہے ابان نے یہ سوال کو سولہ بار پوچھا تھا

جس کا جواب نگین سادگی سے دیتی کہ وہ سب کچھ کھا لیتی ہے اور اس کی کوئی خاص

پسند نہیں

مگر یہ جواب آبان کو کچھ خاص پسند نہیں آرہا تھا اس لیے وہ بار بار پوچھ رہی تھی

آنی اب میں آپ کے ساتھ آپ کے والے روم میں سویا کروں گی ۔

اس نے بڑی معصومیت سے شاہ کر سر پر دھماکہ کیا تھا

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں آنی کہ پاس سونے کے ۔تم میرے ساتھ میرے کمرے میں سویا کرو گی مجھے تمہارے بغیر نیند نہیں آتی شاہ نے بے باکی کے سارے ریکارڈ توڑ دے

جس پر رنگین نے اسے گھور کر دیکھا

کیوں میرے بغیر نیند کیوں نہیں آتی میں کیا آپ کو لوریاں سنا کر سلاتی ہوں ابان نے بھی آج چپ نہ رہنے کا فیصلہ کیا تھا آج کیا اس نے تو کافی دنوں سے چپ نہ رہنے کا فیصلہ کیا ہوا تھا ۔

ابان فضول بولنے کی ضرورت نہیں ہے جو میں نے کہا ہے تم وہ کرو گی شاہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا ۔ابان کا منہ بن گیا جس پر نگین بول اٹھی

تم نے سنا نہیں میری بیٹی نے کیا کہا یہ کچھ دن میرے ساتھ سوئے گی بعد میں تمہارے کمرے میں واپس آجائے گی ۔

نگین نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا جس پر ابان نے اسے اپنے چھوٹے سے ہاتھ کا انگوٹھا دکھایا

یعنی کہ وہ رنگین کو پٹانے میں کامیاب ہو چکی تھی

اب بیچارے شاہ کا کیا ہوگا جسے آبان کے بغیر نیند ہی نہیں آتی

❤❤

شاہ نے باقاعدہ روم میں آکر اسے سمجھایا کہ وہ اس کے ساتھ اس کے روم میں سوئے گی

لیکن ابان تو ابان تھی اس پر نہ شاہ کے سمجھانے کا کوئی اثر ہوا اور نا ہی سخت نظروں سے گھورنے کا

شام ہوتے ہی آبان بڑے مزے سے نگین کے کمرے میں گھس گئی

اور پھر اسے اپنی شکل نہ دکھائی

پہلے تو شاہ کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے کمرے میں آ کر لیٹ گیا

لیکن کچھ ہی دیر میں اسے کمی محسوس ہونے لگی

تقریبا ساڑھے گیارہ بجے کے قریب وہ اٹھا اور نگین کے کمرے میں آیا

جہاں اس کی پیاری سی بیوی بھرے آرام سے نگین کے گرد اپنے بازو حائل کیے مزے کی نیند لے رہی تھی

میری نیند کی نیند حرام کر کے خود کیسے مزے سے سو رہی ہے

وہ احتیاط سے اس کے قریب آیا

اور سب سے پہلے اس کا بازو جو نگین کے گرد تھا اسے الگ کیا

اور پھر بینا کوئی آواز پیدا کیے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا اور آہستہ سے اسے لے کر اپنے کمرے میں آگیا

اس دوران اس نے اتنی احتیاط برتی کی ابان کی آنکھ نہ کھلے کہ کہیں اس کی نیند نہ خراب ہو جائے

کمرے میں لا کر اسے اس کی سائیڈ پر لٹایا

اور خود اپنی طرف آ گیا

پھر مسکرایا کیونکہ اب اسے بھی سکون سے نیند آنے والی تھی

❤❤

حمزہ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کرسکتے آپ ابھی اور اسی وقت مجھے آبان کے پاس چھوڑ کر ہی آفس جائیں گے ورنہ میں آپ کو آفس نہیں جانے دوں گی ۔

ارادیہ یار سمجھنے کی کوشش کرو اگر میں وہاں پہلے گیا تو بہت دیر ہو جائے گی ۔ حمزہ کو آفس کے لیے جلدی نکلنا تھا جبکہ وہ ا رادیہ سے اسے ابان کے کا چھوڑنے کا وعدہ کر چکا تھا ۔

آج شاہ نے آفس نہ آنے کا کہا تھا کیونکہ اسے اسکی انی مل گئی تھی حمزہ کا بھی ارادہ شام میں ان کی طرف جانے کا تھا اور شاہ کے آفس میں نہ ہونے کی وجہ سے آج اس کا آفس جانا بھی ضروری تھا ۔

اب ارادیہ اس سے ضد کر رہی تھی کہ وہ اسے صبح ہیں اب ان کے طرف چھوڑ کر جائے

ارادیہ میں جلدی آ جاؤں گا ہم ساتھ چلیں گے اس نے ایک آخری کوشش کی اسے سمجھانے کی کیوں کے وہ اس سے ناراض ہو رہی تھی ۔

کتنا جلدی ۔۔؟ارادیہ نے ہار مانتے ہوئے پوچھا ۔جس پر حمزہ مسکرایا ۔

میں تین بجے تک آجاؤں گا پکا وعدہ تب تک تم تیار رہنا ۔

حمزہ نے اسے مانتے دیکھ کر جلدی سے کہا۔

ٹھیک ہے مگر اب وعدہ خلافی کی نہ تو۔----ارادیہ نے انگلی اٹھا کر اسے کچھ بارود کروانا چاہتا

جی جی بالکل کوئی وعدہ خلافی نہیں ہوگی میں ٹائم پر پہنچ جاؤں گا تم تیار رہنا۔

اسے منا کر وہ اپنے آفس چلا گیا۔

یہ جانے بغیر کہ جس آنی سے ملنے کے لیے وہ اتنی آکسائیڈ ہورہی ہے وہ اور کوئی نہیں بلکہ نگین ہے

❤

صبح ابان کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو شاہ کی باہوں میں قید پایا۔

پہلے تو اسے کچھ نہ سمجھ آیا وہ بھی آرام سے اس کے ساتھ لیٹی رہی۔

پھر تھوڑی دیر کے بعد اسے یاد آیا یہ تو آنی کے کمرے میں سوئی تھی تو یہاں کیسے آئی

پھر اس نے اپنے ساتھ سوئے وجود کی طرف دیکھا۔

میں نے سوچ بھی کیسے لیا کہ شاہزر شاہ اتنی جلدی ہار مان لیں گے۔

ابان نے سوچتے ہوئے اس کے پورے چہرے کا ایکسرا کیا۔

ابھی وہ اسے دیکھ رہی تھی کہ آواز آئی

رات تم نے پھر سے ایک غلطی کی ہے تمہیں پتا ہے میں ایک ہی بار معاف کرتا ہوں

۔شاہ نے کہتے ہوئے اسے مزید اپنی باہوں میں جکڑا

شاہ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں مجھے وہ اس کی باہوں میں مکمل قید ہو کر رہے گی ۔اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ شاہ جاگ رہا ہوگا

اچھا ابھی کیا کر رہا ہوں اور جو تم نے کیا اس کا کیا۔

شاہ نےآنکھوں میں مصنوعی غصہ سجا کر اسے ڈرانا چاہا۔

ہاں تو ۔وہ میری آنی ہے تو کیا میں ان کے ساتھ نہیں سو سکتی ۔ابان نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔شاہ کی محبت اور توجہ نے ابان کے اندر کا ڈر تقریبا ختم کر دیا تھا اب اسے شاہ سے ڈر نہیں لگتا تھا اس کے دل میں جو کچھ بھی ہوتا وہ آرام سے اس کو بتا سکتی تھی

تم کہیں نہیں سو سکتے سوائے میرے ساتھ اس کمرے میں تم صرف میری ہو تم پر صرف میرا حق ہے ۔میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر شاہ نے کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہا

اور اگر میں مر گئی تو ابان نے ہنستے ہوئے پوچھا

لیکن اگلے ہی لمحے آبان کو اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا شاہ کا بھاری ہاتھ اس کی گردن پر تھا

آج کہا ہے آئندہ ایسی بکواس کی تو میں تمہیں خود اپنے ہاتھ سے جان سے مار دوں

شاہ میرا دم گھٹ رہا ہے ابان میں گھٹی ہوئی آواز میں کہا

اور اس کا ہاتھ اپنے گردن سے ہٹانا چاہا

آج کے بعد ایسی کوئی بات مت کرنا ابان

شاہ نے غصے سے کہا اور اسے کھینچ کر اپنے باہوں میں لے لیا میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں ابان میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا

تم آئی ہو تو میں نے زندگی جینی شروع کی اور تم اسے ختم کرنے کے بات کر رہی ہو

ابان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر شاہ کا غصہ کچھ کم ہوا تھا

چھوریں مجھے آج مغنویٰ اپی آنے والی ہیں ابان نے ناراضگی سے کہا۔

آبان تم مجھ پر غصہ کرو مجھ سے ناراض ہو لیکن مجھ سے دور جانے کی بات مت کرو تمہارے شاہ نے تمہیں جینے کا مقصد بنا لیا ہے۔

اگر تم مجھ سے ایک پل کے لئے بھی الگ ہوئی تو میں پاگل ہو جاؤں گا اور اگر پاگل نہ ہوا تو مر جاؤں گا۔

شاہ اس کے چہرے کو چومتا اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا۔

جبکہ ابان اس کی شدت پسندی کو حیرانگی سے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

❤️

افبن یہ سوچ رہی تھی کہ وہ آنی کو کیا جواب دے گی لیکن انی نے اس سے کچھ بھی نہ پوچھا وہ خود بھی جانتی تھی کہ شاہ اسے اس کے کمرے میں نہیں رہنے دے گا

اس لیے صبح اٹھ کر آنی نے اس سے اس کے بارے میں کچھ بھی نہ پوچھا پھر اس نے آن کو غنوا کے آنے کی خبر دی

آنی تو ویلے بھی اپنی بیٹی کو دیکھنا چاہتی تھی۔

یہ سنتے ہی خوش ہوگی لیکن یہ فیصلہ وہ پہلے ہی کر چکی تھی کہ غنویٰ کو وہ کبھی نہیں بتائے گی کہ وہ اس کی ماں ہے

انی آپ کو پتا ہے آپ کی آنکھیں بالکل میری آپی کے جیسی ہیں ۔ابان نے اس کی چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا

ابان کی بات سن کر وہ مسکرا دی جبکہ وہ خود بھی غنویٰ کے آنے کا انتظار کتنی شدت سے کر رہی تھی۔

لیکن اس نے ابان پر یہ بات ظاہر نہیں ہونے دی ۔

اور پھر اس کا انتظار ختم ہوا ریز اسے جاتے ہوئے اس کے گھر چھوڑ گیا ۔

جبکہ غنوانے سے آتے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ ایک گھنٹے سے زیادہ نہیں رکے گی ریز اسے کچھ ہی دیر میں واپس آئے گا کیونکہ امس گھر پر اکیلی ہیں

آئیے میں آپ کو شاہ کی انی سے ملواتیں ہو پتا ہے وہ بالکل آپ کی طرح بات کرتی ہیں ان کی آنکھیں تو سیم ٹو سیم آپ کی جیسی ہے ابان نے اس کی ایکسائٹمنٹ بڑھاتے ہوئے کہا تھا

لیکن شاہ کی آنی کا سن کر غنویٰ کا دل زور سے دھڑکا تھا

اگر وہ شاہ کی انی ہے تو یقینا اس کی ماں ہوگی ۔

جانے اس کی ماں اتنے سالوں سے کس حال میں رہی ہوگی نہ جانے اس نے اسے کتنا ڈھونڈا ہوگا ۔

غنویٰ تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑی جہاں اس کی ماں تھی ۔۔ جبکہ نگین اپنے آپ کو اپنی بیٹی نہیں بلکہ ابان کی بہن سے ملنے کے لئے تیار کر رہی تھی

لیکن اس کو سمجھنے کا موقع دیئے بغیر ہی غنوا آگے بڑھ کراس کے گلے لگ گئی ۔

ابان اس کی بے اختیاری دیکھ کر پریشان ہو چکی تھی

جبکہ اپنی بیٹی کو سینے سے لگائے نگین کا دل دھارے مارکررونے کوکیا۔

جانے کتنی دیر اسے ایسے ہی گلے سے لگائیں کھڑی رہی ۔

جبکہ غنوا کی آنکھوں سے بے آواز آنسو بہتے رہے ۔

تب ہی شاہ کمرے میں انٹر ہوا

اور آج پہلی بار شاہ کو دیکھ کر اسے اچھا لگا تھا ورنہ اس سے پہلے تو وہ شاہ سے جب بھی ملی تھی اسے اس پر غصہ ہی آیا ۔

نگین سے الگ ہوکر وہ شاہ کے قریب ائی اور اس کے سینے پر اپنا سر رکھ شاہ سمجھ چکا تھا کہ وہ سب کچھ جان چکی ہے

جبکہ ابان حیرانگی سے یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی

اس کی بہن تو آج تک کسی آدمی کو اتنی اہمیت دیتی ہی نہیں تھی ۔اور اط اس کے سامنے اس کے ہی شوہر کے گلے مل رہی تھی

ابان تمہاری بہن آئی ہے جاؤ اس کے لئے چائے پانی کا انتظام کرو انہوں نے منظر سے ابان کو ہٹانے کے یلے کہا

جو نہ جانے کتنی دیر سے ان لوگوں کو روتے ہوئے دیکھ رہی تھی

آبان نہ سمجھی سے اٹھ کر باہر آ گئی

جب نگین نے اسے ایک بار پھر سے غنویٰ کو اپنے سینے سے لگا دیا

تمہیں یہ سب کچھ ریز نے بتایا شاہ نے پوچھا

غنویٰ نے ہاں میں گردن ہلائی ۔

ابان نجانے کیا سوچ رہی ہوگی گی غنویٰ کو اپنی بہن کی ٹینشن کھائے جا رہی تھی

کیا سوچ رہی ہوگی یہی سوچ رہی ہوگی کہ اس کی ہٹلر بہن نے اپنے بہنوئی کو معاف کردیا شاہ نے ہنستے ہوئے کہا

تب ہی اس کا فون بجا

سر لالا کو ہوش آچکا ہے لیکن اس کی طبیعت ابھی بھی بہت خراب ہے ۔وہ آپ سے ملنے کی ضد کر رہا ہے ہے

ٹھیک نہیں ہے

میں آ رہا ہوں

بس اتنا کہہ کر شاہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا

ابان جو سامنے سے آرہی تھی ۔اس کے سامنے بھی وہ ایک پل بھی نہ رکا آج ایسا پہلی بار ہوا تھا اس کے ماتھے پر بوسہ دیے بغیر نکل گیا

ابان کو بلکل اچھا نہیں لگا تھا

اب تو ناراضگی پکی تھی

❤

شاہ ----میں--- تم سے-- کچھ ----بات کرنا ----چچ- -چاہتا ہوں لالہ اٹک اٹک کر بول رہا تھا

جبکہ ڈاکٹر نے اسے بات کرنے سے سختی سے منع کیا تھا لیکن وہ کسی ڈاکٹر کی بات نہیں سن رہا تھا اسے بس شاہ کو سب کچھ بتانا تھا

اس نے سختی سے شاہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام رکھا تھا کہیں وہ اسے چھوڑ کر نہ چلا جائے

لالہ میں یہی ہوں تم ٹھیک ہو جاؤ ہم بات کریں گے میں تمہاری ہر بات سنوں گا لیکن فی الحال تم اس کنڈیشن میں نہیں ہوں

سمجھنے کی کوشش کرو تمہاری جان خطرے میں تمہیں بچانا ضروری ہے تمہارا علاج کروانا ہوگا

شاہ لالہ کو جان سے مار دینا چاہتا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کی جان ابان کے لیے کتنی ضروری ہے وہ ابان کا باپ ہے ابان سے بہت محبت کرتی ہے

وہ چاہے اسے زور زبردستی اس سے الگ کرلے لیکن سچ کبھی بدل نہیں سکتا کہ وہ اس کی بیٹی تھی

اور اب وہ ابان کو تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا

کیونکہ ایک احسان لالہ نے پر نے بھی اس پر کیا تھا

اس نے آنی کی بیٹی کو اپنے پاس محفوظ رکھا ہے نہ صرف اسے پڑھا لکھا کر اچھی تعلیم دلوائی بلکہ اسی زندگی میں کبھی باپ کی کمی محسوس نہ ہونے دی

اس لیے اس نے لالا کو اس کے حالات پر چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا

کیونکہ نگین اسے معاف کر چکی تھی

نہیں--- شاہ جب تک----- میں تم ---سے بات نہیں کر لیتا میں

-----تمہیں--- یہاں سے نہیں ------جانے دوں گا

میں---- اس رات تنت- --تمہارے گھر میں----- آیا تھا وہاں ابان کو دیکھ ----کر میں پر---سکون ہو گیا--- میں جانتا ہوں تم اس---- سے بہت محبت کرتے---- ہو اور ررررر- --میرے بعد اس کا بہت--- خیال رکھو گے

لیکن ----ایک اور--- بات ہے جو میں تمہیں ---بتانا چاہتا ہوں

شامیر بالکل -----بے گناہ ------ہے اس نے آہستہ آہستہ شاہ کو ساری بات بتانا چھڈو کی

یہ بات نگین بھی جانتی تھی لیکن اس نے خود سے شاہ کو یہ بات نہیں بتائی کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ لالا اسے یہ بات بتائے تاکہ ان کے معاملے میں تھوڑا نو ہوکر لالہ کو اب ان سے ملنے دے

جبکہ حقیقت جاننے کے بعدشاہ ایک کشمکش میں تھا

اس کے باپ کو قسم دی گئی

اس کے باپ نے دوسری شادی مجبوری میں کی تھی

اس کی دوسری بیوی اور بیٹی لاپتا تھے

ان سے ان کا حق چھینا گیا تھا

وہ لوگ کہاں تھے یہ بات لالہ بھی نہیں جانتا تھا

لالہ بس عفت کے بھائیوں کو جانتا تھا

جن کے گھر میں وہ شامیر کی بارات لے کر گئے تھے

لالہ نے اسے سب کچھ بتا دیا لیکن اس کی طبیعت بہت خراب تھی

اس کا بچنا ممکن نہ تھا لیکن ابان کو یہ سب کچھ بتا کر اس کی طبیعت خراب نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ ڈاکٹر نے اسے کسی بھی قسم کی ٹینشن دینے سے منع کیا تھا کوئی بھی جھٹکا ابان کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتا تھا

لیکن اس سب کے باوجود میں اس نے ابان کو لالہ کے پاس بلانے کا فیصلہ کیا

اس نے ریزکو فون کر کے غنویٰ کو ہسپتال لانے کا کہا

جس پر ریز نے فورا حامی بھری

اب شاہطیہ سوچ رہا تھا کہ ساری بات آخر وہ ابان سے کس طرح سے شیئر کریں کیسے بتائیں کہ اس کا باپ زندگی اور موت کے بیچ جنگ لڑ رہا ہے

ریز اچانک غنویٰ لینے کے لئے آیا لیکن وہ نہیں جانا چاہتی تھی ۔

لیکن پھر بھی ریز نے اشاروں ہی اشاروں میں کچھ بتایا جسے کو سمجھ تو نہیں پائی لیکن اس کا ریز کے ساتھ جانا ضروری ہے یہ وہ سمجھ چکی تھی ۔

وہ جانے سے پہلے انی سے ملنے آئی

پھر کب آؤ گی رمشا انی نے محبت سے پوچھا

ارے آ نی آپ کو پہلے بھی دو بار بتا چکی ہوں ان کا نام رمشا نہیں غنویٰ ہے ۔

آبان نے پھر سے اپنا ماتھا پیٹتے ہوئے بتایا

اس کا نام جو بھی ہو لیکن میری لئے ہی میری رمشا ہے

انی نے محبّت سے کہا

میں جلدی آؤں گی آپ سے ملنے کے لیے بس اتنا کہہ کر وہ ریز کے ساتھ چلی گئی ریزا سے سیدھا ہسپتال لے کے آیا تھا

اس نے بس اتنا ہی بتایا کہ شاہ سے وہاں بلا رہا ہے

لیکن کیوں یہ بات غنویٰ نہیں جانتی تھی

وہ ہسپتال پہنچی تو شاہ نے اسے کمرے میں جانے کا اشارہ کیا اتنا تو وہ سمجھ چکا تھا کہ بہت مضبوط لڑکی ہے

وہ ایسی سٹیشن کو ہینڈل کر سکتی ہے

لیکن پھر بھی وہ لالہ کی بیٹی تھی

غنویٰ کے لیے بھی لالہ کو اس طرح اسے دیکھنا اتنا آسان نہ تھا جتنا شاہ نے سمجھا تھا

لالہ کی حالت دیکھ کر غنویٰ کے ہاتھ پیر کانپ گئے

اس کا جسم پوری طرح پٹیوں میں جھکڑا ہوا تھا

اسے دیکھ کر اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کی طرف بھرآیا جسے غنویٰ نے فوراً تھام لیا

غنویٰ ----میری بچی----- میں تمہارا---اصل باپ نہیں -----ہوں لالا نے اسے ا حقیقت بتانا چاہی

لیکن غنویٰ نے اسے روک دیا

میں جانتی ہوں بابا آپ کو کچھ پتہ نہیں کی ضرورت نہیں ۔اسے بابا کہتے ہوئے غنویٰ آنکھوں میں آنسو آگئے

کیسے وہ شخص سے ایک پل کے لئے بھی نفرت کر پائی جو اس کے لئے اس کا ہیرو تھا

اس نے کہا تھا وہ زندگی میں سب سے زیادہ اپنے بابا سے محبت کرتی ہے

تو کیسے وہ اس سے اپنی نفرت کی وجہ بنائے بیٹھی تھی

اس کے ہاتھ پر اپنا سر رکھ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی

آپ کو کچھ نہیں ہوگا بابا

سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے اب میں کچھ غلط نہیں ہونے دوں گی میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گی اٹھیں چلیں ہمارے ساتھ ۔غنوانے پہلے کی طرح اس پر اپنا حق جتاتے ہوئے کہا

شاہ اور ریز دروازے پرکھڑے ہوئے اسے روتے ہوئے دیکھ رہے تھے ۔

لالہ نے انہیں اپنے پاس بلایا

وہ دونوں اس کے قریب آگئے

ریز--- تم میری بیٹی کا بہت خیال رکھنا ۔

یہ تھوڑی سی ضدی ہے ----- تھوڑی پاگل----- ہے غصہ--- جلدی آتا ہے اسے ۔لیکن مجھے یقین----- ہے کہ تم ہینڈل کر لو گے

اس ن---نے غنویٰ کا ہاتھ ریز کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا

اور پھر دوسری ہاتھ سے شاہ کا ہاتھ ھاما

میری ابان ------ بہت معصوم---- ہے شاہ ۔اسے دنیا داررری نہیں---- آتی ۔

میری---- بیٹی سے کوئی---- غلطی ہو جائے تو اسے ممم۔ ۔معاف کر دینا

مگر--- اس کا بہت خیال--- رکھنا--- مجھے یقین ہے--- کہ وہ زندگی میں تمہیں کبھی--- شکایت کا موقع نہیں دے گی --

میں نے--- نگین سے معافی---- مانگی اور اس ------نے مجھے معاف کر دیا

میں تمہارا بھی گناہگار ہوں ۔

لالہ نے اپنے دونوں ہاتھ جوڑے جب شاہ نے اس کا ہاتھ ہم کر نفی میں گردن ہلائی

میں -----اوپر جا-----کے آمنہ سے---- معافی مانگوں گا ۔مجھے یقین ----ہے کہ وہ---- بھی مجھے ----معاف کردے گی

مجھے--- معاف ----ابھی لالہ بول ہی رہا تھا جب اچانک شاہ کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ چھوٹ گیا

بابا اب آپ کیا کہہ رہے تھے ۔

غنوانے اس کی سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے ہلانا چاہا لیکن ریزنے اسے تھام لیا

اس نے بے یقینی سے پہلے شاہ کو پھر ریز کی طرف دیکھا

جب رہز نے اس نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا

نہیں بابا ہمیں چھوڑ کر نہیں جا سکتے ڈاکٹر کو بلاؤ

بلاؤ ڈاکٹر کو ابھی تو وہ ابان سے بھی نہیں لے

غنویٰ نے تیزی سے باہر کی طرف قدم اٹھائے

ڈاکٹر ---- میرے بابا کو دیکھیں ۔وہ چلاتے ہوئے بولی

جب ریز نے اسے تھام لیا

ڈاکٹر تیزی سے اندر آیا

بابا پلیز آنکھیں کھولیں وہ اک بار پھر سے لالہ کی طرف آئی

I'm sorry he is no more

ڈاکٹرنی چند ہی لفظوں میں غنویٰ کی زندگی ہلا کر رکھ دی ۔

وہ بے یقینی سے کبھی ڈاکٹر کو دیکھتی کبھی شاہ کو کبھی ریز کو تو کبھی اپنے باپ کی لاش کو

لیکن حقیقت بدلنا اتنا آسان نہ تھا آہستہ آہستہ زمین پر بیٹھی وہ بلک بلک کر رونے لگی

اس کا ہیرو دنیا کا سب سے بیسٹ انسان دنیا کا سب سے بہترین پاپ اس دنیا کو چھوڑ کر جا چکا تھا

اس وقت نہ تو وہ اس کی ماں کا گناہ گار تھا اور نہ ہی کوئی قاتل وہ صرف غنوہ کا باپ تھا

غنویٰ تو پھر اس کی پالی ہوئی اولاد تھی ۔شاہ کو فکر آبان کی تھی

غنویٰ کی حالت دیکھ کر وہ ابان کا سوچ کر رہ گیا

شام کے تقریبا ساڑھے چار بجے ارادیہ حمزہ اور مشی ابان سے ملنے آئے ۔ حمزہ نے شاہ کو فون کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا فون مسلسل بند جارہا تھا

ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا ۔

شاہ اسے بتائے بغیر کبھی اپنا فون بند نہیں کرتا تھا ۔

اور اگر ایسا ہو بھی جائے تو شاہ اسے کیسی نہ کسی طریقے سے انفارم ضرور کرتا

لیکن آج صبح سے ہی شاہ کا فون آف جا رہا تھا وہ آفس بھی نہیں آیا تھا کیونکہ اس نے کہا تھا کہ آج کا سارا دن وہ آبا ن اور انی کے ساتھ گزانا چاہتا ہے

اور شام میں اس نے اس کو اور ارادیہ کو انی سے ملنے کے لیے بلایا تھا

شاہ کی گاڑی باہر نہ دیکھ کر وہ یہ تو اندازہ لگا چکا تھا کہ گھر پر نہیں ہے ۔

لیکن اس کے گھر میں نگاہ بیگم کو دیکھ کر وہ صحیح معنوں میں پریشان ہو چکا تھا یہ عورت اس کے گھر پر کیا کر رہی تھے ۔ حمزہ کا ارادہ اسے سیدھے بات کرنے کا تھا لیکن جب اس کا دھیان ابان پر گیا جو اسے نہ صرف انی کے کہہ کر پکار رہی تھی بلکہ اس کی گلے میں باہیں ڈالے بڑی محبت سے باتیں بتا رہی تھی

تو کیا یہ عورت شاہ آنی تھی ۔

اسے دیکھ کر ارادیہ نے پہلا جملہ یہی کہا

حمزہ واپس چلے یہاں سے ۔ارادیہ کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے کہیں وہ عورت دوبارہ سے اس کی زندگی برباد کرنے نہ آئی ہو

ارے ارادیہ آپی بھی آگئی ۔ابھی ارادیہ حمزہ سے بات کر رہی تھی جب آبان نے اسے دیکھ لیا

انہیں مجبوراً آگے آنا پڑا ۔

حمزہ سرد نظروں سے نجانے کتنی دیر نگین کو گھورتا رہا

جس کو ابان بڑے محبت سے ارادیہ سے ملوانے کی کوشش کر رہی تھی ۔

شاہ ن اب ان کو بس اتنا ہی بتایا تھا کہ اس کی انی کہی کھو گئی تھی جو بہت عرصے کے بعد واپس ملی ہیں۔

ان دونوں کو یہاں دیکھ کر حیران تو نگین بھی ہوئی تھی لیکن پھر اسے یاد آیا کہ شاہ کے ولیمے میں یہ دونوں اسپیشل گیسٹ تھے ۔

وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ شاہ کا بیسٹ فرینڈ حمزہ ہے جس کا ذکر اس نے آفس میں بھی کیا تھا

اب اگر شاہ کو یہ پتہ چلتا کہ اس نے اس کے بیسٹ فرینڈ کی بیوی کے ساتھ اتنا برا کرنے کی کوشش کی ہے تو شاید وہ اس سے ناراض ہوتا

سب لوگ ہی چپ تھے ۔

سوائے ابان اور مشی کے ابان جو مسلسل مشی کے ساتھ کھیلتی اسے ہنسا رہی تھی ان دونوں کی ہنسی کی آواز حویلی میں گونج رہی تھی

ابان نے نوٹ کیا کہ وہ ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کر رہے تو ابان نے ہی باتیں شروع کردی

وہ تینوں ہی ابان کی ساری باتوں کا جواب دے رہے تھے ۔

لیکن ان لوگوں نے ایک بھی بات ایک دوسرے سے نہ کیجئے یہ بات ابان کو بہت کھٹک رہی تھی

ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ لوگ ایک دوسرے سے ناراض ہو کر بیٹھے ہیں ۔

تب ہی شاہ تھکے تھکے قدم اٹھاتا گھر میں داخل ہوا ۔

اچھا ہوا شاہ آپ آگئے

اس کے آتے ہی آبان نے سکھ کا سانس لیا ۔

شاہ جو اس وقت تنہائی چاہتا تھا مجبوراً ان کے پاس آکر بیٹھ گیا ۔

اور ابان کو اپنے لئے پانی لانے کا کہا ۔

لالا مر چکا ہے اس کے جاتے ہی شاہ نے دھماکا کیا۔ اس وقت اسے یہ یاد نہیں تھا کہ اس نے ابھی تک آنی کو ہمزہ سے نہیں ملایا

کیا ---؟تمہیں یہ بات ابان کو بتانی چاہیے نگین نے کہا

نہیں آنی ابان بیمار ہے اس کا دل کمزور ہے کوئی بھی جھٹکا اس کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے ڈاکٹر نے اسے بالکل بھی ٹینشن دینے سے منع کیا ہے شاہ نے کچن کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جنازے کا کیا ہوا تم نے کروایا حمزہ نے پوچھا

تبھی ابان اس کے لئے پانی لے کر آگئی ۔

کون فوت ہوگیا ہے شاہ کس کے جنازے کی بات ہورہی ہے بانی نے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھا

میرے ایک بہت خاص دوست کے فادر کی ڈیتھ ہوگئی ہے شاہ نے نظریں چراتے ہوئے کہا

یہ تو بہت برا ہوا ۔ بچھارا نہ جانے کس حال میں ہوگا اللہ اسے صبر دے۔ ابان کے لہجے کی نمی کو وہ صاف محسوس کر رہا تھا

کسی ایسے انسان کے بارے میں جان کر جس کو وہ جانتی بھی نہیں تھی اس کو اتنا بُرا لگ رہا ہے ۔تو اپنے باپ کا سن کر اس پر کیا گزرے گی ۔یہ شاہ کے لئے بہت کڑا امتحان تھا

صبر کر میری بچی تو اپنے بابا کے لیے دعا کر کے اللہ ان کی مغفرت کرے اور ان کے درجات بلند کرے تو ایسے روتی رہے گی ۔تو تیری طبیعت خراب ہو جائے گی

ریز بہت مشکل سے اسے سمجھا بجھا کر اپنے ساتھ لایا تھا

ورنہ وہ تو اپنے باپ کی قبر سے اٹھنا نہیں چاہتی تھی

اماں نے اسے بہت سمجھایا وہ جب سے آئی تھی بس روئے جارہی تھی ایک پل کے لئے بھی اس کی آنکھوں سے آنسو خشک نہ ہوئے

اماں اسے اپنے سینے سے لگائے نجانے کب سے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ ریز اپنے کمرے میں بیٹھا اس کے رونے کی آواز سن رہا تھا

وہ خود بھی ہمیشہ سے اپنے باپ کے لمس کے لئے ترسا تھا

جس نے اسے دیکھنے تک سے انکار کردیا

اس کا باپ جو اس کی پیدائش پر گھر چھوڑ کر بھاگ گیا کیونکہ وہ ذمہ داریاں نہیں اٹھانا چاہتا تھا پھر ایک دن جب وہ سات سال کا تھا اس کی موت کی خبر آئی

اس نے اپنے باپ کو صرف تصویروں کی حد تک دیکھا تھا

اور انہیں تصویروں سے اس نے محبت کی تھی جب وہ بہت دکھی ہوتا تو اکثر آصف کی تصویر کو اپنے سینے سے لگائے روتا تھا

پھر ایک دن اسے پتہ چلا کہ اس کا باپ اس قابل ہی نہیں ہے کہ اس کو رویا جا سکے اس نے رونا تو چھوڑ دیا لیکن باپ کی کمی کو محسوس کرتا رہا

ایک ایسا شخص جو گناہ گار تھا جس نے مرتے دم تک گناہ نہ چھوڑا اس شخص کے لیے وہ اتنا تڑپا تھا تو غنوا کا باپ تو سب کچھ ٹھیک کر کے گیا تھا اسے وہ کیسے نہ رونے دیتا

حمزہ اور ارادیہ کی جانے کے بعد وہ شاہ نگین کے کمرے میں آیا

اس نے خود بھی ارادیہ اور حمزہ کو چپ محسوس کیا تھا ارادیہ خوفزدہ نظروں سے نگین کی طرف دیکھ رہی تھی نجانے اس کے دل میں ایسا کیا ڈر تھا شاہ کو دیکھ کر کچھ عجیب لگا اس لیے اس نے نگین سے بات کرنے کا فیصلہ کیا

جبکہ وہ نگین کو یہ بھی بتانا چاہتا تھا کہ وہ کچھ دن کے لیے لاہور جانے والا ہے اپنی ماں اور بہن کا پتہ کرنے کے لئے

شاہ نےاس سے اندر آکر پوچھا تو نگین نے سے کچھ بھی چھپانا بہتر نہ سمجھا

اس نے ساری حقیقت شاہ کو بتا دی

وہ یہ تو جانتا تھا کہ ارادیہ جہاں سے بھی آئی ہے اس نے اپنی زندگی میں بہت برا وقت دیکھا ہے

لیکن اس کی وجہ اس کی انی ہوگی یہ جان کر اسے بہت برا لگا ۔ لیکن اب جو کچھ ہو چکا اسے بدل نہیں سکتا تھا

اس لیے فی الحال اس نے ابان کو کچھ بھی بتانے سے صاف انکار کر دیا تھا

لیکن شاہ جب آبان کو یہ بات پتہ چلے گی تو ہو سکتا ہے وہ تم سے بدظن ہو جائے

نگین نے اسے بہت سمجھانا چاہا لیکن ابان کی حالت کا سوچ کر اس نے اپنا فیصلہ نہ بدلا

وہ جانتا تھا کہ اس کے ڈر کی وجہ سے وہ کبھی لالہ کا نام اس کے سامنے نہیں لے گی

لیکن وہ زیادہ دیر حقیقت اس سے چھپا بھی نہیں سکتا تھا

لیکن فی الحال وہ اسے بتانے کا بھی کوئی ارادہ نہ رکھتا تھا تھوڑی دیر نگین کے پاس بیٹھ کر وہ اپنے کمرے میں چلا گیا ۔

جہاں آج پہلی بار ابان اس کا انتظار کر رہی تھی

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو ابان دوسری طرف منہ موڑے بیٹھی تھی شاید ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی

پہلے تو اس نے اس سے بات نہ کرنے کے بارے میں سوچا لیکن پھر بھی وہ اس کی ناراضگی کی وجہ ضرور جاننا چاہتا تھا آخر کتنے حق سے وہ ناراض ہوئی تھی ۔

یہی تو وہ چاہتا تھا کہ وہ اس سے اپنے دل کی بات کہے وہ روٹھے یہ سے منائے اپنی تمام تر خواہشوں کو اپنے حق سے مانگے ۔

کیا بات ہے بانی تمہارا موڈ آف ہے شاہ کا اپنا موڈ بھی آج کچھ خاص نہ تھا لیکن پھر بھی اس سے پوچھنے کے لئے اس کے قریب آ بیٹھا

آپ صبح بغیر مجھ سے لے چلے گئے اس نے یہ نہیں کہا کہ اسے ماتھے پر کس کیے بغیر چلا گیا

نہیں بانی میں تم سے مل کر تو گیا تھا شاہ نے اپنے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے کہا اور اسے یقین تھا کہ وہ اسے مل کر گیا ہے صبح وہ راستے میں ہی تو اس سے ملی تھی

نہیں آپ مجھ سے نہیں لے آپ نے مجھے اللہ حافظ نہیں کہا ۔

ابان نے معصومیت سے کہا

سوری آج کے بعد پکا کہہ کے جاؤنگا ۔

اب ناراضگی ختم کرو اور لیٹ جاؤ شاہ نے اسے ایسے ہی بیٹھے دیکھ کر کہا

نہیں صرف اللہ حافظ نہیں وہ ---ابان کہتے ہوئے رک گئی

اور کیا ----؟شاہ نے پوچھا

نہیں کچھ نہیں سوجائیں ابان فوراً لیٹ گئی اور بھرپور سونے کی ایکٹنگ کرنے لگی

جب اسے اپنے ماتھے پر نرم وگرم لمس محسوس ہوا

تمہیں پتا ہے آج میرا سارا دن کتنا برا دن گزرا ہے ۔

شاہ نے دھیرے سے اس کے کان میں سرگوشی کی

توآپ مجھے اچھے اللہ حافظ بول کے جائے جاتے تو اچھا گزرتا نہ ابان اس کے لبوں سے بے ساختہ بات پھسلی پھر اس نے اپنے لب دانتوں میں دبائے خیر اب کیا ہو سکتا تھا بات تو نکل گئی ۔

شاہ آج سارے دن میں پہلی بار مسکرایا تھا

یہ لڑکی اس کے لیے کتنی عزیز تھی اس کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔

شاہ نے کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگایا

آپ غنویٰ آپی کو گلے لگا کر لیے۔ابان نے دھیرے سے کہا

اس بار شاہ کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی

وہ اس کی ایک ہر بات نوٹ کرنے لگی تھی اور جیلس بھی ہونے لگی تھی۔آج شاہ کا دل شدت سے چاہا کے اسے سب حقیقت بتا کر ایک نئی زندگی شروع کرے

ابان میں اس رشتے کو دوستی سے آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔مجھے تمہاری ہاں کا انتظار ہے

سو جاؤ ابان صبح مجھے لاہور کے لئے نکلنا ہے۔اپنے دل کا حال سناتے ہوئے اس نے بات ختم کر دی

لیکن اس کا جانے کا سن کر ابان کو اچھا نہیں لگا۔

آپ کیوں جارہے ہیں مت جائے نا اس کے سینے سے سر اٹھا کر بولی

جانا ضروری ہے بانی جب تک میں آتا ہوں تم میرا انتظار کرنا۔ اور پھر جب نے واپس آ جاؤں تم مجھےاپنے دل کا حال سنانا اور میں تمہیں اپنے دل کا حال سناؤں گا اس کا سر ایک بار پھر سے اپنی سینے پر رکھتے ہوئے کہا

جبکہ اس کے جانے کا سوچ کر نا جانے کیوں آبان اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا

❤️

شاہ کے جانے کا سن کر ابان کو ساری رات ایک پل کے لئے بھی نیند نہ آئی

نہ جانے وہ کیوں اتنی بے چین تھی

شاہ کا اس طرح اسی جانا اس کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا

لیکن وہ اسے روک بھی نہیں پا رہی تھی

کیونکہ شاہ نے اسے رات کو ہی کہہ دیا تھا کہ اسے روکنے کی کوشش نہ کرے ۔

صبح اذانوں کے وقت اس نے اٹھ کر نماز ادا کی اور نیچے آگئی اسے پتہ تھا آنی جاگ چکی ہوں گی۔

کیا بات ہے ابان بیٹا آج دوبارہ سوئی نہیں نماز ادا کرکے نگین نے اسے اپنے پاس بلاتے ہوئے پوچھا

شاہ جا رہے ہیں ۔ابان نے بس اتنا ہی کہا اس کے لہجے کی اداسی کو نگین محسوس کر چکی تھی

اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے وہ صرف تین چار روز کے لئے جا رہا ہے کچھ ہی دن میں لوٹ آئے گا

نگین نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے پتا نہیں مجھے کیوں لگتا ہے کہ اگر شاہ جائیں گے تو لوٹ کر واپس نہیں آئیں گے ابان کو کل شاہ کی بات سن کر عجیب اور غریب وہم ستانے لگے

نگین کو بتا کر وہ اپنے دل کا بوجھ کم کرنا چاہتی تھی

تم بھی نا ذرا ذرا سی بات پر پریشان ہو جاتی ہو لگتا ہے شادی کے بعد شاہ تم سے دور نہیں ہوا یہ بزنس مین ایلے ہی ہوتے ہیں

کبھی ایک جگہ جاتے ہیں تو کبھی دوسری جگہ ۔اور آرمی والے آج بیس سال بعد نگین نے احمد کا نام لیا تھا

کیونکہ اس بیانک رات کے بعد اس نے اپنے آپ کو احمد کا نام لینے کے بھی قابل نہیں سمجھا

آرمی والے ۔۔ابان میں کیسے اس کی بات پکڑی

آرمی والے جاتے ہیں تو واپس ہی نہیں آتے نگین کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکلے

کون تھا ارمی میں آنی ۔ابان نے تجسس سے پوچھا

میرے شوہر نگین نے بس اتنا ہی کہا ۔

پھر تو آپ کے بے بیز بھی ہوں گے نگین اتنی حسین تھی کہ اس سے دیکھ کر اس کی عمر کا پتہ لگانا بہت مشکل تھا

ہاں ہے نہ بے بی میرا تمھارا شوہر نگین نے جیسے اس ایکسائٹمنٹ پر پانی پھیرا تھا

اتنا برا بے بی ابان کا منہ حیرت سے کھل گیا

میرے لیے تو وہ آج بھی میرا بچہ ہے نگین نے ہنستے ہوئے اس کی حیرت کو دیکھا

لیکن بے بیز چھوٹے چھوٹے سے ہوتے ہیں جیسے ارادیہ آپ کی مشی ہے ابان نے جیسے سے بتانا چاہا کہ شاہ کوئی بے بی نہیں ہے

ہاہاہا مجھے پتا ہے ابان بے بیز چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں بالکل تمھارے جیسے انھوں نے اس کا گال کھینچتے ہوئے کہا

میں کوئی بے بی تھوڑی ہوں ابان کو اپنا نیا خطاب کچھ خاص پسند نہیں آیا

ہاں بالکل تم کوئی بے بی تھوڑی ہو تم تو شاہ کی بیوی ہو میری بہو جو اپنے دل میں اتنی ساری الجھنیں لے کر اپنی ساس کے پاس آئی ہے تو اس کی ساس کی مدد ضرور کرے گی

تم چاہتی ہو نا شاہ جلدی سے واپس آجائے ۔انہوں نے محبت سے سے پچکارتے ہوئے کہا

جس پر اس نے زور زور سے گردن ہاں میں ہلائی

تو تم اسے کوئی امید دے دو تاکہ جاتے ہی وہ واپس آنے کی تیاری میں لگ جائے

امید ---؟ ابان نے حیرت سے پوچھا

ہاں امید تم اس سے کوئی امید دو جسے اگر وہ لے کر جائے تو اسکا وہاں دل نہ گے اور وہ فوراً واپس آنا چاہے ۔

مگر ایسا کیا ہوسکتا ہے اپان نے سوچتے ہوئے کہا

سوچو ہو سکتا ہے تمہیں پتا ہو

نگین اسے سوچنے کے لیے چھوڑ کر خود اٹھ کر کچن میں آگئی

کیونکہ اس کا کام صرف ابان کے دل میں شاہ کے لیے چھپی ہوئی محبت کو سامنے لانا تھا

۔

ارادیہ مجھے شاہ نے بھلایا ہے جانا تو پڑے گا ہی نا اس ارادیہ کو سمجھاتے ہوئے کہا جبکہ اسے نگین کا اس گھر میں کا سوچ کر بھی ارادیہ اسے وہاں نہیں جانے دے رہی تھی

نہیں حمزہ آپ اس عورت کو نہیں جانتے وہ ضرور کچھ نہ کچھ خراب کرنے کے لیے آئی ہے وہ مجھے سکون سے نہیں رہنے دے گی

ارادیہ تمہیں مجھ پر یقین ہونا چاہیے حمزہ نے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا

دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ایک دوسرے سے الگ نہیں کرسکتی اور نہ ہی مجھے تم سے بدظن کر سکتی ہے

سوائے اللہ کی ذات کے کوئی مجھے تم سے الگ نہیں کر سکتا یہ بات تو سمجھ لو

اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے۔ ہوئے مشی کا خیال رکھنے کا کہہ کر وہ باہر نکل گیا

جبکہ ارادیہ کے لئے نگین پر یقین کرنا ناممکن تھا

وہ کمرے میں آئی تو شاہ ابھی تک سو رہا تھا

اس نے راحت بابا کو شاہ کا سامان پیک کرنے سے منع کر دیا اس نے کہا کہ یہ کام اس کا ہے اور وہی کرے گی نہ جانے کیوں آج اس کا دل کر رہا تھا کہ شاہ کے سارے کام بہت ہاتھ سے کرے

اس نے شاہ کے دو چار سوٹ اس کے بیک میں پیک یہ ساتھ اس کی ضرورت کی ساری چیزیں رکھیں جو وہ ڈیلی استعمال کرتا تھا

تم یہ سب کچھ کیوں کر رہی ہو ابھی تک وہ شاہ کا سامان دیکھ رہی تھی کہ پیچھے سے شاہ اس کے ساتھ کھرا پوچھ رہا تھا

آپ جاگ گئے میں آپ کا سامان پیک کر رہی تھی۔

وہ تو مجھے بھی دکھ رہا ہے لیکن تم کیوں کر رہی ہو یہ پوچھ رہا ہوں راحت بابا کو کہہ دو وہ کردیں گے ۔

وہ کیوں کریں گے آپ میرے شوہر ہیں یا ان کے آپ کے سارے کام میری ذمہ داری ہے ان کی نہیں یہ بات آپ اپنے چھوٹے سے دماغ میں بٹھالیں بلکہ نہیں چھوٹا تو میرا ہے اپنے برے سے دماغ میں بٹھالیں ابان نے اسے کی سٹائل میں اسی کی لائن بولتے ہوئے کہا لیکن جملے میں ردوبدل کر کے

تم اداس کیوں ہو ہو مسکراتے ہوئے پوچھا

آپ جا رہے ہیں نہ اس لیے ابان نے سچائی سے کہا۔جب کہ اس کی یہ بات شاہ کا دل دھڑکا گئی تھی

میرے جانے سے اداس کیوں ہو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ اب تمہیں یہاں کوئی نہیں ڈانٹے کا جو تمہارا دل کرے وہ کرو چار دن تم آزاد ہو شاہ نے محبت سے اس کے بھرے بھرے سرخ گال کھینچے

مجھے نہیں آزاد ہونا شاہ پلیز آپ مت جائیں اچانک ابان نے روتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا سر رکھا اس کے گرفت اتنی مضبوط تھی کہ شاہ کو لگا کے آج اس کا جانا ناممکن ہوگا

ابان کیا ہو گیا ہے تمہیں میں کوئی پہلی بار تو نہیں جا رہا ہوں۔

پر تم اس طرح سے اداس ہو جاؤ گی تو میں کیسے جاؤں گا۔ ادھر دیکھو میری طرف کیوں رو رہی ہو تم اس کا رونا شاہ کی سمجھ سے باہر جب ابان اس سے الگ ہوئی اور بیڈ کی سائیڈ دارز سے کاغذ نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھا یہ میں نے آپ کے لئے لیٹر لکھا ہے لیکن ابھی مت پڑھیئے گا

یہاں سے جانے کے بعد پھر یہ گا

اس کاغذ کے بارے میں شاہ نے اس سے کچھ نہ پوچھا بس حیران و پریشان نظروں سے اسے دیکھتا رہا اب ابان اس سے کیا چاہتی تھی ۔

اسے مایوس چھوڑ کر شاہ چلا گیا ۔

❤

غنویٰ کی طرف سے ملنے والے خوشخبری نے ریز کو پاؤں زمین پر رکھنے دیے ۔

دل کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ باپ بننے جارہا ہے ۔

جبکہ وہ اس کا پاگل پن دیکھ کر حیران میں پریشان تھی

کیا ہو گیا ہے ریز اپ دنیا کے انوکھے انسان نہیں ہیں جو باپ بننے جارہے ہیں ۔

غنویٰ نے سے ہوش کی دنیا میں لانا چاہتا ۔

تم نہیں جانتے تم نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے میں اس دنیا کا سب سے بہترین باپ بنوں گا میں کبھی اپنے باپ کی طرح تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا

ریز کو خوشی کے ساتھ ساتھ اپنے ماضی کا دکھ سے یاد آیا تو غنویٰ خاموش ہوگئ

آپ کو مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے میں جانتی ہوں آپ ہمیں کبھی اکیلا کیوں نہیں چھوڑیں گے

اچھا اب جلدی چلو گھر چلتے ہیں اور اماں کو بتاتے ہیں

اماں بھی خوشی سے بھنگڑے ڈالے گی ۔

ابان نے اماں کی سچویشن کو سوچتے ہوئے کہاں

غنویٰ کی طبیعت کچھ خراب تھی تو اماں کے کہنے پر ریز اسے ہسپتال لے آیا اور اب کسی پر خوشخبری کے ساتھ جا رہا تھا ۔

❤️

شاہ سفر کے دوران مسلسل سوچتا رہا تھا

اس لیٹر میں کیا ہوگا لیکن یہ ایک عجیب سا ڈر تھا جو اسے یہ لیٹر کھلنے نہیں دے رہا تھا

ابان کی ذہانت کے مطابق شاید ہی اس کی کوئی فرمائش تھی ۔

یا شاید وہ اس رشتے کو قبول کر کے کچھ ۔شاہ اپنی ہی سوچوں میں الجھا خط کھول کر نہیں دیکھ پا رہا تھا

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ابان اس رشتے کو ختم کرنا چاہے اگر ایسا تھا بھی تو ابان کبھی شاہ کے ڈر سے اسے یہ خط نہیں دیتی

پھر کیا ہو سکتا ہے اس کاغذ میں

اس کا ارادہ سب سے پہلے اکبر شاہ کی حویلی میں جانے کا تھا

آخر وہیں سے اسے اپنی ماں اور بہن کے بارے میں پتہ چلانا تھا

❤

. ----------- . . . ------

-

-

❤

ابان نگین کو اپنے ساتھ لے کر زبردستی غنویٰ کے گھر آئی تھی نگین نہیں جانتی تھی کہ اسے کہاں لے کے جا رہی ہے جبکہ صبح سے نگین اور ابان دونوں ہی اداس بیٹھی تھی آج شاہ کے جانے سے گھر میں عجیب سی اداسی چھائی تھی

ویسے تو شاہ ورز ہی اپنے کام پر جاتا تھا لیکن آج اس کے دور جانے کی وجہ سے ابان کا دل اداس تھا جس کی وجہ سے نگین کو اپنے ساتھ غنویٰ کے گھر لائی

اور جب یہاں آکر اسے یہ پتہ چلا کہ میڈم خالہ بننے جارہی ہے تو اس کے پیر زمین پر نہ رکے

کیونکہ دوسری طرف اس نے مشی کہ منہ سے جب خالہ سننے کی خواہش کا اظہار کیا تو ارادیہ نے صاف کہہ دیا کہ وہ مامی ہے خالہ نہیں

اور اسی دن ابان نے فیصلہ کرلیا کہ اب اگر کوئی اسکو کوئی خالہ کہہ کر پکارے گا تو وہ صرف اور صرف غنویٰ کا بچہ ہوگا

اور ابان کی دعائیں رنگ لے آئیں

ابان نے تو وہ بھنگڑے ڈالے جو ریز بھی نہ ڈال پایا

اور بعد میں ریز بھی اس کے ساتھ مل کر ناچنے لگا

جبکہ نگین اپنی بیٹی کی خوشیاں دیکھ کر اسے اپنے سینے سے لگائے ہزاروں دعائیں دینے لگی۔

شاہ نے یہی سوچا تھا کہ جب تک اسے اس کی ماں اور بہن نہ مل جائے وہ ابان کا لیٹر نہیں کھولے گا

لیکن تجسس کے مارے وہ رک بھی نہ پا رہا تھا اپنے آپ کو قابو کیے وہ حویلی پہنچا ۔

یہ وہی حویلی تھی جہاں سے اس کی ماں کو دھکے مار کر نکالا گیا تھا ۔

حویلی سے باہر ہی لوگوں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ شامیر شاہ کا بیٹا ہے کیونکہ اس کی شکل بالکل شامیر جیسی تھی

لیکن حویلی کے اندر والوں نے اسے پہچانے سے انکار کردیا کیونکہ آخر ان کے ہاتھ سے حویلی نکل رہی تھی اگر اس وقت حویلی کا کوئی وارث سامنے آتا ہے تو یہ حویلی پھر اسی وارث کی تھی نہ کہ ان لوگوں کی جو حویلی کے اندر قبضہ کر کے بیٹھے تھے ۔

اکبر شاہ کے ماموں کے بیٹوں نے اس حویلی پر قبضہ کر رکھا تھا اور اب انھیں کا ہی خاندان اس حویلی میں رہتا تھا

جبکہ نہ تو شاہ اس حو یلی کی ضرورت تھی اور نہ ہی وہ اپنے آپ کو اس حویلی کا وراث مانتا تھا

اس نے صاف لفظوں میں یہی کہا کہ اسے حویلی سے کوئی سرکار نہیں وہ بس یہ جاننا چاہتا ہے کہ

عفت اور اس کی بہن کہاں ہے

جب ان لوگوں کو یہ پتا چلا کہ شاہ حویلی واپس نہیں لینا چاہتا اسے حویلی ہے کوئی سرکار نہیں تو ان لوگوں نے بھی اس کی مدد کرنا چاہی

اور اسے عفت کے بھائیوں کا ایڈریس دے دیا

❤️

عفت کا گھر دور ہونے کی وجہ سے شاہ نے صبح جانے کا فیصلہ کیا اور اپنی رہائش کی جگہ ایک ہوٹل میں آگیا

اسے یقین تھا کہ وہ اپنی ماں اور بہن کے بہت قریب ہے ابھی وہ بیڈ پر لیٹا ہی تھا کہ سے ابان کی یاد ستانے لگی اڑھائی ماہ میں اسے ابان کے بغیر رہنے کی ذرا عادت نہ رہی تھی ۔

جب ابان کی یاد حد سے زیادہ بھرنے لگی تو اس نے اپنا فون اٹھایا ۔

لیکن پھر فون رکھ کے وہ خط اٹھایا یا جوب نے انی یہاں آنے سے پہلے اسے دیا تھا

خط کے باہر ایک ہی لفظ لکھا تھا "امید"

شاہ کا تجسس اور بڑا اس نے جلدی سے لیٹر کھول دیا

شاہ میں نہیں چاہتی کہ آپ جائیں اسی لیے میں نے آنی سے پوچھا کہ میں آپ کو کیسے روکوں۔ لیکن ان نے مجھے بتایا کہ آپ کا جانا بہت ضروری ہے لیکن اگر میں یہ چاہتی ہوں کے آپ جلدی واپس آ جائیں تو میں جانے سے پہلے آپ کو کوئی "امید" دوں

شاہ میں نہیں جانتی" امید "کیا ہے ۔

آپ مجھے بتائیں کہ "امید "کیا ہے

اگر میں یہ کہوں کہ مجھے ان اڑھائی ماہ میں آپ کی عادت ہوچکی ہے تو کیایہ "امید "ہے ۔

کہ آپ جلدی واپس آجائیں گے

شاہ اگر میں یہ کہوں کہ مجھے آپ کے بغیر نیند نہیں آئے گی تو کیا یہ آپ کے لیے "امید" ہوگی

اگر میں یہ کہوں کہ اگر آپ مجھے نہیں پڑھائیں گے تو میں کسی کے پاس نہیں پڑھ پاؤں گی تو کیا یہ "امید" ہوگی

اگر میں یہ کہوں کہ میں آپ کے بغیر نہیں رہ پاؤگی یا یہ کہوں کہ مجھے آپ کے بغیر نہیں رہنا پلیز جلدی آپ واپس آ جائیں ۔

آپ کی ڈانٹ کھائے بغیر کچھ بھی الٹا سیدھا کرنے کا مزا نہیں آتا ۔

آپ کو تنگ کے بغیر مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگتا ۔

آپ جب میرے پاس آتے ہیں مجھے اچھا لگتا ہے ۔

آپ کو یہ بتانا کہ دوستی میں کس کرنا الاؤڈ نہیں ہے مجھے اچھا لگتا ہے ۔

لیکن جب آپ میری بات نہ مان کر مجھے کس کرتے ہیں تو پھر مجھے اچھا لگتا ہے شاہ ۔تو کیا یہ "امید" ہے

میں آپ کو سب کچھ بتا چکی ہوں ان باتوں کو" امید" سمجھ کر پلیز جلدی واپس آ جائیے گا

شاہد یہ ساری باتیں آپ کے لیے "امید"ہوں

شاہ نہیں جانتا تھا کہ یہ خط وہ کتنی بار پڑھ چکا ہے

"امید" ----

بے وقوف لڑکی "امید" کی جگہ "محبت" لکھ دیتی تو میں اُڑکر آتا

شاہ نے جلدی سے اپنا فون اٹھایا اور ابان کے نمبر پر کال کرنے لگا ۔ابھی ایک ہی بیل ہوئی تھی کہ ابان نے فون اٹھا لیا جیسے وہ رات کے دو بجے اسی کے فون کے انتظار میں بیٹھی ہو ۔

آپ نے سارا دن فون کیوں نہیں کیا

روٹھا انداز میں پوچھا گیا ۔

شاہ بے ساختہ مسکرایا یا مطلب آگ دونوں طرف برابر لگی تھی اگر یہ ساری رات جاگ رہا تھا سو وہ بھی نہیں رہی تھی

مجھے لگا میری پیاری سی دوست بہت بزی ہو گی اپنی پڑھائی میں اپنے کھیل کود میں یا اپنے چوچو کے ساتھ اس کے ساتھ تو تم خوب وقت گزار رہی ہو گی کہ اب تو تمہیں ڈانٹ کا بھی ڈر نہیں ہے ۔شاہ نے مسکراہٹ دبائے ہوئے شرارت سے کہا

جی نہیں میں نے اس کے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزرا۔

ابان نے جلدی سے سچ بتایا

شاہ آپ نے لیٹر پڑا پھر پوچھنے لگی

مجھے مس کررہی ہو جان اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا

ہاں بہت ۔ آپ نے لیٹر پڑھا اس نے بے صبری سے پوچھا

اکیلے نیند نہیں آرہی شاہ نے پھر سے اس کی بات کو نظرانداز کیا

ہاں نہیں آرہی بتائیں نا آپ نے لیٹر پڑھا کہ نہیں ۔

اچھا بتاؤ سارا دن کیا کیا کیا ۔

شاہ پلیز یہ سب باتیں چھوڑو ہے وہ بتائیں جو میں پوچھ رہی ہوں اس بار ابان کو اچھا خاصہ غصہ آگیا

ہاں یار پڑھ لیا وہ "امید "والا لیٹر نہ ہاں پڑھ لیا شاہ مے سرسری سا جواب دیا جیسے اس لیٹر کی کوئی اہمیت ہی نہیں

ہاں شاہ وہی لیٹر کیسا لگا آپ کو ابان جیسے اس کے جواب کی منتظر تھی

کیسا لگا ویسا ہی لگا جیسے سب لیٹر لگتے ہیں شاہ نے نورمل انداز اپناتے ہوئے کہا جبکہ اس کا دل تو کہہ رہا تھا کہ ابان کے سامنے سارا حال دل بیان کردے

مطلب وہ لیٹر آپ کو اسپیشل نہیں لگا ابان نے اداسی سے پوچھا

جبکہ اس کی اداس سی آواز سن کر شاہ کا دل چاہا کے ابھی واپس جائے اور اپنا دل کھول کر اس کے سامنے رکھ دے

ابان اس لیٹر میں ایسا کیا اسپیشل تھا جو مجھے اسپیشل لگتا

مطلب اس نے کچھ اسپیشل نہیں تھا بانی کو جیسے اپنے اظہار پر افسوس ہوا

ہوتا بانی جانو ضرور اسپیشل ہوتا اگر وہ خط" امید "کی جگہ "محبت" کے نام سے بھیجا جاتا

تم نے بس موضوع غلط چنا شاہ کا اسے مزید تنگ کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا

یعنی کہ شاہ اس کا لیٹر پڑھ چکا تھا اس کا مطلب بھی سمجھ چکا تھا

تو اب جواب دیں مجھے ابان نے جلدی سے بات ختم کرنا چاہی

جواب تو میں دونگا بانی جانو لیکن یہاں سے نہیں وہاں تمہارے پاس آ کے اور اب تو ساری پابندیاں بھی ختم اب بچ کے دکھاؤ مجھ سے

شاہ ذومعنی انداز میں بولا

شاہ آپ بہت خراب ہے میں نہیں بولوں گی آپ سے ابان نے جلدی سے روٹھے انداز میں کہا جس پر شاہ قہقہ بے ساختہ تھا

جبکہ اس کی اس طرح قہقہ لگانے پر ابان کے گال لال ٹماٹر ہوگئے اور اس نے فون اپنے کان سے ہٹا کر سینے سے لگا دیا

اس کے دل کی دھک دھک سن کر شاہ کا قہقہ رک گیا ایسا لگ رہا تھا جیسے ابان اپنے دل کی ہر دھڑکن میں اس کا نام لے رہی ہو ۔

پھر فون بند ہوگیا پوری رات شاہ نے ساری رات کروٹیں بدلتے ہوئے گزاری

❤

صبح ہوتے ہی سب سے پہلے وہ عفت کے بھائیوں کے گھر پہنچا لیکن یہاں آ کر اسے افسوس ہوا کیونکہ عفت 13 سال پہلے ہی مر چکی تھی

ان کی بیٹی کہاں ہے شاہ نے بے صبری سے پوچھا

اس کی بیٹی کے بارے میں ہم کچھ نہیں جانتے ہم بس اتنا ہی جانتے ہیں کہ جس کے ساتھ ہم نے اس کی شادی کی تھی اس کی بیٹی اسی کے ساتھ تھی

اس آدمی نے ہی رمشا کو پالا ہے

وہ اکثر ہم سے پیسے مانگنے آتا تھا

پہلے تو ہم سے جو کچھ ہوتا ہم رمشا کے لئے کر دیتے۔

لیکن ہم بھی اسے کب تک پیسے دیتے۔ تھک ہار کر ہم نے پیسے دینے سے انکار کردیا

اس کے بعد اس نے ہم سے سارے تعلقات ختم کردیئے۔

ان لوگوں نے اسے اس کے گھر کا پتہ دے دیا

اسے عفت کی موت کا بہت افسوس تھا۔

بے شک پہلی ہی نظر میں اس نے عورت سے نفرت کی تھی

شاہ رمشا کے گھر آپہنچا اور اس نے آتے ہی اس شخص کو ڈھونڈ نکالا وہ شخص سے جوئے کے ایک اڈے سے ملا تھا

اور اس سے رمشا کے بارے میں پتا کرنے لگا

شاہ کو پہلی ہی نظر میں یہ شخص بہت برا لگ رہا تھا

بتاؤ رمشا کہاں ہے شاہ نے غصے سے پوچھا جو نجانے کب سے اسے کن نظروں سے گھورے جا رہا تھا

تمہارا کیا تعلق ہے اس چھوکری سے عاشق ہو اس کے۔اس سے پہلے کہ روف اور بکواس کرتا شاہ کا زور دار گھوسا اس کا منہ بند کر گیا۔

دیکھو مجھ پر ہاتھ مت اٹھاؤ اگر اس کے بارے میں جاننا چاہتے ہو تو تمہیں پہلے مجھے کچھ دینا ہوگا ورنہ ساری زندگی ڈھونڈتے رہو اسے اس نے اس کے کپڑوں اور گاڑی سے ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ کوئی عام آدمی نہیں

تمہیں جتنے پیسے چاہیے میں تمہیں دونگا لیکن تمہیں پہلے مجھے رمشا کے بارے میں سب کچھ بتانا ہوگا

بتاؤں گا بتاؤں گا لیکن یہاں نہیں پہلے میرے گھر چلو رؤف نے یہاں ہر کسی سے ادھار لے رکھا تھا اس لئے وہ نہیں چاہتا تھا کہ پیسوں کی بات اس طرح سے کی جائے۔

روف سے اپنے ساتھ دو کمروں کے ایک چھوٹے سے گندے سے گھر میں لے آیا۔

اس گھر کی حالت اتنی خراب تھی کہ کوئی بھی اسے دیکھ کر اندازہ لگا سکتا تھا کہ یہاں کوئی عورت نہیں رہتی

دیکھو میں تمہیں سب کچھ سچ سچ بتاؤں گا وہ لڑکی میرے کسی کام کی نہیں تھی اسی لئے میں اسے کراچی کے ایک بڑے کوٹھے پر بیچ آیا تھا مجھے اس کے دس لاکھ روپے ملے تھے

جس انداز سے رؤف نے اسے بتانا شروع کیا تھا اسی انداز سے شاہ کا ہاتھ اٹھا۔

تو نے میری بہن کو بیچ دیا وہ بیٹی تھی تیری شاہ اپنا آپے سے باہر ہو چکا تھا اس نے شخص کو مارنا شروع کیا تو پھر مارتا ہی رہا یہ جانے بغیر کہ وہ نشے کی لت کمزور سا آدمی اس کی مار برداشت بھی کر پائے گا کہ نہیں

دیکھو میرے علاوہ تمہیں کوئی نہیں بتا سکتا کہ تمہاری بہن کہاں ہے ۔وہ لڑکھڑاتا ہوا گرا جب شاہ نے اس کی یہ الفاظ سنے۔

ہاں صرف میں بتا سکتا ہوں کہ وہ کہاں ہے ۔میں اسے کراچی کے بڑے کوٹھے پر بیچ آیا تھا لیکن مجھے پتہ چلا کہ وہ دو دن بعد ہی وہاں سے بھاگ گئی ہے وہ لوگ دو سال سے اسے ڈھونڈ رہے ہیں لیکن وہ کسی کو نہیں ملی ۔

اب تک تو نہ جانے کہاں سے کہاں نکل چکی ہوگی یا شاید مر گئی ہوگی راؤف نے بے حسی سے کہا

تمہارے پاس اس کی کوئی تصویر ہے شاہ نے فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ اپنی بہن کو کہیں سے بھی ڈھونڈ نکالے گا

اس کی تو کوئی تصویر نہیں ہاں جب اس نے میٹرک کے پیپر دیے تھے تب کی ایک تصویر ہے میرے پاس یہیں کہیں پڑی ہوگی لیکن تصویر میں تمہیں تب دوں گا جب تم

مجھے کچھ دو گے اس نے اپنی لالچی فطرت نہ بدلی اسے صرف پیسے سے مطلب تھا بیٹی سے اور نہ ہی سامنے کھڑے شخص سے

دس لاکھ بیس لاکھ تیس لاکھ جتنے چاہیں میں دوں گا مجھے بس وہ تصویر دو شاہ نے غصے سے کہا

جبکہ ایک تصویر کے بدلے اس کو تیس لاکھ مل رہے تھے وہ جلدی سے کمرے میں گیا اور ایک چھوٹے سے سائز کی تصویر نکال کے شاہ کے ہاتھ میں پکڑا آئی

لیکن تصویر دیکھتے ہی شاہ کر جیسی سانس روکنے لگی یہ تصویر اور کسی کی نہیں بلکہ اس کی منہ بولی بہن ارادیہ کی تھی

❤

شاہ نے راوف کو پیسے دینے سے نا صرف صاف انکار کر دیا بلکہ اسے پولیس کے حوالے کر دیا یہ کہہ کر کہ یہ اپنی بیٹی کو کوٹھے پر بیچ آیا ہے

جبکہ پولیس والوں کو یہ بھی کہہ دیا کہادیا کہ اسے اتنا مارا جائے کہ وہ آپ نے آج تک کہ گناہوں سے توبہ کرلے ۔

پولیس سٹیشن سے وہ سیدھا ہوٹل آیا اور سب سے پہلے ارادیہ کو فون کیا

وہ جس سے ملتے ہی اس نے اپنی بہن بنایا تھا وہ کوئی غیر نہیں بلکہ اس کی اپنی بہن تھی

وہ اس کا سہارا بنا تھا کیونکہ اللہ چاہتا تھا کہ وہ اس کا سہارا بنے ۔

کل ہی اس نے حمزہ کو یہ سب کچھ بتایا تھا کہ وہ اپنی بہن اور ماں کو ڈھونڈنے کے لئے لاہور جا رہا ہے اور ارادیہ نے اس کے لیے کتنی دعائیں کی تھی کہ اسے اس کی بہن اور ماں مل جائے

اسے اس کی بہن مل چکی تھی ۔

اس نے ارادیہ کو جب یہ بات بتائی تو اسے اس بات کا یقین ہی نہیں آرہا تھا پھر اس نے اپنے موبائل سے ارادیہ کی میٹرک کی تصویر بنا کر اسے بھیجیں

شاہ واقع ہی اس کا بھائی تھا اور وہ اس کا منہ بولا بھائی نہیں تھا بلکہ اس کا اپنا تھا اس کا خون رشتہ

آپ جلدی آجائیں شاہ بھائی پلیز آپ جلدی یہاں آجائیں مجھے آپ کے گلے لگ کر بہت رونا ہے میں آپ کو سب کچھ بتاؤں گی اپنے بچپن کے بارے میں

پھر آپ سے بہت سارے فرمائشیں کروں گی پر آپ نے پوری نہ کی آپ سے روٹھ جاؤں گی آپ کو مجھے منانا ہوگا آپ پلیز جلدی آجائیں میں آپ کی سینے سے لگ کر بہت روں گی پلیز جلدی آجائیں

اعادیہ آج وہ باتیں بول رہی تھی جو شاید کسی سے نہیں کہی شاہد بھائی ہوتے ہیں اتنی عزیز ہیں

میں آ رہا ہوں میں کل تک تمہارے پاس ہوں گا

ابھی شاہ اس سے بات رہا تھا کہ اسے حمزہ کی آواز سنائی دی

اب تو خود ہی آجا میری ساری شرٹ بھیگ چکی ہے ابھی اس روتی میڈم کو تو ہی چپ کروا۔ حمزہ نے دہائی دیتے ہوئے کہا

اس کے اس طرح سے کہنے پر ارادیہ بھی مسکرا دی جو کب سے اس کے سینے سے لگی روئے جارہی تھی۔

❤️

شاہ نے نگین کو فون کر کر بھی اسے یہ سب کچھ بتا دیا کہ ارادیہ اس کی اپنی بہن ہے ۔

نگین نے خدا کا شکر ادا کیا کے اس کی وجہ سے ارادیہ کی عزت پر کوئی آنچ نہیں آئی ورنا شاہ اسے زندگی بھر معاف نہ کرتا

شاہ مجھے لگتا ہے کہ تمہیں ابان کو بھی بتا دینا چاہیے کہ اس کے بابا اب اس دنیا میں نہیں رہے ہیں ۔اب سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے تمہیں چاہتی تھی کہ تم اپنی نئی زندگی کی شروعات کسی بھی طرح کے جھوٹ سے نہ کرو ۔

نگین شاہ کو سمجھا رہی تھی کہ اسے پیچھے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنائی دی اس نے مڑ کر دیکھا تو ابان دروازے پر بے ہوش پڑی تھی ۔

آبان --

نگین کی چیخ نے میلوں دور بیٹھے شاہ کے رونگٹے کھڑے کر دیے

❤️

❤️.

حمزہ کو جیسے ہی شاہ کا فون آیا وہ فورا ہسپتال پہنچا ہسپتال میں نگین پہلے ہی ابان کو لئے پریشان تھی وہ اس عورت کو مخاطب نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اس حال میں جب شاہ یہاں نہیں ہے وہ اسے تنہا بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا

کیا ہوا ہے بھابھی کو اس نے ان کے پاس آکر پوچھا

پتا نہیں بے ہوش ہوگئی ہے ڈاکٹر چیک اپ کر رہے ہیں مجھے لگتا ہے اسے لالہ کی موت کا پتہ چل چکا ہے

نگین نے اسے ساری بات بتائی تو حمزہ بھی ٹھیک ٹھاک پریشان ہوگیا

آپ فکر نہ کریں وہ ٹھیک ہوگی انہیں روتے دیکھ کر حمزہ نے دلاسہ دیا۔

جب ڈاکٹر کمرے سے باہر آئے

میں نے آپ پہلے ہی کہا تھا کہ وہ کوئی کسی بھی قسم کی ٹینشن نہیں لے سکتی ان کا دل بہت کمزور ہے لیکن آپ نے میری بات نہیں مانی

انکا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے لگلے چوبیس گھنٹے ان کے لئے کریٹیکل ہے دعا کریں ان کے لیے اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا بس ڈاکٹر اتنا کہہ کر چلا گیا

جب کہ حمزہ نے گرتی سنبھلتی نگین کو پکڑ کر کرسی پر بٹھایا۔

شاہ نے کہا ہے کہ وہ جلدی پہنچ جائے گا

انشاءاللہ وہ سب سنبھال لے گا

آپ دعا کریں گے ابان ٹھیک ہوجائے ۔انہیں دلاسہ دے کر وہ کر باہر آگیا ۔

جب کہ ابان کی حالت دیکھ کر وہ بہت پریشان ہو چکا تھا اگر اسے 24 گھنٹے میں ہوش نہ آیا تو شاہ کا کیا ہوگا اس کے ذہن میں پہلا سوال یہی آیا

ابھی تو شاہ نے زندگی جینا شروع کیا تھا اب تو وہ خوش رہنے لگا تھا شاہ ہر لمحے حمزہ کو فون کر رہا تھا

لیکن اس نے ابان کی حالت بتائے بغیر اسے جلدی آنے کا کہا ۔

❤❤

آج شاہ اتنا خوش تھا اسے اس کی بہن مل گئی ۔اسے اس کی انی مل گی ۔اورتو اور ابان میں اس سے اظہار محبت کر دیا ۔

اس کی زندگی کا ہر باب خوشگوار تھا کے اس کی زندگی ہیں اس سے دور جا رہی تھی ۔

شاہ تین گھنٹے میں ہی واپس کراچی پہنچ چکا تھا لیکن ابان کی حالت اب بھی ویسی تھی ۔

ڈاکٹر نے ان کو دعا کا کہہ دیا۔

اگر 24 گھنٹے میں انھیں ہوش نہ آیا تو ان کی جان بچانا بہت مشکل ہو جائے گا۔

ڈاکٹر نے کچھ دیر کے بعد ابان کو چیک کر کے پھر یہی الفاظ دوہرائے۔

اگر میری ابان کو کچھ ہوا تو میں تمھارا پورا اسپتال کو آگ لگا دوں گا شاہ غصے سے اس کی طرف بڑھا لیکن ہم جانا سے جلدی سے تھام لیا

دیکھئے سر ہم کوشش کر رہے ہیں اور زندگی اور موت تو اللہ کے اختیار میں ہے۔

ہم تو بس اپنا کام کر سکتے ہیں

شاہ کے اس طرح سےدھاڑنے پر ڈاکٹر کے بھی رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

وہ بھی سے جان چھڑا کر جلدی ہی واپس چلا گیا

آنی اگرا سے کچھ ہوگیا تو میں مر جاؤں گا میں نہیں جی پاؤں گا اس کے بغیر آنی جو کب سے اسے دلاسے دے رہی تھی اس کے الفاظ سن کر وہ بھی مزید پریشان ہوگئی۔

شا ایسے مت کہو انشاللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا پریشان مت ہو دیکھنا ابان بالکل ٹھیک ہوجائے گی۔

اسی تلاس دیکھ کر وہ ایک بار پھر سے دعائیں مانگنے اللہ کے حضور چلی گئی۔

بے شک اللہ ہی غفور رحیم سب کی مدد فرماتا ہے ۔

دس گھنٹے گزر چکے تھے لیکن اب ان کی حالت اب بھی ویسی تھی ۔

ارادیہ ہسپتال کھانا لے کر آئی۔لیکن شاہ نے کھانے سے انکار کردیا

حمزہ نگین غنویٰ ریز ہر کسی نے اسے سمجھایا لیکن اس نے یہی کہا کہ اب وہ کھانا ابان کے ساتھ ہی کھائے گا ۔

ہسپتال میں زیادہ لوگوں کو روکنے کی اجازت نہ تھی اس لیے یہ صرف شاہ ہی رکا ۔

سب کے جانے کے بعد وہاں ابان والے کمرے میں آگیا ۔

کتنی ہی دیر وہ اس کو دیکھتا رہا ۔پھر اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا ۔

جانتی ہو بانی میں نے چھوٹی سی عمر میں اپنا سب کچھ گنوا دیا ۔میرے بابا مجھ سے بہت پیار کرتے تھے اتنا کہ میں ان سے جو کچھ بھی کہتا وہ مجھے لاکر دیتے چاہے اس کے لیے انہیں کتنی ہی محنت کیوں نہ کرنی پڑتی کتنا ہی ہو اوور ٹائم کیوں نہ کرنا پڑتا لیکن وہ میری ہر خواہش کو ضرور پورا کرتے تھے لیکن ایک دن وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے ۔

اور پھر کچھ دن پہلے مجھے پتا چلا کہ وہ تو ہمیشہ کے لئے دنیا ہی چھوڑ کر چلے گئے ہیں ۔

میں اکیلا رہ گیا

جانتی ہوں بانی میری ماما کے مجھے بہت چاہتی تھیں وہ میرے بغیر نہیں رہنا چاہتی تھی اپنی ماں کو کام کرتے دیکھتا تھا مجھے بہت برا لگتا تھا میں چاہتا تھا میں اپنی ماں کا ہاتھ بٹاؤں اور میں نے ایسا کرنے کی کوشش بھی کی لیکن میری ماں نے مجھے کوئی سخت کام نہ کرنے دیا میں جب بھی حالات سے پریشان ہو کے روتا میری ماں مجھے اپنے سینے سے لگا کے چپ کرواتی لیکن پھر ایک دن وہ بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی ۔

میں پھر اکیلا ہو گیا

آنی بھی مجھ سے دور ہو گئی ۔اور میری ڈول

۔لیکن میں اپنی پرنسس کو کھونا نہیں چاہتا ابان تمہیں ہوش میں آنا ہوگا وہ ڈاکٹر کہتا ہے نہ کی اگر تمہیں ہوش نہ آیا تو ۔ --شاہ کچھ بولتے بولتے رک گیا

تمہیں اٹھنا ہوگا ابان اگر تم نہیں اُٹھیں تو میں تمہیں بہت سزا دوں گا ۔

اٹھ جاؤ پلیزیار میں تمہارے بغیر مر جاؤنگا میں نے اپنی ساری زنگی تمہارے ساتھ سوچی ہے اگر تمہیں کچھ ہوگیا تو اس زندگی کا کیا ہوگا ۔

وہ کتنی ہی دیر اس کے پاس بیٹھا باتیں کرتا رہا ۔

پھر اٹھ کر باہر آیا ۔

اور وہاں پہ بیٹھی ایک نرس سے جانماز مانگی ۔

آمنہ اسے بچپن میں سختی سے نماز کی پابندی کرنا سکھاتی تھی لیکن آمنہ کے جانے کے بعد اس میں نماز پڑھنا چھوڑ دیا لیکن آج وہ ایک بار پھر سے اپنے رب کے آگے دعا مانگ رہا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا اور کوئی کچھ سنی یا نہ سنے لیکن اس کا اللہ اس کی ضرور سنئے گا ۔

❤️

یا اللہ میں نے بہت گناہ کی ہے میں بہت بڑا گناہ ہے

لیکن اب ان بہت معصوم ہے میرے گناہوں کی سزا آپ میری امان کو نہ دے ۔

آپ میری اب ان کو ٹھیک کر دیں بس ۔ مجھے نہیں پتا اگر اب ان کو کچھ ہوگیا تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گا آپ سے کبھی بات نہیں کروں گا ۔

32 سال کا وہ آدمی آج بھی دعا مانگتے ہوئے دس سال کا بچہ ہی تھا جسے اس کی ماں نے اس طرح سے دعا مانگنا سکھائی تھی کہ جیسے اللہ کوئی غیر نہیں بلکہ تمہارا اپنا ہے جس سے تم جو بھی مانگو گے وہ ضرور دے گا وہ اپنے بندوں کو کبھی ہاتھ نہیں کرتا ۔

وہ کبھی تمہیں مایوس نہیں کرے گا ۔

بچپن میں تو وہ دعا میں اکثر چوکلیٹ مانگتا تھا جو اس کی ماں اسے لے کر دیتی تھی ۔

اور جب وہ پوچھتا کس نے دی ہے تو وہ کہتی ہیں کہ اللہ نے دی ہے ۔

لیکن آج وہ شخص اپنے لئے کوئی چوکلیٹ نہیں مانگ رہا تھا آج وہ اپنے لیے ہمسفر مانگ رہا اپنا وہ ساتھی مانگ رہا تھا جس کے بغیر وہ جی نہیں سکتا ۔

مجھے پتا ہے اللہ جی آپ مجھے ناراض نہیں کرو گے آپ میری ابان کو کچھ نہیں ہونے دوں گے ۔

آپ نے ماما بابا سب کو تو اپنے پاس بلا لیا میری ابان کو میرے پاس ہی رہنے دیں پلیز ۔

آپ ٹھیک کر دے اسے پکا وعدہ کرتا ہوں میں پانچ وقت کی نماز پڑھوں گا کوئی غلط کام نہیں کروں گا ابان کو بھی بالکل تنگ نہیں کروں گا ۔

پلیز آپ اسے ٹھیک کردیں۔

اس نے دعا مانگتے ہوئے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے جو ایک بار پھر سے بہہ نکلے ۔

بہت بہت مبارک ہو مسٹر شاہ آپ کی وائف کو ہوش آچکا ہے لیکن ابھی بھی ان کی طبیعت بالکل ٹھیک نہیں ہے ۔

آپ کو ان کی زیادہ کی رکنی ہو گی فی الحال ہم آپ کون سے ملنے نہیں دے سکتے ۔

ڈاکٹر نے آ کر اس سے بڑی خوشخبری دی لیکن ساتھ میں چھوٹی بری نیوز بھی دے دی وہ ٹھیک ہے مگر یہاں سے مل نہیں سکتا ۔

اس نے سب سے پہلے نگین کو فون کر کر بتایا ۔

وہ اللہ کے حضور ایک بار پھر سے سجدے میں گر گئی ۔

رات کے 3 بج رہے تھے اس لیے اس نے حمزہ اور ارادیہ ۔ غنویٰ اور ریزکو اس وقت فون کرنا مناسب نہ سمجھا ۔

لیکن میسج کرکے کے ابان کی خیرت بتا دی ۔

❤

توصبح ارادیہ کی آنکھ کھلی تو مشی اس کے ساتھ نہیں تھی ۔اس نے ہر طرف دیکھا پورا گھر چھان مارا لیکن مشی کہیں پر بھی نہیں تھی چارماہ کی مشی ابھی چلنے سے قاصر تھی جبکہ حمزہ اس کے ساتھ سویا ہوا تھا

مشی اسے کہاں جا سکتی ہے ۔

ہر طرف ڈھونڈنے کے بعد مشی کہیں نہ ملی تو ارادیہ نے روتے ہوئے حمزہ کو جگایا

وہ بھی مشی کو کرناوہ بھی کر ٹھیک ٹھاک پریشان ہو چکا تھا اس نے ایک بار پھر سے سارے گھر میں مشی کو ڈھونڈا لیکن مشی واقع ہی غائب ہو چکی تھی ۔

اب ان کا پہلا شاک نگین تھی اس نے بنا سوچے سمجھے نگین کو فون کیا

یہ سب کچھ تم نے کیاہے اگر میری بیٹی کو ذرا سی بھی تکلیف پہنچی تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی ۔

کہاں ہے میری بیٹی آرادیہ نے چلاتے ہوئے کہا

رمشا مجھے کیاپتا تمہاری بیٹی کہاں ہے تم مجھ سے اس طرح سے کیوں بات کر رہی ہو میں نہیں جانتی تمھاری بیٹی کے بارے میں کچھ بھی ۔

جھوٹ بول رہی ہو تم بالکل جھوٹ بول رہی ہو نگاہ اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی ۔

غصے سے بولتے ہوئے ارادیہ رونے لگی تو نگین کو بھی برا لگا ۔

تم فکر مت کرو رمشا تمہاری بیٹی جہاں بھی ہو گی بالکل ٹھیک ہوگی تمہیں پولیس سٹیشن جانا چاہیے ۔اس نے اس سے حوصلہ دیتے ہوئے مشورہ دیا ۔

یہ تو طے تھا اگر مشی نگاہ بیگم کے پاس ہوتی تو وہ کبھی بھی اسے پولیس میں جانے کا مشورہ نہیں دیتی

فون بند ہونے کے بعد ارادیہ بیٹھ کر بری طرح رونے لگی

فکر مت کرو ارادیہ ہم ابھی پولیس سٹیشن جاتے ہیں مشی مل جائے گی کچھ نہیں ہوگا اسے وہ جیسے اس سے زیادہ خود کو یقین دلاتا رہا تھا

تبھی فون ایک بار پھر سے بجا

حمزہ نے فون اٹھایا

تو اس کے کانوں میں مشی کے رونے کی آواز گونگی لیکن اگلے ہی ملحے آواز بند ہو گئی ۔

سن لئے اپنی بیٹی کی آواز سلمان نے کہا ۔

سلمان کیوں ہوا ہے تم نے میری بیٹی کو کیا چاہتے ہو تم حمزہ نے غصے سے کہا

اگر اپنی بیٹی کی زندگی چاہتے ہو تو اپنی ساری جائیداد جو کے میری ہے میں نے اتنی محنت کی ہے تمہارے باپ ماں باپ کو بھی راستے سے ہٹایا وہ تمہیں میرے نام کرنی ہوگی اور ہاں

وہ جو قتل کیس تم نے مجھ پر کیا ہے کہ میں نے تمہارے ماں باپ کو مارا ہے اس سے بھی مجھ پر سے ہٹانا ہوگا تاکہ میں ایک آرام دہ زندگی گزار سکوں

سلمان نے کہا جسے انسانی فورا مار لیا ۔

کیونکہ اسے اپنی بیٹی سے زیادہ عزیز یہ دولت نہیں تھی

ٹھیک ہے تم جو کہو گے میں کروں گا بس میری بیٹی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے

ابھی ہم سا کا فون بند ہوا ہی تھا کہ نگین کا پھر سے فون آگیا ۔

اس نے ساری سچویشن نگین کو بتائی تو وہ اور پریشان ہوگی ۔

❤

ابان نے ہوش میں آتے ہی شاہ سے ملنے سے انکار کر دیا اس کا کہنا تھا کہ وہ شاہ جیسے جھوٹے انسان کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتے نفرت ہے اس سے اور کبھی اس کے منہ نہیں لگنا چاہتی

شاہ نے بہت بار اسکے کمرے میں آنے کی کوشش کی لیکن جب بھی اس کے کمرے میں آتا وہ کچھ نہ کچھ اٹھا کر دروازے کی طرف مار پھینکتی

یہاں تک کہ اس نے غصے میں یہ بھی کہہ دیا کہ وہی اس کے بابا کا قاتل ہے

تم یہی چاہتے تھے نہ میں اپنے باپ سے کبھی نہ ملوں تو خوش ہو جاؤ تم اب کبھی نہیں ملوں گی مار دیا ہے تم نے ۔

ابان کی لفظ اب بھی شاہ کے ذہن میں گھوم رہے تھے وہ اب اس کے کمرے کے باہر بیٹھا ابان کی سسکیاں سن رہا تھا ۔

ابان نے غنویٰ سے کہا کہ وہ اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہے اب وہ شاہ کے ساتھ اس کے گھر نہیں جانا چاہتی ۔

غنویٰ نے سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر وہ شاہ کے بارے میں کوئی بات نہیں سننا چاہتی تھی ۔

اسے ابھی کچھ دن ہسپتال میں رہنے کے لیے کہا گیا لیکن ابان کی ضد کے سامنے کسی کی نہ چلی ۔

اسے پتہ تھا کہ شاہ ہسپتال میں اس کے آس پاس رہے گا اسی لیے اس نے ہسپتال میں نہ رہنے کا فیصلہ کیا ۔

اور اپنے اس فیصلے پر عمل کرتے ہوئے ایک ہی دن میں واپس گھر آ گئی

غنویٰ اسے سمجھانے کی بہت کوشش کر چکی تھی زیز نے بھی اسے سمجھانا چاہا ۔

لیکن اس نے کہا کہ اگر وہ لوگ شاہ کے بارے میں بات کریں گے تو وہ ان کے گھر پر بھی نہیں رہے گی بلکہ واپس ملتان اپنے بابا کے گھر چلی جائے گی ۔

❤❤

شاہ کو پتہ چلا تو وہ حمزہ سے بہت ناراض ہوا مشی کے غائب ہونے کے بارے میں اسے کیوں نہیں بتایا گیا حمزہ نے یہی کہا کہ وہ پہلے ہی پریشان تھا اسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہیے تھا اور ویسے بھی سلمان کو صرف دولت چاہیے

اور اب وہ ساری دولت اس کے نام کر دے گا تو اسے مشی واپس مل جائے گی۔

اس نے اسے اپنے پیچھے آنے سے منع کیا تھا کیونکہ سلمان نے کہا تھا کہ وہ کسی قسم کی ہوشیاری نہ کرے اور حمزہ اپنی بیٹی کی زندگی پر رسک نہیں لے سکتا تھا ۔

حمزہ نے سارے پیپرز بنواکر پر سلمان کو فون کیا ۔

تو سلمان نے اس سے واپس بلانے کی جگہ بتائے ۔

❤❤

حمزہ اس کی بھلائی ہوئی جگہ پر پہنچ چکا تھا سارے ہیپی پر اس کے ہاتھ میں تھے سلمان نے ہر طرف دیکھا واقعی ہم ذہنی کسی قسم کی کوئی ہوشیاری نہ کی تھی اس کے لئے اس کی بیٹی کی جان عزیز تھی

اکیلا دے کر سلمان بھی اپنے بل سے باہر نکل آیا۔

مشی اس کے ہاتھ میں تھی جو بری طرح سے رو رہی تھی

رمضان اس کی طرف بھڑنا چاہا تو سلمان نے اسکی طرف بندوق تان لی

خبردار پہلے وہ پیپرز میرے حوالے کرو۔

سلمان کے کہنے کی دیر تھی کہ ہم جانے پر اس کی طرف کیے اور مشی کو اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

مشی کو اپنے ہاتھ میں لئے بھول سے چپ کر آنے لگا ایک ہی دن میں کتنا ڈر گیا تھا وہ اولاد باپ کے لیے کتنی عزیز ہوتی ہے یہ بات اگر اولاد جان لے تو کبھی اس بات کو تکلیف نہ دے۔

اسے اپنی سینے سے لگائے حمزہ کو سکون محسوس ہو رہا تھا جبکہ منشی بھی کچھ ہی دیر میں اس کی باہوں میں چپ ہو گئی

میں نے جو تم پر مڈر کیس کیا تھا وہ میں واپس لے کے چکا ہوں سلمان یہ اس جائیداد کے پیپر ہیں جو تمہیں چاہیے تھی آج کے بعد میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ۔

بس اتنا کہہ کر حمزہ اپنی بیٹی کو لے کر جانے لگا جبکہ سلمان دولت کے نشے میں چور اس نے یہ دولت حاصل کرنے کے لئے نہ جانے کتنی جانوں کو سڑھیاں بنایا تھا ۔

ہلنے کی کوشش مت کرنا سلمان پولیس تمہیں چاروں طرف سے گھیر چکی ہے ۔

حمزہ ابھی اس جگہ سے باہر نکلنے ہی والا تھا کہ اس نے پولیس کو اس طرف آتے دیکھا

حمزہ یہ تم نے ٹھیک نہیں کیا تم نے مجھے دھوکہ دیا میں تو میں جان سے مار دوں گا ۔

سلمان نے بنا سوچے سمجھے حمزہ پر گولی چلائی لیکن اس سے پہلے کہ وہ گولی حمزہ کو لگتی کسی اور کا سینہ چیر کے حمزہ بے یقینی سے اپنے سامنے نگین بیگم کو تڑپتے دیکھ رہا تھا ۔

❤❤

حمزہ کے سامنے نگین تڑپ رہی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ جس عورت سے وہ کل تک اتنی نفرت کر رہا تھا آج وہ اس کیلئے اپنی جان تک دینے جا رہی تھی حمزہ بھاگ کر اس کے قریب آیا جب کہ سلمان پولیس کے ہاتھ چڑھ چکا تھا ۔

مسٹر ۔م۔ ملک سسس۔ سفیان درد سے تڑپتے ہوئے نگین کے لبوں سے یہی الفاظ نکلے وہ اپنے آخری وقت میں سفیان سے کیوں ملنا چاہتی تھی یہ بات حمزہ نہیں جانتا سفیان تیز قدم اٹھاتے اس کی طرف آیا تھا۔

گولی اس کے سینوں کے بیچوبیچ لگی تھی

سچویشن ایسی تھی کہ حمزہ سفیان سے یہ بھی نہ پوچھ پایا کہ وہ اس وقت یہاں کیا کہ رہا ہے یقیناً وہ لوگ اس کے پیچھے یہاں آئے تھے

جب کہ حمزہ نے اس کارروائی کے بارے میں کسی کو کچھ بھی نہ بتایا تھا وہ اپنی بیٹی کی جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا

جی نگاہ میں یہی ہوں آپ کے پاس سفیان زمین پر بیٹھا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا

میں ----سب سے---- معافی مانگ چکی ہوں---- مرنے سے پہلے تم سے ------معافی مانگنا چاہتی تھی----- میں نے تمہارے ساتھ ------ بھی کچھ -----ٹھیک نہیں کیا-----سفیان میں نے زنگی میں کسی کے ساتھ کچھ بہت غلط کیا ہے تو وہ تمہارے ------ساتھ جس عمر میں لڑکے------ اپنی زنگی کو سمجھنا ------شروع کرتے ہیں-------- اس عمر میں میں نے تمہیں بہت تلخ حقیقت

-------بتا کر تمہیں تمہاری زندگی کے اندھیر-------وں میں دھکیل-------- دیا میں اپنے مطلب میں یہ بھی نہ--------- سمجھ پائی۔ - کہ ایک 16 -------- سال کا لڑکا جس نے اپنی زندگی شروع کی ہے میں نے اس کی زندگی شروع------- ہونے سے پہلے ہی------- برباد کر دی -----ہو سکے تو مجھے ---- معاف کر دینا ------- میں تمہاری------ سب سے بڑی ------گناہگار-------ہوں

مجھے آپ سے کوئی گلا نہیں ہے نگاہ ہم آپ کو ابھی ڈاکٹر کے پاس لے کے جائیں گے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا آپ کو کچھ نہیں ہوگا۔

سفیان نے انہیں اٹھاتے ہوئے کہا لیکن نگین نے اسے روک دیا۔

نہیں -----سفیان اب میری------ زندگی میں کچھ نہیں بچا میں ابھی ------گناہوں بڑی دنیا میں مزید----- نہیں جینا چاہتی میں -----ایک طوائف -----ہوں اور ایک ------طوائف اس کا ------اس دنیا میں ---------کوئی وجود نہیں ۔

بس مرنے سے--------- پہلے اتنا کہوں----- گی کہ------ میرے شاہ کا--------- خیال رکھنا------میرا مغرور -------ناک والا شہزادہ ------مجھے یاد کر کے بہت-------- روئے گا۔لیکن وہ سمجھدار ہے--------- سمجھ جائے گا

کہ اس کی ------انی اب صرف ایک --------عام عورت نن۔ ----نہیں

تھی------ وہ سمجھ ------جائے گا کہ یہ ------معاشرہ ایک طوائف------

کو کبھی نہیں اپناتا--------میری بھی خواہش تھی -------کہ میں ایک نارمل

-------زندگی گزار وں-------- لیکن -----شاید ایک طوائف ---------کے

لئے کہ ممکن نہیں

شاہ---- کو کہنا کے اپنا آخری--------- وقت اس کے ------ساتھ اس لیے

نہیں ------گزارا کہ -------اگر وہ مجھے روکتا تو شاید میں-------- کبھی جا نہ

پاتی ------اور اسے------- کہنا------- کہ اپنی ڈول کا ---- خیال رکھے

-----کہتے کہتے نگین کی آنکھیں بند ہوگئی اور سفیان کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ چھوٹ

گیا

سفیان ملک کو ایسا لگا جیسے اس کی ماں ایک بار پھر سے اسے دنیا میں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔ وہ ایک عجیب سی گھٹن کا شکار ہو رہا تھا۔

کا ہاتھ چھوٹتے ہی وہ اپنے آپ کو یہاں تنہا محسوس کرنے لگتا ایک وحشت سی اس کے سر پر سوار ہونے لگی۔

وہ اچانک اٹھ کر کھڑا ہوا اور لمبے لمبے ڈگ بڑھتا سلمان کی طرف چل دیا جسے پولیس اپنے ساتھ گھسیٹ کے لے کے جا رہی تھی

اگلے ہی لمحے اس نے پولیس والے کو دھکا مارا اور اس کے یونیفارم سے ریوالور نکال اور اپنے باپ سلمان پر تان لیا

سفیان یہ تم کیا کر رہے ہو میں تمہارا باپ ہوں سلمان نے بے یقینی سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھ رہا تھا

تم باپ نہیں ہو باپ تم جیسے نہیں ہوتے سلمان ملک ہاں لیکن ماں نگاہ بیگم جیسی ضرور ہوتی ہے تمہیں اس دنیا میں جینے کا کوئی حق نہیں ۔

سر آپ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں ریوالور نیچے کرے پولیس والے نے غصے سے کہا لیکن اس کی بات کو نظرانداز کرتا وہ پھر سے بولا

تیرہ سال پہلے تم نے میری ماں کو مار ڈالا تھا اور آج تم نے ایک پر پھر سے میری ماں کو مار ڈالا ۔

اور سفیان ملک اپنے ماں کے خون کا بدلہ تم سے ضرور لے گا

اور اس کے ساتھ ہی ریوالور سے نکلتی گولی سلمان کا سینہ چیر گئی ۔

دوماہ بعد-----

نگین کو گزرے ہوئے دو مہینے ہو چکے تھے سب ہی لوگ اپنی اپنی روٹین پر واپس آ چکے تھے لیکن شاہ کی زندگی جیسے وہی رک گئی ۔

ابان اج بھی کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی وہ ہر روز ریز کے گھر جاتا نہ جانے کتنی دیر سے گھر کے باہر بیٹھا رہتا لیکن وہ کمرہ نہیں کھولتی اور نہ ہی اس کی طرف دیکھتی تھی شاید وہ اس کی حالت دیکھ لیتی تو کبھی اسے چھوڑ کر نہ جاتی

اگر وہ چاہتا تو اسے زبردستی اپنے ساتھ رکھ سکتا تھا لیکن شاہ نے ایسا نہ کیا۔ غنوی نے بہت چاہا کہ وہ ابان کو ساری حقیقت بتا دے لیکن شاہ نے اسے منع کردیا

پہلے ہی لالہ کی موت کی وجہ سے ابان کی زندگی خطرے میں آ چکی تھی اب اگر اسے یہ پتہ چلتا کہ لالہ اس طرح کا آدمی تھا تو نہ جانے اس پر کیا گزرتی

نگین کی موت کس ہے ابان کو بھی بہت صدمہ لگا تھا

اور وہ نگین کی میت پر بھی گئی تھی لیکن شاہ اس وقت حالت میں نہیں تھا کسی کو دیکھ یا سمجھ پاتا ۔

حمزہ اور سفیان نے اسے سنبھالا ۔

حمزہ اور شاہ نے اپنی پاور کا استعمال کرتے ہوئے سفیان کو جیل نہ جانے دیا اور اس پر مڈر کیس بھی ہٹا دیا جبکہ سفیان کو سلمان کو مارنے کا کوئی دکھ نہ تھا ۔

❤

آج ایک بار پھر سے وہ ابان کو منانے کی کوشش کرنے آیا تھا وہ جانتا تھا وہ نہیں مانے گی اور نہ ہی اس کی شکل دیکھے گی تقریبا دو گھنٹے وہاں بیٹھا رہا اور ابان نے آج بھی دروازہ نہیں کھولا غنویٰ کو اس کی اس حرکت پر بہت غصہ آ رہا تھا آخر وہ کتنی بار سے منانے آ چکا تھا ۔

ابان یہ سب کچھ کب تک چلے گا آخر کب تک شاہ کب تک تمہیں منانے آتا رہے

تم اس کی بیوی ہو اگر وہ چاہے تو تمہیں زبردستی بھی لے کے جا سکتا ہے نے۔ غنویٰ نے سے سمجھانے کی ایک اور ناکام کوشش کی ۔

آپی میں آپ کو بہت بار سمجھ آ چکی ہوں اور میں آخری بار آپ سے کہہ رہی ہوں کہ اگر اب آپ نے اس شخص کا نام میرے سامنے لیا تو میں ملتان چلی جاؤں گی ۔

آبان نے ہمیشہ والی دھمکی دے کر اس کا منہ بند کروانا چاہا ۔

حد ہے ابان اپنی پڑھائی کا سال تک برباد کر چکی ہو تم جانے کتنی مشکل سے شاہ نے تمہارے پیپر کراچی دلوانے کا انتظام کیا تھا مگر تم نے وہ بھی چانس مس کر دیا اپنی زندگی روک کر بیٹھ گئی ہو ۔

ایک بار باہر آکر اس شخص کی حالت تو دیکھ لو کہیں سے بھی وہ شاہزشاہ نہیں لگتا

میرا جس آدمی سے کوئی تعلق ہی نہیں تو میں اسے باہر آکر کیوں دیکھوں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس کی حالت کیا ہے اس نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے اس کے بعد تو میں کبھی زندگی میں اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہوں گی بس اتنا کہہ کر باہر چلی گئی جبکہ غنوئ ایک بار پھر سے اپنا سر تھام کر بیٹھ گئی آخر کیسے وہ اس لڑکی کو سمجھائے کہ جو کچھ وہ کر رہی ہے وہ غلط ہے ۔

غنوئ نے آج بھی اماں کے سامنے اپنا دکھ بتایا جبکہ اماں سمجھ چکی تھی کہ اب انہیں اس مسئلے کا حل خود ہی کچھ نکالنا ہوگا ۔

اسی لیے انہوں نے ایک فیصلہ کیا ۔

اور اس فیصلے کے بارے میں ریز کو سب کچھ بتایا جائے لیکن ریز کو یہ بات سن کر جیسے جھٹکا لگا ۔

اماں کیا ہوگیا ہے آپ کو ہم آبان اور شاہ میں سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتے ہیں اور آپ ان دونوں کے طلاق کی بات کر رہی ہیں ایسا ممکن نہیں ہے شاہ ایسا کبھی نہیں ہونے دے گا ریز نے ماں کو سمجھاتے ہوئے کہا ۔

کیوں نہیں ہونے دیگا تم کاغذات بناؤ باقی میں سب کچھ سنبھال لوں گی ۔

لیکن اماں ریز نے سمجھانا چاہا

بس جو میں نے کہہ دیا ہے وہی ہوگا آپ جاؤ اور کاغذات بنواو باقی میں سب کو سنبھال لوں گی اماں جیسے بات ختم کرتے ہوئے کہا ۔

دروازے پر کھڑی ابان کے طلاق کی بات سنتے ہوئے جیسے پیروں سے جان ہی ختم ہوگئی وہ شاہ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی لیکن طلاق کے بارے میں تو اس نے کچھ نہیں سوچا تھا

بڑی ہوئی دھاڑی سرخ آنکھیں بکھرے ہوئے بال بدن پر وہی دو دن کے کپڑے پہنے ہوئے ۔شاہ کی حالت دیکھ کر حمزہ کو بے ساختہ اس پر ترس آیا ۔

اس کا دو مہینوں سے یہی حال تھا جیسے اسے اپنا ہوش بھی نہ رہا ۔

حمزہ نہ جانے کتنی دیر اسے کیا کیا کہتا رہا لیکن اس نے جواب نہ دیا تو اٹھ کر واپس گھر آ گیا

اس کی حالت دیکھ کر حمزہ بھی کہیں بار ابان کے پاس جا چکا تھا لیکن ابان کی وہی ضد کے وہ شاہ کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔

وہ لڑکی جو کل تک ان کے درمیان ہوتی باتوں کا محفوظ نہیں سمجھ پاتی تھی آج وہ اتنی سمجھدار ہو چکی تھی کی کسی کے دیکھتے ہی اس کے آنے کا مقصد جان لیتی تھی ۔

پچھلی دو باراس نے حمزہ سے ملنے سے بھی صاف انکار کردیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ حمزہ اس سے ملنے کیوں آتا ہے

اماں یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ایسا نہیں ہوسکتاشاہ بے چارہ پہلے ہی پل پل مر رہا ہے اور آپ نے اتنا بڑا فیصلہ کرلیا حمزہ بے یقینی سے سامنے بیٹھی بزرگ عورت کو دیکھ رہا تھا جسے سب کے ساتھ وہ بھی اماں کہہ کر پکارنے لگا تھا

تومیں اور کیا کہوں جس طرح کی زندگی وہ جی رہا ہے اس سے بہتر ہے کہ مر ہی جائے

اماں نے بے حسی سے کہا

تبھی آبان کمرے میں آگئی ۔

اچھا ہوا ابان تو آگئی جلدی سے ان کا کاغذات پر دستخط کر اماں نے اسے آتے دیکھ کر کہا

کیا ہے ان کاغذات میں ابان نے جانتے ہوئے پوچھا تھا

کچھ نہیں تو شاہ سے جان چھڑانا چاہتی ہے اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی اسی لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تیری جان میں ہمیشہ کے لئے ہی چھروا دیتی ہوں اب وہ تجھے کبھی تنگ نہیں کرے گا تو ان کاغذات پر سائن کر دے اماں نے بے حسی سے کہا تو ابان دیکھ کر رہ گئی ۔

کیا ہوا ابان تو کانپ کیوں رہی ہے ---- تجھے ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے میں سب کچھ سنبھال لوں گی تو بس ان کاغذات پر سائن کر ۔

اماں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا اور کاغذات اس کی گود میں رکھے ۔

اماں میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں بعد میں کر دوں گی ۔

ابان نے بہانہ بنانا چاہا ۔

اور اس کے بچوں جیسے بہانے پر اماں مسکرا دی۔

اچھا ٹھیک ہے یہ کاغذات لے جا اپنے کمرے میں جب سائن کر دیئے تو مجھے دے جانا

اماں نے کاغذات اسے دیتے ہوئے کہا جہیں لے کر وہ فورا ہی اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی ۔

کمرے میں آکر وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی مانا کہ وہ شاہ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی لیکن اس کی محبت میں تو کوئی کھوٹ نہ تھی وہ اس شخص سے محبت میں ڈوب چکی تھی ۔

لیکن اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی ۔

اسے اپنے آپ پر ترس آرہا تھا۔ ۔ تبھی ہی کمرا دھرم سے کھولا اور غنویٰ اندر آئی۔

میں تم میں کہہ رہی ہوں ابان خبردار جو تم نے ان پیپر پر سائن کیے غنویٰ غصے سے اس کے ہاتھ سے پیپر چھیننے لگی جسے ابھی پتہ چلا تھا کہ ابان جو پیپر لے کے گئی ہے وہ طلاق کے ہیں ۔

کیوں نہ سائن کروں میں ان پر ابان بھی اسی کے انداز میں بولی۔اگر مجھے اس شخص کے ساتھ رہنا ہی نہیں ہے اگر مجھے اس کے ساتھ زندگی ہی نہیں گزارنے کی تو کیوں نہ سائن کروں میں ان پر

کیوں نہیں گزرنی تمہیں شخص کے ساتھ زندگی کیونکہ وہ تمہیں بے تحاشہ چاہتا ہے تمہارے بغیر نہیںرہ سکتا مرجائے گاوہ ابان وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر کے لفظوں میں وہ ابان کے سامنے شاہ کی محبت بیان کرے

نہیں آپی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اس شخص سے بس مجھے یہ پتہ ہے کہ وہ میرے باپ کا قاتل ہے --- ابان نے روتے ہوئے کہا

باپ باپ باپ کیا تھا تمہارا باپ جانتی بھی ہو اس کے بارے میں اس باپ کے لئے تم شاہ جیسے آدمی کو چھوڑ رہی ہو غنوا جیسے آج پھوٹ پڑی ۔

آج اس نے فیصلہ کرلیا تھا چاہے کچھ بھی ہو لیکن ابان اور شاہ کو الگ نہیں ہونے دے گی وہ اسے شاہ کے بارے میں سب کچھ بتائیں گی۔ اور اس نے ایسا ہی کیا۔

١٤

غنویٰ تقریبا دو گھنٹے سے ابان کے کمرے میں تھی پہلے تو غنویٰ کی چیخنے چلانے کی آوازیں آتی رہیں لیکن اس کے بعد خاموشی چھا گئی اور یہ خموشی اب باہر بیٹھے افراد کو کھل رہی تھی

اماں تو تختے پہ بیٹھ کے مسکرائے جا رہی تھی جیسے انہیں پتہ تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے

جبکہ ریزاور حمزہ کمرے کے باہر چکر کاٹ رہے تھے

غنویٰ نے ابان کو لالہ کی زندگی کے بارے میں سب کچھ اور یہ بتایا اوت یہ بھی کہ وہ لالہ کی نہیں بلکہ نگین کی بیٹی ہے۔

نگین ایک طوائف تھی اور اسے کوٹھے کا رستہ دکھانے والا اور کوئی نہیں بلکہ اس کا باپ تھا

غنویٰ کو ڈر تھا یہ نہ ہو کہ ابان کی طبیعت خراب ہو جائے اس لیے اس نے ٹھہر کر اسے ہر بات سمجھ آئی

یہ تو ابان بھی جانتی تھی کہ ضرور اس کے باپ سے کوئی بہت بڑی غلطی ہوئی ہے جس کی سزا شاہ اسے دے رہا ہے

لیکن پھر شاہ کی بے انتہا محبت نے ثابت کردیا کہ وہ اسے کوئی بدلہ نہیں لے رہا بلکہ وہ تو بس اپنی محبت میں نباہ رہا ہے

شاہ تمہیں بہت چاہتا ہے ابان وہ تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا اگر تم اس کی ایک بار حالت دیکھ لو تو کبھی اسے چھوڑ کر جانے کی بات نہ کرو

یہ طلاق کی بات بھی شاہ تک پہنچ چکی ہے

شاید مجھے پتہ نہ چلتا اگر حمزہ بھائی شاہ کو فون پر یہ نہ بتا رہے ہوتے کے تم طلاق کے کاغذات لے کر یہاں اندر سائن کرنے کے لیے آئی ہو۔

زندگی بہت مشکل ہے ابان یہاں ہر روز چاہنے والے نہیں ملتے اور جتنا اس شخص نے تمہیں چاہا ہے کوئی نہیں چاہ سکتا

سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا غنویٰ کب اس کے قریب سے اٹھ کر باہر چلی گئی ابان کو پتہ بھی نہ چلا وہ تو اپنی غلطیوں کو دیکھ رہی تھی ۔

کتنے برے الفاظ ادا کیے تھے اس نے شاہ کے لیے ۔شاہ نے کہا تھا اس نے غلط کیا ہے لیکن صرف آبان کیساتھ ابان کے علاوہ اس نے کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی

آج آبان کا دل چاہا کے وہ دھاڑیں مار مار کر روئے لیکن یہ یہاں نہیں بلکہ اپنے شوہر کی پناہوں میں

کچھ ہی دیر میں ابان نے دروازہ کھولا اور باہر آگئی سب باہر پریشان بیٹھے تھے وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی حمزہ آئی

حمزہ بھائی مجھے میرے گھر لے چلیں ۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی منتیں کر رہی تھی ۔

حمزہ نے ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر گاڑی کی چابی اٹھائی اور اسے اپنے ساتھ لے آیا ۔

حمزہ بھائی آپ بھی ساتھ چلیں نہ اسے چھوڑ کر جب وہ جانے لگا تو آبان نے حمزہ کو روکنا چاہا نہ جانے شاہ کس حال میں ہوگا۔ویسے بھی اس وقت وہ اکیلے شاہ کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی

تمہیں یہاں تک پہنچانا میرا فرض تھا اپنے شوہر کو سنبھالنا تمہارا فرض ہے ۔

اب جاؤ مزید دیر مت کرو الجھے رشتوں کو جتنی جلدی سلجھا لیا جائے اتنا ہی بہتر ہوتا ہے

حمزہ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتا چلا گیا

جبکہ ابان چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے گھر کے اندر آ گئی

ارے ابان بیٹیاآپ آ گئی بہت اچھا کیا دیکھیے نہ صاحب نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا ۔اور بخار تو ان کی جان ہی نہیں چھوڑ رہا ۔کتنے خوبصورت لگتے تھے کتنا خیال رکھتے تھے اپنا اب تو جیسے انہیں خود سے محبت ہی نہ رہی

حمزہ صاحب آتے ہیں تو زبردستی انہیں کچھ کھلاتے ہیں ورنہ انہیں تو اپنا ہوش تک نہیں ۔

مہربانی کرے انہیں کچھ کھلائیں ہم سے شاہ صاحب کی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی ہمیں تو اپنا مغرور مالک چاہیے

سب ہی نوکر اس کے سامنے کھڑے تھے ۔

راحت بابا تو اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رہے تھے جیسے انھیں یقین تھا کہ شاہ اس کی کوئی بات نہیں ٹالے گا

انہیں حوصلہ دے کر وہ اپنے کمرے کی طرف چل دی

اپنے دل کو مٹھیوں میں بھینچے وہ یہی سوچ رہی تھی کہ نہ جانے شاہ کس حال میں ہوگا تین دن سے اس نے کھانا نہیں کھایا ۔ غنویٰ نے کہا تھا کہ تم اس کی حالت دیکھ لو تو کبھی اسے چھوڑ کر نہ جاؤ

یا اللہ آس شخص کے دل میں میرے لیے اتنی محبت کیوں ڈالی ----؟

اس نے آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹایا ۔

راحت بابا چلے جائے یہاں سے کیوں بار بار تنگ کر رہے ہیں مجھے میں نے کہا مجھے کچھ نہیں کھانا

اندر سے کمزور لیکن غصے بھری آواز آئی تو ابان دو قدم پیچھے ہٹ گئی

لیکن پھر ہمت کرکے دروازہ کھٹکھٹایا

اگر دروازہ اندر سے لاک نہ ہوتا تو شاید بغیر اجازت کے ہی اندر چلی جاتی ۔

راحت بابا ایک بار آپ کو سمجھ میں نہیں آرہا چلے جائیں یہاں سے ۔

اس بار لہجے میں مزید غصہ تھا

وہ بنا کچھ بولے آنسو بہتی راحت بابا کے پاس آئی راحت بابا مجھے کمرے کی چابی دے ۔

اسے پتہ تھا کہ گھر کی ساری ایکسٹرا کی راحت بابا کے پاس ہوتی ہیں اس لیے بنا کسی کو مخاطب کئے وہ راحت بابا سے ہی بولی

راحت بابا نے بھی بنا کوئی سوال کئے چابی اس کے ہاتھ میں پکڑآئی جسے لے کر وہ دوبارہ اوپر چلی گئی

❤❤

کلک کی آواز دروازہ کھولا تو دیکھا اندر بالکل اندھیرا تھا لیکن باہر سے آتی روشنی بتا رہی تھی کہ وہ دشمنِ جان بیڈ پر لیٹا ہے

ابان نے آگے بڑھ کر فورا لائٹ آن کر دی

شاہ کی آنکھیں تیز روشنی سے بند ہونے لگی تو اس نے ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ دیا

کیا مسئلہ ہے راحت بابا کو ایک بار سمجھ نہیں آتا وہ غصے سے اٹھ کر کھڑا ہوا جب سامنے

ابان کو دیکھا تو چپ ہوگیا

بنا اس کی طرف ایک نگاہ دیکھیں وہ

ایک بار پھر سے بیڈ پر لیٹ گیا

ابان اسے بے روحی سمجھے یا بے یقینی یہ فیصلہ اب یہ اس نے خود کرنا تھا

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پاس آ بیٹھی

ابان نے دھیرے سے اس کا ہاتھ اس کی آنکھوں سے ہٹایا

جسے شاہ نء اتنے برے طریقے سے جھٹکا کے ابان حیرانگی سے دیکھنے لگی

اب کیا لینے آئی ہوں تماشا دیکھنے آئے تمہارے بغیر مرا کے نہیں

لہجے میں اتنا غصہ تھا کہ کہ ابان آٹھ کر کھڑی ہو گئی

ابان کا اس طرح سے اس سے دور جانا شاہ کو مزید غصہ دلا گیا

شاہ نے لگلے ہی ملے اس کا ہاتھ پکڑ کا ایک بار پھر سے بیڈ پر بٹھایا

تمہیں بہت شوق نہیں چھڑ گیا مجھ سے دور جانے کا دو ہاتھ لگا کے سیدھا کر دوں گا غصے سے کہتے ہوئے شاہ نے اپنا ہاتھ دکھا

مارے شاہ مجھے ضرور مارے میں اسی کے قابل ہوں میں آپ کے پیار کے لائق ہی نہیں ہوں ۔میں اس قابل ہی نہیں ہوں کہ مجھے آپ کا پیار لے میں نے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے لیکن آپ کو تکلیف دے کر خود بھی خوش نہیں ہوں

شاید اس دن آپ مجھے سب کچھ بتا دیتے۔لیکن میں نے آپ کو کچھ بھی بتانے کا موقع نہیں دیا اس دن مجھے ڈر تھا نہ جانے آپ میرے بابا کے بارے میں مجھے کیا بتائیں کیونکہ مجھے یہ اندازہ تھا کہ میرے بابا سے کوئی بہت بڑی غلطی ہوئی ہے ۔

مجھے معاف کردے شاہ

میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوگی ۔اس کے کندھے پر سر رکھے وہ مسلسل رو رہی تھی

ابان تمہیں اب بھی یہ سب کچھ پتہ نہ چلتا تو کیا تو ان کاغذات کو سائن کر دیتی شاہ نے بے یقینی سے پوچھا لیکن اب بھی وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا ۔

یہ شاہ کہ ناراض ہونے کا اندازہ تھا ۔جوابان کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا

نہیں کبھی نہیں میں ان پیپرز پر کبھی سائیں نہیں کرتی

میں کبھی بھی آپ سے الگ ہونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی شاہ میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں ۔

اب تو معاف کردیں مجھے اس شاہ اس نے شاہ کی گردن اپنی طرف گھماتے ہوئے کہا جو بخار سے تپ رہی تھی

شاہ پلیز اس طرح سے مجھ سے بے رخی مت دکھائیں پلیز مجھے پہلے کی طرح پیار کریں حق جتانے کی اجازت تو وہ دے نہیں رہا تھا تو منتیں کرنے لگی ۔

کیوں کیوں کروں میں تم سے پیار ہے ایسا کیا اسپیشل کیا ہے تم نے میرے لئے جو میں تم سے پیار کر لوں ۔شاہ نے اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے ہوئے کہا ۔

شامیں کیا اسپیشل کروں۔۔۔۔ ابھی تو آپ نے بھی کچھ اسپیشل نہیں کیا اسے لگا کے شاہ مان رہا ہے

پیار تم نے کرنا ہے یا میں نے ۔۔۔؟ اس بار شاہ نے اس کی طرف دیکھنے کا احسان کردیا ۔

جب کہ اس کے انداز پر ابان پریشان ہوگئی

بس ہوگیا تمہارا پیار ختم نہیں کرسکتی تم میرے لیے کچھ اسپیشل یہ ہے تمہارا پیار کچھ نہیں کروگی نہ تم میرے پیار کے لئے ۔گویا اس نے چیلنج کیا تھا

شاہ بتائیں نا آپ کو کیا چاہیے آپ جو کہیں گے میں کرونگی ابان نے ہمت ہارتے ہوئے کہا

مجھے کیا پتا ۔

جو چاہے کرو ۔

پلیز اب بتائیں تو سہی کہ میں کیا کروں

آپ جو کہیں گے میں کرونگی ۔ایک اور بتائیں تو سہی کیا آپ کیا چاہتے ہیں ابان نے اس کا چہرہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں لیا ۔

فی الحال تو میرے لیے کھانا بناو بہت بھوک لگی ہے مجھے

شاہ مجھے کھانا بنانا نہیں آتا ۔ابان بولتے ہوئے اچانک ہی رونے لگی پہلی بار شاہ نے اسے کوئی کام کہا تھا وہ بھی نہیں آتا تھا

اس کے رونے سے شاہ کو اس پر مزید غصہ آنے لگا محترمہ کھانا بنانا نہیں آتا کھلانا تو آتا ہی ہوگا ۔

جاؤ جا کر کھانا لے کر آؤں اپنے ہاتھوں سے کھلاؤ ۔

شاہ نے اب بھی غصے سے کہا جبکہ اس کی کھانے کا سن کر ابان فوراً اٹھی اور اس کے لیے کھانا لینے چلے گئی کہ اس نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا ۔

اس کی سرخ آنکھیں بھری ہوئی داڑھی بکھرے بال ہی بتا رہے تھے کہ وہ ٹھیک نہیں ہے ۔

وہ جس رفتار سے اٹھ کر باہر گئی شاہ نے بمشکل اپنا قہقہہ ر کا ۔

حمزہ اسے تقریباً ایک گھنٹے سے مسلسل کال کر رہا تھا لیکن اس نے اس کا فون نہیں اٹھایا یقیناً وہ اسے یہی بتانے کے لیے فون کر رہا تھا کہ ابان واپس گھر آ گئی ہے ۔

لیکن ایک بات تو طے تھی اس نے شاہ کر دل دکھایا تھا اور اب وہ اتنی آسانی سے اسے معاف نہیں کرنے والا تھا اب نہ جانے وہ شاہ کے لیے کوئی اسپیشل کرنے والی تھی یہ تو طے تھا کہ شاہ کو منانے کے لئے آج وہ کوئی بھی حد پار کر جائے گی

وہ اس کے لئے کھانا لائی اور بنا گھبرائے اس کے سامنے بیٹھ کر اپنے ہاتھوں سے نوالہ بنائے اس کو کھلانے لگی شاہ بھی بنا چوں چراں اس کے ہاتھ سے کھانا کھاتا رہا ۔

کھانے کے بعد ابان برتن رکھ کر ائی تو اس کے ہاتھ میں کچھ دوائیاں تھی یقیناً اس کے بخار کو اترنے کا بھی وقت آگیا تھا

ابان نے دودھ کے ساتھ اس سے میڈیسن کھلائیں دودھ لیے جب وہ اس کے پاس آ رہی تھی تو وہ اسے ایسے گھور رہا تھا جیسے کھا جائے گا لیکن ابان نے بھی آج قسم کھا رکھی تھی کہ وہ اس سے نہیں ڈرنے والی ۔

شاہ آپ بہت برے ہیں میرے بعد آپ نے اپنا خیال نہیں رکھا نہ بالکل دیکھیں کیا حالت ہو گئی ہے آپ کی ۔

اسے پیار سے دوائیاں کھلاتے وہ شکوہ کرنے لگی

جبکہ شاہ اسے گھورے جا رہا تھا اس کے اس طرح سے گھورنے پر وہ شرمندہ ہوگئی سے ایسا لگا جیسے شاہ خاموشی سے یہ کہہ رہا ہے کہ یہ حالت بھی تمہارے جانے کے بعد ہوئی ہے

اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا شاہ میں آپ کو کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گی وہ اس کے پاس آ بیٹھی ۔

اور میں آپ کے لئے کچھ سپیشل میں ضرور کروں گی ابان نے مسکراتے ہوئے بتایا پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا

وہ تو میں تب ہی فیصلہ کروں گا جب تم میرے لیے کچھ سپیشل کروگی ۔

اگر وہ تمہارا اسپیشل مجھے بھی سپیشل لگا تو ۔شاہ نے جیسی بات ختم کرنا چاہی

اب میں آرام کرنا چاہتا ہوں وہ اسے اگنور کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن افسوس وہ صرف کوشش ہی کر سکتا تھا اس کا دل کبھی ابان کو اگنور نہیں کرسکتا تھا ۔

ٹھیک ہے شاہ آپ آرام کریں ۔

میں باہر چلی جاتی ہوں ابان نے اٹھتے ہوئے کہا تو شاہ نء اس کا ہاتھ تھام لیا ۔

ابان کے دل میں خوش فہمیاں پیدا ہونے لگی ۔اس نے مرکز شاہ کی طرف دیکھا

کہاں جا رہی ہو تم سر دباؤ میرا ابھی اتنے دنوں کے بعد ملی تھی ناراض بھی ہونا ضروری تھا لیکن خود سے دور بھی نہیں جانے دے سکتا تھا ۔

ابان فورا اس کے پاس بیٹھی اور اپنے نرم و ملائم ہاتھوں سے اس کا سر دبانے لگی

اور ساتھ میں یہ بھی سوچنے لگی کہ شاہ کی ناراضگی کو آخر وہ کیسے ختم کرے۔

لیکن بہت سوچنے سمجھنے کے بعد بھی اسے کچھ سمجھ نہ آیا۔

پھر سے اپنی ہر پرابلم کا حل نظر آیا غنویٰ آپی۔

رات میں بھی شاہ کا رویہ ابان کے ساتھ ویسا ہی رہا۔

اس نے ابان سے سیدھے منہ بالکل بھی بات نہ کی مگر اس کے سونے کے بعد ساری رات اس کے چہرے کو دیکھتا رہا اور یہ یقین کرتا رہا کہ اب وہ اس کے پاس واپس آ چکی ہے

دل تو چاہ رہا تھا کہ اسے اپنی باہوں میں بھر لے اور بتائے گی کہ دو مہینے اس نے کتنی مشکل سے گزارے ہیں لیکن اتنی آسانی سے وہ اسے معاف نہیں کرنا چاہتا تھا

شاہ نے اسے سر آنکھوں پر بٹھایا تھا اور اب وہ اس سے اپنا حق وصول کرنا چاہتا تھا

صبح ریز غنویٰ حمزہ ارادیہ سب ہی ان کے گھر پر موجود تھے۔

آبان نے منہ بسور کر کل رات کی ساری باتیں غنویٰ کو بتائیں جسے سن کر وہ ہنستی رہی

ابان تمیں ان کے لئے کچھ نہ کچھ اسپیشل ضرور کرنا ہوگا ارادیہ اس کا ساتھ دینے لگی ۔

لیکن کیا کروں یہی تو سمجھ نہیں آرہا مجھے ابان نے مزید معصوم شکل بنائی کہیں اس کی بہن اس کی مدد کرنے سے انکار ہی نہ کرتے

ٹھیک ہے میرے پاس ایک آئیڈیا ہے ۔

غنویٰ تو نہیں لیکن ارادیہ بہن ہونے کا خوف فرض ادا کر رہی تھی

بتائیں نا ارادیہ آپی بھی پلیز کچھ ایسا بتائیں کہ شاہ فوراً مجھ سے راضی ہوجائیں ابان میں بے تابی سے پوچھا جس پر غنویٰ اوراراد یہ دونوں مسکرانے لگی ۔

پھر اس کے کان میں سرگوشی شروع کر دی جسے سن کر اس کا چہرہ سرخ ٹماٹر ہوگیا ۔

نہیں میں یہ نہیں کرسکتی کوئی اور آئیڈیا دیجئے ابان نے فور انکار کیا جس پر ارادیہ کا منہ بن گیا ۔

دیکھو ابان میں یہی آئیڈیا دے سکتی ہوں اگر تمہیں اس سے اچھا کچھ لگتا ہے تم خود ہی سوچ لو چل غنویٰ باہر چلتے ہیں غنوا کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے باہر لے گئی جبکہ ابان وہی اکیلی بیٹھ کر اسکی باتوں کو سوچتی لال پیلی ہوتی رہی

لیکن یہ تو طے تھا کہ شاہ کے لیے اسپیشل کچھ نہ کچھ ضرور کرنا ہے

ابان یہ تیری محبت کا امتحان ہے تجھے اس میں پاس ہونا پڑے گا ۔

ابان خود کو حوصلہ دیتی ارادیہ کے آئیڈیا پر عمل کرنے کے بارے میں سوچنے لگی ۔

❤

سارا دن ہی شاہ کی بے رخی چلتی رہی وہ تو اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا جبکہ ابان اس کی اس طرح سے اگنور کرنے پر کبھی منہ بسورتی تو کبھی رونے جیسی شکل بنا لیتی ۔

شاہ نظر بچائے اسے دیکھ رہا تھا اس کا دل کرتا کہ چھوڑیں اپنی ناراضگی اور اسے اپنی باہوں میں لے

لیکن یہ زندگی بھر کا فیصلہ تھا اگر شاہ آج اس سے ناراض نہ ہوتا تو وہ آگے زندگی میں بھی اسے ایسے ہی تنگ کرتی

سب لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے لیکن شام کے وقت کے بعد اسے ابان کہیں نظر نہ آئیں ابان کو لے کر وہ خاصہ پریشان ہو چکا تھا ۔

سب کو چھوڑکر واپس اپنے اندر میں آیا ابان کو ڈھونڈنے کے لیے تو وہ کہیں نہیں تھی۔

پھر سوچا ہو سکتا ہے کمرے میں ہو تو وہ اپنے کمرے میں چلایا۔

آہستہ سے دروازہ کھولا تو اندر اندھیرا تھا۔

یا اللہ اب اس لڑکی نے رونا دھونا نہ مچا رکھا ہو۔آبان کو جب کچھ سمجھ نہیں آتا تھا تو وہ اکثر رونے لگتی تھی شاہ کو یقین تھا کہ آج بھی وہ اسے روتی دھوتی لے گی شاہ نے آگے بجھ کر لائٹ آن کر دی

لیکن جب نظر بیڈ کی طرف اٹھی تو وہ بے یقینی سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔

سامنے بیڈ پر دلہن کے لباس میں سجی سنوری لڑکی اور کوئی نہیں بلکہ اس کی ابان تھی۔

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اس کے بالکل قریب آ بیٹھا

ابان ۔۔اس نے دھیرے سے پکارا تو ابان میں ذرا سے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

آپ کو اسپیشل لگا۔یہ سب کچھ میں نے آپ کو یہ بتانے کیا ہے کہ آپ میرے لئے بہت اسپیشل ہیں۔

میں نے بہت سوچا کہ آپ کو کیا اچھا گے گا لیکن مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا یہ آئیڈیا مجھے ارادیہ آپ نے دیا اسے بے بے حود سا چپ بیٹھے دیکھ کر وہ بولی۔

جبکہ شاہ جانتا تھا کہ اتنی بڑی بات ابان کے چھوٹے سے دماغ میں تو نہیں آ سکتی۔

شاہ بتائے نہ آپ نے مجھے معاف کر دیا نا-----؟

اس بار پوچھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے شاہ سمجھ چکا تھا کہ ایک ہی دن کی ناراضگی نے سے کیا سے کیا بنا دیا ہے ۔

شاہ نے ہاتھ بھرے اکیسے اپنے سینے میں بیچ لیا۔

اب جو تم مجھے کبھی چھوڑ کر گئی نہ تو قسم خدا کی اپنے ہاتھوں سے جان لے لوں گا اسے اپنے سینے سے لگائے وہ بولا تو ابان کے رونے میں شدت آ گئی۔

شاہ نے اسے چپ نہیں کروایا نہ جانے کتنے دنوں کا غبار تھا جو آج اس کے سینے میں اتار رہی تھی۔

کافی سارا رونے کے بعد اسے اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تو وہ ذرا سا پیچھے ہٹی جب شاہ نے اس کے لئے پانی کا گلاس بھر کر اس کے ہونٹوں سے لگایا۔

آپ نے مجھے معاف کر دیا نا---

اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑے وہ امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی جس پر شاہ ذرا سا مسکرایا

پاگل میں تم سے ناراض ہی کب تھا --

تم ناراض رہنے کہاں دیتی ہوں کسی کو خود سے --

اس سے کھینچ کر اپنی باہوں میں لیتے ہوئے شاید نے دھیرے سے اس کا گال سہلایا

مطلب آپ مجھ سے ناراض نہیں تھے یہ سب کچھ اپ ناٹک کر رہے تھے اب اسے الگ ہوتے ہوئے غصے سے کہا ۔جس پر شاہ کا قہقہہ کمرے میں گونجا

کل سے اس کی جان سولی پر اٹکی تھی اور یہاں سے دیکھ کر قہقے لگا رہا تھا

ابان کا دل چاہا کی کوئی چیز اسے لے جو اس کے سر پر دے مارے ۔

یا اس کا ہنستا ہوئے منہ پر ٹیپ لگا کر بند کردے ۔

اسے اسی طرح ہنستے چھوڑ کر وہ غصے سے بیڈ سے اٹھی اور باہر جانے لگی جب شاہ نے اس کا ہاتھ تھام کر کھینچ کر اپنے اوپر گرایا۔

کہاں جا رہی ہو میڈم ابھی تو تمہیں دو مہینے کاازالہ ادا کرنا ہے ۔جتنا دو مہینوں میں تم نے مجھے تڑپایا ہے ناگن گن کا انتقام لوں گا ۔وہ بھی سود سمت۔

چھوڑیں مجھے ۔مجھے بالکل آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ۔

اپنی ناراضگی دکھاتے ہو اس سے الگ ہونے لگی ۔

لیکن شاہ اسے موقع دیے بغیر ہی اس کے چہرے پر جھک گیا ۔

آج تو نہیں چھوڑوں گا لیکن یہ ناراضگی کل پر ادھار رکھ لو ۔

بہت پیار سے مناؤں گا تمہیں لیکن کل فی الحال تمہارا یہ روپ میرے ہوش ارہا ہے اور با خدا آج یہ ہوش اڑنے دو

اس کے چہرے پر جھکا جا بجی اپنے محبت کی مہر ثبت کرتا وہ اسے اپنے پیار کی بوندا باندی میں بھگونے لگا ۔

ابان کو اس کے سفر کے منزل مل گئی اس نے اپنے آپ کو شاہ کے رحم وکرم پر چھوڑدیا ۔

آج کوئی ڈر کوئی خوف کوئی ضد کوئی زبردستی ان کے آڑے نہ آئی ۔

شاہ نے ابان کو اس کی مکمل رضامندی کے ساتھ حاصل کرلیا ۔

❤️

نوماہ بعد۔

ابان بے بی کو ایسے نہیں اٹھاتے ۔غنوانے اس کے ہاتھ سے اپنے ننھے سے بیٹے کو اٹھا کر سیدھا کرتے ہوئے کہا ۔

اب ان تم سے بچے نہیں ابھی سمبھلتے اس کے لیے تمہیں ٹریننگ کی ضرورت ہے ۔

غنویٰ نے اس کا سرخ گال کھینچتے ہوئے کہا ۔

آپی مجھے دو نہ ابھی تو اٹھایا تھا میں نے بے بی کو۔آپ نے واپس لے لیا اب میں ٹھیک سے اٹھاوں گی ابان نے وعدہ کرتے ہوئے کہا ۔

ابھی کہاں اٹھایا تھا صبح سے تمہارے پاس ہے اور ابھی سے بھوک لگ رہی ہے ۔

میں ے سی فیڈ کروا لوں۔غنویٰ اسے لے کر کمرے میں چلی گئ جبکہ اس کے اس طرح سے کرنے پر ابان کا منہ بن گیا میں اپنا بے بی لاونگی ۔

اس نے خاصہ اونچی آواز میں کہا تھا کہ غنوا سن لے۔

پھر میں کسی کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دوں گی آپ کو بھی نہیں غنوا آپی ۔

غنویٰ اس کی بات کا جواب دیے بنا ہنستے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئ ۔

جب کہ ابان کا غصہ گھر آنے کے بعد بھی ختم نہیں ہوا تھا

کیا بات ہے بیگم آج آپ کا موڈ بہت خراب ہے شاہ نے اسکے قریب لیٹتے ہوئے کہا ۔

شاہ مجھے میرا بے بی چاہیے میرا اپنا بے بی میں غنوا آپی کو بھی نہیں دوں گی کسی کو نہیں دوں گی ۔

شاہ کو اس کی اس بات کی امید نہ تھی جبکہ اس کے اس طرح سے منہ بنا کر کہنے پر شاہ نے بڑی مشکل سے اپنا قہقہ رکا تھا ۔

ابانطا بھی تمہاری سٹڈیز کمپلیٹ نہیں ہوئی ۔

پہلے تم اپنی پڑھ ائی پر دھیان تو اس کے بعد ہم اپنے بے بی کے بارے میں سوچیں گے شاہ کو پتہ تھا کہ اگر اس نے اس کی یہ بات ہنس کر ٹال بھی تو وہ اس سے ناراض ہو جائے گی اس لیے اس نے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا

نہیں میں نے کہا نہیں مجھے ابھی میرا بے بی چاہیے تو مطلب چاہیے ۔ابان نے ضدی انداز میں کہا ۔

ہم کوئی پیزا آرڈر نہیں کر رہے یہاں ایک بچے کی بات چل رہی ہے ۔

اور بچہ اچانک آسمان سے ٹپکنے سے رہا ۔

اس کیلئے تھوڑے صبر کی ضرورت ہوتی ہے اور تمہیں کم از کم چار سال صبر کی ضرورت ہے -

مطلب آپ مجھے میرا بے بی نہیں دیں گے -

ابان کی شکل رونے جیسی ہوگی

شاہ کی سنگت میں وہ بچوں جیسی حرکتیں چھوڑ چکی تھی لیکن اب بھی جب ضد کرتی تو بالکل بچوں جیسی ہی کرتی تھی۔ابان بہت سمجھدار ہو چکی تھی۔ وہ ہر اچھی بری بات سمجھنے لگی تھی اسے پتہ تھا صبح تک ابان کا یہ بے بی والا بھوت اتر جائے گا لیکن فی الحال ہو اسے کیسے سمجھائے -

جبکہ شاہ چاہتا تھا کہ جب تک اسکی پڑھائی مکمل نہ ہوجائے تب تک وہ ہر قسم کی ٹینشن سے آزاد رہے

تم کیا کروگی ابھی بے بی کا شاہ نے تھک ہار کر پوچھا -

میں اسے اٹھاؤنگی اس سے پیار کرو گی اس کے گال کھینچوں گی ۔اسے اپنے پاس سولوں گی

آبان نے ایک ہی سانس میں بتا دیا۔

ہمم ۔۔تو یہ سب کچھ غنویٰ کے بے بی کے ساتھ بھی کر سکتی ہوں شاہ نے اسے باتوں میں لگانا چاہا جس پر ابان کا منہ بن گیا ۔

وہ مجھے اپنا بے بی بالکل بھی نہیں دیتی نہ ہی اٹھانے کے لئے دیتے ہیں اور نہ ہی پیار کرنے کے لیے ابان نے جھوٹی شکایت لگائی جبکہ شاہ کو پتا تھا کہ وہ سارا دن غنوا کے گھر پے رہتی ہے اور سارا دن ہیں اس کا بے بی اسی کے پاس ہوتا ہے ۔

اور وہ بے چاری اس کی منتیں کر کے صرف اسے فیڈ کروانے کے لیے اپنے کمرے میں لے کے جاتی ہے ۔

ابھی شاہ اس کے مسئلہ کے حل کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا جب کمرے کی لائٹ بند ہوگئی ۔

شاہ اندھیرا لائٹ چلی گئی پلیز کچھ جلائے نہ مجھے اندھیرے میں بہت ڈر لگ رہا ہے وہ شاہ کے ساتھ چپکی کو بھی بول رہی تھی ۔

جبکہ شاہ کے بالوں میں منہ چھپائے نہ جانے کہاں کھویا تھا

شاہ آپ میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے اس نے اپنی گردن پر شاہ کے ہونٹوں کو محسوس کرتے ہوئے جلدی سے اسے الگ ہونے کی ناکام کوشش کی

کیونکہ میں تمہاری بات کا کوئی جواب نہیں دینا چاہتا ۔

اگلے ہی ملحے شاہ نے سے کھینچ کر اپنی باہوں میں لے لیا ۔

اور اس کی گردن پر جھک گیا ۔

ابان کی نظر چارجر پر پڑی ۔جس کے اندر جلتی چھوٹی سی لائٹ آن تھی ۔

شاہ لیں اندھیرا ہے اس نے شاہ کو بتانا چاہا ۔

کیا بات کر رہی ہو ۔شاہ کا انداز مظاہر آنے والا تھا

اس نے اندھیرے میں شاہ کا گھوڑا یعنی اسے موضوع سے ہٹانے کے لئے شاہ نء لائٹ آف کی تھی ۔

آپ بہت برے ہیں شاہ میں کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی ۔

ہر بار والی دھمکی کا شاہ پر کوئی اثر نہ ہوا

لیکن یہ تھا کہ فی الحال وہ بے بی والی بات کو بھول چکی تھی ۔

جبکہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا شاہ سے مزید اپنی باہوں میں بھیجے اس کے ہوش اڑانے لگا۔

ختم شد

❤